صحیح بُخاری
کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب

صحیح مُسلم مکمل

مُترجم مع نووی

امام مُسلم کی جمع کردہ بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) احادیثِ نبوی
کا قابلِ قدر و بیش بہا مجموعہ

اصل عربی مع مقابل اُردو ترجمہ از حضرت
مولانا وحید الزمان جو صحت و طباعت میں بے مثل ہے

(۶ جلدوں میں کامل)

مکتبہ سعودیہ آرٹلری میدان بنس روڈ کراچی

صحیح بخاری شریف جیسی مستند معتبر اور مقبول عام کتاب

صحیح مسلم شریف

مترجم مع شرح نووی رح

ترجمہ :- از حضرت العلامہ مولانا وحید الزماں صاحب

یہ کتاب سند المحدثین حضرت امام مسلم رح کی بلند پایہ اور مشہور عالم مایہ ناز تصنیف ہے۔ یہ کتاب دنیائے اسلام میں بہترین اور مستند مانی گئی ہے۔ ہر زمانہ کے علمانے اس کو شرف قبولیت بخشا ہے اور صحت میں صحیح بخاری کا درجہ دیا ہے شہری مدرسہ میں یہ کتاب پڑھائی جاتی ہے۔ حضرت امام مسلم رح کا محدثین میں جو اعلیٰ مرتبہ ہے اس سے ہر ذی علم واقف ہے

۶ جلدوں میں کامل

جلد چہارم

قیمت فی جلد (۸) روپے محصول ڈاک فی جلد ۱۲

ملنے کا پتہ

مکتبہ شعیب برنس روڈ۔ کراچی ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین صحیح مسلم شریف مترجم مع شرح نوویؒ جلد رابع

ختم شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

كِتَابُ النِّكَاح

نِکاح لغت میں مُطلق ضم اور ملانے کو کہتے ہیں اور کبھی عقد کو بھی بولتے ہیں اور کبھی جماع کو بھی اور زہریؒ نے کہا ہے کہ اصل نکاح کی کلام عرب میں جماع ہے۔ اور بیاہ کو جو نکاح کہتے ہیں اسلئے کہ وہ سبب ہے جماع کا۔ اور ابو القاسم زجاجی نے کہا ہے کہ جماع اور وطی دونوں اصل میں نکاح ہیں۔ اور ابو علی فارسی نے ایک باریک بات کہی ہے کہ جب عرب کہتا ہے نَكَحَ فُلَانٌ فُلَانَةً تو وہاں یہ مُراد ہوتا ہے کہ عقد کیا فلانے مرد نے فلانی عورت سے۔ اور جب کہتا ہے نَكَحَ فُلَانٌ اِمْرَاَتَهٗ تو یہ معنے ہوتے ہیں کہ جماع کیا فلانے مرد نے اپنی عورت سے۔ اسلئے کہ اپنی عورت کا قرینہ دلالت کرتا ہے کہ یہاں عقد مراد نہیں بلکہ جماع ہی مراد ہے۔ اور فقہاء کے نکاح میں تین قول ہیں۔ ایک جماعت نے کہا ہے کہ نکاح حقیقةً عقد ہے اور مجازاً جماع ہے اور یہ قول ہے قاضی ابو الطیب شافعی اور متولی وغیرہ کا اور قاضی حسین کا اصحاب شافعیہ میں سے۔ اور قرآن عزیز اور احادیث میں اکثر اسیطرح وارد ہوا ہے۔ دوسرے یہ کہ حقیقةً جماع ہے اور مجازاً عقد اور یہ قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔ اور تیسرا قول یہ کہ دونوں حقیقةً ہیں بالاشتراک۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ النِّكَاحِ لِمَنِ اسْتَطَاعَ

نِکاح کا مستحب ہونا اُس کیلئے جس کو طاقت ہو

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِنًى فَلَقِيَهٗ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهٗ يُحَدِّثُهٗ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَا نُزَوِّجُكَ جَارِيَةً شَابَّةً لَعَلَّهَا تُذَكِّرُكَ بَعْضَ مَا مَضٰى مِنْ زَمَانِكَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَالِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:- علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں چلا جاتا تھا عبد اللہؓ کے ساتھ منیٰ میں سو عبد اللہ سے حضرت عثمانؓ ملے اور ان سے کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے۔ سو عثمانؓ نے اُن سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمٰن! ہم تمہارا نکاح ایسی جوان لڑکی سے نہ کر دیں کہ وہ تمکو تمہاری گذری ہوئی عمر میں سے کچھ یاد دلا دے تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا کہ اگر تم یہ کہتے ہو تو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

نے فرمایا ہے۔ اے گروہ جوانوں کے جو تم میں نکاح کے خرچ کی طاقت رکھتا ہو یعنی نان نفقہ دے سکتا ہو تو چاہیئے کہ نکاح کرے اسلئے کہ وہ آنکھوں کو خوب نیچا کر دیتا ہے اور فرج کو زنا وغیرہ سے بچا دیتا ہے اور جو نہ طاقت رکھتا ہو اس خرچ کی تو روزے رکھے کہ یہ اُس کیلئے گویا خصی کرنا ہے۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو زوجہ کے نان نفقہ کی طاقت رکھتا ہے اور جوان بھی ہے تو اُس کیلئے ضروری ہے کہ نکاح کرے۔ اور یہ امر بطریق استحباب ہے اور اکثر علماء کا یہی قول ہے۔ داؤد ظاہری اور ان کے موافقین کے علاوہ کسی نے بھی نکاح کو واجب نہیں کہا ہے اور امام احمدؒ کی ایک روایت میں بھی یہی ہے کہ جب زنا کا ڈر ہو تو اسوقت نکاح کر لینا یا لونڈی خرید لینا ضروری ہے۔ اور قرآن مجید کا بھی یہی منطوق ہے کہ آدمی کو اختیار ہے چاہے لونڈی خرید لے یا نکاح کر لے اور یہی جمہور کا مذہب ہے۔

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ إِنِّي لَأَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِمِنًى إِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ فَقَالَ هَلُمَّ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَاسْتَخْلَاهُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ قَالَ لِي تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ قَالَ فَجِئْتُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ أَلَا نُزَوِّجُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ جَارِيَةً بِكْرًا لَعَلَّهُ يَرْجِعُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ نے ہم کو حکم دیا کہ اے جوانوں کے گروہ! تم میں سے جو خرچ کی طاقت رکھے وہ نکاح کر لے اسلئے کہ نکاح آنکھوں کو نیچا کر دیتا ہے اور فرج (شرمگاہ) کو زنا وغیرہ سے بچا دیتا ہے۔ اور جو خرچ کی طاقت نہ رکھے وہ روزہ رکھے۔ کہ گویا یہ اُس کیلئے خصی کرنا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَمِّي عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ
علقمہ والاسود

عبدالرحمن بن یزید نے کہا کہ میں اور میرے چچا علقمہ اور اسود عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس گئے۔

ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ وَاَنَا شَابٌّ یَوْمَئِذٍ فَذَکَرَ حَدِیْثًا رُؤِیْتُ اَنَّہٗ حَدَّثَ بِہَا مِنْ اَجْلِیْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ وَزَادَ قَالَ وَلَمْ اَلْبَثْ حَتّٰی تَزَوَّجْتُ

اور میں ان دنوں جوان تھا تو عبداللہؓ نے ایک حدیث بیان کی یعنی وہی جو اوپر گذری اور میں جان گیا کہ انہوں نے میرے ہی لئے وہ حدیث بیان کی اور اس روایت میں یہ بھی زیادہ ہے کہ ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔ کہ عبدالرحمن نے کہا کہ پھر میں نے نکاح میں کچھ دیر نہیں کی اور نکاح کر لیا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَیْہِ وَاَنَا اَحْدَثُ الْقَوْمِ بِمِثْلِ حَدِیْثِہِمْ وَلَمْ یَذْکُرْ وَلَمْ اَلْبَثْ حَتّٰی تَزَوَّجْتُ۔ مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ۔ پھر میں نے نکاح کرنے کچھ دیر نہیں کی اور نکاح کر لیا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْا اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِہٖ فِی السِّرِّ فَقَالَ بَعْضُہُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُہُمْ لَا اٰکُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُہُمْ لَا اَنَامُ عَلٰی فِرَاشٍ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا کَذَا وَکَذَا لٰکِنِّیْ اُصَلِّیْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے آپؐ کی خفیہ عبادت کا حال پوچھا۔ یعنی جو عبادت آپؐ گھر میں کرتے تھے۔ اور پھر ایک نے اُن میں سے کہا کہ میں کبھی عورتوں سے نکاح نہیں کرونگا۔ کسی نے کہا میں کبھی گوشت نہ کھاؤں گا کسی نے کہا میں کبھی بچھونے پر نہ سوؤنگا۔ سو حضرتؐ نے اللہ کی تعریف اور ثنا کی یعنی خطبہ پڑھا۔ اور فرمایا۔ کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو ایسا ایسا کہتے ہیں اور میرا تو یہ حال ہے کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں یعنی رات کو۔ اور سو بھی جاتا ہوں۔ اور روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔ اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ سو جو میرے طریقہ سے بے رغبتی کرے وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

ف۔ یعنی جس نے سنت کو اہانت سے چھوڑا یا اُس سے بہتر کسی اور کام کو سمجھ کے چھوڑا وہ اُمتِ محمدیہ سے باہر ہوا اس لئے کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا منکر ٹھیرا اور اگر اس طور سے نہیں چھوڑا۔ تو اُس پر کچھ ملامت نہیں جیسا کہ اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ غرض حضورؐ کا

یہ قول جوامع الکلم میں سے ہے کہ ہزاروں بدعات اور محدثات کو رد کرتا ہے اور اہلِ بدعت کے قطع جید (گردن) کیلئے سیفِ قاطع اور متبعانِ سنت کیواسطے برہانِ ساطع ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَہٗ لَاخْتَصَیْنَا

ترجمہ:۔ حضرت سعدؓ سے مروی ہے کہ عثمانؓ بن مظعون نے جب عورتوں سے جدا رہنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی بات رد کردی اور اگر آپ اجازت دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا یَقُوْلُ رُدَّ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلُ وَلَوْ اَذِنَ لَہٗ لَاخْتَصَیْنَا۔ وہی مضمون ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنْ یَّتَبَتَّلَ فَنَھَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اَجَازَ لَہٗ ذٰلِکَ لَاخْتَصَیْنَا۔ وہی مضمون ہے۔

ف۔ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ لوگ اپنی رائے سے خصی ہونے کو جائز جانتے تھے پھر جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت نہ دی تب اس کا حرام ہونا معلوم ہوا۔ اور اُنہوں نے اپنی رائے کو چھوڑ دیا اور قیامت تک صالحانِ امت کا بھی یہی وتیرہ اور طریقہ ہے کہ جب حدیثِ رسول اللہ اُن کو مل جاتی ہے تو اپنی رائے ہو یا کسی امام مجتہد پیر و شہید کی رائے ہو اُس کو سلام کرتے ہیں اور حدیث رسول اللہ پر عمل کرتے ہیں۔ اور جو اس طریقہ پر نہیں وہ سلف صالحینؒ کے مسلک پر نہیں۔ اور آدمی کا خصی کرنا امام نوویؒ نے حرام لکھا ہے۔ خواہ بچپن میں ہو خواہ بڑے سن میں۔ اور بغوی نے کہا ہے کہ ایسے ہی جو جانور حرام ہیں اُن کا خصی کرنا بھی حرام ہے اور جو جانور کہ حلال ہے اُس کو بچپن میں خصی کرنا روا ہے اور بعد میں حرام ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

بَابُ نُدِبَ مَنْ رَّاٰی اِمْرَاَۃً فَوَقَعَتْ فِیْ نَفْسِہٖ اِلٰی اَنْ یَّاْتِیَ اِمْرَاَتَہٗ اَوْ جَارِیَتَہٗ فَیُوَاقِعُھَا۔ جو کسی عورت کو دیکھے اور رغبت اُس کے دل میں پیدا ہو تو اپنی بیوی یا باندی سے صحبت کرے۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اِمْرَاَۃً فَاَتٰی اِمْرَاَتَہٗ زَیْنَبَ وَھِیَ تَمْعَسُ مَنِیْئَۃً لَّھَا فَقَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ

ترجمہ۔ حضرت جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت پر نظر پڑی۔ تو آپ اپنی بیوی حضرت زینبؓ کے پاس تشریف لائے اور وہ ایک چمڑے کو دباغت دینے کیلئے مل رہی تھیں۔ پھر آپؐ نے اپنی حاجت

فَقَالَ اِنَّ الْمَرْاَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ فَاِذَا اَبْصَرَ اَحَدُکُمُ امْرَاَۃً فَلْیَاْتِ اَھْلَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ

اُن سے پوری کی اور پھر اپنے صحابہؓ کی طرف نکلے اور فرمایا کہ عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے اور جب جاتی ہے تو شیطان کی صورت میں جاتی ہے پھر جب کوئی کسی عورت کو دیکھے تو اس کو چاہیئے کہ اپنی بیوی کے پاس آئے یعنی صحبت کرے اس عمل سے اس کے دل کا خیال جاتا رہے گا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی اِمْرَاَۃً فَذَکَرَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَاَتٰی امْرَاَتَہٗ زَیْنَبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وَھِیَ تَمْعَسُ مَنِیْئَۃً وَلَمْ یَذْکُرْ تُدْبِرُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ۔ جابرؓ نے وہی مضمون روایت کیا مگر اس میں یہ نہیں کہ عورت جب جاتی ہے تو شیطان کی صورت میں جاتی ہے۔

ف۔ اس حدیث کی رُو سے مستحب ہے کہ جب آدمی کسی عورت کو دیکھے اور اُسے شہوت ہو تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور صحبت کرے۔ اور جان لے کہ جو اُس کے پاس ہے وہی میری بیوی کے پاس ہے۔ اور عورت کا شیطان کی صورت میں آنا یہ ہے۔ کہ شہوت زنا کی اور زنا کی رغبت دلاتی اور لذاتِ جماع کو یاد دلاتی ہے اور یہ اثر شیطان کا ہے۔ اور آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو بغرض تعلیم یہ امر بیان کر دیا اور اس سے معلوم ہوا کہ مرد اگر اپنی بیوی سے دن میں جماع کرے تو کوئی حرج نہیں اور بیوی کیلئے ضروری ہے کہ اگر کسی شغل میں ہو تو اُسے ترک کر کے شوہر کے بلانے پر حاضر ہو۔ اس لئے کہ جب مرد کی شہوت بدن میں حرکت کرتی ہے اور نکلتی نہیں تو خوف ہے کہ اُس کے دل اور بدن کو ضرر پہنچے اور اکثر ضعفِ بصر بھی عارض ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب برادران مسلمین اور بیبیوں کو اس حسنات کے حاصل کرنے کی توفیق دے اور نشوز و اعراض سے بچائے (آمین)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اَحَدُکُمْ اَعْجَبَتْہُ الْمَرْاَۃُ فَوَقَعَتْ فِیْ قَلْبِہٖ فَلْیَعْمِدْ اِلَی امْرَاَتِہٖ فَلْیُوَاقِعْہَا فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ۔

ترجمہ:۔ جابرؓ نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے سُنا آپؐ فرماتے تھے۔ جب کسی کو کوئی عورت اچھی معلوم ہو اور اُس کے دل میں اس کا خیال آئے تو چاہیئے کہ اپنی عورت سے صحبت کرے کہ اُس سے اُسکے دل کا خیال جاتا رہے گا۔

﴾ ﴾ ﴾ ﴾ ﴾ ﴾ ﴾ ﴾

بَابُ نِکَاحِ الْمُتْعَۃِ وَبَیَانِ اَنَّہٗ اُبِیْحَ ثُمَّ نُسِخَ ثُمَّ اُبِیْحَ ثُمَّ نُسِخَ وَاسْتَقَرَّ تَحْرِیْمُہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

باب متعہ کے حلال ہونے کا پھر حرام ہونیکا۔ پھر حلال ہونے کا۔ پھر قیامت تک حرام رہنے کا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ کُنَّا نَغْزُوْا

عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جہاد کرتے تھے

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلٰى أَجَلٍ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں اور ہم نے کہا کہ کیا ہم خصی ہو جائیں سو آپ نے ہم کو منع فرمایا اس سے اور اجازت دی ہم کو کہ ایک کپڑے کے بدلے ایک معیّن مدت تک عورت سے نکاح کریں۔ پھر عبداللہ نے یہ آیت پڑھی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! مت حرام کرو پاک چیزوں کو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو بیشک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَمْ يَقُلْ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ۔

اسمٰعیل بن ابی خالد نے اسی کے مثل روایت کی اور پھر کہا کہ ہم پر یہ آیت پڑھی اور یہ نہیں کہا کہ عبداللہؓ نے یہ آیت پڑھی

ف:۔ نکاحِ متعہ یہ ہے کہ ایک معیّن مدت تک ایک مہر پر کسی عورت سے نکاح کرنا۔ اور اس مدت کے بعد وہ نکاح ختم ہو جائے اور عورت بغیر طلاق کے اس کے نکاح سے باہر سمجھی جائے۔ علامہ مازریؒ نے کہا ہے کہ ابتدائے اسلام میں یہ نکاح جائز تھا پھر باحادیثِ صحیحہ اُس کا منسوخ ہونا ثابت ہوا۔ اور اس کی تحریم پر اجماع منعقد ہو گیا۔

مترجم:۔ پھر جن کے نزدیک اجماع مقبول ہے وہ اس کی حرمت پر اجماع کو سند لاتے ہیں اور جن کے نزدیک اجماع حجت نہیں ہے وہ ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔ اور مآل دونوں کا ایک ہی ہے۔ انتہیٰ۔ سوائے ایک مبتدعہ گروہ کے کسی نے اس کی حرمت پر مخالفت نہیں۔ اور اس گروہِ مبتدعہ نے انہی احادیثِ منسوخہ اور اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ۔ اور ابنِ مسعودؓ کی قراءۃ میں ہے۔ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى۔ اور ابنِ مسعودؓ کی یہ قرأت شاذ ہے۔ اس کا رتبہ نہ حدیث کے برابر ہے نہ لازم العمل ہے۔ اور امام زفرؒ نے کہا ہے کہ جس نے نکاحِ متعہ کیا اُس کا نکاح ہمیشہ کیلئے ہو گیا یعنی پھر بغیر طلاق کے وہ نکاح نہیں ٹوٹ سکتا۔ گویا مدت کا ذکر قابلِ اعتبار نہیں رہا جیسے اور شروطِ فاسدہ لائقِ اعتبار نہیں۔ مازریؒ نے کہا ہے کہ صحیح مسلم میں آیا ہے کہ آپؐ نے خیبر میں متعہ سے منع فرمایا اور کسی روایت میں آیا ہے کہ آپؐ نے فتحِ مکہ کے دن منع فرمایا۔ اس میں بعضوں کو شبہ ہوا۔ حالانکہ اس میں تعارض نہیں۔ اس لئے کہ آپؐ نے بار بار

اس سے منع فرمایا ہے اس لئے کہ اسکی نہی (ممانعت) مشہور ہو جائے اور سب کو پہنچ جائے۔ اور جس نے نہ سُنا ہو وہ بھی سُن لے۔ پھر ہر راوی نے جس وقت میں سُنا اُس وقت میں نہی کو بیان کر دیا۔ غرض اس میں تعارض جاننے والے کی خطا ہے۔ اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے ایک جماعت نے حدیثِ جوازِ متعہ کو صحابہؓ کی ایک جماعت سے روایت کیا ہے اور مسلمؒ نے اُس میں سے ذکر کیا ہے ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ اور جابرؓ اور سلمہؓ بن اکوع اور سبرہؓ بن معبد جُہنی کی روایتوں کو اور ان سب روایتوں میں اُس کا جواز سفر میں مذکور ہے نہ کہ حضر میں، اور بوقتِ ضرورت نہ کہ بلا ضرورت اور ظاہر ہے کہ عرب کا مُلک گرم ہے اور اَسفارِ جہاد میں عورتوں کا ساتھ رکھنا مشکل ہے۔ اور ابن عمرؓ کی روایت میں تصریح ہے کہ اس کا جواز ابتداءِ اسلام میں تھا جیسے مُضطر کیلئے مُردار کا جواز ہے اور اس کے مانند۔ اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے اِسی طرح مروی ہے۔ اور امام مسلم نے اس کی اباحت سلمہؓ بن اکوع سے روزِ اوطاس میں روایت کی ہے۔ اور سبرہؓ کی روایت سے فتحِ مکہ کے دن۔ اور وہ دونوں ایک ہی ہیں۔ اور پھر اُسی دن حُرمت بھی ہوئی۔ اور حضرت علیؓ کی روایت میں اُس کی تحریم خیبر کے دن آئی ہے اور وہ فتحِ مکہ سے پہلے ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسلم کے علاوہ اور کتابوں میں مروی ہے کہ اُس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں منع فرمایا۔ اس روایت کا کوئی مُتابع نہیں بلکہ یہ راوی کی غلطی ہے۔ اور اسی حدیث کو امام مالکؒ موطا میں اور سفیانؒ بن عیینہ اور عمری اور یونسؒ وغیرہم نے زہری سے روایت کیا ہے اور اس میں خیبر کا دن مذکور ہے۔ اور امام مسلمؒ نے بھی اسی طرح امام زہریؒ سے بواسطہ ایک جماعت روایت کیا ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔ امام ابو داؤدؒ نے ربیعؒ بن سبرہؓ سے ان کے والد توسُّط سے روایت کیا ہے کہ متعہ کی نہی حجۃ الوداع میں ہوئی ہے اور امام ابو داؤدؒ نے کہا ہے کہ اس باب میں جو روایتیں مروی ہیں ان سب میں یہی صحیح تر ہے۔ اور سبرہؓ سے اس کی اباحت بھی حجۃ الوداع میں مروی ہوئی ہے پھر اسی دن اس کی قیامت تک کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حُرمت بیان فرمائی۔ حسن بصریؒ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ متعہ سوائے عمرۂ قضا کے کبھی حلال نہیں ہوا۔ اور سبرہؓ جُہنی سے بھی یہی مروی ہے۔ اور امام مسلم نے سبرہؓ کی روایتوں میں تعینِ وقت نہیں بیان کیا۔ مگر محمد بن سعید دارمی، اسحاق بن ابراہیم اور یحییٰ بن یحییٰ کی روایت میں فتحِ مکہ کا دن مذکور ہے۔ اور محدّثینؒ نے کہا ہے کہ روایت اباحت کا حجۃ الوداع کے دن ذکر کرنا خطا ہے۔ اِس لئے کہ اُن دنوں میں نہ ضرورت تھی نہ غربت یعنی عورتوں سے جُدائی اور اکثر لوگوں نے عورتوں کے ساتھ حج کیا تھا۔ صحیح یہ ہے کہ حجۃُ الوداع میں متعہ کی نہی ہوئی جیسا کہ اکثر روایتوں میں آیا ہے۔ اور اس دن آپ نے اس نہی کی تجدید کی کہ سب مسلمان آج کے دن جمع ہیں اس نہی سے خوب واقف ہو جائیں اور حاضرین غائبین کو خبر دیدیں اور اس لئے کہ دین اس دن تمام ہوا اور شریعت کامل ہوئی پس اس نہی کو بھی تازہ طور سے بیان فرما دیا کہ سب میں

میں پہنچ جائے۔ جیسے اور حلال و حرام اُس دن ارشاد فرما دیئے اور اُس دن متعہ کی حرمت قطعی ابدی قیامت تک کیلئے بیان فرما دی۔ اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ اس کا بھی احتمال ہے کہ اس کی تحریم خیبر، عمرۂ قضا، روزِ فتح مکہ اور روزِ اوطاس ان مقاموں میں نہی بطور تجدید کے ہو اس لئے کہ خیبر کے دن اس کی تحریم کی حدیث بہت صحیح ہے۔ اور اس میں کچھ طعن نہیں اور اُس کے راوی بہت ثقہ اور سچے ہیں۔ مگر سفیانؒ کی روایت میں جو یہ مذکور ہے کہ آپؐ نے متعہ اور گدھوں کے گوشت سے خیبر کے دن منع فرمایا تو اس کے متعلق بعض محدثینؒ نے کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ متعہ کی حرمت بیان کی اور اس کا وقت نہیں بیان کیا اور گدھوں کی حرمت کا وقت خیبر کے روز کو کہا۔ سو گدھوں کی حرمت خاص خیبر کے دن ہوئی اور متعہ کی تحریم کا وقت راوی نے نہیں بیان کیا۔ اور اس صورت میں روایتوں میں اتفاق ہو جاتا ہے اور یہ قول اشبہ بالصحت ہے اس لئے کہ متعہ کی تحریم مکہ میں ہوئی اور گدھوں کی حرمت خاص خیبر ہی میں ہوئی۔ قاضی نے کہا کہ اولیٰ وہی ہے جو ہم نے کہا کہ ان مواضع میں تحریم کی صرف تکرار ہوئی مگر یہاں ایک بات باقی رہی وہ یہ کہ اُس کی اباحت جو عمرۂ قضا، روزِ فتح مکہ اور اوطاس کے دن میں ہوئی تو اس میں یہ احتمال ہے کہ اُس کی اباحت بنظرِ ضرورت تحریم کے بعد ہوئی ہو اور پھر ابدی تحریم قیامت تک ہو گئی۔ اور شاید یہ ہو کہ آپؐ نے اُس کو خیبر کے دن حرام کیا اور عمرۂ قضا میں فتحِ مکہ کے دن پھر ضرورت کیلئے مباح کیا۔ اور پھر فتحِ مکہ ہی کے دن حرمتِ ابدی کے ساتھ حرام فرمایا۔ اور اس میں حجۃ الوداع کی اباحت ساقط ہو جاتی ہے اس لئے کہ وہ سبرہ جہنی سے مروی ہے اور معتبر سچے راویوں نے اُن سے اس کی اباحت فتحِ مکہ کی روایت کی ہے۔ اور حجۃ الوداع میں جو اُن سے مروی ہے وہ صرف تحریم ہے۔ غرض ان کی روایت سے وہی بات لی جاتی ہے جس پر جمہور رُواۃ متفق ہیں اور سبرہؓ کے سوا دیگر صحابہؓ کی روایتیں بھی اس کے موافق ہیں اور وہ بات یہی ہے کہ فتحِ مکہ کے دن متعہ کی نہی وارد ہوئی ہے۔ اور اُس کی تحریم حجۃ الوداع میں جو ہوئی وہ صرف تاکید اور اشاعت کی غرض سے تھی جیسا کہ اوپر گذرا۔ اور حسن بصری کا جو قول اوپر گذرا ہے کہ متعہ سوائے عمرۃ القضاء کے اور کبھی حلال نہیں ہوا۔ سو یہ محض غلط ہے اور احادیثِ صحیحہ سے اُس کے خلاف ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ جن حدیثوں میں مذکور ہے کہ اُس کی تحریم خیبر کے دن ہوئی وہ بھی اس قول کی راد ہیں اس لئے کہ غزوۂ خیبر عمرۃ القضاء کے قبل ہے اور جو اس کی اباحت فتحِ مکہ اور روزِ اوطاس میں مروی ہوئی ہے باوجودیکہ اُس کی بھی روایتیں سبرۂ جہنی سے وارد ہوئی ہیں اور وہی دوسری روایتوں کے بھی راوی ہیں لیکن وہ اباحت بہت صحیح ہے اور جو صحیح کے مخالف اُن کی روایتیں ہیں وہ متروک ہیں۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ متعہ ایسی چیز ہے۔ کہ اُس میں تحریم و اباحت و نسخ دو بار ہے۔ یہ قاضی عیاض کی تقریر ہے۔ اور امام نوویؒ نے کہا ہے کہ صحیح اور مختار قول یہ ہے۔ کہ اُس میں تحریم و اباحت دو بار ہوئی ہے اور وہ خیبر کے قبل حلال تھا

پھر خیبر کے دن حرام ہوا اس کے بعد فتحِ مکہ کے دن حلال ہوا اور وہی اوطاس کا دن ہے۔ اس لئے کہ یہ دونوں متصل ہیں پھر اس کے تیسرے دن حرمتِ ابدی ہو گئی قیامت تک کیلئے اور پھر حرمت ہی رہی۔ اور یہ نہیں ہو سکتا کہ اباحت قبلِ خیبر کے ساتھ خاص ہو اور حرمتِ ابدی خیبر کے دن ہو اور فتحِ مکہ کے دن صرف تاکیدِ تحریم ہو بغیر اس کے کہ فتحِ مکہ دن اباحت ہوئی ہو جیسا مازری نے اختیار کیا ہے اور قاضی عیاضؒ نے۔ اس لئے کہ وہ روایتیں جو مسلم نے ذکر کی ہیں صریح دلالت کرتی ہیں کہ فتحِ مکہ کے دن مباح ہوا۔ اور ان کا ساقط کرنا کسی طرح نہیں ہو سکتا اور مکرر اباحت کے وقوع کا کوئی مانع نہیں۔ اور قاضیؒ نے کہا ہے کہ علماء کا اتفاق ہے کہ متعہ ایک مقررہ مدت تک نکاح تھا کہ نہ اس میں میراث ہوتی تھی نہ طلاق کی ضرورت تھی بلکہ بمجرد اتمام مدت فراق ہو جاتا تھا اور نکاح باقی نہ رہتا تھا۔ اور اسکی حرمت پر اجماع منعقد ہو گیا اس کے بعد جمیع علماء کا سوا فرقہ مبتدعہ روافض کے۔ اور ابن عباسؓ بھی پہلے اس کی اباحت کے قائل تھے پھر رجوع کیا۔ اور اب اس پر بھی علماء کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی نکاحِ متعہ کرے تو وہ فاسد ہے اور باطل، خواہ دخول ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اس کے بطلان پر حکم دیا جاویگا۔ سوا امام زفرؒ کے کہ ان کا قول اوپر مذکور ہو چکا۔ اور اصحابِ مالکؒ نے اختلاف کیا ہے کہ آیا اس نکاح سے جماع کرنیوالے پر حد لازم آتی ہے یا نہیں؟ اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ اس پر حد نہیں اس لئے کہ عقد کا شبہ ہے۔ اور قاضی نے کہا ہے کہ اس پر بھی اجماع ہے کہ ایک شخص نے نکاح کیا اور اس کی نیت میں ہے کہ میں اتنی مدت اس عورت کو رکھونگا۔ تو اس کا نکاح صحیح اور حلال ہے اور یہ نکاحِ متعہ نہیں ہے۔ نکاحِ متعہ وہی ہے کہ جس میں ایک مدت کی شرط ہو جائے اور عقد کے وقت اس مدت کا ذکر آجائے۔ امام نوویؒ نے شرح مسلم میں بعینہ یہی تقریر کی ہے۔ اور اس زمانہ میں بعض جہلا جو بڑے علماء ہیں سمجھائے ناس کو بالتاۓ وسواس مثل خناس کے حلتِ متعہ سنا کر ستیاناس کرتے ہیں۔ اور ان کے حق میں خناس بنتے ہیں اور مشرب بروئے تحقیق سے مناک روی جہالت میں سنتے ہیں۔ اللہ ان کے فریب و زور سے مومنانِ پرنور کو بچائے۔ آمین یا رب العالمین۔ **اور امام مسلمؒ** نے کہا کہ ہم سے یہی حدیث ابوبکر بن شیبہ نے روایت کی۔ ان سے وکیع نے ان سے اسمٰعیل نے اسی سند سے اور اس میں کہا کہ ہم لوگ جوان تھے سو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا ہم خصی ہو جائیں اور یہ نہیں ذکر کیا کہ ہم جہاد کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ قَالَا خَرَجَ عَلَيْنَا مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَذِنَ لَكُمْ اَنْ تَسْتَمْتِعُوْا يَعْنِيْ مُتْعَةَ النِّسَاءِ۔

ترجمہ:- جابرؓ اور سلمہؓ نے کہا کہ ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی نکلا اور اس نے پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی ہے۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانَا فَاَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ

سلمہؓ اور جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم کو متعہ کی اجازت دی۔

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَدِمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مُعْتَمِرًا فَجِئْنَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَسَاَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ اَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُتْعَةَ فَقَالَ نَعَمْ اِسْتَمْتَعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

ترجمہ: عطاءؒ نے کہا کہ جابر بن عبداللہؓ عمرے کیلئے آئے اور ہم سب اُن کی منزل میں ملنے کے لئے گئے اور لوگوں نے اُن سے بہت باتیں پوچھیں پھر متعہ کا ذکر کیا تو اُنہوں نے کہا۔ ہاں ہم نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک اور ابوبکرؓ و عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں متعہ کیا ہے۔

ف: مراد یہ ہے کہ جن لوگوں کو نسخ نہیں پہنچا وہ لوگ کرتے رہے اور جن کو نسخ پہنچ گیا وہ حُرمت کے قائل ہوئے اور بچتے رہے۔ غرض اُن لوگوں کا متعہ کرنا جو نسخ سے اطلاع نہیں رکھتے حجّت نہیں ہو سکتا اگرچہ اُنہوں نے اُسکو آخر ایامِ عمرتک کیا ہو بلکہ فعل و قول اُن کا حجت ہے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر سفر یعنی حجۃُ الوداع میں نسخ پہنچ چکا ہے۔ اور اس کے چار مہینے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور اسی اخیر حکم پر کہ جس کے بعد پھر کبھی اباحت نہیں ہوئی اور اس کے بعد آپؐ نے رحلت فرمائی رجوع کرنا ضروری اور عمل کرنا لازم ہے اور بعضے لوگوں کو جو یہ خیال عارض ہو گیا ہے۔ کہ متعہ کی حلّت تو قطعی ہے اور اُس کی حُرمت ادری ظنی ہے اور ظنی قطعی کو منسوخ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ بعضوں نے کہا ہے کہ جمہور اس کا کوئی معقول جواب نہیں دے سکتے۔ تو ہم اُس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہم مانا کہ اُس کی تحلیل قطعی ہے اسلئے کہ قرآن سے مستفاد ہے اور منصوص کتاب اللہ ہے اور وہ آیت جس سے استفادۂ حلّت کیا جاتا ہے گو قطعی المتن ہے مگر دو وجہوں سے قطعی الدلالت نہیں۔ اوّل یہ کہ اُس آیت میں استمتاع سے استمتاع بنکاح صحیح مراد لے سکتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ آیت عام ہے اور عام ظنی الدلالت ہوتا ہے اور اس کے علاوہ ایک بات یہ ہے۔ کہ امام ترمذیؒ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اُنہوں نے فرمایا۔ متعہ جب ہی تک تھا کہ یہ آیت نہیں اُتری تھی اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ۔ غرض ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہر فرج ان دو کے سوا حرام ہے یعنی بی بی ہو بنکاح صحیح یا لونڈی ہو اس کے سوا سب حرام ہیں۔ اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ متعہ کی تحریم قرآن سے ہوئی جیسے اُسکی تحلیل تم نے قرآن سے کی تھی پس نسخ قطعی کا قطعی سے ہو چکا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَ

ترجمہ: جابرؓ کہتے تھے کہ ہم متعہ کرتے تھے یعنی عورتوں سے کئی دن کیلئے ایک مٹھی کھجور اور

الدَّقِيقِ الْأَيَّامَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ حَتّٰى نَهٰى عَنْهُ عُمَرُ فِي شَانِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ

آٹا دیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے زمانہ میں یہانتک کہ حضرت عمرؓ نے اس سے عمرو بن حریث کے قصہ میں منع کیا۔

فائدہ:- حضرت عمرؓ نے منع کیا۔ یعنی اُس نسخ کو جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا تھا جن کو نہ پہنچا تھا اُن کو پہنچا دیا اور وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیری حکم تھا اور اس کے بعد چار ماہ کے پیچھے آپؐ نے انتقال فرمایا۔

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا۔

ترجمہ:- ابونضرہ نے کہا کہ میں جابرؓ کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ نے دونوں متعوں (یعنی حج تمتع اور عورتوں سے متعہ) میں اختلاف کیا ہے تو جابرؓ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دونوں متعہ کئے ہیں پھر اُن دونوں سے حضرت عمرؓ نے منع کر دیا اس کے بعد ہم نے اُن دونوں کو نہیں کیا۔

عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا۔

ترجمہ:- ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے عام اوطاس میں تین بار متعہ کی رخصت دی اور پھر منع فرما دیا۔

فائدہ:- اس میں تصریح ہو گئی کہ متعہ فتح مکہ کے دن مباح ہوا اور وہی اوطاس کا دن ہے اور اوطاس طائف میں ایک وادی یعنی میدان کا نام ہے۔ اور فتح مکہ کا اور اوطاس کا دن ایک ہی ہے۔

عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَذِنَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي عَامِرٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِي فَقُلْتُ رِدَائِي وَقَالَ صَاحِبِي رِدَائِي وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِدَائِي وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرَتْ إِلَى رِدَاءِ صَاحِبِي أَعْجَبَهَا وَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِينِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا

سبرہ جہنی نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کی اجازت دی تو میں اور ایک شخص دونوں نکلے اور قبیلہ بنی عامر کی ایک عورت کو دیکھا کہ گویا ایک جوان اونٹنی تھی دراز گردن صراحی نما۔ سو ہم نے اپنے آپ کو اُس پر پیش کیا۔ وہ بولی مجھے کیا دوگے؟ میں نے کہا میری چادر حاضر ہے اور میرے رفیق نے کہا میری چادر حاضر ہے اور میرے رفیق کی چادر میری چادر سے اچھی تھی مگر میں اس کی بنسبت اچھا جوان تھا۔ جب وہ میرے

ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ شَیْءٌ مِّنْ ھٰذِہِ النِّسَآءِ الَّتِیْ یَتَمَتَّعُ فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَھَا۔

رفیق کی چادر دیکھتی تو اُس کو پسند آتی اور جب مجھے دیکھتی تو میں اُس کو پسند آتا۔ پھر اُس نے کہا کہ تو اور تیری چادر مجھے کافی ہے۔ اور میں اُس کے پاس تین روز رہا۔ پھر رسولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس ایسی عورت ہو کہ اُس سے متعہ کیا ہو تو اُسے چھوڑ دے۔

عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ سَبْرَۃَ اَنَّ اَبَاہُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتْحَ مَکَّۃَ قَالَ فَاَقَمْنَا بِھَا خَمْسَ عَشْرَۃَ ثَلَاثِیْنَ بَیْنَ لَیْلَۃٍ وَّیَوْمٍ فَاَذِنَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مُتْعَۃِ النِّسَآءِ فَخَرَجْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنْ قَوْمِیْ وَلِیْ عَلَیْہِ فَضْلٌ فِی الْجَمَالِ وَھُوَ قَرِیْبٌ مِّنَ الدَّمَامَۃِ مَعَ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا بُرْدٌ فَبُرْدِیْ خَلَقٌ وَاَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّیْ فَبُرْدٌ جَدِیْدٌ غَضٌّ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِاَسْفَلِ مَکَّۃَ اَوْ بِاَعْلَاھَا فَتَلَقَّتْنَا فَتَاۃٌ مِّثْلُ الْبَکْرَۃِ الْعَنَطْنَطَۃِ فَقُلْنَا ھَلْ لَّکِ اَنْ یَّسْتَمْتِعَ مِنْکِ اَحَدُنَا قَالَتْ وَمَاذَا تَبْذُلَانِ فَنَشَرَ کُلُّ وَاحِدٍ بُرْدَہٗ فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَی الرَّجُلَیْنِ وَیَرَاھَا صَاحِبِیْ یَنْظُرُ اِلٰی عِطْفِھَا فَقَالَ اِنَّ بُرْدَ ھٰذَا خَلَقٌ وَّبُرْدِیْ جَدِیْدٌ غَضٌّ فَتَقُوْلُ بُرْدُ ھٰذَا لَا بَاْسَ بِہٖ

ترجمہ:- ربیع بن سبرہ نے کہا کہ اُن کے باپ نے فتحِ مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا۔ اور کہا کہ ہم مکہ میں پندرہ یعنی رات اور دن ملا کر تیس دن ٹھیرے۔ اور ہم کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی۔ اور میں اور ایک شخص میری قوم کا دونوں نکلے۔ اور میں اُس سے خوبصورتی میں زیادہ تھا۔ اور وہ بدصورتی کے قریب تھا۔ اور ہم میں سے ہر ایک کے پاس چادر تھی۔ اور میری چادر پُرانی تھی اور میرے ابنِ عم کی چادر نئی اور تازہ تھی۔ یہاں تک کہ جب ہم مکہ کے نیچے یا اوپر کی جانب میں پہنچے تو ہم کو ایک ٹہنیا ملی جیسے جوان اونٹنی ہوتی ہے صراحی دار گردن یعنی جوان خوبصورت عورت۔ سو ہم نے اُس سے کہا۔ کیا تجھے رغبت ہے کہ ہم میں سے کوئی تجھ سے متعہ کرے؟ اُس نے کہا تم لوگ کیا دو گے؟ تو ہم میں سے ہر ایک نے اپنی چادر پھیلائی اور وہ دونوں کی طرف دیکھنے لگی اور میرا رفیق اُسکو دیکھتا تھا اور اُس کے سر سے سرین تک گھورتا تھا۔

ثَلٰثَ مِرَارٍ اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا فَلَمْ اَخْرُجْ حَتّٰى حَرَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور اُس نے کہا کہ اُسکی چادر پرانی ہے اور میری چادر نئی اور تازہ ہے اور وہ کہتی تھی کہ اُسکی چادر میں کچھ مضائقہ نہیں۔ تین بار یا دو بار یہی گفتگو ہوئی۔ غرض میں نے اُس سے متعہ کیا۔ اور میں اُس کے پاس سے نہیں نکلا یہاں تک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ کو حرام کیا۔

عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بِشْرٍ وَّزَادَ قَالَتْ وَهَلْ يَصْلُحُ ذَاكَ وَفِيْهِ قَالَ اِنَّ بُرْدَ هٰذَا خَلَقٌ مَّحٌّ۔

ترجمہ۱۱۔ سبرہؓ سے وُہی مضمون مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ کے سال میں نکلے اور مثل حدیث بشر کے روایت کی اور اس میں یہ زیادہ ہے کہ اُس نے کہا۔ بھلا یہ بھی کہیں ہو سکتا ہے۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اُس رفیق نے کہا کہ اُس کی چادر پرانی گھِسی گزری ہے۔

ف:۔ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ متعہ میں گواہ شاہد بھی نہ ہوتے تھے اور نہ ولی کی ضرورت تھی۔

عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ كُنْتُ اَذِنْتُ لَكُمْ فِي الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاۤءِ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا۔

ترجمہ۱۱ ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ سو آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! میں نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے اُس کو قیامت کے دن تک کیلئے حرام کر دیا ہے۔ سو جسکے پاس کوئی اُن میں کی ہو تو چاہیے کہ اُس کو چھوڑ دے اور جو چیز تم اُنکو دے چکے ہو وہ واپس نہ لو۔

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ۔

ترجمہ۱۱۔ عبد العزیز بن عمر سے روایت ہے اسی اسناد سے کہ اُنہوں نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ رُکن اور باب کعبہ کے درمیان کھڑے ہو کر فرماتے تھے۔ مثل حدیث ابن نمیر کے یعنی جو اس سے پہلے گذری ہے۔

فائدہ:۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناسخ و منسوخ دونوں کا ذکر ہے اور حرمت ابدی متعہ کی قیامت تک مذکور ہے اور اسی حدیث کی رو سے ان راویوں کے قول کی تاویل ضرور ہوئی جنہوں نے کہا کہ ہم نے ابوبکر و عمر کے وقت تک ——— متعہ کیا اور وہ تاویل یہی ہے کہ ان کو اس کے منسوخ ہونے کی خبر نہیں پہنچی تھی اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جو مہر متعہ میں دیا تھا وہ عورت کی ملک ہو گیا کہ اب اس کا پھیر لینا روا نہیں اگرچہ مدت متعہ کی تمام ہونے سے پیشتر بھی اسے چھوڑا ہو۔

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ حَتَّى نَهَانَا عَنْهَا۔

ترجمہ۔ عبدالملک بن ربیع بن سبرہ جہنی نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سبرہ سے روایت کی کہ سبرہ نے کہا کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کا فتح مکہ کے سال میں جب ہم مکہ میں داخل ہوئے پھر نکلے ہم وہاں سے یہاں تک کہ منع کر دیا ہم کو متعہ سے۔

عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالتَّمَتُّعِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ حَتَّى وَجَدْنَا جَارِيَةً مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَخَطَبْنَاهَا إِلَى نَفْسِهَا وَعَرَضْنَا عَلَيْهَا بُرْدَيْنَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ فَتَرَانِي أَجْمَلَ مِنْ صَاحِبِي وَتَرَى بُرْدَ صَاحِبِي أَحْسَنَ مِنْ بُرْدِي فَآمَرَتْ نَفْسَهَا سَاعَةً ثُمَّ اخْتَارَتْنِي عَلَى صَاحِبِي فَكُنَّ مَعَنَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهِنَّ۔

ترجمہ۔ ربیع بن سبرہ اپنے باپ سبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سال فتح مکہ میں اپنے یاروں کو حکم دیا عورتوں سے متعہ کرنے کا انہوں نے کہا کہ پھر میں اور میرا ایک یار قبیلہ بنی سلیم سے دونوں نکلے یہاں تک کہ ہم نے ایک جوان عورت کو پایا قبیلہ بنی عامر سے کہ گویا ایک جوان اونٹنی تھی اور پیغام دیا ہم نے اس کو متعہ کا اور پیش کیا اس پر اپنی چادروں کو اور وہ دیکھنے لگی اور مجھے خوب صورت دیکھتی تھی میرے رفیق سے زیادہ اور میرے رفیق کی چادر میری چادر سے اچھی دیکھتی تھی اور اس نے اپنے دل میں ایک گھڑی مشورہ کیا پھر مجھے اس نے پسند کیا میرے رفیق کے سوا اور متعہ کی عورتیں ہمارے لوگوں کے پاس تین دن تک رہیں پھر حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چھوڑ دینے کا۔

عَنْ سَبْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ نِکَاحِ الْمُتْعَةِ.

عَنْ سَبْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی یَوْمَ الْفَتْحِ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ۔

عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُتْعَةِ زَمَانَ الْفَتْحِ مُتْعَةِ النِّسَآءِ وَاَنَّ اَبَاهُ کَانَ تَمَتَّعَ بِبُرْدَیْنِ اَحْمَرَیْنِ۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَامَ بِمَکَّةَ فَقَالَ اِنَّ نَاسًا اَعْمَی اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ کَمَا اَعْمٰی اَبْصَارَهُمْ یُفْتُوْنَ بِالْمُتْعَةِ یُعَرِّضُ بِرَجُلٍ فَنَادَاهُ فَقَالَ اِنَّکَ لَجِلْفٌ جَافٍ فَلَعَمْرِیْ لَقَدْ کَانَتِ الْمُتْعَةُ تُفْعَلُ فِیْ عَهْدِ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ یُرِیْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ الزُّبَیْرِ فَجَرِّبْ بِنَفْسِکَ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ فَعَلْتَهَا لَاَرْجُمَنَّکَ بِاَحْجَارِکَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ سَیْفِ اللّٰهِ اَنَّهٗ بَیْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِی الْمُتْعَةِ فَاَمَرَهٗ بِهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیُّ

ترجمہ۔ سبرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نکاح سے متعہ کے۔

ترجمہ۔ سبرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ فتح مکہ کے دن عورتوں کے متعہ سے۔ ......

ترجمہ۔ ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دنوں میں متعہ سے منع فرمایا عورتوں کے متعہ سے اور ان کے باپ سبرہ نے متعہ کیا تھا (یعنی قبل منع کے) دو سرخ چادروں پر۔

ترجمہ۔ ابن شہاب زہری نے کہا کہ خبر دی مجھ کو عروہ بن زبیر نے کہ عبداللہ بن زبیر کھڑے ہوئے مکہ میں یعنی خطبہ پڑھنے کو اور کہا کہ بعض لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ نے اندھے کر دیئے ہیں جیسے ان کی آنکھیں اندھی کر دی ہیں (یہ اشارہ کیا انھوں نے ابن عباس کی طرف کہ وہ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے اور ان کو متعہ کا نسخ نہیں پہنچا تھا اس لئے جواز کا فتوے دیتے تھے پھر انھوں نے رجوع کیا جب نسخ معلوم ہو گیا) کہ فتویٰ دیتے ہیں متعہ کے جواز کا اور وہ طعن کرتے تھے ایک شخص پر (یعنی انہی ابن عباس پر) اتنے میں پکارا ان کو ایک شخص نے (یعنی ابن عباس نے) اور کہا کہ تم کم فہم بے ادب نادان ہو۔ اور قسم ہے میری جان کی کہ متعہ کیا جاتا تھا زمانہ میں امام المتقین کے یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ سو ابن زبیر نے

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَھْلًا قَالَ مَا ھِیَ وَاللّٰہِ لَقَدْ فُعِلَتْ فِی عَھْدِ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عَمْرَۃَ اِنَّھَا کَانَتْ رُخْصَۃً فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ لِمَنِ اضْطُرَّ اِلَیْھَا کَالْمَیْتَۃِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِیْرِ ثُمَّ اَحْکَمَ اللّٰہُ الدِّیْنَ وَنَھٰی عَنْھَا قَالَ ابْنُ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ رَبِیْعُ ابْنُ سَبْرَۃَ الْجُھَنِیُّ اَنَّ اَبَاہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَدْ کُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِیْ عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنِ امْرَاَۃٍ مِّنْ بَنِیْ عَامِرٍ بِبُرْدَیْنِ اَحْمَرَیْنِ ثُمَّ نَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَۃِ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ وَسَمِعْتُ رَبِیْعَ بْنَ سَبْرَۃَ یُحَدِّثُ ذٰلِکَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَاَنَا جَالِسٌ۔

اُن سے کہا کہ تم اپنے کو آزما دیکھو کر قسم اللہ کی اگر تم نے متعہ کیا (یعنی متعہ سے صحبت کی) تو بیشک میں تم کو تمہارے ہی پتھروں سے ماروں گا۔ (یعنی جیسے زانی کو مارتے ہیں) ابن شہاب نے کہا کہ خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نے مجھے خبر دی کہ میں ایک شخص کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک دوسرا شخص آیا اور اُس نے متعہ کا فتویٰ پوچھا تو انھوں نے حکم دیا متعہ کا سو ابن ابی عمرہ انصاری نے کہا کہ ذرا ٹھہرو انھوں نے کہا کیوں اللہ کی قسم میں نے کیا ہے امام المتقین کے زمانے میں تب ابن ابی عمرہ نے کہا کہ اول اسلام میں جائز تھا اس کے لیے جو نہایت درجہ کا بے قرار ہو جیسے مضطر کو مردہ اور خون اور سور کا گوشت وغیرہ حلال ہے پھر اللہ پاک نے اپنے دین کو مضبوط کیا اور اس سے منع فرمایا۔ ابن شہاب زہری نے کہا اور خبر دی مجھ کو ربیع بن سبرہ جہنی نے کہ ان کے باپ نے کہا کہ میں نے متعہ کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک میں بنی عامر کی ایک عورت سے دو سرخ چادروں پر پھر منع کیا ہم کو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی متعہ سے کہا ابن شہاب نے اور سنا میں نے ربیع بن سبرہ سے کہ وہ روایت کرتے اس حدیث کو عمر بن عبد العزیز سے اور میں بیٹھا ہوا تھا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ حَدَّثَنِی الرَّبِیْعُ بْنُ سَبْرَۃَ الْجُھَنِیُّ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُتْعَۃِ وَقَالَ اَلَا اِنَّھَا حَرَامٌ مِّنْ یَّوْمِکُمْ ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ کَانَ اَعْطٰی شَیْئًا فَلَا یَاْخُذْہُ۔

ترجمہ - عمر بن عبد العزیز نے کہا روایت کی مجھ سے ربیع بن سبرہ جہنی نے انھوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ سے اور فرمایا کہ آگاہ ہو وہ آج کے دن سے حرام ہے قیامت کے دن تک اور جس نے کچھ دیا ہو یعنی متعہ کے مہر میں وہ نہ پھیرے۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ مُتْعَۃِ النِّسَآءِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّۃِ۔

ترجمہ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ سے عورتوں کے اور پلے ہوئے شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے۔

عَنْ مَالِکٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ سَمِعَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ لِفُلَانٍ اِنَّکَ رَجُلٌ تَائِہٌ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَحْیٰی عَنْ مَالِکٍ۔

ترجمہ۔ مالک سے اسی اسناد سے مروی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ تو تو ایک شخص بھٹکا ہوا ہے سیدھی راہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ سے آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ نِکَاحِ الْمُتْعَۃِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر ابھی مذکور ہوا۔

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یُلَیِّنُ فِیْ مُتْعَۃِ النِّسَآءِ فَقَالَ مَھْلًا یَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْھَا یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّۃِ۔

ترجمہ۔ حضرت علی نے ابن عباس سے سنا کہ وہ جائز رکھتے تھے متعہ نسا کو تو انھوں نے کہا کہ ٹھہر جاؤ اے ابن عباس اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اُس سے خیبر کے دن اور پلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَۃِ النِّسَآءِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّۃِ۔

ترجمہ:۔ علی بن ابی طالب فرماتے تھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ نسا سے خیبر کے دن اور پلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔

فائدہ۔ ان روایتوں سے حرمت پلے ہوئے گدھوں کے گوشت کی بھی معلوم ہوئی اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب تمام علماء کا مگر ایک گروہ سلف کا اُس کی حلت کا قائل ہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور جناب عائشہ صدیقہ اور بعض سلف سے اس کی اباحت مروی ہے اور اُن سے تحریم بھی مروی ہے اور امام مالک سے کراہت اور تحریم مروی ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا فِي النِّكَاحِ

بھتیجی اور پھوپی اور خالہ اور بھانجی کا جمع کرنا نکاح میں حرام ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا۔

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع نہ کرے کوئی عورت اور اس کی پھوپی کو ایک نکاح میں اور نہ کوئی عورت اور اُس کی خالہ کو ایک نکاح میں۔

فائدہ۔ یعنے جس کے نکاح میں ایک عورت ہے وہ خالہ کو اُس کی نکاح میں نہ لائے اور اسی طرح اس کی پھوپی کو بھی۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

فائدہ۔ یہی مذہب ہے جمیع علماء کا کہ حرام ہے جمع کرنا بھتیجی اور پھوپھی کا اور بھانجی اور خالہ کا نکاح میں برابر ہے کہ پھوپھی حقیقی ہو جیسے باپ کی بہن یا خالہ حقیقی ہو جیسے ماں کی بہن یا رشتہ کی ہو جیسے عورت کے دادا کی بہن۔ یا پڑ دادا۔ سکڑ دادا۔ لکڑ دادا کی بہن کہ یہ سب پھوپھیاں حرام ہیں جب وہ عورت کسی کے نکاح میں ہو اور اسی طرح رشتہ کی خالہ وہ ہے کہ نانی کی بہن یا دادی کی بہن عورت کی یا پڑ دادی کی بہن کہ یہ خالائیں اس شخص پر حرام ہیں جس کے نکاح میں ان کی بھانجی ہو اور اُن کے حرمت پہ اجماع ہے علما کا مگر ایک طائفہ مبتدعہ نے خوارج اور شیعہ سے اس کا خلاف کیا ہے اور احتجاج کیا ہے اس گروہ نے وَاُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ کی آیت سے اور جمہور نے احتجاج کیا ہے ان حدیثوں سے اور تخصیص کی ہے جمہور نے عموم قرآن کی ان خبر آحاد سے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبین ہیں وحی کے اور اسی طرح حرام ہے ملک یمین سے جمع کرنا ان سب کا وطی میں جیسے حرام ہے جمع کرنا نکاح میں اور یہی حکم ہے جمیع عورتوں کا کہ جن کا جمع کرنا نکاح میں منع ہے ان کا وطی میں ملک یمین سے بھی منع ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ الْاَخِ وَلَا ابْنَةُ الْاُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ پھوپھی سے نکاح نہ کیا جائے جب بھتیجی اس کے نکاح میں ہو اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے جب خالہ نکاح میں ہو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّجْمَعَ الرَّجُلُ بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَیْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنُرٰی خَالَةَ اَبِیْهَا وَعَمَّةَ اَبِیْهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ۔ ترجمہ۔ مضمون وہی ہے اور ابن شہاب نے کہا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ عورت کے باپ کی خالہ کا اور عورت کے باپ کی پھوپی کا بھی یہی حکم ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰی خَالَتِهَا۔ ترجمہ۔ وہی مضمون ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔ ترجمہ وہی روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ وَلَا یَسُوْمُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰی خَالَتِهَا وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِیَٔ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهَا۔

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص پیغام نکاح کا نہ دے اپنے بھائی کے پیغام پر (یعنی جب ایک شخص نے پیغام دیا جب تک لڑکی والے اس کو ناراضی کا پیغام نہ دیں جب تک دوسرا آدمی وہاں پیغام نہ دے) اور نہ بھاؤ کرے کوئی اپنے بھائی کے بھاؤ پر اور نہ نکاح میں لائی جائے کوئی عورت اپنی پھوپھی کے اوپر نہ خالہ کے اوپر اور نہ مانگے کوئی عورت طلاق اپنے سوت کا تاکہ انڈیل لے جو اس کی رکابی میں ہے (یعنے اس کے حصے کا نان ونفقہ مجھے ملجائے) اور چاہیئے کہ نکاح میں آئے اور جو اللہ نے اس کی قسمت میں لکھدیا ہے وہ اس کا ہے (یعنے یہ نہ کہے کہ فلاں عورت تیرے نکاح میں ہے اس کو طلاق دیدے تو میں نکاح کروں گی)۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا اَوْ اَنْ تَسْئَلَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِیَٔ مَا فِیْ صَحْفَتِهَا فَاِنَّ اللّٰهَ رَازِقُهَا۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ نکاح میں لائی جائے کوئی عورت اس کی پھوپھی یا خالہ پر اور منع کیا اس سے کہ طلب کرے کوئی عورت طلاق اپنی بہن کا کہ انڈیل لے جو اس کے برتن میں ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا رازق ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجْمَعَ بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَیْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ
ترجمہ۔ عمرو بن دینار سے اسی سند سے مثل اس کی مروی ہے

بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَكَرَاهَةِ خِطْبَتِهِ

محرم کا نکاح حرام ہے اور پیغام دینا مکروہ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحِ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ۔

ترجمہ۔ عثمان بن عفان کہتے تھے۔ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ نکاح کرے محرم اپنا نہ نکاح کرے کسی دوسرے کا اور نہ خطبہ دے (یعنے پیغام نکاح بھی نہ دے)۔

عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ بَعَثَنِيْ عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَعْمَرٍ وَكَانَ يَخْطُبُ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَلَى ابْنِهِ فَأَرْسَلَنِيْ إِلَى أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَالَ أَلَا أُرَاهُ أَعْرَابِيًّا إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ أَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ۔ نبیہ بن وہب نے کہا کہ مجھ کو بھیجا عمر بن عبید اللہ نے اور وہ پیغام بھیجتے تھے شیبہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کے نکاح کا سو مجھے ابان بن عثمان کے پاس بھیجا اور وہ حاکم تھے حجاج کے۔ سو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ تم کو میں گنوار جانتا ہوں اس لئے کہ محرم نہ نکاح اپنا کر سکتا ہے نہ دوسرے کا کروا سکتا ہے خبر دی ہے اس کی ہم کو عثمان رضی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عُثْمَانَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ أَرَادَ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ طَلْحَةَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فِي الْحَجِّ وَأَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ يَوْمَئِذٍ أَمِيْرُ الْحَاجِّ

ترجمہ۔ وہی مضمون ہے۔ جو نبیہ سے اوپر مروی ہوا۔ مگر اس میں یہ ہے کہ ابان نے کہا میں تم کو عراقی عقل سے خالی دیکھتا ہوں۔

فَاَرْسَلَ اِلَى اَبَانٍ اِنِّي قَدْ اَرَدْتُّ اَنْ اُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ فَاُحِبُّ اَنْ تَحْضُرَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ اَبَانُ اَلَا اُرَاكَ عِرَاقِيًّا جَافِيًا اِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ۔

فائدہ ۔ مسلم نے اختلاف ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے جب نکاح کیا تو وہ حلال تھے یا محرم اور علماء نے اختلاف کیا ہے کہ محرم کو نکاح روا ہے یا نہیں سو مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علمائے صحابہ کا قول ہے کہ نکاح محرم کا صحیح نہیں ہے اور اسی باب کی روایتوں پر اعتماد کیا ہے اور ابو حنیفہ اور کوفیوں نے کہا ہے کہ نکاح اس کا جائز ہے اور صحیح ہے میمونہ کی حدیث سے اور جواب دیا ہے جمہور نے حدیث میمونہ کا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح اسی حال میں کیا ہے کہ جب آپ حلال تھے اور صحیح تر روایت یہی ہے اور اسی کو روایت کیا ہے اکثر اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔ اور قاضی وغیرہ نے کہا ہے کہ حالت احرام میں نکاح کرنا آپ کا میمونہ سے کسی نے روایت نہیں کیا سوا ابن عباس کے اور میمونہ اور ابو رافع وغیرہما خود روایت کرتے ہیں کہ نکاح کیا ان سے اور آپ حلال تھے اور وہ اس قصے سے خوب واقف تھے اس لئے کہ میمونہ تو خود بی بی ہیں اور ان ہی کا نکاح ہے اور ابو رافع ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اضبط ہیں ۔ اور دوسرا جواب یہ دیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول کی ایک تاویل ہو سکتی ہے یعنے نکاح کیا ان سے جب حرم میں تھے اور اگرچہ حلال تھے ۔ اور جو حرم میں ہوتا ہے اس کو بھی محرم کہتے ہیں ۔ اگرچہ احرام سے نہ ہو اور یہ لغت شائع اور معروف ہے اور اسی لیئے عرب کا شاعر کہتا ہے قتلوا ابن عفان الخليفة محرما یعنے قتل کیا ابن عفان کو اور وہ محرم تھے یعنے حرم مدینہ میں تھے ۔ غرض مذہب حنفیہ کا کئی وجہ سے مردود ہے اول یہ کہ نصوص قطعیہ شارع کے خلاف ہے اور صراحتاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محرم نہ نکاح اپنا کرے نہ دوسرے کا ۔ دوسرے یہ کہ مخالف جماہیر علمائے سلف و خلف ہے ۔ تیسرے یہ کہ خود جن بی بی کا نکاح ہوا ہے ان کی روایت کے خلاف ہے ۔ چوتھی یہ کہ نہی نکاح محرم کی قولی ہے اور جواز آپ کے فعل سے مستنبط ہے اور قول مقدم ہے کہ اپنے اور غیر دونوں کو شامل ہے بخلاف فعل کے کہ اس میں گمان اس کا بھی ہے کہ شاید آپ کے خصائص سے ہو غرض ان وجوہ سے مسئلہ حنفیوں کا سراسر باطل ہے اور ان سب روایتوں کا مطلب یہ ہے کہ محرم حالت احرام میں نہ آپ نکاح کرے

؛ اپنی ولایت سے دوسرے کا نکاح کردے جو ولایت خاصہ ہو جیسے اقارب کو ہوتی ہے یا ولایت عامہ ہو جیسے بادشاہ کو ہوتی ہے اور یہی پکا قول ہے اور جب یہ معلوم ہو گیا تو جاننا چاہیے کہ اگر کسی نے حالت احرام میں نکاح کر دیا اپنی ولایت سے یا خود اپنا نکاح کیا تو وہ نکاح باطل ہے یہاں تک کہ اگر دولہا دولہن حلال بھی ہوں اور وکیل ان میں محرم ہے تب بھی باطل ہے لوذی بالاختصار۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرِمٌ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ اَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْاَصَمِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهُ نَكَحَهَا وَهُوَ حَلَالٌ۔

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور آپ محرم تھے (یعنے حرم میں تھے) اور ابن نمیر نے زیادہ کہا کہ پھر میں نے زہری سے بیان کی یہی حدیث تو انھوں نے کہا خبر دی مجھ کو یزید بن اصم نے کہ آپ نے نکاح کیا اور آپ حلال تھے۔

فائدہ۔ غرض ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کے مقابل میں یزید کی اور اصحاب کی روایات آگئیں اور دونوں میں تعارض سمجھا گیا اور اس سے وہ ساقط کئے گئے اور احادیث قولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واجب العمل رہی اور مذہب حنفیہ باد رہوا ہوا۔ سمجھو!

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ ترجمہ۔ وہی مضمون ہے۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ وَكَانَتْ خَالَتِي وَخَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا۔

ترجمہ۔ یزید بن اصم نے کہا کہ مجھ سے میمونہ بنت حارث نے خود بیان فرمایا کہ ان سے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ حلال تھے۔ اور میمونہ میری اور ابن عباس دونوں کی خالہ تھیں۔

فائدہ۔ کیوں برادران حنفیہ ذرا غور سے فرمایئے کہ دولہا دولہن کی بات قبول نہ کی جائے اور غیروں کی بات پر عمل ہو۔ یہ کیسی بات ہے۔ اور نصوص قطعیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ناکح ہیں ان کی مخالفت کی جائے اور میمونہ جو خود منکوحہ

ہیں اُن کی تکذیب کی جائے اور ابن عباس کا قول مقبول ہو یہ سراسر خلاف انصاف اور صریح جور واعتساف ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْخِطْبَةِ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ أَوْ يَتْرُكَ

ایک بھائی کے پیغام کا جب تک جواب نہ ہولے تب تک پیغام دینا روا نہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیچے کوئی دوسرے کی بکی ہوئی چیز پر اور نہ پیغام دے کوئی دوسرے کے پیغام پر۔

فائدہ۔ یعنے ایک بھائی نے جب ایک چیز کہیں بیچی تو دوسرے کو لازم نہیں ہے کہ اس کی چیز پھروا کے اپنی بیچے اس طرح جب ایک نے کسی عورت سے پیغام نکاح دیا تو جب تک وہ اُس کے پیغام کو رد نہ کرے تب تک دوسرا شخص پیغام نہ دے اور یہ احادیث پیغام کے حرام ہونے پر دلالت واضح رکھتی ہیں اور علما کا اسی لئے اجماع ہوا اس کے حرام ہونے پر جس وقت کہ وہ عورت صاف قبول کر چکی ہو پیغام اول کو اور اگر اس پر دوسرے شخص نے نکاح کر لیا اُس عورت سے تو یہ شخص گنہگار ہوا مگر نکاح صحیح ہے اور فسخ نہ ہوگا۔ اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جمہور کا اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ نکاح فسخ ہے۔ اور امام مالک سے دو روایتیں ہیں اور ایک جماعت مالکیہ کا قول ہے کہ قبل دخول کے فسخ ہوتا ہے اور بعد دخول کے نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ۔

ترجمہ۔ ابن عمر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیچے کوئی کسی کی بیع پر اور نہ پیغام نکاح دے۔ کسی کے پیغام پر مگر جب اجازت دے وہ پیغام دینے والا کسی کو اور یہی روایت عبیداللہ اور نافع سے اسی سند سے مروی ہوئی۔

فائدہ۔ اس پر اتفاق ہے کہ جب اول پیغام دینے والا دوسرے کو اجازت دیدے یا وہ ناراض ہو کر اس عورت کے پیغام سے باز آئے تو پھر پیغام دینا دوسرے کو روا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ اَوْ یَتَنَاجَشُوْا اَوْ یَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ اَوْ یَبِیْعَ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا تَسْئَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِیْ اِنَائِهَا اَوْ مَا فِیْ صَحْفَتِهَا زَادَ عَمْرٌو فِیْ رِوَایَتِهٖ وَلَا یَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ۔

ترجمہ۔ ابو ہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ اس سے کہ شہر والا مال بیچ دے گاؤں والے کا۔ اور منع فرمایا اس سے کہ آپس میں لاڑھیا پن کرو۔ اور اس سے کہ پیغام نکاح دے کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر یا بیچے کوئی اپنے بھائی کی بیع پر اور نہ مانگے طلاق اپنی بہن کا کوئی عورت تاکہ انڈیل لے جو اس کی رکابی میں ہے۔ زیادہ کیا عمرو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روایت میں اور نہ بھاؤ کرے کوئی اپنے بھائی کے بھاؤ پر۔

فائدہ۔ گاؤں والے جب آتے ہیں تو شہر میں سستی چیز بیچ جاتے ہیں اس میں شہر والوں کا فائدہ ہے۔ اور شہر والے جب ان کی چیز بیچیں گے تو وہ چونکہ شہر کے نرخ سے واقف ہیں تو اپنا نفع رکھ کر کچھ گراں بیچیں گے۔ اس میں ایک کا نفع اور بہتوں کا نقصان ہوگا۔ اس لئے اس سے منع فرمایا۔ اور لاڑھیا پن یہ ہے کہ جھوٹ موٹ ایک شے کے خریدار بن کر لگے زیادہ دام لگانے کہ دوسرا ان کو خریدار جان کر قیمت زیادہ دے گیا۔ اور دھوکا کھا گیا۔ اس سے بھی منع فرمایا اور ایک شخص بھاؤ کر رہا ہے اور تم بھی بھاؤ کرنے لگے تو آپس میں نفسانیت ہوگی۔ باقی شرح اوپر گذر چکی۔

عَنْ۔ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِیْعُ الْمَرْءُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا یَخْطُبُ الْمَرْءُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ وَلَا تَسْئَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ الْاُخْرٰی لِتَكْتَفِئَ مَا فِیْ اِنَائِهَا۔ ترجمہ۔ اس کا اوپر کے ترجمہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔

عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ وَلَا یَزِدِ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ۔ وہی مضمون ہے ایک لفظ کا فرق ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰی سَوْمِ الْمُسْلِمِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَتِهٖ۔ ترجمہ اس کا اوپر کے ترجمہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وہی روایت ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّهُمْ قَالُوْا عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ وَخِطْبَةِ اَخِیْهِ ۔ وہی روایت ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ فَلَا یَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یَّبْتَاعَ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَذَرَ

ترجمہ: عبدالرحمن بن شماسہ نے عقبہ بن عامر سے سنا کہ وہ منبر پر کہتے تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن مومن کا بھائی ہے۔ سو روا نہیں کسی مومن کو کہ بیچے کسی مومن کی بیع پر اور نہ یہ روا ہے کہ خطبہ دے یعنی پیغام کسی بھائی کے پیغام پر جب تک وہ چھوڑ نہ دے۔

فائدہ۔ بھائی کی قید سے یہ بات بوجھی گئی کہ کافر کے پیغام پر مسلمان پیغام دے سکتا ہے۔ مثلاً عورت نصرانیہ یا یہودیہ کو کسی کافر نے پیغام دیا ہے تو دوسرا مسلمان اُسے پیغام دے سکتا ہے بخلاف اُس کے کہ پہلا پیغام دینے والا مسلمان ہو۔

بَابُ تَحْرِیْمِ نِکَاحِ الشِّغَارِ وَبُطْلَانِهٖ

نکاح شغار کا بطلان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ یُّزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰی اَنْ یُّزَوِّجَهٗ ابْنَتَهٗ وَلَیْسَ بَیْنَهُمَا صَدَاقٌ ۔

ترجمہ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نکاح شغار سے اور وہ یہ تھا کہ ایک شخص اپنی بیٹی بیاہ دیتا تھا دوسرے کو اس اقرار سے کہ وہ بھی اپنی بیٹی اُسے بیاہ دے اور مہر دونوں کا نہ دار دو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ مضمون وہی ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الشِّغَارِ ۔ وہی مضمون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ

ترجمہ۔ ابن عمر نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شغار نہیں ہے اسلام میں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ زَادَ ابْنُ نُمَیْرٍ وَّالشِّغَارُ اَنْ یَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ زَوِّجْنِیْ ابْنَتَكَ وَاُزَوِّجُكَ ابْنَتِیْ اَوْ زَوِّجْنِیْ اُخْتَكَ وَاُزَوِّجُكَ اُخْتِیْ

ترجمہ۔ ابوہریرہ سے وہی مضمون مروی ہے اور ابن نمیر کی روایت میں یہ ہے کہ شغار یہ ہے کہ آدمی کسی سے کہے کہ تم مجھے اپنی لڑکی بیاہ دو کہ میں اپنی لڑکی تم کو بیاہ دوں یا مجھے اپنی بہن بیاہ دو۔ کہ میں تم کو اپنی بہن بیاہ دوں۔

فائدہ۔ غرض اس نکاح میں عورتوں پر بڑا ظلم ہوتا تھا کہ دو مفت خوروں کا تو بیاہ ہو گیا اور عورتوں غریبوں کا مہر مارا گیا اور یہ باجماع امت منع ہے اور امام احمد اور اسحق اور ابی عبید سے خطابی نے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی اب بھی یہ نکاح کرے تو باطل ہے اور امام مالک نے فرمایا ہے کہ قبل دخول و بعد دخول وہ فسخ ہوتا ہے اور ایک روایت میں کہ قبل دخول فسخ ہے نہ بعد اور ایک جماعت نے کہا کہ نکاح صحیح ہے اور مہر مثل لازم آتا ہے دونوں کو اور یہ قول حنفیہ کا ہے۔

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ زِیَادَةَ ابْنِ نُمَیْرٍ۔

ترجمہ۔ مضمون وہی ہے اور ابن نمیر کا زیادہ کیا ہوا مضمون اس میں نہیں ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ۔ وہی مضمون ہے۔

بَابُ الْوَفَاءِ بِالشَّرْطِ فِی النِّکَاحِ

نکاح کی شرائط کے پورے کرنے کا بیان

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ الشَّرْطِ اَنْ یُّوْفٰی بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ هٰذَا لَفْظُ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّابْنِ مُثَنّٰی غَیْرَ اَنَّ ابْنَ مُثَنّٰی قَالَ الشُّرُوْطِ۔

ترجمہ۔ عقبہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب شرطوں سے زیادہ پورے کرنے کے مستحق وہ شرطیں ہیں جن سے تم نے فرجوں کو حلال کیا ہے یعنے نکاح کی شرطیں۔ اور ابن مثنیٰ کی روایت میں شروط کا لفظ ہے۔

فائدہ۔ علماء کے نزدیک اس سے وہ شرطیں مراد ہیں جو منافی نکاح نہ ہوں۔ بلکہ

مقاصد نکاح میں سے ہوں جیسے خوش خلقی کرنا عورتوں سے یا دستور کے موافق نان ونفقہ دینا اور یہ کہ کپڑا دینا اور عورت کی طرف سے قبول شرط ہو کہ بے مرد کی اجازت کے گھر سے باہر نہ جانا اور ایسی شرط نہ ہو جس میں کسی کا حق شرعی مارا جائے اور خلاف شرع نہ ہو مثلاً اگر عورت شرط کرے کہ زیارت قبور کی کیا کروں گی اور وہاں شیرنی چڑھایا کروں گی۔ یا محرم میں تعزیوں کی زیارت کو جایا کروں گی۔ تو ایسی شرط کی وفا ہرگز ضروری نہیں اگر ایسی ہزار شرطیں کیوں نہ ہوں۔ اس لئے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے۔

بَابُ اسْتِيْذَانِ الثَّيِّبِ فِي النِّكَاحِ بِالنُّطْقِ وَالْبِكْرِ بِالسُّكُوْتِ

بیوہ کا نکاح میں اجازت دینا زبان سے ہے اور باکرہ کا سکوت سے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ کا نکاح نہ ہو جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور باکرہ کا بھی نکاح نہ ہو جب تک اس سے اذن نہ لیا جائے لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ باکرہ سے اذن کیونکر لیا جائے آپ نے فرمایا کہ اذن اس کا یہ ہے کہ چپ رہے۔

فائدہ۔ بیوہ سے مراد وہ ہے کہ جس کا ایک بار نکاح ہو گیا ہو۔ اور باکرہ کنواری ہے۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيْثِ هِشَامٍ وَاِسْنَادِهٖ وَاتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيْثِ هِشَامٍ وَشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔ ترجمہ۔ اس سند سے وہی حدیث مروی ہوئی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَارِيَةِ يُنْكِحُهَا اَهْلُهَا اَتُسْتَاْمَرُ اَمْ لَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ

ترجمہ۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جو لڑکی ایسی ہو کہ نکاح کر دیں اس کا اس کے گھر والے (یعنی ولی لوگ) تو کیا اس سے بھی اجازت

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تُسْتَامَرُ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ لَہٗ فَاِنَّہَا تَسْتَحْیِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذٰلِکَ اِذْنُہَا اِذَا ہِیَ سَکَتَتْ۔

لی جائے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہاں اجازت لی جائے پھر انھوں نے فرمایا کہ۔ وہ شرماتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اجازت اس کی یہی ہے کہ چپ ہو جائے (یعنے زبان سے ہاں، ہوں۔ ضروری نہیں)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاذَنُ فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا صُمَاتُہَا۔ قال نعم

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت اپنے نکاح میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کے نکاح میں اجازت لی جائے اور اجازت اس کی چپ رہنا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا وَالْبِکْرُ تُسْتَامَرُ وَاِذْنُہَا سُکُوْتُہَا۔ وہی مضمون ہے۔

عَنْ سُفْیَانَ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ الثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا وَالْبِکْرُ یَسْتَاذِنُہَا اَبُوْہَا فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا صُمَاتُہَا وَرُبَّمَا قَالَ وَصَمْتُہَا اِقْرَارُہَا۔

ترجمہ۔ اسی سند سے مروی ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا بیوہ اپنی ذات کی زیادہ حق دار ہے اپنے ولی سے (یعنے نکاح کی مختار ہے) اور اس کا باپ اس کی ذات کے لئے اجازت لے اور اجازت اس کی چپ رہنا ہے اور بعض وقت راوی نے کہا کہ اس کا چپ رہنا گویا اقرار کرنا ہے۔

فائدہ۔ ان روایتوں کے معنے شافعی اور ابن ابی لیلےٰ اور احمد اور اسحٰق وغیرہم نے یہی کہے ہیں کہ کنواری سے نکاح میں اجازت لینا ضروری ہے اور مامور بہ ہے اور اگر ولی باپ یا دادا ہے تو اجازت لینا مستحب ہے اور اگر بغیر اجازت کے بھی نکاح کر دیا تو بھی صحیح ہے اس لئے کہ باپ اور دادا کو شفقت کاملہ ہے سو وہ کبھی اس کا نقصان نہ چاہیں گے۔ اور ان کے سوا دوسرے ولی کو نکاح بغیر اجازت کے درست نہیں اور اوزاعی اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ اجازت واجب ہے ہر کنواری بالغہ لڑکی سے اور کنواری کی اجازت چپ رہنا ہے جیسا حدیثوں سے معلوم ہو چکا ہے اور جو کنواری نہ ہو اس کو زبان سے اجازت دینا ضروری ہے۔

بَابُ جَوَازِ تَزْوِيجِ الْأَبِ الْبِكْرَ الصَّغِيرَةَ

باپ کو روا ہے کہ چھوٹی لڑکی کنواری کا نکاح کر دے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِي وَأَنَا ابْنَةُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَتْ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَوُعِكْتُ شَهْرًا فَوَفَى شَعْرِي جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَأَنَا عَلَى أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا وَمَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي فَأَوْقَفَتْنِي عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ هَهْ هَهْ حَتَّى ذَهَبَ نَفَسِي فَأَدْخَلَتْنِي بَيْتًا فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَغَسَلْنَ رَأْسِي وَأَصْلَحْنَنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَأَسْلَمْنَنِي إِلَيْهِ.

ترجمہ - جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمانوں کی ماں ارشاد فرماتی ہیں کہ نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں چھ۶ برس کی تھی اور زفاف کیا مجھ سے اور میں نو۹ برس کی تھی اور فرماتی ہیں کہ پھر میں مدینہ میں آئی اور وہاں مجھے بخار رہا ایک ماہ تک اور پھر میرے بال کانوں تک ہو گئے (یعنے بعد اس کے کہ مرض میں جھڑ گئے تھے) تب ام رومان کی ماں میرے پاس آئیں۔ (یہ جناب عائشہ صدیقہ کی والدہ ہیں) اور میں جھولے پر تھی اور میرے ساتھ میری سہیلیاں بھی تھیں اور انھوں نے مجھے پکارا۔ اور میں ان کے پاس آئی۔ اور میں نہ جانتی تھی کہ مجھے کیوں بلایا ہے۔ سو انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے دروازہ پر کھڑا کر دیا اور میں ہاہ ہاہ کر رہی تھی۔ (جیسے کسی کی سانس پھول جاتی ہے۔) یہاں تک کہ میری سانس پھولنا بند ہو گئی اور مجھے وہ ایک گھر میں لے گئیں۔ اور وہاں چند عورتیں انصار کی تھیں اور وہ کہنے لگیں کہ اللہ خیر و برکت کرے اور تم کو حصہ ہو خیر میں سے غرض میری ماں نے اُن کے سپرد کر دیا اور انھوں نے میرا سر دھویا۔ اور سنگار کیا۔ اور مجھے اور کچھ خوف نہیں پہونچا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے چاشت کے وقت اور مجھے ان کے سپرد کر دیا۔

فائدہ - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹی لڑکی کا نکاح درست ہے بغیر اجازت کے اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا باپ نے اگر چھٹپن میں نکاح کر دیا ہے تو بعد بلوغ کے

لڑکی کو فسخ کا اختیار نہیں۔ امام مالک اور شافعی اور تمام فقہائے حجاز کے نزدیک اور اہلِ عراق نے کہا ہے کہ بعد بلوغ کے اُس کو اختیار ہے فسخ کا اور باپ اور دادا کے سوا اور اولیا کو تزویج اُس کی حالت صغر میں روا نہیں امام شافعی اور ثوری اور مالک اور ابن ابی لیلے اور احمد اور ابی ثور اور جمہور کے نزدیک بلکہ اُن لوگوں نے کہا ہے کہ ان لوگوں نے اگر نکاح کر دیا تو صحیح نہیں اور اوزاعی اور ابو حنیفہ اور دوسرے فقہائے کہا ہے۔ کہ تمام اولیا کو روا ہے کہ چھٹپن میں نکاح کر دیں مگر جب وہ بڑی ہو گی تو اُس کو فسخ کا اختیار ہے مگر ابو یوسف کے نزدیک اختیار نہیں اور جماہیر کا اتفاق ہے کہ وصی اجنبی لڑکین میں نکاح نہ کرے اور شافعی اور ان کے یاروں نے کہا ہے کہ مستحب ہے کہ قبل بلوغ کے نکاح نہ کرے اس لئے کہ شائید ایسا نہ ہو کہ شوہر کے پھندے میں پھنس جائے اور وہ ناراض ہو اور یہ حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف نہیں اس لئے کہ اگر مصلحت ظاہرہ نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں ہے قبل بلوغ کے نکاح کے اور جہاں کوئی مصلحت ہو وہاں کچھ مضائقہ نہیں ہے اس لئے کہ باپ کو بھی حکم ہے کہ خیر خواہی کرے اپنی اولاد کی اور باقی رہا زفاف کا وقت اگر متفق ہو جائیں شوہر اور ولی لڑکی کا تو صغیرہ سے بھی زفاف روا ہے اور اگر اختلاف ہو احمد اور ابو عبیدہ کا قول ہے کہ نو برس کی لڑکی پر جبر ہو سکتا ہے زفاف کے لئے نہ اس سے چھوٹی پر اور امام مالک اور شافعی نے کہا کہ اصل حد اس کی یہ ہے کہ وہ طاقت جماع رکھتی ہو اور یہ طاقت عورتوں کے ساتھ مختلف ہوتی ہے۔ اور اس میں کسی سن کی قید نہیں اور یہی صحیح ہے اور اس روایت میں جناب عائشہ صدیقہ کی نہ کوئی تقرر حد کا ہے اور نہ اس سے منع مذکور ہے کہ نو سے کم میں منع ہے یا اس سے زیادہ میں نہیں اور داؤدی نے کہا ہے کہ جناب ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ اچھی جوان ہو گئی تھیں نو برس میں اور بعضی روایتوں میں سات برس بھی آئے ہیں نکاح کے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تو تطبیق اس میں یوں ہے کہ چھ سال سے کچھ زیادہ ہو گئے تو کہیں چھ سال فرمائے اور زیادتی کو حذف کر دیا۔ اور کہیں سات فرمائے اور کمی کو پورا گن لیا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سنگار کرنا دولہن کا اور جمع ہونا عورتوں کا اس لئے کہ اس میں نکاح کا اعلان بھی ہو جاتا ہے اور عورتوں کے ملنے سے اُس دولہن کو انس اور خوشی حاصل ہوتی ہے اور اُسے اداب زفاف بھی سکھاتی ہیں اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ زفاف عورتوں کی اور صحبت دن کو بھی درست ہے جیسے رات کو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا قَالَتْ زَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَبَنَىٰ بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعٍ

ترجمہ۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے عقد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میں چھ برس کی تھی اور مجھ سے ہم بستر ہوئے جب میں نو برس کی تھی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَزُفَّتْ اِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ۔

ترجمہ۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عقد کیا اُن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سات برس کی تھیں اور ہم بستر ہوئے جب نو برس کی تھیں اور گڑیاں اُن کی اُن کے ساتھ تھیں اور وفات ہوئی آپ کی جب وہ اٹھارہ برس کی تھیں۔

فائدہ۔ اس میں اُن کی صغر سنی کا بیان ہے کہ گڑیاں تک ساتھ تھیں اور اس حدیث سے گڑیاں کھیلنا درست ہوگیا۔ اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گڑیوں کو دیکھا اور منع نہیں فرمایا اور اس میں تربیت ہوتی ہے لڑکیوں کی اور ضروریات خانگی سے اُن کو آگاہی حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید یہ خاص ہو ان احادیث سے جس میں تصویروں کا رکھنا منع ہے یعنے سوا گوڑیوں کے اور تصویریں منع ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ گوڑیوں کا قصہ تصویروں کے حرام ہونے سے پہلے ہو اور پھر جب تصویریں حرام ہوگئیں تو وہ بھی حرام ہوگئیں یا ان میں کوئی تصویر نہ ہو صرف ایک لکڑی پر ایک چیتھڑا لپٹا ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ۔ **ترجمہ** وہی مضمون ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّزَوُّجِ فِيْ شَوَّالٍ وَالدُّخُوْلِ فِيْهِ

عقد کا اور زفاف کا شوال میں مستحب ہونا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم فِيْ شَوَّالٍ وَبَنٰى بِيْ فِيْ شَوَّالٍ فَاَيُّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحْظٰى عِنْدَهُ مِنِّيْ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَسْتَحِبُّ اَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَهَا فِيْ شَوَّالٍ۔

ترجمہ۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عقد کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں اور ہم بستر ہوئے مجھ سے شوال میں اور کون سی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجھ سے بڑھ کر پیاری تھی اور جناب عائشہ صدیقہ ہمیشہ دوست رکھتی تھیں کہ

ان کے قبیلہ کی عورتوں سے ہم بستری کی جائے ماہ شوال میں۔ کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابن نمیر نے ان سے ان کے باپ نے ان سے سفیان نے اسی اسناد سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ جناب عائشہ دوست رکھتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں سے شوال میں ہم بستری کی جائے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماہ شوال میں عقد اور زفاف مستحب اور مبارک ہے اور بعضے جاہلان شرک شعار جو اسے منحوس جانتے ہیں وہ خود منحوس بلکہ چوہیں بلکہ مٹیا پوس ہیں اور ان کا عقیدہ آثار جاہلیت سے ہے۔

بَابُ نَدْبِ مَنْ اَرَادَ نِكَاحَ امْرَاَةٍ اِلٰى اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا قَبْلَ خِطْبَتِهَا

جو کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اس کو مستحب ہے کہ اس کا منہ اور ہتھیلیاں دیکھ لے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَظَرْتَ اِلَيْهَا قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِيْ اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور آپ کو خبر دی کہ اس نے عقد کیا ہے انصار کی عورت سے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کو دیکھ بھی لیا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا جا اس کو دیکھ لے اس لئے کہ انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے (یعنے عیب)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِيْ عُيُوْنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا قَالَ قَدْ نَظَرْتُ اِلَيْهَا قَالَ عَلٰى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلٰى اَرْبَعِ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ایک انصار کی عورت سے عقد کیا ہے آپ نے فرمایا تم نے اس کو دیکھ بھی لیا اس لئے کہ انصار کی آنکھوں میں کچھ عیب بھی ہوتا ہے اس نے کہا میں نے دیکھ لیا آپ نے فرمایا کتنے مہر پر۔ اس نے عرض کی چار اوقیہ چاندی پر۔ آپ نے فرمایا۔ چار اوقیہ پر

اَوَاقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَرْبَعِ اَوَاقٍ کَاَنَّمَا تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِیْكَ وَلٰکِنْ عَسٰی اَنْ نَّبْعَثَكَ فِیْ بَعْثٍ تُصِیْبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا اِلٰی بَنِیْ عَبْسٍ فَبَعَثَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فِیْهِمْ۔

گویا تم لوگ اسی پہاڑ سے چاندی کھود لاتے ہو (یعنے جب تو اتنا زیادہ مہر باندھتے ہو) اور ہمارے پاس نہیں ہے جو ہم تم کو دیں مگر اب ہم ایک لشکر کے ساتھ تمکو بھیجدیتے ہیں کہ اس میں تم کو حصہ ملے غنیمت کا اور قبیلہ بنی عبس کی طرف آپ نے ایک لشکر روانہ کیا کہ اس کے ساتھ اسے بھی بھیجدیا۔

فائدہ ۔ یعنے انصار کی عورتوں کی آنکھیں شاید چھوٹی ہوتی ہوں گی یا اس میں نیلاپن ہوگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیر خواہی کے لئے ایسی بات کہنا روا ہے اور داخل غیبت نہیں جو منع ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کا دیکھنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مالک کا اور ابوحنیفہ اور تمام کوفیوں کا اور احمد اور اور جماہیر علماء کا اور جو لوگ اس کے مخالف ہیں وہ خطا پر ہیں اور مذہب مالک اور احمد اور جمہور کا ہے کہ اس دیکھنے میں اس عورت کی رضا ضروری نہیں بلکہ غفلت میں عورت کے ناکح اس کو دیکھ سکتا ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک مستحب ہے کہ قبل از پیغام اس کو دیکھ لے تاکہ بعد پیغام کے کچھ ناپسندی کی صورت نہ ہو اور یہ بھی ہمارے اصحاب کے نزدیک مستحب ہے اور اگر ناکح خود نہ دیکھ سکے تو کسی معتبر عورت کو بھیجدے کہ وہ دیکھ کے اس کو خبر دیدے اور یہ جو فرمایا کہ تم گویا چاندی اس پہاڑ سے کھود لاتے ہو گویا آپ نے مہر کی زیادتی کو مکروہ جانا بہ نسبت اس شخص کے کہ مفلس تھا اس سے معلوم ہوا کہ مہر مرد کی حیثیت کے موافق باندھنا چاہئے اور نیت ادا کی رکھنا چاہیئے نہ یہ کہ جیسا ہمارے ملک میں جہلا کی عادت ہے کہ سوامن چمبی مچھر کی چون چون گاڑی کے مہر میں باندھ دی۔ یہ سخت جہالت و حماقت ہے۔ ایسا ہی مضمون ہے نووی کا ساتھ اختصار اور ادنیٰ تغیر کے۔

بَابُ الصَّدَاقِ وَجَوَازِ کَوْنِهٖ تَعْلِیْمَ قُرْاٰنٍ وَّخَاتَمَ حَدِیْدٍ وَّغَیْرَ ذٰلِكَ

مہر کا بیان اور تعلیم قرآن اور مہر ٹھہرانے میں لوہے کا چھلا وغیرہ کے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ ۔ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں اس لئے حاضر ہوئی

جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ
طَأْطَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ
أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ
رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ إِنْ لَّمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ
فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ فَهَلْ عِنْدَكَ
مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ
هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ
فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ
فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمٌ مِّنْ حَدِيدٍ
وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَّا لَهُ
رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ
بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا
مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ
عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ
حَتّٰى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ
قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ
مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا
عَدَّدَهَا فَقَالَ تَقْرَأُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ

ہوں کہ اپنی ذات آپ کو ہبہ کردوں (اس
میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف وَامْرَأَةً
مُّؤْمِنَةً إِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ
إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا
خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ
یعنے اگر کوئی عورت مومنہ بخش دے اپنی
جان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر نبی ارادہ
کرے اس سے نکاح کا اور یہ خاص ہے
تجھ کو نہ اور مومنوں کو (اور اس سے جواز
ہبہ کا ثابت ہوا خاص آپ کے واسطے)
پھر نظر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس کی طرف اور خوب نیچے سے اوپر
تک نگاہ کی اس کی طرف اور پھر سر
مبارک جھکا لیا اور جب عورت نے دیکھا
کہ آپ نے اس کو کچھ حکم نہیں کیا تو وہ بیٹھ
گئی اور ایک صحابی اٹھے اور عرض کی کہ یا
رسول اللہ کہ اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں
ہے تو مجھ سے اس کا عقد کر دیجئے۔ آپ
نے فرمایا کہ تیرے پاس کچھ ہے۔ اس نے
عرض کی کہ کچھ نہیں اللہ کی قسم اے رسول
اللہ کے آپ نے فرمایا کہ تو اپنے گھر
والوں کے پاس جا اور دیکھ شاید کچھ
پائے۔ پھر وہ گئے اور لوٹ آئے اور
عرض کی کہ اللہ کی قسم میں نے کچھ نہیں
پایا پھر فرمایا کہ جا دیکھ اگر لوہے کا چھلہ
ہو وہ پھر گیا اور لوٹ آیا اور عرض کی کہ
اللہ کی قسم اے رسول اللہ کے ایک
لوہے کا چھلہ بھی نہیں مگر یہ میری تہبند
ہے۔ سہل نے کہا کہ اس غریب کے پاس

قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ اَبِىْ حَازِمٍ وَّ حَدِيْثُ يَعْقُوْبَ مُقَارِبُهٗ فِى اللَّفْظِ۔

چادر بھی نہ تھی سو اس تہمت سے آدھی اس عورت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری تہمت سے تمہارا کیا کام نکلے گا کہ اگر تم نے اس کو پہنا تو اس پر اس میں سے کچھ نہ ہوگا۔ اور اگر اس نے پہنا تو تجھ پر کچھ نہ ہوگا پھر وہ شخص بیٹھ گیا۔ (یعنے مایوس ہو کر) یہاں تک کہ جب دیر تک بیٹھا رہا تو کھڑا ہوا۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کو دیکھا کہ پیٹھ موڑ کر چلا۔ سو آپ نے حکم دیا کہ وہ پھر بلایا گیا۔ جب آیا تو آپ نے فرمایا کہ تجھے کچھ قرآن یاد ہے اس نے عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں سورۃ یاد ہے اور کئی صورتوں کو گنا اور آپ نے فرمایا کہ تو ان کو اپنی یاد سے پڑھ سکتا ہے۔ اس نے عرض کی کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ جا میں نے اسے تیرا مملوک کر دیا (یعنے نکاح کر دیا) عوض میں اس قرآن کے جو تجھے یاد ہے (یعنے یہ سورتیں اسے یاد دلا دینا یہی تیرا مہر ہے) یہ روایت ہے ابن ابی حازم کی اور یعقوب کی روایت کے لفظ بھی اسی کے قریب قریب ہیں

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِ زَائِدَةَ قَالَ انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْآنِ۔

ترجمہ: سہل سے چند سندوں سے یہی مضمون مروی ہوا کسی میں کچھ زیادہ ہے کسی میں کچھ کم اور زائدہ کی روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا جا میں نے تیرا عقد اس سے کر دیا اور تو اس کو یہ قرآن سکھا دے (یعنے جو تجھے یاد ہے)

فائدہ۔ سبحان اللہ اس حدیث سے کمال سادگی اور بے تکلفی اصحاب کی معلوم ہوئی اور خصوصیت رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی جو آیت میں اوپر مذکور ہوئی کہ بلا مہر آپ کا نکاح درست ہے اور آپ کے سوا اگر کوئی دوسرا بلا مہر نکاح کرے تو مہر مثل آئے گا اور آپ نے جو اس کی طرف نگاہ کی اس سے معلوم ہوا کہ ناکح کو جو ارادہ نکاح رکھتا ہو دیکھنا عورت کا روا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ عورت اگر نیک اور صالح مرد پر اپنی ذات کو عرض کرے نکاح کے لئے تو مستحب ہے اور یہ تمام امت کے علماء اور فضلا اور صالحین کے لئے عام ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی سائل ایسا سوال کرے کہ اپنے سے اس کا پورا کرنا نہ ہو سکے تو چپ رہنا چاہئے کہ وہ سمجھ جائے کہ اس کا پورا ہونا اس سے ممکن نہیں غرض یہ سکوت جواب دینے سے اولی ہے۔ کہ جواب دینے میں خجالت ہوتی ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کے نکاح

کے وقت یہ پوچھنا ضروری نہیں کہ وہ عدت میں ہے یا نہیں اور آپ نے جو چھلّا ڈھونڈوایا۔
اس معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ نکاح کے وقت ذکر مہر کا آجائے اس لئے کہ اس میں نزاع کا
خوف نہیں رہتا اور عورت کی تسلی ہوتی ہے اور عورت کو نفع بھی ہوتا ہے کہ اگر قبل صحبت کے
طلاق ہو جائے تو نصف مہر اس کو ملتا ہے اور معلوم ہوا کہ مہر قلیل و کثیر ہو سکتا ہے۔
جس پر ناکحین راضی ہو جائیں اس لئے کہ لوہے کا چھلا کم سے کم ہے اور یہی مذہب ہے
شافعیہ کا اور جماہیر علماء کا سلف سے خلف تک اور یہی قول ہے ربیعہ اور ابو الزناد اور
ابن ابی ذئب اور یحییٰ بن سعید اور لیث بن سعد اور ثوری اور اوزاعی اور مسلم بن خالد
زنجی اور ابن ابی لیلیٰ اور داؤد اور تمام فقہائے اہل حدیث کا اور ابن وہب کا جو اصحاب
مالک سے ہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ مذہب ہے کافہ علماء کا حجازیوں اور
بصریوں اور کوفیوں اور شامیوں وغیرہم کا کہ دولہا دولہن کا راضی ہونا شرط ہے اس مہر پر
خواہ ایک کوڑا یا ایک چپل کا جوڑا یا لوہے کا چھلہ یا تانبے کا پیسہ کیوں نہ ہو اور امام
مالک نے کہا ہے کہ ربع دینار سے کم نہ ہو کہ وہ نصاب سرقہ ہے اور قاضی نے کہا کہ امام
مالک اس قول میں اکیلے ہیں اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب نے کہا کہ کم سے کم اس کی حد
دس درہم ہیں کہ قریب پونے تین روپیہ کے ہوتے ہیں اور ابن شبرمہ نے کہا کہ کم از کم پانچ
درہم ہیں جو نصاب ہے قطع ید کی سرقہ میں۔ ان دونوں کے نزدیک اور نخعی نے مکروہ جانا
ہے کہ چالیس درہم سے کم ہو اور ایک بار دس درہم بھی کہے اور یہ تمام مذاہب سوا اس
مذہب اول کے جو ہم نے جماہیر سلف سے نقل کیا اس حدیث صریح و صحیح کے رد سے
مردود و باطل ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ ایک چھلا بھی لوہے کا مہر میں
کافی ہو جاتا ہے اور نہیں مقابل ہو سکتی رائے کسی کی اور نہ قول کسی کا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل سے پس ہرگز مومن متبع سنت کو ان اقوال کی طرف
نظر نہ کرنا چاہئے جو مخالف ہوں رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس صحابی
نے جو عرض کیا کہ اللہ کی قسم یا رسول اللہ اس سے معلوم ہوا کہ بے ضرورت اور بغیر طلب
کے بھی قسم کھانا درست ہے صرف تاکید کلام کے لئے اور اس سے ثابت ہوا کہ مفلس کا
نکاح کر دینا درست ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تعلیم قرآن کا مہر قرار دینا درست ہے
اور نفع لینا تعلیم پر روا ہے۔ اور یہ دونوں امر جائز ہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی
کا کہ مجتہد ہیں محدثین اور متبعین سنت کے اور یہی قول ہے عطا اور حسن بن صالح
اور مالک اور اسحاق وغیرہم کا اور مردود ہے قول ان لوگوں کا جو اس کو منع کرتے ہیں۔
اور یہ حدیث ان کے قول کو رد کر رہی ہے اور اسی طرح حدیث دوسری کہ آپ نے
فرمایا سب سے زیادہ مستحق اجرت لینے کی اللہ کی کتاب ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ

تعلیم قرآن پر اجرت لینی درست ہے

اجرت لینا تعلیم قرآن پر تمام علما کے نزدیک روا ہے سوا ابو حنیفہ کے اور قول ابو حنیفہ کا حدیث کے مخالف قابل رد و طرد ہے کہ کسی طرح التفات اس کی طرف نہیں ہو سکتا۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمْ کَانَ صَدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ صَدَاقُہٗ لِاَزْوَاجِہٖ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ اُوْقِیَۃً وَّنَشٌّ قَالَتْ اَتَدْرِیْ مَا النَّشُّ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِیَۃٍ فَتِلْکَ خَمْسُ مِائَۃِ دِرْھَمٍ فَھٰذَا صَدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَزْوَاجِہٖ۔

ترجمہ:- ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کا مہر کیا تھا انھوں نے فرمایا کہ بارہ اوقیہ چاندی کہ پانسو درہم ہوتے (جس کے ایک سو اکتیس ۱۳۱ روپیہ چار آنے موجودہ ہوتے ہیں)۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَۃٍ قَالَ مَا ھٰذَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً عَلٰی وَزْنِ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ قَالَ فَبَارَکَ اللّٰہُ لَکَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ۔

ترجمہ:- انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اثر زردی کا عبد الرحمٰن پر۔ فرمایا یہ کیا ہے انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے کھجور کی گٹھلی بھر سونے کے مہر پر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

فائدہ۔ وہ اثر تھا کسی خوشبو کا نہ زعفران کا کہ وہ مردوں کو حرام ہے اور عورتوں کو درست ہے اور بعضوں نے کہا دولہا کے لئے درست ہے اور یقین ہے کہ وہ بہت تھوڑا ہو۔ چھڑا اچھڑا یا اسی لئے آپ نے منع نہیں فرمایا جیسے زعفران سے منع فرمایا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید وہ کپڑوں میں ہو اُن کے بدن پر نہ ہو اور مذہب امام مالک کا اور اُن کے یاروں کا ہے کہ لباس زعفرانی درست ہے اور امام مالک نے اُس کو علمائے مدینہ سے نقل کیا ہے اور یہی مذہب ہے ابن عمرؓ وغیرہ کا اور شافعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک روا نہیں مرد کو۔

وزن نواۃ جو حدیث میں وارد ہوا ہے۔ نواۃ سے یا تو مراد کھجور کی گٹھلی ہے یا ایک وزن معروف ہے جیسے اوقیہ وغیرہ اور بعضوں نے کہا کہ وزن نواۃ پانچ درہم ہیں سونے کے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ قول ہے اکثر علما کا اور احمد بن حنبل نے فرمایا کہ وہ تین درہم ہے اور ایک درہم کا ثلث اور یہ بھی ایک قول ہے کہ مراد اس سے کھجور کی گٹھلی ہے اور نووی نے کہا ہے کہ پانچ درہم سونے کے یہی قول صحیح ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے اس سے مستحب ہوا دعا دینا برکت کی دولہا کو اور ولیمہ کی دعوت سنت مستحبہ ہے اور امام مالک اور داؤد

وغیرہما نے واجب کہا ہے اس حدیث کے ظاہر سے اور اس کے وقت میں قاضی نے کہا ہے کہ مستحب ہے بعد دخول کے اور ایک جماعت مالکیہ سے منقول ہے کہ مستحب ہے وقت عقد کے اور مستحب ہے طاقت والے کو کہ ایک بکری سے کم نہ کرے اور اس پر اجماع ہے کہ اس کا کوئی مقدار معین نہیں بلکہ جو کھانا ہو ولیمہ صحیح اور درست ہو جاتا ہے اور حضرت صفیہ کا ولیمہ بغیر گوشت کے ہوا اور حضرت زینب کے ولیمہ میں گوشت روٹی سے سیر ہوگئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تکرار ولیمہ کے دو دن سے زیادہ مکروہ ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَزَوَّجَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔ **ترجمہ**۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔ وہی مضمون ہے۔

عَنْ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً۔ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ كَمْ اَصْدَقْتَهَا فَقُلْتُ نَوَاةً وَّفِيْ حَدِيْثِ اِسْحَاقَ مِنْ ذَهَبٍ۔

ترجمہ۔ عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر خوشی دیکھی شادی کی اور میں نے عرض کی کہ میں نے نکاح کیا ہے ایک عورت سے انصار کے آپ نے فرمایا کیا مہر باندھا ہے میں نے عرض کی ایک نواة اسحاق کی روایت میں ہے کہ ایک نواة سونے سے۔

فائدہ۔ نواة کی تحقیق ابھی اوپر گذری۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ۔

ترجمہ:۔ عبدالرحمن بن عوف نے نکاح کیا ایک وزن نواة پر سونے کے۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ وَّلَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مِّنْ ذَهَبٍ۔ ترجمہ۔ وہی مضمون ہے۔

بَابُ فَضِيلَةِ إِعْتَاقِهِ أَمَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

اپنی لونڈی کو آزاد کر کے نکاح کرنیکی فضیلت

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيْفُ اَبِيْ طَلْحَةَ فَاَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْحَسَرَ الْاِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَاَرٰى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰى اَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا وَالْخَمِيْسُ قَالَ وَاَصَبْنَاهَا عَنْوَةً وَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَاءَهُ دِحْيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے جہاد کیا خیبر پر۔ اور ہم لوگوں نے وہاں نماز پڑھی صبح کی بہت اندھیرے میں اور سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سوار ہوئے ابو طلحہ اور میں ردیف تھا ابو طلحہ کا اور روانہ ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گلیوں میں خیبر کی اور میرا زانو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ران سے لگ لگ جاتا تھا۔ اور ہٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کی ران سے کھسک گئی تھی اور میں دیکھتا سفیدی آپ کی ران کی پھر جب شہر کے اندر گئے آپ نے فرمایا اللہ اکبر خراب ہوا خیبر ہم جب اُتر تے ہیں کسی قوم کے آنگن میں تو برا ہوتا ہے حال ڈرائے گئے لوگوں کا اس آیت کو آپ نے تین بار پڑھا یعنے انا اذا نزلنا بساحة قوم سے اخیر تک اور لٹنے میں وہاں کے لوگ اپنے اپنے کاموں میں نکلے اور انھوں نے کہا کہ محمدؐ آچکے اور عبدالعزیز نے کہا کہ ہمارے لوگوں نے یہ بھی کہا کہ لشکر بھی آگیا۔ کہا راوی نے کہ غرض ہم نے لے لیا خیبر کو جبراً قہراً اور قیدی لوگ جمع کیے گئے اور دحیہ آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ایک لونڈی

اَعْطِنِیْ جَارِیَۃً مِّنَ السَّبْیِ فَقَالَ اذْھَبْ فَخُذْ جَارِیَۃً فَاَخَذَ صَفِیَّۃَ بِنْتَ حُیَیٍّ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰی نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَعْطَیْتَ دِحْیَۃَ صَفِیَّۃَ بِنْتَ حُیَیٍّ سَیِّدَۃَ قُرَیْظَۃَ وَالنَّضِیْرِ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لَکَ قَالَ ادْعُوْہُ بِھَا قَالَ فَجَاءَ بِھَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَیْھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِیَۃً مِّنَ السَّبْیِ غَیْرَھَا قَالَ وَاَعْتَقَھَا وَتَزَوَّجَھَا فَقَالَ لَہٗ ثَابِتٌ یَا اَبَا حَمْزَۃَ مَا اَصْدَقَھَا قَالَ نَفْسَھَا اَعْتَقَھَا وَتَزَوَّجَھَا حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالطَّرِیْقِ جَھَّزَتْھَا لَہٗ اُمُّ سُلَیْمٍ فَاَھْدَتْھَا لَہٗ مِنَ اللَّیْلِ فَاَصْبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا فَقَالَ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ شَیْءٌ فَلْیَجِئْ بِہٖ وَبَسَطَ نِطَعًا قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِالْاَقِطِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِالسَّمْنِ فَحَاسُوْا حَیْسًا فَکَانَتْ وَلِیْمَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

مجھے عنایت کیجئے ان قیدیوں میں سے آپ نے فرمایا کہ جاؤ ایک لونڈی لے لو۔ انھوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ اور ایک شخص نے آکے کہا کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے آپ نے دحیہ کو حیی کی بیٹی دیدی جو سردار ہے بنی قریظہ اور بنی نضیر کی اور وہ کسی کے لائق نہیں سوا آپ کے تو فرمایا کہ بلاؤ ان کو مع اس لونڈی کے، کہا راوی نے کہ پھر وہ اُسے لے کر آئے پھر جب آپ نے اس کو دیکھا تو دحیہ سے فرمایا کہ تم کوئی اور لونڈی لے لو قیدیوں میں سے اُس کے سوا۔ کہا راوی نے کہ پھر آپ نے آزاد کیا صفیہ کو اور اُن سے نکاح کر لیا سو ثابت نے انؓ سے کہا کہ اے ابوحمزہ اُن کا مہر کیا باندھا انھوں نے کہا یہی مہر تھا کہ اُن کو آزاد کر دیا اور نکاح کر لیا یہاں تک کہ پھر جب وہ راہ میں تھے کہ سنگار کر دیا ان کا ام سلیم نے اور پیش کر دیا آپ پر اُن کو رات میں۔ اور صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوشہ بنے ہوئے تھے پھر فرمایا آپ نے جس کے پاس جو کچھ ہو (یعنے کھانے کی قسم سے) وہ لائے اور ایک دسترخوان چمڑے کا بچھا دیا اور کوئی اقط[1] لانے لگا۔ (وہی سکھا کر بناتے ہیں) اور کوئی کھجور اور کوئی گھی اس سب کو توڑ تاڑ کر خوب ملایا اور یہ ولیمہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

[1] پنیر

عَنْ اَنَسٍ كِلَيْهِمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَفِي حَدِيْثِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ تَزَوَّجَ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاَصْدَقَهَا عِتْقَهَا۔ ترجمہ۔ اوسی مضمون کا ایک ٹکڑا ہے۔

فائدہ:۔ خیبریوں نے کہا ہے محمد والخمیس یعنے محمد اور لشکر آچکا اور خمیس لشکر کو اس لئے کہتے ہیں کہ ہر لشکر کے پانچ ٹکڑے ہوتے ہیں ایک مقدمہ جو آگے چلے ساقہ جو پیچھے آئے۔ میمنہ جو داہنی طرف ہو۔ میسرہ جو بائیں طرف ہو قلب جو بیچ میں ہو اور حاکم وہیں رہتا ہے صفیہ کا نام بعضوں نے کہا کہ زینب تھا پھر قید کے بعد چونکہ آپ نے قیدیوں میں سے چن لیا اس لئے صفیہ ہوا یعنے چُنی ہوئی اور آپ نے جب صفیہ کی شرافت اور حسب ونسب وجمال کو ملاحظہ کیا۔ فرمایا کہ اور لونڈی لے لو۔ اس میں بڑی مصلحت تھی کہ شاید یہ دحیہ سے نشوز واعراض اور تکبر کرے یا اور صحابہ دحیہ سے حسد کریں غرض ان سب مفاسد کا قطع کرنا اسی میں تھا کہ آپ نے اُن کو اپنی خدمت میں رکھا اور اس حدیث سے تنفیل کی اجازت ثابت ہوئی اور تنفیل یہ ہے کہ لشکریوں میں سے کسی کو حصہ غنیمت سے بڑھ کر بطور انعام کے دینا اور آزاد کیا۔ اور نکاح کر لیا۔ اس کے معنوں میں اختلاف ہے ایک یہ ہیں کہ ان کو تبرعاً لله فی الله آزاد کر دیا اور اُن کی رضامندی سے بغیر مہر کے نکاح کر لیا اور یہ آپ کے خصائص سے ہے کہ آپ کو بغیر مہر کے نکاح درست ہے کہ نہ عقد کے وقت مہر کی ضرورت ہے نہ بعد عقد کے بخلاف اوروں کے کہ اُن کو درست نہیں اور یہ معنے محققین نے کہے ہیں اور دوسروں نے کہا کہ شرط کی اُن سے کہ ہم تم کو آزاد کر دیں اور تم ہم سے نکاح کر لینا غرض اس شرط سے جب وہ آزاد ہوئیں تو وفائے شرط ضرور ہوئی اور علما کا اس میں اختلاف ہے کہ اب اگر کوئی اپنی لونڈی کو آزاد کرے اس شرط پر کہ اُس سے نکاح کرے گا۔ اور اُس کی آزادی ہی کو مہر ٹھہرائے تو اُس کا حکم کیا ہے۔ جمہور نے کہا کہ اگر اس شرط پر آزاد کرے تو اس کو لازم نہیں ہے کہ اس شخص سے نکاح بھی کرے اور یہ شرط صحیح نہیں اور امام مالک اور شافعی ابوحنیفہ اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے اور زفر کا چنانچہ امام شافعی نے کہا ہے کہ اگر اس شرط پر آزاد کیا اور اس نے یہ شرط قبول کی تو آزاد ہو گئی اور اُس عورت پر لازم نہیں کہ اس مرد سے نکاح کرے بلکہ عورت کو ضروری ہے کہ اپنی قیمت ادا کر دے اس لئے کہ وہ اپنی آزادی پر مفت راضی نہیں ہوئی پھر اگر وہ راضی ہو گئی اور کسی قدر مہر پر نکاح ہوا تو عورت پر ادائے قیمت ضروری ہے اور مرد پر مہر جو مقرر ہوا ہو خواہ تھوڑا خواہ بہت اور اگر اس کی قیمت پر نکاح کیا

اور قیمت دونوں کو معلوم ہے تو مہر صحیح ہے اور نہ اس کے ذمہ قیمت رہی اور نہ مرد کے ذمہ مہر اور اگر قیمت مجہول ہے یعنے معلوم نہیں تو اس میں دو قول ہیں۔ اول یہ کہ مہر صحیح ہو گیا جیسے معلوم کی صورت میں تھا دوسرا قول یہ ہے کہ یہ مہر صحیح نہیں بلکہ نکاح صحیح ہے اور مہر مثل لازم ہے اور یہی قول صحیح ہے اور جمہور بھی اسی طرف گئے ہیں۔ اور سعید بن مسیب اور حسن اور نخعی اور زہری اور ثوری اور اوزاعی اور ابو یوسف اور احمد اور اسحٰق کہتے ہیں کہ جائز ہے یہ کہ آزاد کرے باندی کو اس شرط پر کہ اس سے نکاح کرے گا۔ اور اس کی آزادی ہی اس کا مہر ہو جاتی ہے اور لازم ہوتا ہے عورت کو کہ اس مرد سے نکاح کرے اور یہ مہر صحیح ہے بنظر ظاہر اس حدیث کے اور یہی مذہب میرے نزدیک عمدہ اور بہتر اور قوی ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يُعْتِقُ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا لَهُ أَجْرَانِ۔

ترجمہ۔ حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آزاد کرے اپنی لونڈی کو اور پھر اس سے نکاح کرے اس کو دوہرا ثواب ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَ وَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَوَقَعَتْ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ انس رضی اللہ تعالیٰ نے کہا میں ردیف تھا ابو طلحہ کا خیبر کے دن اور قدم میرا چھو جاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم سے پھر پہونچے ہم اہل خیبر کے پاس جب آفتاب نکلا۔ اور اُن لوگوں نے اپنی چار پائیوں کو نکالا تھا اور وہ لوگ اپنے کدال اور ٹوکری اور پھاوڑی لے کر نکلے اور کہنے لگے محمد اور خمیس (یعنے دونوں آگئے) کہا راوی نے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خراب ہوا خیبر اور جب ہم اترتے ہیں کسی قوم کے آنگن میں سو برا انجام ہوتا ہے ڈرائے گئے لوگوں کا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو شکست دی اور دحیہ کے حصہ میں ایک باندی خوب صورت آئی اور

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَۃِ
اَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَھَا اِلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ
تَصْنَعُھَا وَتُھَیِّئُھَا قَالَ وَاَحْسِبُہٗ
قَالَ وَتَعْتَدُّ فِیْ بَیْتِھَا وَھِیَ صَفِیَّۃُ
بِنْتُ حُیَیٍّ قَالَ وَجَعَلَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَلِیْمَتَھَا التَّمْرَ وَالْاَقِطَ وَالسَّمْنَ
فُحِصَتِ الْاَرْضُ اَفَاحِیْصَ وَجِیْءَ
بِالْاَنْطَاعِ فَوُضِعَتْ فِیْھَا وَجِیْءَ
بِالْاَقِطِ وَالسَّمْنِ فَشَبِعَ النَّاسُ
قَالَ وَقَالَ النَّاسُ لَا نَدْرِیْ
اَتَزَوَّجَھَا اَمِ اتَّخَذَھَا اُمَّ
وَلَدٍ قَالُوْا اِنْ حَجَبَھَا فَھِیَ امْرَاَتُہٗ
وَاِنْ لَّمْ یَحْجُبْھَا فَھِیَ اُمُّ وَلَدٍ فَلَمَّا
اَرَادَ اَنْ یَّرْکَبَ حَجَبَھَا فَقَعَدَتْ
عَلٰی عَجُزِ الْبَعِیْرِ فَعَرَفُوْا اَنَّہٗ قَدْ
تَزَوَّجَھَا فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ
دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَدَفَعْنَا قَالَ فَعَثَرَتِ
النَّاقَۃُ الْعَضْبَاءُ وَنَدَرَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَنَدَرَتْ فَقَامَ فَسَتَرَھَا وَقَدْ
اَشْرَفَتِ النِّسَاءُ یَقُلْنَ اَبْعَدَ
اللّٰہُ الْیَھُوْدِیَّۃَ قَالَ قُلْتُ یَا
اَبَا حَمْزَۃَ اَوَقَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیْ
وَاللّٰہِ لَقَدْ وَقَعَ قَالَ اَنَسٌ وَ
شَھِدْتُ وَلِیْمَۃَ زَیْنَبَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فَاَشْبَعَ النَّاسَ

خرید لیا اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سات شخصوں کے بدلے میں۔ اور
پھر سپرد کیا اس کو ام سلیم کے۔ کہ سنگار
کردیں اُن کا اور تیار کردیں اُن کو آپ کے
لیئے اور کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں
میں کہ آپ نے اس لئے اُن کے سپرد کیا
کہ وہ اُن کے گھر میں عدت پوری کرے
(یعنے ایک حیض کے ساتھ استبراء اُن
کا ہو جو حکم ہے باندی کا) اور یہ صفیہ بیٹی
تھیں حیی کی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اُن کا ولیمہ کیا کھجور اور اقط سے
اور گھی سے اور زمین میں کئی گڑھے کھودے
گئے اور اُن میں دسترخوان چمڑے کا
بچھادیا گیا (گڑھے اس لئے کھودے کہ
گھی اِدھر اُدھر نہ جانے پائے) اور اقط
اور گھی لائے اور اس میں ڈال دیا۔
اور لوگوں نے خوب سیر ہوکر کھایا اور
لوگ کہنے لگے کہ ہم نہیں جانتے کہ آپ
نے اُن سے نکاح کیا یا اُن کو ام ولد بنایا
پھر لوگوں نے کہا کہ اگر آپ نے اُن کو
چھپایا تو جانو کہ آپ کی بیوی ہیں اور اگر نہ
چھپایا تو جانو کہ ام ولد ہیں پھر جب آپ
سوار ہونے لگے تو اُن پر پردہ کیا اور
وہ اونٹ کے سرین پر بیٹھیں سو لوگوں
نے جان لیا کہ اُن سے نکاح کیا ہے پھر
جب مدینہ کے قریب پہونچ گئے جلدی
چلایا اونٹوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور جلدی چلایا ہم نے اور ٹھوکر کھائی
عضباء اونٹنی نے (یہ نام ہے جناب رسول خدا

خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّكَانَ يَبْعَثُنِي فَاَدْعُو النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَتَبِعْتُهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَاْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيْثُ لَمْ يَخْرُجَا فَجَعَلَ يَمُرُّ عَلَى نِسَائِهِ فَيُسَلِّمُ عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَيْفَ اَنْتُمْ يَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَيَقُوْلُوْنَ بِخَيْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ وَجَدْتَ اَهْلَكَ فَيَقُوْلُ بِخَيْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ اِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدِ اسْتَاْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيْثُ فَلَمَّا رَاَيَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا فَخَرَجَا فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ اَنَا اَخْبَرْتُهٗ اَمْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بِاَنَّهُمَا قَدْ خَرَجَا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي اُسْكُفَّةِ الْبَابِ اَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا) اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گرے اور حضرت صفیہ بھی گریں سو آپ اٹھے اور ان پر پردہ کر لیا اور عورتیں دیکھنے لگیں اور کہنے لگیں اللہ دور کرے یہود یہ کو کہا راوی نے کہ میں نے کہا اے ابوحمزہ کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گر پڑے انھوں نے کہا کہ ہاں اللہ کی قسم گر پڑے۔ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں زینب ام المومنین کے ولیمہ میں بھی حاضر تھا اور آپ نے لوگوں کو آسودہ اور سیر کر دیا روٹی اور گوشت سے اور مجھے آپ بھیجتے تھے کہ لوگوں کو بلا لاؤں پھر جب کھانے سے فارغ ہو چکے کھڑے ہوئے اور میں آپ کے پیچھے ہوا اور دو شخص آپ کے حجرے میں رہ گئے (یعنے جہاں زینب تھیں) اور ان کو باتوں نے بٹھا رکھا اور وہ نہ نکلے سو آپ اپنی بیبیوں کے حجروں پر جاتے تھے اور ہر ایک پر سلام کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ کیسے ہو تم اے گھر والو وہ کہتی تھیں کہ ہم خیریت سے ہیں۔ اے رسول اللہ کے اور آپ نے اپنی بی بی کو کیسا پایا آپ فرماتے تھے کہ خیر سے ہیں پھر جب آپ سب کی خیر و عافیت پوچھنے سے فارغ ہوئے لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا اور جب دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ دونوں شخص موجود ہیں اور باتوں میں مشغول پھر جب ان دونوں نے دیکھا کہ آپ لوٹے کھڑے ہو گئے اور باہر نکلے سو اللہ کی قسم ہے کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ میں نے ان کو خبر دی یا ان پر وحی اتری کہ وہ دونوں شخص چلے گئے اور آپ لوٹ کر آئے (یعنے حجرہ زینب پر) اور میں بھی آپ کے ساتھ آیا پھر جب آپ نے پیر رکھا دروازے کی چوکھٹ پر پردہ ڈال دیا میرے اور اپنے بیچ میں اور یہ آیت مبارک اتری کہ نہ داخل ہو تم نبی کے گھر میں مگر جب ان کی طرف سے اجازت ہو تم کو۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ صَارَتْ صَفِيَّةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهَا لِدِحْيَةَ فِي مَقْسَمِهِ وَجَعَلُوا يَمْدَحُونَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا فِي السَّبْيِ مِثْلَهَا قَالَ فَبَعَثَ إِلَى دِحْيَةَ فَأَعْطَاهُ بِهَا مَا أَرَادَ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّي فَقَالَ أَصْلِحِيهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا جَعَلَهَا فِي ظَهْرِهِ نَزَلَ ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيْهَا الْقُبَّةَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَأْتِنَا بِهِ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِفَضْلِ التَّمْرِ وَفَضْلِ السَّوِيقِ حَتَّى جَعَلُوا مِنْ ذٰلِكَ سَوَادًا حَيْسًا فَجَعَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَيْسِ وَيَشْرَبُونَ مِنْ حِيَاضٍ إِلَى جَنْبِهِمْ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى إِذَا رَأَيْنَا جُدُرَ الْمَدِينَةِ هَشِشْنَا إِلَيْهَا فَرَفَعْنَا مَطِيَّنَا وَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطِيَّتَهُ قَالَ وَصَفِيَّةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهَا خَلْفَهُ قَدْ أَرْدَفَهَا قَالَ فَعَثَرَتْ مَطِيَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ:- انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ صفیہ دحیہ کلبی کے حصہ میں آئیں تھیں اور لوگ ان کی تعریف کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور کہنے لگے کہ ہم نے قیدیوں میں اس کے برابر کوئی عورت نہیں دیکھی۔ سو آپ نے دحیہ کے پاس کہلا بھیجا اور اُن نے عوض جو انھوں نے مانگا آپ نے دے دیا۔ اور صفیہ کو اُن سے لے کر میری ماں کو دیا (یعنے ام سلیم کو) اور فرمایا کہ اُن کا سنگار کرو کہا کہ پھر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے یہاں تک کہ جب خیبر کو پس پشت کر دیا اترے اور اُن کے لئے ایک خیمہ لگا دیا۔ پھر جب صبح ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس توشہ حاجت سے زیادہ ہو ہمارے پاس لاؤ۔ سو کوئی تمر یعنے کھجور جو زیادہ تھی لانے لگا۔ کوئی ستو۔ یہاں تک کہ ایک ڈھیر ہو گیا ملیدہ کا اور سب لوگ اُس میں سے کھانے لگے اور پانی پینے لگے اپنے بازو پر سے جو حوض تھے آسمان کے پانی کے انس نے کہا کہ یہ ولیمہ تھا جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا صفیہ کے اوپر کہا کہ پھر چلے ہم یہاں تک کہ جب دیکھیں ہم نے دیواریں مدینہ کی اور مشتاق ہوئے ہم اس کے اور ہم نے اپنی سواری دوڑائی۔ اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُرِعَ وَصُرِعَتْ قَالَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَلَا إِلَيْهَا حَتّٰى قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَتَرَهَا قَالَ فَأَتَيْنَا فَقَالَ لَمْ نُضَرَّ قَالَ فَدَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ فَخَرَجَ جَوَارِي نِسَائِهِ يَتَرَاءَيْنَهَا وَيَشْمَتْنَ بِصَرْعَتِهَا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی سواری دوڑائی اور صفیہ اُن کے پیچھے تھیں۔ سو ٹھوکر کھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی نے۔ اور آپ گر پڑے اور وہ بھی گر پڑیں اور کوئی آدمی اُس وقت نہ آپ کی طرف دیکھتا تھا۔ نہ صفیہ کی طرف یہاں تک کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کو ڈھانپ لیا۔ اور پھر ہم لوگ آئے تو آپ نے فرمایا ہم کو کچھ صدمہ نہیں پہونچا پھر داخل ہوئے ہم مدینہ میں اور چھوکریاں یعنے باندیاں آپ کی بیبیوں کی نکلیں اور صفیہ کو دیکھنے لگیں اور طعنہ دینے لگیں اس کے گرنے کا۔

فائدہ :- اور یہ کی روایتوں میں جو وارد ہوا ہے کہ صحابہ نے کہا کہ اگر آپ صفیہ کو چھپادیں تو جانو کہ بی بی ہے۔ اس سے مالکیہ وغیرہم نے استدلال کیا ہے کہ نکاح بغیر شہود کے بھی روا ہے کہ جب اعلان ہو جائے اس لئے کہ اگر آپ نے ان کے نکاح پر گواہ کیا ہوتا تو صحابہ کرام واقف ہوتے اور یہ مذہب ہے ایک جماعت کا صحابہ اور تابعین سے کہ نکاح بغیر شہود کے روا ہے جب اس کے بعد اعلان ہو جائے اور یہی مذہب ہے زہری اور مالک اور اہل مدینہ کا کہ انھوں نے اعلان کو شرط کہا ہے نہ شہود کو اور ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین کی کہا ہے کہ شرط نکاح کی شہادت ہے نہ اعلان۔ اور یہ مذہب ہے اوزاعی اور ثوری اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد وغیرہم کا ہے اور ان سب لوگوں نے گواہی دو عدولوں کی شرط کی ہے بخلاف ابو حنیفہ کے کہ اُن کے نزدیک دو فاسقوں کی گواہی سے بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور اس پر اجماع ہے امت کا کہ اگر چھپے سے نکاح کر لیا بغیر گواہی کے یعنے نہ اعلان ہوا نہ گواہی تو نکاح صحیح نہ ہوا اور اگر چھپے سے نکاح کیا مگر دو گواہ ہوئے تو صحیح ہے نزدیک جماہیر کے بخلاف امام مالک کے کہ وہ صحیح نہیں کہتے۔

بَابُ زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَنُزُوْلِ الْحِجَابِ وَإِثْبَاتِ الْوَلِيْمَةِ

نکاح زینب اور نزول حجاب اور ولیمہ کا بیان

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهٰذَا حَدِيْثُ بَهْزٍ قَالَ

ترجمہ ۔ انس نے کہا یہ روایت ہے بہز راوی کی کہ جب پوری ہو گئی عدت

لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ قَالَ فَانْطَلَقَ زَيْدٌ حَتّٰى أَتَاهَا وَهِيَ تُخَمِّرُ عَجِيْنَهَا قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُهَا عَظُمَتْ فِيْ صَدْرِيْ حَتّٰى مَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَهَا فَوَلَّيْتُهَا ظَهْرِيْ وَنَكَصْتُ عَلٰى عَقِبِيْ فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكِ قَالَتْ مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى أُوَامِرَ رَبِّيْ فَقَامَتْ إِلٰى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا بِغَيْرِ إِذْنٍ قَالَ فَقَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ حِيْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ فَخَرَجَ النَّاسُ وَبَقِيَ رِجَالٌ يَتَحَدَّثُوْنَ فِي الْبَيْتِ بَعْدَ الطَّعَامِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعْتُهُ فَجَعَلَ يَتَتَبَّعُ حُجَرَ نِسَائِهِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَقُلْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ قَالَ فَمَا أَدْرِيْ أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَنَّ الْقَوْمَ

زینب کی (یعنے طلاق دینے زید کے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید سے فرمایا کہ ان سے میرا ذکر کرو اور زید گئے۔ یہاں تک کہ ان کے پاس پہونچے۔ اور وہ اپنے آٹے کا خمیر کر رہی تھیں۔ اور زید نے کہا۔ کہ میں نے جب ان کو دیکھا تو میرے دل میں ان کی بڑائی یہاں تک آئی کہ میں ان کی طرف نظر نہ کر سکا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یاد کیا تھا۔ (یہ کمال ایمان کی بات تھی اور نہایت سعادت مندی کی کہ زید کے دل میں اس خیال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پیغام دیا ہے۔ اس قدر عظمت اور ہیبت ان کی چھا گئی کہ نظر نہ کر سکے اور افسوس ہے کہ اس زمانے کے لوگوں کو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑائی اور عظمت ذرا خیال میں نہیں آتی اور بے تکلف جھوٹی تاویلیں کرنے لگتے ہیں یہ خیال نہیں کرتے کہ یہ خاص اس کی زبان وحی ترجمان سے نکلی ہے جس کی شان میں وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى وارد ہوا ہے اور اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى اترا ہے) غرض میں نے اپنی پیٹھ موڑی اور اپنی ایڑیوں پر لوٹا اور عرض کیا۔ کہ اے زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے آپ کو پیغام بھیجا ہے۔ اور وہ

قَدْ خَرَجُوْا اَوْ اُخْبِرَنِیْ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰی دَخَلَ الْبَیْتَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ مَعَهٗ فَاَلْقَی السِّتْرَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ وَنَزَلَ الْحِجَابُ قَالَ وَوُعِظَ الْقَوْمُ بِمَا وُعِظُوْا بِهٖ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نَاظِرِیْنَ اِنٰهُ اِلٰی قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ ۔

آپ کو یاد کرتے ہیں (یعنے نکاح کا پیغام دیا ہے اور انھوں نے فرمایا کہ میں کوئی کام نہیں کرتی ہوں جب تک کہ مشورہ نہیں لے لیتی ہوں اپنے پروردگار سے (یعنے استخارہ نہیں کرلیتی) اور اسی وقت وہ اپنی نماز کی جگہ میں کھڑی ہوگئیں (رواہ مسلم) لوگوں کی ماں اللہ ان پر رحمت کرے) قرآن اترا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بغیر اذن کے داخل ہوگئے (یعنے یہ آیت اتری زَوَّجْنَاکَهَا لِکَیْلَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْ اَزْوَاجِ اَدْعِیَائِهِمْ۔ یعنے بیاہ دیا ہم نے زینب کو تجھ سے تاکہ مومنوں کو حرج نہ ہو اپنے لے پالکوں کی بیبیوں سے نکاح کرنے میں جب وہ اپنی حاجت ان سے پوری کرچکیں) اور راوی نے کہا میں نے اپنے سب لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو روٹی اور گوشت خوب کھلایا یہانتک کہ دن چڑھ گیا اور لوگ کھاپی کر باہر چلے گئے اور کئی آدمی رہ گئے جو گھر میں باتیں کرتے رہے کھانا کھانے کے بعد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلا اور آپ اپنی بیبیوں کے حجروں پہ جاتے تھے اور ان پہ سلام کرتے تھے اور وہ عرض کرتی تھیں کہ اے رسول اللہ کے آپ نے کیسا پایا اپنی بی بی کو (یعنے زینب کو) پھر راوی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ آپ کو میں نے خبر دی یا آپ نے مجھ کو خبر دی کہ وہ لوگ چلے گئے پھر آپ تشریف لے گئے یہاں تک کہ داخل ہوئے گھر میں اور میں بھی آپ کے ساتھ اندر جانے لگا اور آپ نے پردہ ڈال دیا اپنے اور میرے بیچ میں اور پردہ کی آیت اتری اور لوگوں کو نصیحت کی گئی اور ابن رافع نے یہ بھی زیادہ کیا اپنی روایت میں کہ یہ آیت اتری لا تدخلوا سے اخیر تک یعنے نہ داخل ہو گھروں میں نبی کے مگر جب اجازت دیجائے تم کو کھانے کی اور نہ انتظار کرو اس کے پکنے کا یہاں تک کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ اللہ نہیں شرماتا ہے سچی بات سے۔

فائدہ ۔ اس حدیث مبارک سے متبحان سنت کو کئی مسئلے معلوم ہوگئے اول یہ کہ آدمی شوہر کے ذریعہ سے پیغام نکاح بھیج سکتا ہے اگر معلوم ہو کہ وہ اس سے ناراض نہ ہوگا جیسے زید کا حال تھا۔ دوسرے یہ کہ معلوم ہوا کہ صحابہ کے دل میں بڑی

عظمت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ بمجرد آپ کے پیغام دینے کے زید کے دل میں زینب کی ہیبت اور ادب سما گیا اور یہی عظمت چاہئے ہر مومن کو کہ جب آپ کا قول و فعل و تقریر سنے دل کانپ جائے اور سوا تسلیم و انقیاد کے اور کچھ دل میں نہ آئے۔ اور اگر یہ امر نہیں ہے تو ایمان کا نام ہے تیسرے یہ کہ صلوٰۃ استخارہ مستحب ہے کہ کوئی بڑا کام بغیر اس کے نہیں کرے اور دعائے استخارہ احادیث میں آئی ہوئی ہے وہ پڑھے تاکہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے اور بخاری میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ہر کام میں استخارہ سکھاتے تھے۔ چوتھے یہ کہ لے پالک لڑکے کا حکم غیر کا ہے اور اس کی بیوی مثل غیر کی بیوی کے ہے کہ پالنے والے کو اس سے نکاح درست ہے جب کہ لے پالک طلاق دیدے پانچویں فضیلت نکاح ثانی کی ثابت ہوئی کہ خدا تعالیٰ خود اس کا بانی مبانی اور قاضی لاثانی ہوا۔ چھٹی فضیلت ام المومنین زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کہ ثابت ہوا کہ اُن کا نکاح اللہ پاک نے خود آسمانوں کے پرے بالائے عرش پڑھا اور جبرئیل امین اس کی خبر لائے اور جناب ام المومنین اکثر اُس کا فخر فرماتی تھیں۔ ساتویں ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح بغیر گواہوں اور بغیر ولی کے صحیح ہے۔ اس لئے کہ آپ کے دعوے کو گواہ کی ضرورت نہیں اس لئے کہ آپ اصدق الصادقین ہیں اور یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور آپ خود ولی ہیں تمام مومنین و مومنات کے اور یہ خاصہ ہے آپکا۔

عَنْ اَنَسٍ وَّفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ کَامِلٍ سَمِعْتُ اَنَسًا رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلَی امْرَاَۃٍ وَقَالَ اَبُوْ کَامِلٍ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ نِسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ فَاِنَّهٗ ذَبَحَ شَاۃً۔

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کسی عورت کا ایسا ولیمہ کیا ہو جیسا زینب کا کیا ہے کہ آپ نے اُن کے لئے ایک بکری ذبح کی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی امْرَاَۃٍ مِّنْ نِسَائِهٖ اَکْثَرَ اَوْ اَفْضَلَ مِمَّا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا فَقَالَ ثَابِتُ الْبُنَانِیُّ بِمَا اَوْلَمَ قَالَ اَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَّلَحْمًا حَتّٰی تَرَکُوْهُ:۔ ترجمہ:۔ وہی مضمون ہے اتنی بات زیادہ ہے کہ کھلایا لوگوں کو روٹی گوشت یہاں تک کہ نہ کھا سکے اور چھوڑ دیا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ

ترجمہ:۔ انس نے کہا جب نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ زَادَ عَاصِمٌ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ فَقَعَدَ ثَلَاثَةٌ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا قَالَ فَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ إِلٰى قَوْلِهِ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمًا۔

جحش سے۔ لوگوں کو بلایا اور کھانا کھلایا پھر وہ بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ سو آپ تیار ہوتے ہیں۔ گویا کہ کھڑے ہوتے ہیں۔ پھر بھی وہ لوگ نہیں اٹھے۔ پھر جب آپ نے دیکھا کہ (یہ نہیں اٹھتے) تو آپ کھڑے ہو گئے اور اُن لوگوں میں سے کچھ لوگ اٹھ گئے اور عاصم اور ابن عبد الاعلیٰ نے اپنی روایتوں میں یہ بات زیادہ کی کہ تین آدمی ان میں سے بیٹھے رہ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کہ اندر آئیں۔ تو دیکھا کہ لوگ بیٹھے ہیں۔ پھر وہ لوگ اٹھے اور چلے گئے۔ اور میں نے آکر آپ کو خبر دی کہ وہ چلے گئے اور آپ آئے اور گھر میں داخل ہوئے۔ سو میں بھی آپ کے ساتھ داخل ہونے لگا اور آپ نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ "اے ایمان والو مت داخل ہو گھروں میں نبی کے مگر جب اجازت ملے تم کو کھانے کی اور نہ انتظار کرتے رہو اس کے پکنے کا عند اللہ عظیما تک۔ یعنی پوری آیت عند اللہ عظیما تک اتری

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ لَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ:۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں سب سے زیادہ واقف ہوں حجاب کے اترنے سے اور ابی بن کعب مجھ سے پوچھا کرتے تھے پھر کہا کہ صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دولہا بنے ہوئے زینب بنت جحش کے اور ان سے نکاح کیا تھا

قَالَ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتّٰى قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشٰى فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ثُمَّ ظَنَّ اَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَاِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ حُجْرَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَاِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَضَرَبَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ السِّتْرَ وَاُنْزِلَ اٰيَةُ الْحِجَابِ.

آپ نے مدینہ میں اور لوگوں کو کھانے کے لئے بلایا جب دن چڑھا۔ سو آپ بھی بیٹھے اور چند لوگ بھی آپ کے ساتھ بعد اس کے کہ سب لوگ چلے گئے اور وہ لوگ یہاں تک بیٹھے رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور چلے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے پر پہونچے۔ پھر خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے۔ اور لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا تو دیکھا کہ وہ لوگ پھر بھی بیٹھے ہوئے ہیں اسی جگہ سو آپ پھر لوٹے اور میں بھی دوبارہ لوٹا یہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے تک پہنچے اور پھر لوٹے اور میں بھی لوٹا سو دیکھا کہ وہ لوگ گھر گئے ہوئے اور آپ نے اپنے اور میرے بیچ میں پردہ ڈالدیا اور آیت پردہ کی اتری۔

فائدہ:۔ یہ کمال اخلاق تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ باوجود آپ کو اُن کے بیٹھنے سے سخت تکلیف ہوئی مگر زبان سے یہ نہ فرمایا کہ تم اٹھ جاؤ اور خدا جانے ایسی تکلیفیں آپ کو کتنی بار ہوئی ہوں گی اور آپ چپ رہے یہاں تک کہ پروردگار نے اس کا خود بند وبست کردیا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِاَهْلِهٖ قَالَ فَصَنَعَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِيْ تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ انس نے کہا کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور داخل ہوئے اپنی بی بی کے پاس اور میری ماں ام سلیم نے کچھ ملیدہ بنایا اور اس کو ایک طباق میں رکھا اور کہا کہ اے انس اس کو لے جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (اس سے

فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّيْ وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّيْ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لَنَا فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّمَنْ لَقِيْتَ وَسَمّٰى رِجَالًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ عَدَدَ كَمْ كَانُوْا قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ هَاتِ التَّوْرَ قَالَ فَدَخَلُوْا حَتّٰى امْتَلَاَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَّلْيَاْكُلْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّمَّا يَلِيْهِ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَّدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى اَكَلُوْا كُلُّهُمْ فَقَالَ لِيْ يَا اَنَسُ ارْفَعْ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِيْ حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَّزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَّجْهَهَا اِلٰى

ثابت ہوا کہ نئے دولہا کے پاس کھانا بھیجنا جس سے ولیمہ میں مدد ہو مستحب ہے) اور عرض کر کہ یہ میری ماں نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور سلام عرض کیا ہے کہ عرض کرتی ہے کہ آپ کی جناب میں بہت چھوٹا ہدیہ ہے ہماری طرف سے اے رسول اللہ کے انس نے کہا کہ پھر میں وہ لے گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ اور میں نے ان سے عرض کیا کہ میری ماں آپ کو سلام عرض کرتی ہیں کہ یہ ہماری طرف سے آپ کی جناب مبارک میں بہت تھوڑا ہدیہ ہے آپ نے فرمایا کہ رکھ دو اور فرمایا کہ جاؤ اور فلاں فلاں شخص کو ہمارے پاس بلاؤ اور جو تم کو ملجائے اور کئی شخصوں کا نام لیا۔ سو میں ان کو بھی لایا جن کا نام لیا۔ اور جو مجھے مل گیا میں نے انس سے کہا کہ پھر وہ سب لوگ گنتی میں کتنے تھے انھوں نے کہا قریب تین سو کے۔ اور مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس وہ طباق لاؤ اور وہ لوگ اندر آئے۔ یہاں تک کہ صفہ اور حجرہ بھر گیا (صفہ وہ جگہ جو باہر بیٹھنے کی بنائی جائے جیسے دیوان خانہ کہتے ہیں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس دس آدمی حلقہ باندھتے جائیں۔ (یعنے جب وہ کھالیں پھر دوسرے دس بیٹھیں) اور چاہئے کہ ہر شخص اپنے نزدیک سے

الْحَائِطِ فَنَقَلُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ
فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوا
أَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوا عَلَيْهِ قَالَ فَابْتَدَرُوا
الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ وَجَاءَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى أَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا
جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ
إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ وَأُنْزِلَتْ
هَذِهِ الْآيَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأَهُنَّ
عَلَى النَّاسِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ
يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ
إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا
فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا
مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ
كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ إِلَى آخِرِ
الْآيَةِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ أَنَسٌ
أَنَا أَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا
بِهَذِهِ الْآيَاتِ وَحُجِبْنَ نِسَاءُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھائے (یعنے کھانے کی چوٹی نہ توڑے کہ
برکت وہیں سے نازل ہوتی ہے) پھر ان
لوگوں نے یہاں تک کھایا کہ سب سیر ہوگئے
اور ایک گروہ جاتا تھا کھا کر پھر دوسرا آتا
تھا۔ یہاں تک کہ سب لوگ کھا چکے تب
مجھ سے فرمایا کہ اٹھالے۔ انس اور میں
نے اس برتن کو اٹھایا تو معلوم نہ ہوتا
تھا کہ جب میں نے رکھا تھا جب زیادہ
تھا یا جب میں نے اٹھایا جب اس میں
کھانا زیادہ تھا اور بعضے لوگ بیٹھے
باتیں بناتے رہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے گھر میں۔ اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور آپ کی
بی بی صاحبہ (یعنے ام المومنین زینب
رضی اللہ تعالیٰ عنہا) دیوار کی طرف منہ
پھیرے بیٹھی ہوئی تھیں۔ اور ان لوگوں
کا بیٹھنا حضرت کو گراں گذرا۔ اور آپ
نکلے اور اپنی بیبیوں کو سلام کیا اور پھر
لوٹ آئے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا ان لوگوں نے کہ آپ
پر ہم گراں ہوئے۔ جلد دروازے پر
گئے اور باہر نکلے سب کے سب اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہاں
تک کہ پردہ ڈال دیا آپ نے اور داخل
ہوئے۔ اور میں حجرے میں بیٹھا ہوا ہوں
پھر تھوڑی دیر ہوئی ہوگی کہ آپ میری طرف نکلے اور یہ آیتیں اتریں اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر نکل کر لوگوں کے اوپر پڑھیں یا ایها الذین سے
اخیر تک۔ جعد جو راوی ہیں انھوں نے کہا کہ انس نے کہا سب کے پہلے یہ آیتیں میں نے سنی ہیں
اور مجھے پہنچی ہیں اور پردہ میں رہنے لگیں بیبیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

فائدہ :۔ اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ ایک دو آدمی کے کھانے میں تین سو اشخاص سیر و آسودہ ہو گئے اور بڑی فضیلت ہے ام المومنین زینب کی کہ آیۂ حجاب کی انہی کے زمانے عقد میں اُتری۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَهْدَتْ لَهُ اُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ اَنَسٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَدَعَوْتُ لَهُ مَنْ لَقِيتُ فَجَعَلُوا يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ فَيَاكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ وَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى الطَّعَامِ فَدَعَا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُولَ وَلَمْ اَدَعْ اَحَدًا لَقِيتُهُ اِلَّا دَعَوْتُهُ فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا وَخَرَجُوا وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَاَطَالُوا عَلَيْهِ الْحَدِيثَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحْيِي مِنْهُمْ اَنْ يَقُولَ لَهُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ وَتَرَكَهُمْ فِي الْبَيْتِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ اِنَاهُ قَالَ قَتَادَةُ غَيْرَ

ترجمہ :۔ انس رضی اللہ تعالیٰ نے کہا جب نکاح ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تو ام سلیم نے ان کے لئے ملیدہ ہدیہ بھیجا ایک برتن میں پتھر کے اور انس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ جو مسلمان تم کو ملے اسے بلا لاؤ۔ سو میں نے جو ملا اسے بلا لایا۔ اور وہ لوگ سب داخل ہونے لگے اور کھانے لگے۔ اور نکلتے جاتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ کھانے پر رکھا۔ اور دعا کی اور پڑھا اس پر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اور میں نے بھی جو مجھے ملا کسی کو نہ چھوڑا ضرور بلا لایا۔ اور سب نے کھایا۔ یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور باہر نکلے۔ اور ایک گروہ ان میں سے بیٹھا رہا۔ اور بہت لمبی باتیں کرتا رہا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے شرماتے تھے کہ ان کو کچھ کہیں پھر آپ

مُتَحَيِّنِيْنَ طَعَامًا وَّلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا حَتّٰى بَلَغَ بِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ۔

نکلے اور ان کو گھر میں چھوڑ دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے وہ آیتیں اتاریں جو اوپر مذکور ہوئیں۔

بَابُ الْاَمْرِ بِاِجَابَةِ الدَّاعِىْ اِلَى الدَّعْوَةِ

دعوت قبول کرنے کا بیان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو ولیمہ کی دعوت دیجائے تو ضرور آئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيُجِبْ قَالَ خَالِدٌ فَاِذَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يُنَزِّلُهٗ عَلَى الْعُرْسِ۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلایا جائے کوئی تم میں کا ولیمہ کی طرف تو جا کر قبول کرے۔ راوی نے کہا کہ عبید اللہ اس سے ولیمہ نکاح کا مراد لیتے ہیں۔

فائدہ۔ نووی نے کہا کہ دعوت کھانے کی بفتح دال ہے اور دِعوت نسب کی بکسر دال۔ یہ قول ہے جمہور عرب کا اور ولیمہ کی دعوت میں جانا مامور بہ۔ تو بالاتفاق ہے۔ مگر یہ امر وجوب کے لئے ہے یا استحباب کے لئے اس میں اختلاف ہے اور اصح مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ فرض عین ہے ہر شخص پر جس کو دعوت دیجائے۔ مگر اتنا ہے کہ حاضری وہاں کی معاف ہوسکتی ہے بسبب اُن عذروں کے جو آگے مذکور ہوں گے اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ فرض کفایہ ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ مستحب ہے یہ حکم ہے ولیمہ نکاح کا اور باقی دعوتیں جو اس کے سوا ہیں ان میں دو قول ہیں۔ اول یہ کہ وہ بھی مثل ولیمہ کی ہیں دوسرے یہ کہ وہ مستحب ہے اور قبول کرنا اس کا استحباب سے بڑھ کر نہیں اور قاضی نے اتفاق علماء کا اس پر ذکر کیا ہے کہ واجب ہے قبول کرنا ولیمہ کا اور اس کے سوا میں امام مالک اور جمہور کا قول ہے کہ اجابت اس کی واجب نہیں اور اہل ظاہر کا قول ہے کہ اجابت ہر دعوت کی واجب ہے خواہ دعوت ولیمہ ہو یا سوا اس کے اور یہی قول ہے بعض سلف کا اور وہ عذر جن سے اجابت کا وجوب و استحباب ساقط ہوتا ہے یہ ہیں کہ مال میں داعی کے شبہ ہو یا خاص اغنیا کی دعوت ہو یا وہاں کوئی شخص ایسا ہو جس کے حاضر ہونے سے

ان عذروں کا بیان جن سے دعوت قبول کرنا ساقط ہوجاتا ہے۔

ایذا ہوتی ہے یا ہمنشینی اُس کے دین میں ضرر کرتی ہو یا داعی نے اس لئے دعوت دی ہو کر اُس سے کسی ظلم پر مدد دے یا وہاں کوئی منکر ہو جیسے خمر وغیرہ یا ناچ رنگ یا فرش حریر یا سونے کے برتن یا چاندی کے کہ ان عذروں سے دعوت کا قبول نہ کرنا روا ہے اور ایسے ہی ان دعوتوں کا قبول نہ کرنا ضروری ہے جن میں کوئی بدعت ہو اور قبول کرنا ان دعوتوں کا حرام ہے جن میں نذر غیر اللہ ہو جیسے گیارہویں بڑے پیر کی یا توشہ عبدالحق کا یا کنڈوری کہ ان میں اکثر نذر غیر اللہ ہوتی ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی وَلِیْمَۃِ عُرْسٍ فَلْیُجِبْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِئْتُوْا الدَّعْوَۃَ اِذَا دُعِیْتُمْ۔

ترجمہ۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جاؤ تم دعوت میں جب بلائے جاؤ۔

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کَانَ یَقُوْلُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُجِبْ عُرْسًا کَانَ اَوْ نَحْوَہٗ۔

ترجمہ:۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ جب بلائے کوئی اپنے بھائی کو تو چاہیے کہ قبول کرے اس کے بلانے کو شادی ہو یا اور کوئی امر اس کی مانند

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِیَ اِلَی الْعُرْسِ اَوْ نَحْوِہٖ فَلْیُجِبْ۔ وہی مضمون ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِئْتُوا الدَّعْوَۃَ اِذَا دُعِیْتُمْ:۔ ترجمہ اس کا بھی اوپر گذرا۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجِیْبُوْا ہٰذِہِ الدَّعْوَۃَ اِذَا دُعِیْتُمْ لَہَا قَالَ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَاْتِی الدَّعْوَۃَ فِی الْعُرْسِ وَغَیْرِ الْعُرْسِ وَیَاْتِیْہَا وَہُوَ صَائِمٌ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قبول کرو تم دعوت کو جب بلائے جاؤ اور عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعوت میں آتے تھے ولیمہ ہو خواہ غیر ولیمہ اگرچہ روزہ دار ہوں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ دُعِیْتُمْ اِلٰی کُرَاعٍ فَاَجِیْبُوْا۔

ترجمہ۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم بلائے جاؤ بکری کے کھُر کی طرف تو بھی قبول کرو۔

فائدہ۔ یعنے کھانا کیسا ہی ہو قبول کرنا ضروری ہے مگر حلال کا ہو۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَلْیُجِبْ فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَاِنْ شَاءَ تَرَکَ وَلَمْ یَذْکُرِ ابْنُ مُثَنًّی اِلٰی طَعَامٍ۔

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلایا جائے کوئی کھانے کی طرف تو آئے۔ پھر چاہے کھائے یا نہ کھائے اور ابن مثنیٰ کی روایت میں کھانے کا لفظ نہیں ہے۔

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ دعوت میں حاضر ہونا ضروری ہے۔ اور کھانے کا اختیار رہے۔

عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ۔ وہی مضمون ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ فَلْیُجِبْ فَاِنْ کَانَ صَائِمًا فَلْیُصَلِّ وَاِنْ کَانَ مُفْطِرًا فَلْیَطْعَمْ۔

ترجمہ۔ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کو دعوت دی جائے۔ اگر روزے سے ہے تو دعا کرے اور نہیں تو کھائے۔

فائدہ۔ فَلْیُصَلِّ کے معنے بعضوں نے یہی کئے ہیں کہ دعا کرے صاحب دعوت کے لئے اور یہی قول قوی ہے اور بعضوں نے کہا کہ نماز پڑھے یعنے نفل کہ صاحب خانہ کے گھر میں برکت ہو۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ یُدْعٰی اِلَیْہِ الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَکُ الْمَسَاکِیْنُ فَمَنْ لَّمْ یَاْتِ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔

ترجمہ۔ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ بُرا کھانا ہے ولیمہ کا کھانا ہے جس میں امیر بلائے جائیں اور مساکین نہ بلائے جائیں جو دعوت میں نہ حاضر ہو اس نے نافرمانی کی اللہ اور رسول کی۔

عَنْ سُفْيَانَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ يَا اَبَا بَكْرٍ كَيْفَ هٰذَا الْحَدِيْثُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْاَغْنِيَاءِ فَضَحِكَ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْاَغْنِيَاءِ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ اَبِيْ غَنِيًّا فَاَفْزَعَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثُ حِيْنَ سَمِعْتُ بِهٖ فَسَاَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ ۔

ترجمہ :۔ سفیان نے کہا میں نے زہری سے پوچھا کہ یہ حدیث کیونکر ہے کہ بدتر سب کھانوں سے کھانا امیروں کا ہے سو وہ ہنسے اور انھوں نے کہا کہ وہ کھانا بدتر نہیں ہے اور سفیان نے کہا کہ میرے باپ امیر تھے اس لئے مجھے اس حدیث سے بڑی پریشانی ہوئی جب میں نے سنی اور میں نے زہری سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن اعرج نے کہا کہ انھوں نے ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ کہتے تھے کہ بدتر کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے پھر روایت کی مثل روایت مالک کے یعنے جو اوپر گذری کہ جس کی طرف امیر لوگ بلائے جائیں اور مساکین نہ بلائے جائیں ۔

عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ :۔ ابوہریرہ نے وہی مضمون روایت کیا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَحْوَ ذٰلِكَ ۔ وہی مضمون ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَّاْتِيْهَا وَيُدْعٰى اِلَيْهَا مَنْ يَّاْبَاهَا وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلَهٗ ۔

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدتر طعام اس طعام ولیمہ کا کہ جو اُس میں آتا ہے روکا جاتا ہے اور جو نہیں آتا اُس کو بلاتے پھرتے ہیں ۔ اور جو دعوت میں نہ آیا اس نے نافرمانی کی اللہ عزوجل کی اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ۔

فائدہ :۔ یعنے ایسے لوگوں کو بلاتے نہیں جن کو جھوٹوں بلائیں تو سچوں آئیں اور ایسوں کی خوشامد کرتے پھرتے ہیں جو آنے میں سو نخرے لاتے ہیں ناک بھوں چڑھاتے ہیں آتے ہیں تو مفت کھانا کھاتے ہیں اور احسان کا احسان جتاتے ہیں ۔

بَابُ لَا تَحِلُّ الْمُطَلَّقَةُ ثَلٰثًا لِمُطَلِّقِهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَيَطَاهَا ثُمَّ يُفَارِقُهَا وَتَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا

مطلقہ ثلثہ کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاِنَّمَا مَعَهٗ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَتْ وَاَبُوْبَكْرٍ عِنْدَهٗ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ اَنْ يُّؤْذَنَ لَهٗ فَنَادٰى يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَا تَسْمَعُ هٰذِهٖ مَا تَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رفاعہ کی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اور عرض کی کہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی۔ اور اس نے مجھے تین طلاق دیں۔ تب میں نے عبد الرحمٰن بن زبیر سے نکاح کیا اور اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔ سوا کپڑے کے سرے کی مانند (یعنے قابل جماع نہیں ہے) سو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے (اس کی بات پر کہ شرم کی بات کیسی بے تکلفی سے کہتی ہے) اور فرمایا کہ کیا تو ارادہ رکھتی ہے کہ رفاعہ کے نکاح میں پھر جائے۔ یہ بات کبھی نہ ہوگی جب تک تو اس شوہر کی لذت جماع نہ چکھے اور وہ تیری لذت جماع نہ چکھے جناب عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت کے پاس بیٹھے اور خالد بن سعید دروازے پر منتظر تھے کہ اجازت ہو تو میں بھی اندر آؤں سو خالد نے پکارا کہ اے ابوبکر آپ سنتے نہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کیا پکار رہی ہے۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهٗ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزَّبِيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رِفَاعَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَإِنَّهُ وَاللهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فَأَخَذَتْ بِهُدْبَةٍ مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا فَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِيْ إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ وَأَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِيْ أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَزْجُرُ هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ **ترجمہ۔** وہی مضمون ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اس عورت نے اپنی چادر کا کنارہ پکڑ کر اشارہ کیا کہ عبدالرحمٰن کے پاس ایسا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ۔ **ترجمہ۔** وہی مضمون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُطَلِّقُهَا فَتَتَزَوَّجُ رَجُلًا آخَرَ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا۔

ترجمہ ۱۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ ایک عورت سے کسی نے نکاح کر کے طلاق دیدیا۔ (یعنے تین طلاق مغلظہ) اور پھر اس نے دوسرے مرد سے نکاح کیا۔ اور اس نے بھی طلاق دیا قبل دخول کے تو کیا وہ شوہر اول پر حلال ہوگئی یعنے اس سے نکاح کر سکتی ہے آپ نے فرمایا نہیں جب تک اس کا شہد نہ چکھے یعنے شوہر ثانی کا۔

عَنْ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔ ابومعاویہ سے یہی مضمون مروی ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلٰثًا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا فَاَرَادَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ الْاٰخِرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا مَا ذَاقَ الْاَوَّلُ۔

ترجمہ: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک شخص نے طلاق دیا اپنی عورت کو تین بار اور اُس عورت سے کسی اور نے نکاح کیا اور پھر اُس کو طلاق دیا قبل دخول کے اور شوہر اول نے ارادہ کیا کہ پھر اس سے نکاح کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا نہیں جب تک کہ شوہر ثانی اُس سے جماع کی لذت نہ پائے جیسے شوہر اول نے پائی تھی۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا۔ وہی مضمون ہے۔

فائدہ:۔ یہی مذہب ہے جمیع صحابہ اور تابعین کا اور جو ان کے بعد گذرے ہیں کہ جس نے تین طلاق دیں اپنی عورت کو اور اُس نے دوسرے سے نکاح کیا پھر جب تک شوہر ثانی جماع کر کے طلاق نہ دے تب تک شوہر اول کے نکاح میں نہیں آسکتی اور جو قول اس کے خلاف ہے شاذ و غیر مقبول ہے اور یہ احادیث مخصص ہیں آیت حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ کے۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يَّقُوْلَهٗ عِنْدَ الْجِمَاعِ

جماع کے وقت کی دعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا

ترجمہ:۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی تم میں سے ارادہ جماع کے وقت بسم اللہ سے ما رزقتنا تک کہہ لے تو اگر اللہ نے ان کی تقدیر میں لڑکا رکھا ہے تو اُس کو شیطان ضرر نہ

وَلَدٌ فِیْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ اَبَدًا۔

پہنچائیگا اور معنی اس کے یہ ہیں کہ شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے یا اللہ بچا ہم کو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اس اولاد سے جو تو ہم کو عنایت فرمائیگا۔

عَنْ مَنْصُوْرٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ اَنَّ شُعْبَةَ لَيْسَ فِىْ حَدِيْثِهٖ ذِكْرُ بِسْمِ اللّٰهِ وَفِىْ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ بِسْمِ اللّٰهِ وَفِىْ رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَنْصُوْرٌ اُرَاهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ مضمون وہی مگر شعبہ کی روایت میں بسم اللہ کا لفظ نہیں اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ منصور نے کہا کہ خیال کرتا ہوں میں کہ انھوں نے بسم اللہ کہا ہے۔

بَابُ جَوَازِ جِمَاعِهٖ امْرَاَتَهٗ فِىْ قُبُلِهَا مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ وَرَائِهَا مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِلدُّبُرِ

آگے اور پیچھے سے قبل میں جماع کرنیکا جواز نہ دبر میں

عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ مِنْ دُبُرِهَا فِىْ قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہود کا قول تھا کہ جو مرد جماع کرے اپنی عورت سے قبل میں پیچھے ہو کر تو لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ (کہ ایک چیز کو دو دیکھتا ہے) اس پر یہ آیت اتری کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں۔ سو اپنی کھیتی میں آؤ جس طرف سے چاہو (یعنے آؤ کھیتی میں اور کنوئیں میں نہ جاؤ اور کھیتی وہی ہے جہاں بیج ڈالے تو اُگے نہ وہ جہاں بیج ضائع ہو)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ يَهُوْدَ كَانَتْ تَقُوْلُ اِذَا اُتِيَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ دُبُرِهَا فِىْ قُبُلِهَا ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا اَحْوَلَ قَالَ فَاُنْزِلَتْ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِىْ حَدِيْثِ النُّعْمَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اِنْ شَاءَ مُجَبِّيَةً وَاِنْ شَاءَ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ غَيْرَ

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے مگر نعمان کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ زہری سے مروی ہے کہ شوہر

اَنَّ ذٰلِکَ فِیْ صِمَامٍ وَّاحِدٍ۔ چاہے بیوی کو اوندھا ڈال کے جماع کرے چاہے سیدھا لٹا کر مگر جماع ایک ہی سوراخ میں کرے یعنے قبل میں۔

فائدہ:۔ ان احادیث کی نظر سے اور قرآن کے حکم سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھیتی میں آؤ۔ اتفاق کیا ہے اُن تمام علماء نے جن کا اتفاق معتبر رکھا جاتا ہے کہ دبر میں جماع کرنا حرام ہے سوا قبل کے خواہ حالت حیض ہو خواہ طہر اور بہت سی حدیثوں میں دبر میں جماع کرنے کی برائی وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے۔ کہ ملعون ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اس کی دبر میں اور اصحاب شافعیہ نے فرمایا ہے کہ وطی دبر میں مطلقاً حرام ہے خواہ آدمی کے ساتھ ہو یا حیوان کے ساتھ اور کسی حالت میں درست نہیں۔

بَابُ تَحْرِیْمِ امْتِنَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا

باب اس بیان میں کہ عورت کو روا نہیں کہ مرد کو جماع سے روکے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت رات کو اپنے شوہر کا بستر چھوڑ کر الگ رہتی ہے تو فرشتے اسکو لعنت کرتے رہتے ہیں صبح تک۔

فائدہ:۔ یعنے بغیر عذر شرعی کے اس کے بستر سے جدا رہتی ہے اور حیض میں بستر سے جدا رہنا ضروری نہیں اس لئے کہ شوہر کو حالت حیض میں بھی ناف کے اوپر تک مباشرت اور مساس کرنے کا اختیار ہے پھر اس کے بچھونے سے جدا رہنا کیا معنے۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ حَتّٰی تَرْجِعَ۔

ترجمہ:۔ شعبہ سے یہی مضمون مروی ہے اس میں ہے کہ لعنت کرتے ہیں اس کو فرشتے یہاں تک کہ وہ لوٹ کر شوہر کے بچھونے پر آئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا مِنْ رَّجُلٍ یَدْعُوْ امْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهَا فَتَاْبٰی عَلَیْهِ اِلَّا کَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَیْهَا حَتّٰی یَرْضٰی عَنْهَا۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ کوئی مرد ایسا نہیں کہ وہ اپنی عورت کو اپنے بچھونے کی طرف بلائے اور وہ انکار کرے مگر اس کا پروردگار جو آسمان کے اوپر ہے غصہ میں رہتا ہے جبتک وہ اس عورت سے راضی نہ ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلٰى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد بلائے اپنی عورت کو اپنے بچھونے پر اور وہ نہ آئے اور مرد غصے ہے اس پر تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں اس پر صبح تک

بَابُ تَحْرِيْمِ إِفْشَاءِ سِرِّ الْمَرْأَةِ

عورت کا بھید کھولنا حرام ہے

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ إِلَى امْرَأَتِهٖ وَتُفْضِيْ إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا۔

ترجمہ:۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ برا لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن وہ شخص ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اور عورت اس کے پاس آئے (یعنے صحبت کرے) اور پھر اُس کا بھید ظاہر کر دے۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلَ يُفْضِيْ إِلَى امْرَأَتِهٖ وَتُفْضِيْ إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ إِنَّ أَعْظَمَ۔

ترجمہ:۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑی امانت اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے صحبت کرے اور عورت مرد سے اور پھر وہ اس کا بھید کھول دے (یعنی یہ امانت میں خیانت کی)

فائدہ:۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ صحبت کے وقت جو کچھ بے تکلفی اور سادہ لوحی جانبین سے وقوع میں آتی ہے اور حرکات موزوں اور سکنات نازمشحوں ظہور میں آتے ہیں اُن کا افشا کرنا حرام ہے اس لئے کہ وہ خلاف مروت اور خلاف حیا ہے۔

بَابُ حُكْمِ الْعَزْلِ - عزل کا بیان

عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو الصِّرْمَةِ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلَهُ أَبُو الصِّرْمَةِ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْعَزْلَ فَقَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ بِالْمُصْطَلِقِ فَسَبَيْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ فَطَالَتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ وَنَعْزِلَ فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا لَا نَسْأَلُهُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ إِلَّا سَتَكُونُ -

ترجمہ :- ابن محیریز نے کہا کہ میں اور ابوصرمہ دونوں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ابوصرمہ نے اُن سے پوچھا کہ آپ نے کبھی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عزل کا ذکر کرتے سنا ہے - انھوں نے کہا - کہ ہاں ہم نے جہاد کیا ہے آپ کے ساتھ بنی المصطلق کا (یعنے جسے غزوہ مریسیع کہتے ہیں) اور بڑی عمدہ شریف عورتوں کو عرب کی قید کیا اور ہم کو مدت تک عورتوں سے جدا رہنا پڑا اور خواہش کی ہم نے کہ اُن عورتوں کے بدلے میں کفار سے کچھ مال لیں اور ارادہ کیا ہم نے کہ ہم اُن سے نفع بھی اٹھائیں - (یعنے صحبت کریں) اور عزل کریں (یعنے انزال باہر کریں) تاکہ حمل نہ ہو پھر ہم نے کہا کہ ہم عزل کرتے ہیں - اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں - اور ہم ان سے نہ پوچھیں یہ کیا بات ہے پھر ہم نے پوچھا آپ سے تو آپ نے فرمایا کہ تم اگر نہ کرو تو بھی کچھ حرج نہیں (یعنے اگر کرو تو بھی کچھ حرج نہیں) اور اللہ تعالیٰ نے جس روح کا پیدا کرنا قیامت تک لکھا ہے وہ تو ضرور پیدا ہوگی -

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ رَبِيعَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ - وہی مضمون ہے -

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ فَقَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا فَكُنَّا نَعْزِلُ ثُمَّ سَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَنَا وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ۔

ترجمہ:۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ ہم کو کچھ عورتیں قیدی ملیں اور ہم عزل کرنے لگے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تم یہ کرتے ہی رہوگے۔ تم یہ کرتے ہی رہوگے تم یہ کرتے ہی رہوگے اور جو روح پیدا کرنے والی ہے قیامت کے دن تک وہ ضرور پیدا ہوجائے گی۔

عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ

ترجمہ:۔ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم اگر عزل نکرو تو کچھ حرج نہیں ہے اس لئے کہ یہ تو تقدیر کی بات ہے (یعنے حمل ہونا نہ ہونا)

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْعَزْلِ لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ۔ ترجمہ:۔ اس کا اوپر کے تراجم سے معلوم ہو سکتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرِ بْنِ مَسْعُودٍ رَدَّهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُهُ لَا عَلَيْكُمْ أَقْرَبُ إِلَى النَّهْيِ ترجمہ۔ مضمون حدیث کا وہی ہے جو اوپر گذر چکا اور محمد نے کہا کہ حضرت کے اس فرمانے سے کہ کچھ حرج نہیں ہے۔ اگر عزل نہ کرو نہی نکلتی ہے (یعنے نہ کرنا اولے ہے)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ فَرَدَّ الْحَدِيثَ حَتّٰى رَدَّهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

ترجمہ:۔ عبدالرحمن بن بشر انصاری نے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا تم یہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا ذَاكُمْ قَالُوا الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ تُرْضِعُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ وَالرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ فَلَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَأَنَّ هَذَا زَجْرٌ۔

کیوں کرتے ہو صحابہ نے عرض کی کہ کسی وقت آدمی کے پاس ایک عورت ہوتی ہے اور وہ دودھ پلاتی ہے اور وہ اس سے صحبت کرتا ہے اور ڈرتا ہے کہ اسے حمل ہو جائے اور کسی کے پاس ایک لونڈی ہوتی ہے اور وہ اُس سے صحبت کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ اُسے حمل ہو تو آپ نے فرمایا کیا مضائقہ اگر تم عزل نہ کرو اس لئے کہ حمل ہونا نہ ہونا تقدیر سے ہے ابن عون نے کہا کہ میں نے یہ روایت حسن سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اس میں جھڑکنا ہے عزل کرنے سے۔ کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے حجاج بن شاعر نے ان سے سلیمان نے اُن سے حماد نے ان سے ابن عون نے۔ اور ابن عون نے کہا کہ بیان کی میں نے محمد سے بواسطہ ابراہیم کے حدیث عبد الرحمٰن بن بشر کی یعنے حدیث عزل کی تو انھوں نے کہا مجھ سے بھی روایت کی عبد الرحمٰن بن بشر نے یہی حدیث۔

عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْنَا لِأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الْعَزْلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ إِلَى قَوْلِهِ الْقَدَرُ۔

ترجمہ:۔ معبد سے مروی ہے کہ میں نے ابی سعید سے پوچھا کہ تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ عزل کا ذکر کرتے ہوں تو انھوں نے وہی حدیث بیان کی جو اوپر گذری۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَلِمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا۔

ترجمہ:۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرتؐ کے آگے عزل کا ذکر ہوا تو فرمایا کیوں کرتے ہو اور یہ نہیں فرمایا کہ نہ کرو اس کہ کوئی جان پیدا ہونے والی نہیں کہ اللہ عزوجل اُسے پیدا نہ کرے۔

فائدہ:۔ یعنے جس کو پیدا ہونا ہے وہ ضرور ہو گا تم چاہے ہزار عزل کرو۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَمِعَہٗ یَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ کُلِّ الْمَآءِ یَکُوْنُ الْوَلَدُ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ خَلْقَ شَیْءٍ لَمْ یَمْنَعْہُ شَیْءٌ۔

ترجمہ:۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کو پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تمام پانی سے منی کے لڑکا بنتا ہے اگر ایک قطرہ بھی پہنچا تو لڑکے کے پیدا ہونے کو کافی ہے پھر تم کہاں تک بچو گے) اور جو چیز اللہ تعالیٰ پیدا کیا چاہتا ہے اسے کوئی نہیں روک سکتا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ۔ ابوسعید سے وہی حدیث مروی ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ جَارِیَۃً ھِیَ خَادِمُنَا وَسَانِیَتُنَا وَاَنَا اَطُوْفُ عَلَیْھَا وَاَنَا اَکْرَہُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْھَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّہٗ سَیَاْتِیْھَا مَا قُدِّرَ لَھَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَاہُ فَقَالَ اِنَّ الْجَارِیَۃَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ قَدْ اَخْبَرْتُکَ اَنَّہٗ سَیَاْتِیْھَا مَا قُدِّرَ لَھَا۔

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہا کہ میری ایک لونڈی ہے کہ وہ ہمارے کام کاج کرتی ہے اور پانی لاتی ہے اور میں اس سے صحبت کرتا ہوں اور نہیں چاہتا کہ وہ حاملہ ہو۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو عزل کر اس لئے کہ آجائے گا جو اس کی تقدیر میں آنا لکھا ہے پھر تھوڑی مدت کے بعد وہ آیا۔ اور عرض کی کہ وہ حاملہ ہو گئی آپ نے فرمایا کہ میں نے تجھے پہلے ہی خبر دی تھی کہ اسے آجائے گا۔ جو اس کی تقدیر میں ہوگا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِیْ جَارِیَۃً لِیْ وَاَنَا اَعْزِلُ عَنْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمْ یَمْنَعْ شَیْئًا اَرَادَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی قَالَ فَجَآءَ الرَّجُلُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْجَارِیَۃَ الَّتِیْ کُنْتُ ذَکَرْتُھَا لَکَ حَمَلَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ۔ ترجمہ:۔ وہی قصہ ہے مگر اس میں یوں ہے کہ جب اس نے خبر دی کہ وہ لونڈی حاملہ ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول۔

فائدہ :- یعنی میں نے جو بات کہی تھی وہی ہوئی یہ اللہ کی بندگی کی اور اس کے رسول ہونے کی برکت ہے اس سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کی کوئی تشخیص برابر پڑے تو اللہ کی بندگی کا فخر کرے نہ اپنے حسن تشخیص اور حسن رائے کا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ زَادَ اِسْحَاقُ قَالَ سُفْيَانُ لَوْ كَانَ شَيْئًا يُنْهٰى عَنْهُ لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْاٰنُ۔

ترجمہ :- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم عزل کرتے تھے اور قرآن اترتا تھا اور اسحاق کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سفیان نے کہا کہ اگر عزل برا ہوتا تو قرآن میں اس کی نہی اترتی۔

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ لَقَدْ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ :- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عزل کیا کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ

ترجمہ :- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عزل کیا کرتے تھے اور آپ کو خبر پہنچی اور منع نہیں کیا ہم کو۔

فائدہ :- غرض ان روایتوں سے جواز مع الکراہت ثابت ہوا عزل کا اور کراہت اس لئے ہے کہ اس میں ضائع کرنا ہے نطفہ کا۔

باب تَحْرِيْمِ وَطْءِ الْحَامِلِ الْمَسْبِيَّةِ

جو عورت قیدی حاملہ ہو اس سے صحبت حرام ہونے کا بیان

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَتٰى بِامْرَاَةٍ مُجِحٍّ عَلٰى بَابِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ يُرِيْدُ اَنْ يُلِمَّ بِهَا فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ۔

ترجمہ :- ابو الدرداء نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک خیمہ کے دروازے پر اور وہاں ایک عورت کو دیکھا کہ قریب جننے کے ہے تو آپ نے فرمایا کہ شاید وہ شخص اس سے ارادہ جماع کا رکھتا ہے۔ (یعنی جس کے پاس ہے) لوگوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا میں نے چاہا کہ اس کو ایسی لعنت کردوں جو لعنت قبر تک اس کے

ساتھ رہے وہ کیونکر اس لڑکے کا وارث ہو سکتا ہے حالانکہ وہ اس کو حلال نہیں اور اس
لڑکے کو غلام کیسے بنا دے گا حالانکہ وہ اس کو حلال نہیں۔

فائدہ:۔ یعنے جب یہ عورت حاملہ ہے تو اس سے جماع حرام ہے پھر اگر اس سے چھ
مہینے کے قبل لڑکا پیدا ہو گیا تو اب شبہ رہا کہ یہ لڑکا اس مسلمان کا ہے جس کی قید میں ہے
یا اس کافر کا جس کے پاس یہ عورت تھی قید سے پیشتر پھر بر تقدیریکہ وہ لڑکا اس مسلمان کا
ہو یہ دونوں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ اور بر تقدیریکہ وہ کافر کا ہو یہ دونوں
ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے اس لئے کہ ان میں قرابت نہ ہوئی اور اس صورت
میں اس لڑکے سے خدمت لینا غلاموں کی طرح روا ہوگا۔ تو اس صورت میں اگر اس نے اس
کو لڑکا بنایا اور وارث کیا تو غیر کو اپنا وارث کر لیا۔ اور اس صورت اولیٰ میں اگر غلام بنایا
اور میراث سے محروم کیا تو اپنے لڑکے کو محروم کیا اور اپنے فرزند کو غلام بنایا۔ غرض
اس خرابی سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ تا وضع حمل اس سے صحبت حرام رہے
کہ کسی کا لڑکا کسی کو نہ لگ جائے۔ کہا مسلم نے اور یہی روایت بیان کی ہم سے ابوبکر
بن ابی شیبہ نے ان سے یزید نے اور کہا مسلم علیہ الرحمہ نے کہ روایت کی ہم سے محمد بن
بشار نے ان سے ابوداؤد نے ان دونوں نے روایت کی شعبہ سے اسی سند سے۔

بَابُ جَوَازِ الْغِيلَةِ وَهِيَ وَطْئُ الْمُرْضِعِ وَكَرَاهَةِ الْعَزْلِ

باب غیلہ کے جواز کے بیان میں اور عزل کی کراہت میں

عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَىٰ عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّىٰ ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ وَأَمَّا خَلَفٌ فَقَالَ عَنْ جُذَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا قَالَ مُسْلِمٌ وَالصَّحِيحُ مَا قَالَهُ يَحْيَىٰ بِالدَّالِ غَيْرَ مَنْقُوطَةٍ۔

ترجمہ:۔ جدامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے میں نے چاہا کہ غیلہ سے منع کروں پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور فارس غیلہ کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو ضرر نہیں ہوتا۔ مسلم نے فرمایا کہ جدامہ بے نقطہ کے دال سے صحیح ہے۔

فائدہ:۔ غیلہ دودھ پلانے والی عورت سے جماع کرنے کو کہتے ہیں۔ اور اکثر

ایام رضاع میں جماع کرنے سے دودھ کم ہو جاتا ہے اور اگر حمل رہ جاتا ہے تو دودھ بیوسی ہو جاتا ہے اور لڑکا اس کے پینے سے دبلا اور نحیف ہوتا ہے۔ مگر آپ نے اس سے منع نہیں کیا اس لئے کہ ضرر اس کا یقینی نہیں ہے چنانچہ فارس اور روم کو اس سے کچھ نقصان نہیں اور جماع سے باز رہنے میں مرد کا نقصان یقینی ہے کہ عزیب کہاں تک صبر کرے

عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ اُخْتِ عُكَّاشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اُنَاسٍ وَّهُوَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِى الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَاِذَا هُمْ يُغِيْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَئَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِىُّ زَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَنِ الْمُقْرِىِّ وَهِىَ وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ

ترجمہ:۔ جدامہ سے اول وہی مضمون غیلہ کا مروی ہوا پھر یہ ہے کہ پوچھا لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کو تو آپ نے فرمایا کہ یہ واُدِ خفی ہے عبید اللہ کی روایت میں ہے مقری سے کہ آپ نے فرمایا یہی ہے وہ موٗدہ جس کا سوال ہوگا قیامت میں۔

فائدہ:۔ واُد کے معنے لڑکی کو زندہ گاڑ دینا۔ جیسا جاہلان عرب کا دستور تھا۔ موؤدہ وہی زندہ گاڑی ہوئی لڑکی ہے تو آپ نے عزل کو واُد فرمایا اس لئے کہ وہ بھی گویا ضائع کرنا ہے اولاد کا اس لئے کہ اولاد نطفہ سے ہوتی ہے جس نے نطفہ ضائع کیا اس نے گویا اولاد ضائع کی جیسے کوئی کہے کہ تخم کا ضائع کرنا شجر کا ضائع کرنا ہے۔

عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسَدِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ اَيُّوْبَ فِى الْعَزْلِ وَالْغِيْلَةِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ الْغِيَالُ۔

ترجمہ:۔ وہی مضمون ہے مگر سعید کی روایت میں غیلہ کی جگہ غیال کا لفظ ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَاَتِىْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ

ترجمہ:۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں اپنی بی بی سے عزل کرتا ہوں آپ نے فرمایا کیوں اس نے کہا کہ

ذٰلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ أُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا أَوْ عَلٰى أَوْلَادِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ وَقَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ إِنْ كَانَ لِذٰلِكَ فَلَا مَا ضَارَ ذٰلِكَ فَارِسَ وَلَا الرُّوْمَ۔

میں اس کے بچے سے خوف کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر ضرر کا خوف ہوتا تو فارس اور روم کو بھی ضرر ہوتا۔

كِتَابُ الرِّضَاعِ

دودھ پلانے کے مسائل

عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ

ترجمہ:۔ عمرہ کو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف رکھتے تھے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک شخص کی آواز سنی کہ وہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے پر اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے تو عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کوئی آپ کے گھر پر اجازت اندر آنے کی مانگتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ فلاں شخص ہے رضاعی چچا حفصہ کا تو عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کہ اگر فلاں شخص (یعنی میرا چچا) زندہ ہوتا تو کیا میرے گھر آتا آپ نے فرمایا کہ

ہاں! رضاعت سے بھی ویسی ہی حرمت ثابت ہوتی ہے جیسے ولادت سے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

ترجمہ:۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ جو ولادت سے حرام ہوتا ہے وہی رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ۔ وہی روایت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ عَلَيَّ۔

ترجمہ:۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ افلح ابو القعیس کا بھائی میرے دروازے پر آیا اور اجازت چاہی اندر آنے کی اور وہ اُن کا رضاعی چچا تھا بعد اس کے کہ پردہ کا حکم اُتر چکا تھا سو میں نے اسے نہ آنے دیا پھر جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے میں نے آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ اسے آنے دو اپنے پاس۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَتَانِي عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي قُعَيْسٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ تَرِبَتْ يَدَاكِ أَوْ يَمِينُكِ۔

ترجمہ:۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا میرے پاس آئے افلح بن ابی القعیس اور پھر اوپر کا مضمون روایت کیا اور اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ نے عرض کی کہ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے کچھ مرد نے تھوڑی پلایا ہے تو آپ نے فرمایا تیرے دونوں ہاتھ میں یا فرمایا داہنے ہاتھ میں خاک بھرے۔

فائدہ:۔ یہ فرمانا غصہ اور بد دعا کی راہ سے نہیں بلکہ عرب کی بول چال ہے جیسے یہاں نادان بے عقل کسی کو کہہ دیتے ہیں۔

عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُ جَاءَ اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِي الْقُعَيْسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ وَكَانَ اَبُو الْقُعَيْسِ اَبَا عَائِشَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اٰذَنُ لِاَفْلَحَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِي امْرَاَتُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَنِيْ يَسْتَاْذِنُ عَلَيَّ فَكَرِهْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهُ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَكَ قَالَ قَالَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنِيْ لَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُوْنَ مِنَ النَّسَبِ۔

ترجمہ:۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ افلح بھائی ابو القعیس کے آئے اور مجھ سے اجازت چاہی بعد نزول حجاب کے۔ اور ابو القعیس ان کے باپ رضاعی تھے (یعنے حضرت عائشہ کے) تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں افلح کو اجازت نہ دوں گی جب تک حکم نہ لے لوں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس لئے کہ ابو القعیس نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا۔ دودھ تو ان کی بیوی نے پلایا ہے۔ پھر جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابو القعیس کے بھائی آئے تھے۔ اور میرے پاس آنے کی اجازت چاہتے تھے۔ سو میں نے بُرا جانا کہ اُن کو اجازت دوں جب تک کہ آپ سے پوچھ نہ لوں۔ آپ نے فرمایا اُن کو اجازت دو عروہ نے کہا کہ اسی لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ حرام جانو رضاعت سے جو چیز کہ حرام ہوتی ہے نسب سے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ جَاءَ اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِي الْقُعَيْسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ

ترجمہ:۔ زہری سے وہی مضمون مروی ہوا اور اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے۔

وَفِيْهِ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ وَكَانَ اَبُو الْقُعَيْسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ زَوْجَ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ اَرْضَعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا۔

تمہارے داہنے ہاتھ میں خاک بھرے۔ اور ابو القعیس شوہر تھے اُس عورت کے جس نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَآءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَاْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اِنَّ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اسْتَاْذَنَ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ عَمُّكِ قُلْتُ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہو چکا۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ اَخَا اَبِيْ قُعَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اسْتَاْذَنَ عَلَيْهَا فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔ وہی روایت ہے۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَلَيْهَا اَبُو الْقُعَيْسِ۔ وہی روایت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَاْذَنَ عَلَيَّ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَبُو الْجَعْدِ فَرَدَدْتُهٗ قَالَ لِيْ هِشَامٌ اِنَّمَا هُوَ اَبُو الْقُعَيْسِ فَلَمَّا جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهٗ ذٰلِكَ قَالَ فَهَلَّا اَذِنْتِ لَهٗ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ اَوْ يَدُكِ:۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا۔ اجازت مانگی میرے پاس آنیکی میرے رضاعی چچا نے جن کی کنیت ابو الجعد تھی سو میں نے اُن کو اجازت نہ دی۔ ہشام نے کہا ابو الجعد ابو القعیس ہی ہیں۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ تم نے اُن کو کیوں نہ آنے دیا۔ تمہارے دہنے ہاتھ میں خاک بھرے یا فرمایا ہاتھ میں۔

عَنْ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمّٰى اَفْلَحَ اسْتَاْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ فَاَخْبَرَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ ان کے رضاعی چچا جن کا نام افلح تھا انہوں نے آنے کی اجازت

فَقَالَ لَهَا لَا تَحْتَجِبِي مِنْهُ فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

چاہی اور میں نے ان سے پردہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے فرمایا تم ان سے پردہ نہ کرو اس لئے کہ رضاعت سے حرام ہوتا ہے جو حرام ہوتا ہے نسب سے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ بْنُ قُعَيْسٍ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَأَرْسَلَ إِنِّي عَمُّكِ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِيَدْخُلْ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ۔ وہی مضمون ہے۔

فائدہ: ان سب احادیث کی نظر سے امت کا اجماع ہے اس پر کہ دودھ حرام کر دیتا ہے۔ جیسے ولادت حرام کر دیتی ہے یعنے دودھ پلانے والی۔ دودھ پینے والے کی ماں ہو جاتی ہے اور اس میں نکاح ابداً حرام ہو جاتا ہے اور دودھ پینے والے کو دیکھنا اس کا حلال ہو جاتا ہے اور خلوت اور سفر کرنا اس کے ساتھ درست ہو جاتا ہے اور ان کے سوا اور احکام ماں ہونے کے جاری نہیں یعنے ماں کی طرح وہ لڑکے کی وارث نہیں ہوتی۔ نہ لڑکا اس کا وارث ہوتا ہے اور نہ کسی کا نفقہ دوسرے پر واجب ہوتا ہے مثل ماں کے اور نہ لڑکے کی گواہی اس پر سے رد کی جاتی ہے اور نہ رضاعی ماں سے قصاص ساقط ہوتا ہے اگر دودھ کے بچے کو مار ڈالے غرض ان حکموں میں وہ دونوں مثل اجنبی کے ہیں۔ اور اسی طرح اجماع ہے کہ حرمت نکاح کی پھیل جاتی ہے مرضعہ اور اولاد رضیع میں اور رضیع اور اولاد مرضعہ میں اور اس حکم میں وہ رضیع گویا مرضعہ کی اولاد ہے اور اسی طرح مرضعہ کا شوہر جس کی صحبت سے یہ دودھ ہوا تھا خواہ شوہر نکاحی ہو یا ملک یمین کی راہ سے وہ رضیع کا باپ ہو جاتا ہے یہی مذہب ہے کافہ علماء کا اور اس کی اولاد رضیع کی بھائی بہن ہو جاتی ہے۔ اور مرضعہ کے شوہر کے بھائی رضیع کے چچا ہو جاتے ہیں اور اس کی بہنیں رضیع کی پھوپھیاں ہو جاتی ہیں اور اولاد رضیع کی مرضعہ کے شوہر کی اولاد ہو جاتی ہے۔ اور خاص اس میں اہل ظاہر اور ابن علیہ نے ہمارا خلاف کیا ہے کہ انھوں نے کہا ہے کہ حرمت رضاع کی نہیں ثابت ہوتی رضیع اور شوہر مرضعہ کے بیچ میں اور مازری نے اس قول کو نقل کیا ہے ابن عمر اور جناب عائشہ صدیقہ سے اور انھوں نے استدلال کیا ہے وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ سے اور اسی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ذکر نہیں کیا بیٹی اور پھوپھی کا جیسے نسب میں ذکر کیا ہے

اور جمہور نے ان احادیث صحیحہ صریحہ واضحہ سے استدلال کیا ہے اور ظاہر یہ کو جواب دیا ہے کہ اگرچہ خداوند تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر نہیں کیا مگر اس کے نبی نے تصریح کر دی اور نبی مبین ہے احکام کا جیسے قرآن مبین ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِيْ قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا فَقَالَ وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

ترجمہ:۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ آپ رغبت اور خواہش رکھتے ہیں قریش کے عورتوں کی اور ہم لوگوں کو چھوڑ دیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی ہے انھوں نے عرض کی کہ ہاں بیٹی حمزہ کی آپ نے فرمایا وہ مجھے حلال نہیں اس لئے کہ وہ میری بھتیجی ہے رضاعی۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ:۔ وہی روایت ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ۔

ترجمہ:۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ نکاح کریں حمزہ کی صاحبزادی سے آپ نے فرمایا وہ مجھے حلال نہیں کہ وہ میری بھتیجی ہے رضاعی اور رضاعت سے حرام ہوتی ہے جو چیز حرام ہوتی ہے نسب سے۔

کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے زہیر نے ان سے یحییٰ قطان نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے اُن سے بشر نے ان سب نے روایت کی شعبہ سے اور کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان سے علی بن مسہر نے ان سے سعید نے ان دونوں سے قتادہ نے ہمام کی سند سے مگر شعبہ کی حدیث وہیں تک ہے کہ آپ نے فرمایا وہ میری رضاعی بھتیجی ہے اور سعید کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حرام ہوتا ہے رضاعت سے جو حرام ہوتا ہے نسب سے اور بشر کی روایت میں یہ ہے کہ سنا میں نے جابر بن زید سے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ:۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنِ ابْنَةِ حَمْزَةَ اَوْ قِيْلَ اَلَا تَخْطُبُ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ اِنَّ حَمْزَةَ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ سُفْيَانَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ لَكَ فِيْ اُخْتِيْ بِنْتِ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ اَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُهَا قَالَ اَوَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكِ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِيْ فِي الْخَيْرِ اُخْتِيْ قَالَ فَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُخْبِرْتُ اَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ اَبِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ فِيْ حَجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ۔

علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ کو حمزہ کی صاحبزادی کا خیال نہیں ہے یا کہا گیا کہ آپ کیوں نہیں پیغام دیتے حمزہ کی صاحبزادی کو تو فرمایا کہ حمزہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔

ترجمہ:۔ ام حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے عرض کی کہ آپ میری بہن ابوسفیان کی بیٹی کو نہیں چاہتے۔ آپ نے فرمایا کہ پھر میں کیا کروں۔ میں نے کہا آپ ان سے نکاح کریں۔ (ام حبیبہ کو اس وقت یہ مسئلہ نہیں معلوم تھا کہ دو بہنوں کا جمع کرنا نکاح میں منع ہے) تب آپ نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ امر گوارا ہے میں نے کہا کہ میں اکیلی تو آپ کے نکاح میں ہوں ہی نہیں اور دوست رکھتی ہوں کہ جو خیر میں میرے شریک ہو وہ میری بہن ہی ہو آپ نے فرمایا کہ وہ مجھے حلال نہیں ہے میں نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے پیغام دیا ہے ابوسلمہ کی بیٹی کو۔ آپ نے فرمایا۔ ام سلمہ کی لڑکی۔ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ میری گود میں پرورش نہ پاتی جب بھی وہ مجھ پر حلال نہ ہوتی۔ اس لئے کہ وہ میری بھتیجی ہے رضاعت سے اور دودھ پلایا ہے مجھ کو اور اس کے باپ کو (یعنی ابوسلمہ کو) ثوبیہ نے سو تم لوگ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا مجھے پیغام نہ دیا کرو۔

فائدہ:۔ اس حدیث سے استدلال کیا ہے داؤد ظاہری نے کہ ربیبہ جب تک

اس کی ماں کے شوہر کی گود میں پرورش نہ پائے جب تک حرام نہیں ہوتی یعنے اگر کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کی ایک لڑکی شوہر اول سے ہے اور اُس شوہر ثانی نے اُس کو پرورش نہیں کیا تو وہ لڑکی اُسے حلال ہے۔ مگر مذہب تمام علما کا اس کے خلاف ہے کہ وہ سب حرمت ربیبہ کے قائل ہیں خواہ شوہر ثانی نے اسے پرورش کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ اور یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ (اور حرام ہیں تم پر وہ لڑکیاں تمہاری بیبیوں کی جن کو تم نے اپنی گود میں پالا ہے[۱۲]) اس کا جواب ان سب علما نے یہ دیا ہے کہ یہ قید فی حجورکم کی باعتبار اکثر احوال کے ہے اور حرمت دونوں کو شامل ہے خواہ حجور میں ہوں یا نہ ہوں جیسے وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ (اور قتل نہ کرو اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے[۱۱]) کہ قید مِنْ إِمْلَاقٍ کی باعتبار اکثر احوال کے ہے کہ عرب کے لوگ مفلسی کے خوف سے قتل کیا کرتے تھے یہ مراد نہیں ہے کہ جب املاق کا خوف نہ ہو تب قتل روا ہے اور ثویبہ لونڈی تھی ابی لہب کی کہ اُس نے قبل حلیمہ سعدیہ کے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا اور یہ حدیث محمول ہے اُس پہ کہ اُن لوگوں کو اس وقت تک جمع کرنا دو بہنوں کا معلوم نہ تھا کہ حرام ہے اور اسی طرح حرمت ربیبہ کی معلوم نہ تھی اور اسی طرح جس نے ترغیب دی بنت حمزہ کے نکاح کی آپ کو اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ رضاعی بھتیجی حرام ہے یا یہ معلوم نہ تھا کہ حمزہ حضرت کے رضاعی بھائی ہیں اور دونوں نے ایک انا کا دودھ پیا ہے (نووی)

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْكِحْ أُخْتِي عَزَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبِّينَ ذَلِكِ فَقَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ لِي قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ ابْنَتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا أَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔ ترجمہ:۔ وہی مضمون ہے اس میں ام حبیبہ کی بہن کا نام عزہ مروی ہے باقی وہی مطلب ہے جو ابھی ترجمہ ہو چکا۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْهُ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ عَزَّةَ غَيْرُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ۔

ترجمہ :۔ وہی حدیث ہے اور صرف یزید بن ابی حبیب کی روایت میں عزہ کا نام مذکور ہے اور کسی میں نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُوَيْدٌ وَزُهَيْرٌ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ۔

ترجمہ :۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے۔

عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِي فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي كَانَتْ لِي امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا أُخْرَى فَزَعَمَتِ امْرَأَتِي الْأُولَى أَنَّهَا أَرْضَعَتِ امْرَأَتِي الْحُدْثَى رَضْعَةً أَوْ رَضْعَتَيْنِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ

ترجمہ :۔ ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ایک گاؤں کا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا اور آپ میرے گھر میں تھے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ میری ایک عورت تھی اور میں نے دوسری سے نکاح کیا سو پہلی نے کہا کہ میں نے اس دوسری کو ایک بار یا دو بار دودھ چوسایا ہے تو آپ نے فرمایا کہ ایک بار یا دو بار چوسانے سے حرمت نہیں ہوتی۔

عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هَلْ تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ قَالَ لَا۔

ترجمہ :۔ ام فضل نے کہا کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے کیا حرمت ہو جاتی ہے ایک بار دودھ چوسنے سے آپ نے فرمایا نہیں۔

عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَدَّثَتْ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

ترجمہ :۔ ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکبار

لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ اَوِ الرَّضْعَتَانِ اَوِ الْمَصَّةُ اَوِ الْمَصَّتَانِ۔ یا دو بار چوسنے سے حرمت نہیں ہوتی۔

عَنْ اِبْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا اِسْحَاقُ فَقَالَ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ اَوِ الرَّضْعَتَانِ اَوِ الْمَصَّتَانِ وَ اَمَّا ابْنُ شَيْبَةَ فَقَالَ وَالرَّضْعَتَانِ وَالْمَصَّتَانِ۔ وہی مضمون ہے۔

عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ۔ وہی مضمون ہے۔

عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ فَقَالَ لَا۔

ترجمہ:۔ ام فضل نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا۔ ایک بار دودھ چوسنے سے حرمت ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِيْمَا يُقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

ترجمہ:۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا کہ قرآن میں اترا تھا کہ دس بار چوسنا دودھ کا حرمت کرتا ہے پھر منسوخ ہو گیا اور یہ پڑھا گیا کہ پانچ بار دودھ چوسنا حرمت کا سبب ہے اور وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ قرآن میں پڑھا جاتا تھا۔

فائدہ:۔ اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ خمس رضعات کی قرأت آخر وقت میں منسوخ ہوگئی مگر چونکہ زمانہ اس کے نسخ کا حضرت کی وفات سے بہت قریب تھا اس لئے اس کے نسخ کی کیفیت کسی کو معلوم ہوئی۔ کسی کو نہ معلوم ہوئی۔ اور بعد مشہور ہونے نسخ کے پھر سب نے اجماع کیا کہ اس کو قرآن میں نہ پڑھنا چاہیے۔ اور نسخ تین قسم ہے۔ ایک یہ کہ حکم اور تلاوت دونوں منسوخ ہو جائیں۔ دوسرے یہ کہ تلاوت منسوخ ہو جائے نہ حکم مثال اول کی عشر رضعات معلومات ہے کہ حکم اور تلاوت اس کی دونوں منسوخ ہوگئے اور مثال دوسری قسم کی خمس رضعات ہے کہ حکم باقی ہے اور تلاوت منسوخ اور

اسی طرح ہے اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا کہ حکم رجم باقی ہے اور تلاوت اس آیت کی منسوخ اور تیسری قسم یہ ہے کہ حکم اس کا منسوخ ہو جائے اور تلاوت اس کی باقی رہے۔ اور یہ بھی قرآن میں بہت ہے۔ اور اسی قسم سے ہے وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ۔ الآیۃ کہ حکم اس کا منسوخ ہے اور تلاوت باقی اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ حرمت رضاعت کس مقدار سے ثابت ہوتی ہے۔ سو جناب عائشہ صدیقہ اور امام شافعی اور ان کے اصحاب کا تو قول ہے کہ پانچ بار سے کم میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور جمہور علما کا قول ہے کہ ایکبار میں بھی ثابت ہو جاتی ہے اور اس قول کو ابن منذر نے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابن عمر اور ابن عباس اور عطا اور طاؤس اور ابن مسیب اور حسن اور زہری اور قتادہ اور حکم اور حماد اور مالک اور اوزاعی اور ثوری اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے اور ابو ثور۔ اور ابو عبیدہ اور ابن منذر اور داؤد نے کہا ہے کہ تین بار سے ثابت ہوتی ہے اور اس سے کم میں نہیں اب سنو کہ شافعی اور ان کے موافقین نے جناب عائشہ کی اسی روایت سے تمسک کیا ہے اور شافعیہ کے رد میں جنہوں نے حدیث المصۃ والمصتان کے جواب دیئے ہیں وہ جواب محض ضعیف اور مردود ہیں۔ اور صحیح یہی ہے کہ عدد کا شرط ہونا ضروری ہے (النووی بالاختصار)

عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ وَهِيَ تَذْكُرُ الَّذِيْ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا نَزَلَ فِي الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَّعْلُوْمَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ اَيْضًا خَمْسٌ مَّعْلُوْمَاتٌ۔

ترجمہ:۔ عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ وہ ذکر کرتی تھیں اس رضاعت کا جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے، تب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قرآن مجید میں دس بار دودھ چوسنا اترا۔ پھر پانچ بار چوسنا اترا۔

عَنْ عَمْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ بِمِثْلِهِ۔ ترجمہ۔ وہی روایت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ

ترجمہ:۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

بِنْتُ سُهَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَرٰى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ وَهُوَ حَلِيفُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ فَقَالَتْ وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہے کہ سہلہ بنت سہیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ میں کچھ خفگی پاتی ہوں جب سالم میرے گھر میں آتا ہے اور وہ ان کا حلیف ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو انھوں نے کہا میں اسے دودھ کیوں کر پلاؤں اور وہ جوان مرد ہے۔ آپ مسکرائے اور آپ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ وہ جوان مرد ہے۔ اور عمرو کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ وہ بدر میں بھی حاضر ہوئے تھے اور ابن ابی عمر کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ سَالِمًا مَوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ مَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَأَتَتْ تَعْنِي بِنْتَ سُهَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوا وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ سالم مولیٰ ابی حذیفہ ابی حذیفہ کے ساتھ ان کے گھر میں رہتے تھے اور سہیل کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ (یعنے ابی حذیفہ کی بیوی) اور عرض کی کہ سالم حد بلوغ کو پہنچ گیا اور مردوں کی باتیں سمجھنے لگا اور وہ ہمارے گھر میں آتا ہے اور میں خیال کرتی ہوں کہ ابو حذیفہ کے دل میں اس سے کراہت ہے سو فرمایا ان سے نبی صلی اللہ

أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبِ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

علیہ وسلم نے کہ تم سالم کو دودھ پلا دو۔ کہ تم اس پر حرام ہو جاؤ اور وہ کراہت جو حذیفہ کے دل میں ہے جاتی رہے۔ پھر وہ لوٹ کر آپ کے پاس آئیں اور عرض کی کہ میں نے اس کو دودھ پلا دیا اور ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کراہت جاتی رہی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ مَعَنَا فِي بَيْتِنَا وَقَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ قَالَ فَمَكَثْتُ سَنَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا لَا أُحَدِّثُ بِهِ رَهْبَتَهُ ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهُ لَقَدْ حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا مَا حَدَّثْتُهُ بَعْدُ قَالَ مَا هُوَ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَحَدِّثْهُ عَنِّي أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَخْبَرَتْنِيهِ۔

ترجمہ:۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قاسم بن محمد کو خبر دی کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ اور عرض کی کہ یا رسول اللہ سالم مولیٰ ابی حذیفہ کے ہمارے گھر میں ہمارے ساتھ تھے اور وہ بالغ ہو گئے اور مردوں کی باتیں جاننے لگے تو آپ نے فرمایا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو (ابن ابی ملیکہ جو راوی حدیث ہیں) انھوں نے کہا کہ میں نے ایک سال تک اس روایت کو کسی سے بیان نہیں کیا اور خوف کرتا تھا اس سے (یعنے ڈرتا تھا کہ لوگ اس پر کچھ اعتراض نہ کریں) پھر میں قاسم سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ تم نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی تھی کہ وہ میں نے آج تک کسی سے نہیں بیان کی انھوں نے کہا وہ کیا ہے میں نے اُن کو خبر دی اُنھوں نے کہا اب تم مجھ سے روایت کرو اور کہو کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے مجھے خبر دی ہے (یعنے قاسم کو خبر دی ہے)

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا إِنَّهُ يَدْخُلُ

ترجمہ:۔ زینب ام سلمہ کی بیٹی نے کہا کہ ام سلمہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

عَلَيْكِ الْغُلَامُ الْأَيْفَعُ الَّذِي مَا أُحِبُّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَمَا لَكِ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ رَجُلٌ وَفِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ أَرْضِعِيهِ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكِ۔

سے کہا کہ آپ کے پاس غلام الفیع (یعنے ایسا لڑکا جوانی کے قریب ہے ۱۲) آتا ہے جسکو میں پسند نہیں کرتی کہ میرے پاس آئے تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی نہیں اور حالانکہ ابو حذیفہ کی بیوی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سالم میرے پاس آتا ہے اور وہ مرد جوان ہے اور ابو حذیفہ کے دل میں اس کے آنے سے کراہت ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کو دودھ پلا دو کہ وہ تمہارے پاس آیا کرے۔

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ لِعَائِشَةَ وَاللهِ مَا تَطِيبُ نَفْسِي أَنْ يَرَانِي الْغُلَامُ قَدِ اسْتَغْنَى عَنِ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ لِمَ قَدْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ فَقَالَتْ إِنَّهُ ذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ أَرْضِعِيهِ يَذْهَبْ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَقَالَتْ وَاللهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ: ترجمہ۔ اس کا اوپر گذرا۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْخُلَنَّ عَلَيْهِنَّ أَحَدٌ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللهِ مَا نَرَى هٰذَا إِلَّا رُخْصَةً أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ

ترجمہ :- ام سلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی فرماتی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیبیاں انکار کرتی تھیں اس سے کہ کوئی ان کے گھر میں آئے اس طرح کا دودھ پی کر۔ اور

خَاصَّةً فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلَا رَائِيْنَا۔

جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہتی تھیں کہ ہم تو یہی جانتے ہیں کہ یہ خاص رخصت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالم کے لئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے ایسا دودھ پلا کر کسی کو نہیں لائے اور نہ ہم کو کسی کے سامنے کیا۔

فائدہ :۔ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور داؤد ظاہری کا مذہب یہ ہے کہ رضاعت کی حرمت ثابت ہو جاتی ہے بالغ کو دودھ پلا دینے سے بھی جیسے ثابت ہوتی ہے لڑکے کو دودھ پلانے سے اور استدلال کیا ہے انھوں نے اس حدیث سے اور تمام جہان کے علماء نے صحابہ کرام سے لگا کر تابعین و تبع تابعین وغیرہم تک اس کا خلاف کیا ہے اور سب نے آج تک یہی کہا ہے کہ حرمت نہیں ہوتی جب تک کہ دو برس کے اندر دودھ نہ پلایا جائے مگر ابو حنیفہ رح نے تمام جہان کے علماء سے خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اڑھائی برس تک جب دودھ پلایا جائے حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور زفر نے کہا ہے کہ تین برس تک اور امام مالک سے دو برس اور کچھ دن مروی ہیں۔ اور جمہور علماء نے استدلال کیا ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے کہ فرماتا ہے۔ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ۔ یعنی مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو دو برس کامل جو شخص کہ چاہئے کہ پوری کرے مدت دودھ پلانے کی اور استدلال کیا ہے انھی جمہور نے اس حدیث سے جو مسلم میں آگے آتی ہے کہ رضاعت مجاعت سے ہے اور تمام احادیث مشہورہ سے اور حدیث سہلا کو انھوں نے یقیناً خاص جانا ہے سہلہ کے ساتھ اور اسی لئے خلاف کیا جناب عائشہ صدیقہ کا تمام ازواج مطہرات نے۔ پس مذہب جماہیر علماء کا صحیح و قوی ہے قرآن اور احادیث کے رو سے اور مذہب حنفیہ کا مردود ہے نص قرآنی سے اور احادیث صحیحہ کے لحاظ سے اور مذہب جناب عائشہ صدیقہ کا شاذ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا کہ تم سالم کو دودھ پلادو اس میں قاضی نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ انھوں نے کسی برتن میں دودھ دوہکر پلا دیا ہو اور شاید حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی مراد ہو اور اس میں چھاتی کے چھونے کی حاجت نہ ہوئی ہو اور اسبات کو نووی نے بھی حسن کہا ہے اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ شاید چھونا بدن کا بقدر حاجت ضرورت کے وقت جائز رکھا جیسے حالت بلوغ میں دودھ پینا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ فَقَالَ اُنْظُرْنَ اِخْوَتَكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

ترجمہ۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرے نزدیک ایک شخص تھا تو آپ کو ناگوار ہوا اور آپ کے چہرہ پر میں نے غصہ دیکھا اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کہ یہ میرا دودھ شریک بھائی ہے آپ نے فرمایا کہ ذرا غور کیا کرو دودھ کے بھائیوں میں اس لئے کہ دودھ پینا وہی معتبر ہے جو بھوک کے وقت میں ہو یعنے ایام رضاعت میں ہو یعنے دو برس کے اندر۔

عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ بِاِسْنَادِ اَبِي الْاَحْوَصِ مَعْنٰى حَدِيْثِهِ غَيْرَ اَنَّهُمْ قَالُوْا مِنَ الْمَجَاعَةِ۔ وہی مضمون ہے فقط من و عن کا فرق ہے۔

بَابُ جَوَازِ وَطْءِ الْمَسْبِيَّةِ بَعْدَ الْاِسْتِبْرَاءِ وَاِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ انْفَسَخَ نِكَاحُهُ بِالسَّبْيِ

بعد استبرا کے قیدی عورت سے صحبت کرنا درست ہے اگرچہ اس کا شوہر بھی موجود ہو اور بمجرد قید ہونیکے نکاح ٹوٹ جانے کا بیان

عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ وَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ فَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَايَا فَكَاَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

ترجمہ۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک لشکر روانہ کیا اور وہ لوگ دشمن سے مقابل ہوئے اور ان سے لڑے اور غالب آئے اور اُن کی عورتیں قید کر لائے سو بعض یاروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کی صحبت کرنے کو برا جانا

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ ذٰلِكَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ اَیْ فَهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

اس وجہ سے کہ ان کے شوہر مشرکین موجود تھے سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری والمحصنات یعنے حرام ہیں عورتیں شوہر دل والیاں مگر جو تمہارے ملک میں آگئیں یعنے قید میں کہ وہ تم کو حلال ہیں جب ان کی عدت گذر جائے

فائدہ:۔ یعنے ایک حیض آجائے کہ یقین ہو جائے کہ حمل نہیں ہے کہ کسی کا بچہ کسی کو نہ لگ جائے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ یَوْمَ حُنَیْنٍ سَرِیَّةً بِمَعْنٰی حَدِیْثِ یَزِیْدَ بْنِ زُرَیْعٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِنْهُنَّ فَحَلَالٌ لَكُمْ وَلَمْ یَذْكُرْ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ :۔ وہی مضمون ہے۔

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ۔ وہی مضمون ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَصَابُوْا سَبْیًا یَوْمَ اَوْطَاسَ لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فَتَخَوَّفُوْا فَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ۔

ترجمہ:۔ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کچھ عورتیں قید میں ہاتھ لگیں غازیوں کے اوطاس کے دن اور ان کے شوہر تھے (یعنے کفار میں) اور صحابی ان کی صحبت سے اندیشہ کئے سو یہ آیت اتری والمحصنات۔

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ۔ وہی روایت ہے۔

فائدہ ۔ اوطاس ایک موضع ہے طائف کے نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوہر والی عورتیں کفار کی جب غازیوں کے ہاتھ آجائیں اور قید ہو جائیں تو ان کا نکاح ٹوٹ گیا اب جس کے مِلک میں آئیں تو بعد اس کے کہ ایک حیض آجائے ان سے صحبت بلا تردد و خطر روا ہے اور اگر قید کے وقت وہ حاملہ ہے تو وضع حمل کے بعد صحبت روا ہے اور معلوم ہوا کہ مذہب شافعی کا اور جو لوگ علماء سے ان کے موافق ہیں یہ ہے کہ قیدی عورت بت پرستوں اور ان مشرکوں کی جن کے پاس کتاب آسمانی نہیں ہے ان سے صحبت روا نہیں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں اور یہ عورتیں جو غزوہ اوطاس میں ہاتھ آئیں یہ بھی مشرکان عرب کی تھیں جو اہل کتاب

نہ تھے پس اس لئے ان کی تاویل کرتے ہیں شافعی اور اُن کے موافقین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ صحابہ کو جوان کی صحبت میں تامل ہوا تو بعد اسلام لانے کے ہوا۔ اور اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ ایک لونڈی ایک مسلمان کے نکاح میں تھی اور وہ بک گئی تو اب دوسرے خریدار کو اس سے صحبت روا ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ٹوٹ گیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ عام فرمایا ہے۔ اور باقی علماء کا مذہب ہے کہ نکاح باقی ہے اور یہ آیت خاص اُن ہی عورتوں کے لئے ہے جو قید میں آئی ہوں نہ ان کے لئے جو معرض بیع میں آئیں۔

بَابُ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ وَتَوَقِّي الشُّبُهَاتِ

لڑکا عورت کے شوہر یا مالک کا ہے اور شبہات سے بچنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ قَالَتْ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَوْلَهُ يَا عَبْدُ۔

ترجمہ:۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ دونوں نے جھگڑا کیا ایک لڑکے میں سعد نے عرض کی یا رسول اللہ یہ لڑکا میرے بھائی کا بچہ ہے کہ نام میرے بھائی کا عتبہ بن ابی وقاص ہے اور انھوں نے مجھ سے کہہ رکھا تھا کہ یہ میرا فرزند ہے اور آپ اس میں شبہات ملاحظہ فرمالیں۔ اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ لڑکا میرا بھائی ہے۔ کہ میرے باپ کے فراش پر اس کی لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا کہ مشابہ ہے بخوبی عتبہ کے ساتھ اور فرمایا کہ لے

عبد۔ لڑکا اسی کا ہے جس کے فراش پر پیدا ہوا اور زانی کو بے نصیبی اور محرومی ہے یا پتھر۔ اور اے سودہ زمعہ کی بیٹی تم اس سے چھپا کرو۔ پھر سودہ نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔ اور محمد بن زمعہ کی روایت میں یا عبد کا لفظ نہیں ہے۔

فائدہ: فراش اس عورت کو کہتے ہیں جس سے صحبت کی جائے خواہ نکاح یا ملک یمین سے غرض جب ایسی عورت سے لڑکا ہوا ایسی مدت میں کہ الحاق اُس کا شوہر سے یا اُس کے مالک سے ممکن ہو تو اسی کا تصور کیا جائے گا۔ اور سب احکام ولد کے اس پر جاری ہوں گے کہ باپ بیٹے دونوں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے خواہ وہ اپنے باپ کے مشابہ ہو یا نہ ہو۔ اور وہ مدت جس میں الحاق ممکن ہے چھ ماہ ہیں یعنے جب سے ان دونوں کا میل جول ہوا ہے خواہ نکاح سے ہو یا ملک یمین سے اس کے چھ ماہ بعد جو لڑکا ہو وہ اسی مرد کا تصور کیا جائے جس کے پاس یہ عورت ہے اور عورت فراش اس طرح ہوتی ہے کہ اگر وہ بیوی ہے تو صرف عقد نکاح سے فراش ہو جاتی ہے اور اس پر اجماع نقل کیا ہے مگر یہ شرط ہے البتہ کہ امکان وطی کا ہوئے بعد ثبوت فراش کے اور اگر بعد ثبوت فراش کے امکان وطی نہ ہوا مثلاً ایک مرد مغرب میں ہے اور عورت مشرق میں اور کسی نے اپنا وطن نہیں چھوڑا پھر چھ ماہ بعد میں یا اس کے بعد لڑکا پیدا ہوا تو وہ اس مرد کے ساتھ ملحق نہ ہوگا یعنے اس کا نہ کہلائے گا۔ یہ قول ہے امام مالک اور شافعی اور تمام علماء کا مگر ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے اس کا خلاف کیا ہے کہ انہوں نے امکان صحبت کو شرط نہیں رکھا بلکہ صرف عقد نکاح کو اس امر میں کافی جانا یہاں تک کہ اُن کا قول ہے کہ اگر طلاق دیدیا کسی عورت کو عقد کے بعد اور وطی کا ہونا ہرگز ممکن نہ تھا اور وہ عورت چھ ماہ کے بعد جنے تو لڑکا اسی طلاق دینے والے کا ہے اور یہ مذہب نہایت ضعیف اور لچر ہے اور ظاہر الفساد اور بین البطلان اور اس حدیث میں اُن کی کوئی دلیل نہیں اس لئے کہ یہ فرمانا آپ کا کہ ولد فراش کا ہے اور زانی کو محرومی ہے باعتبار غالب احوال کے ہے۔ غرض زوجہ کا حکم تو یہی ہے۔ اور لونڈی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک فراش ہوتی ہے جماع سے اور صرف ملک سے فراش نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ اگر مدت تک ملک یمین میں رہے اور مالک اُس کا اُس سے جماع نہ کرے اور نہ اقرار کرے وطی کا تو لڑکا اس لونڈی کا اس سے ملحق نہ کیا جائے گا۔ اور جب وطی کی وہ فراش ہوگئی پھر اب جو لڑکا ہوگا ایسی مدت میں کہ الحاق اس کا ممکن ہو وہ ملحق کر دیا جائیگا۔ اور ابوحنیفہ کا قول ہے کہ لڑکا اسکا آقا سے ملحق نہ ہوگا جب تک ایسا لڑکا نہ ہو کہ وہ مالک اس کو اپنا نہ کہے پھر جب ایسا لڑکا ایک ہو گیا اب جتنی اولاد ہو اسی کی سب سمجھی جائیگی مگر جب وہ کسی کی نفی کر دے (نووی)

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ مَعْمَرًا وَّابْنَ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيْثِهِمَا الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلَمْ يَذْكُرَا لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ؛-

ترجمہ :- زہری سے اسی اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی مگر معمر اور ابن عیینہ نے اپنی حدیثوں میں کہا کہ لڑکا فراش کا ہے اور زانی کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ :- اس حدیث میں عبد بن زمعہ کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کو زمعہ سے ملحق کر دیا یہ محمول ہے اس پر کہ معلوم ہو چکا تھا کہ وہ عورت فراش تھی زمعہ کی اور یہ ثبوت شائد زمعہ کے اقرار سے ہوا ہو کہ اُس نے اپنی زندگی میں کہا ہو۔ یا حضرت کو معلوم ہو اور اس حدیث میں دلیل ہے شافعی اور مالک کو ابی حنیفہ پر اس لئے کہ زمعہ کا کوئی پہلا فرزند اس لونڈی سے اس لڑکے کے سوا نہیں تھا۔ پس معلوم ہوا کہ شرط ٹھہرانا ایک ایسے لڑکے کی جس کا الحاق مالک کر چکا ہو جیسا قول ہے ابو حنیفہ کا۔ باطل ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔ ترجمہ اس کے معنے اوپر کی روایت سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وہی مضمون ہے

بَابُ الْعَمَلِ بِإِلْحَاقِ الْقَائِفِ الْوَلَدَ۔

قائف کی بات کا اعتبار کرنا الحاق ولد میں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ أَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ۔

ترجمہ :- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خوش خوش آئے کہ آپ کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا۔ اور فرمایا۔ کہ تم نے دیکھا کہ مجزز (یہ نام ہے قیافہ شناس کا) نے ابھی نگاہ کی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی طرف اور کہا کہ ان لوگوں کے پیر ایسے ہیں کہ ایک دوسرے کی جز ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ مَسْرُوْرًا فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِیَّ دَخَلَ عَلَیَّ فَرَاٰی اُسَامَۃَ وَزَیْدًا وَعَلَیْھِمَا قَطِیْفَۃٌ قَدْ غَطَّیَا رُءُوْسَھُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُھُمَا فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الْاَقْدَامَ بَعْضُھَا مِنْ بَعْضٍ۔

ترجمہ:۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک دن اور آپ خوش تھے۔ اور فرمایا کہ اے عائشہ کیا تو نے نہ دیکھا کہ مجزز مدلجی میرے پاس آیا اور اسامہ اور زید دونوں کو دیکھا اور یہ دونوں ایک چادر اس طرح اوڑھے تھے کہ سر اُن کا ڈھپا ہوا تھا اور پیر کھلے تھے تو اُس نے کہا کہ یہ پیر خبر ہیں ایک دوسرے کے (یعنے ایک باپ کے ہیں دوسرے بیٹے کے)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ دَخَلَ قَائِفٌ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاھِدٌ وَاُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ وَّزَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الْاَقْدَامَ بَعْضُھَا مِنْ بَعْضٍ فَسُرَّ بِذٰلِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعْجَبَہٗ فَاَخْبَرَ بِہٖ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا۔ **ترجمہ:۔** وہی مضمون ہے۔

عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِھِمْ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَکَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا۔

ترجمہ:۔ وہی مضمون اس سند سے مروی ہوا ہے اور اس میں یہ ہے کہ مجزز قیافہ شناس تھا۔

فائدہ:۔ مازری نے کہا ہے کہ جاہلیت کے لوگ اسامہ کی نسب میں طعن اور بدگمانی کیا کرتے تھے اس لئے کہ اسامہ بہت کالے تھے اور زید گورے اور یہی روایت کیا ہے ابوداؤد نے احمد بن صالحہ سے پھر جب اس قیافہ شناس نے کہد یا کہ اسامہ زید کا بیٹا ہے باوجود اختلاف رنگ کے اور جاہلیت کے لوگ اسکے کہنے پر اعتماد کرتے تھے تو آپ خوش ہوئے اس لئے کہ ان لوگوں کا طعن دور ہوگیا اور بدگمانی رفع ہوگئی اور احمد بن صالحہ کے سوا اور لوگوں نے یوں کہا ہے کہ زید گورے چٹے تھے اور اسامہ کی ماں ام ایمن تھیں اور ان کا نام برکت

تھا۔ اور وہ حبشیہ سیاہ فام تھی اور قاضی نے کہا یہ برکت بیٹی تھی محصن بن ثعلبہ کی واللہ اعلم۔
اور علماء کا اختلاف ہے قائف کے قول قبول کرنے میں سو ابو حنیفہ اور ان کے یاروں
اور ثوری اور اسحاق نے کہا ہے کہ قائف کا قول معتبر نہیں الحاق ولد میں۔ اور شافعی
اور جماہیر علماء نے کہا ہے معتبر ہے اور امام مالک کا مشہور قول ہے کہ لونڈیوں کی اولاد
میں معتبر ہے آزاد عورتوں کی اولاد میں معتبر نہیں۔ اور ایک روایت ان سے یہ ہے کہ
دونوں میں معتبر ہے اور دلیل امام شافعی کی یہی روایت مجزز قائف کی ہے اور یہ ان
کے تمام مخالفین پر حجت ہے اس لئے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خوش
ہونا صاف دلیل ہے کہ آپ نے اس کے قول کو معتبر جانا۔ اور اتفاق ہے ان لوگوں
کا جو قائف کے قول کو معتبر جانتے ہیں۔ اس پر کہ شرط ہے عادل ہونا قائف کا۔ اور
اس میں اختلاف ہے کہ ایک کا قول کافی ہے یا دو کی ضرورت صحیح یہی ہے کہ
ایک کا قول کافی ہے اور یہ حدیث بھی اسی پر دال ہے اور یہی قول ہے قاسم
مالکی کا اور امام مالک نے کہا ہے کہ دو کا ہونا ضروری ہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا
بھی یہی قول ہے مگر یہ حدیث اُن پر حجت ہے اور ضرور ہے کہ قائف خبردار اور
تجربہ کار ہو اور صورت الحاق ولد اور ضرورت قائف کی کہ مثلاً ایک لونڈی ایک
شخص نے خریدی اور قبل ایک حیض آجانے کے مشتری نے اُس سے صحبت کی۔ اور
بائع نے بھی اسی طہر میں صحبت کی تھی اور اس لونڈی کو چھ مہینے پر یا اس سے زیادہ
پر لڑکا ہوا مشتری کی صحبت سے اور چار برس کے اندر بائع کی صحبت سے۔ اور پھر
قائف کی طرف ہم نے رجوع کیا۔ اور اس نے ایک کے ساتھ ملحق کر دیا تو وہ لڑکا
اُسی کا ہو گیا۔ اور اگر اس کو شک رہا اور دونوں نے اس لڑکے کو کہا کہ ہمارا نہیں
تو وہ چھوڑ دیا جائے حد بلوغ تک اور بعد بلوغ کے جدھر میل کرے اسی کا سمجھا
جائے اور اگر قائف نے دونوں سے ملحق کیا تو عمر بن خطاب اور مالک۔ اور
شافعی کا مذہب یہی ہے کہ وہ بلوغ تک چھوڑ دیا جائے۔ پھر جدھر میل کرے اُس
کا تصور کیا جائے اور ابو ثور اور سحنون نے کہا ہے کہ وہ دونوں کا لڑکا تصور کیا
جائے گا۔ اور ماجشون اور محمد بن سلمہ نے کہا کہ جس کی شباہت اس میں زیادہ
پائی جائے اسی کا سمجھا جائے اور جو لوگ قائف کا قول معتبر نہیں جانتے وہ متنازع فیہ لڑکے کو کہتے
ہیں کہ دونوں سے ملحق کیا جائے اور دونوں مرد اس کے باپ تصور کئے جائیں اور یہ قول ابو
حنیفہ کا ہے اور اسی طرح اگر دو عورتیں آپس میں تنازع کریں تو بھی وہ دونوں اس کی ماں سمجھی جائیں
اور ابو یوسف علیہ الرحمۃ نے کہا کہ دو مردوں سے تو ملحق کیا جائے مگر عورتیں اگر جھگڑا کریں تو ایک
ہی سے ملحق کیا جائے اور اسحٰق نے کہا اُن دونوں میں قرعہ ڈال دیا جائے۔

بَابُ قَدْرِ مَا تَسْتَحِقُّهُ الْبِكْرُ وَالثَّيِّبُ مِنْ إِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عَقِبَ الزِّفَافِ۔

باکرہ اور ثیبہ کے پاس زفاف کے بعد شوہر کے ٹھہرنے کا بیان

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلٰى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي۔

ترجمہ: ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا تو آپ تین روز ان کے پاس رہے۔ اور پھر فرمایا کہ تم اپنے شوہر کے پاس کچھ حقیر نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں ایک ہفتہ تمہارے پاس رہوں اور اگر ایک ہفتہ تمہارے پاس رہا تو سب عورتوں کے پاس اپنی ایک ہفتہ رہوں گا۔ (اور پھر ان سب کے بعد تمہاری باری آئے گی)

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلٰى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ۔

ترجمہ: ابوبکر عبد الرحمن کے فرزند سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکاح کیا ام سلمہ سے اور ان کے پاس صبح کی تو فرمایا کہ تم اپنے گھر والے کے پاس حقیر نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں ایک ہفتہ تمہارے پاس رہوں، اور اگر چاہو تو تین روز اور پھر دورہ کروں انھوں نے عرض کی کہ تین ہی روز رہیے۔

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَخَذَتْ بِثَوْبِهِ فَقَالَ

ترجمہ: ابوبکر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکاح کیا ام سلمہ سے اور ان کے پاس آئے اور ارادہ کیا کہ نکلیں۔ تو

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتِ زِدْتُكِ وَحَاسَبْتُكِ بِهٖ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَ لِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ ۔

انھوں نے آپ کو پکڑ لیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس زیادہ ٹھیروں اور اس مدت کا حساب رکھوں اور باکرہ بیوی کے پاس سات دن ٹھہرنا چاہئے اور ثیبہ کے پاس تین دن۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ۔

ترجمہ:۔ وہی روایت اس سند سے مروی ہوئی۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا ذَكَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَذَكَرَ اَشْيَاءَ هٰذَا فِيْهِ قَالَ اِنْ شِئْتِ اَنْ اُسَبِّعَ لَكِ وَاُسَبِّعَ لِنِسَائِیْ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِیْ ۔

ترجمہ:۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا اور اس میں کئی چیزوں کا ذکر کیا کہ اس میں یہ بھی تھا کہ فرمایا اگر تم چاہو تو میں سات دن تک تمہارے پاس رہوں اور اگر سات دن تمہارے پاس رہوں گا تو اپنی اور بیبیوں کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَی الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا فَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَی الْبِكْرِ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ قُلْتُ اِنَّهٗ رَفَعَهٗ لَصَدَقْتُ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ السُّنَّةُ كَذٰلِكَ

ترجمہ:۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جب باکرہ سے نکاح کرے اور پہلے اس سے اس کے نکاح میں ثیبہ ہو تو اس باکرہ کے پاس سات روز تک رہے (اور بعد اس کے پھر باری مقرر کرے) اور جب ثیبہ سے نکاح کرے اور باکرہ اس کے نکاح میں ہوئے تو اس کے پاس تین دن رہے خالد نے کہا کہ اگر میں اس روایت کو مرفوع کہوں تو بھی سچ کہا مگر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ امر سنت ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّقِيْمَ عِنْدَ الْبِكْرِ سَبْعًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ وہی مضمون ہے۔

فائدہ:- ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تین ہی دن رہنا حضرت کا پسند فرمایا اس لئے کہ یہ تین دن مجرانہ ہوں گے اور خاص ان کے لئے رہیں گے۔ اور حضرت کا پھر جلد ایک ایک شب سب بیبیوں کے پاس رہ کر آنا ہوگا اور سات روز پسند نہ کئے اس لئے کہ سات سات روز کے بعد جو حضرت تشریف لائیں گے تو بہت مدت غیبت میں گذر جائے گی۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نئی دولہن کا حق اگر باکرہ ہے تو سات دن ہے اس کے بعد پھر شوہر برابر باری ایک ایک دن کی مقرر کردے اور اگر ثیبہ ہے تو تین دن اور ثیبہ کو اختیار ہے کہ اگر شوہر کو تین دن رکھے تو قضا نہیں اور پھر باری ایک ایک دن رہے گی اور اگر سات دن رکھے تو اس کی قضا ہوگی یعنے شوہر سات سات دن سب عورتوں کے پاس رہیگا اور یہی مذہب ہے شافعی اور ان کے موافقین کا جیسے امام مالک اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور ابن جریر ہیں اور یہی قول ہے جمہور علماء کا انہی حدیثوں کے روسے اور ابوحنیفہ نے اس کا خلاف کیا ہے مگر یہ احادیث ان پر رد کرنے کو کافی ہیں

باب القسم بين الزوجات وبيان ان السنة ان تكون لكل واحدة ليلة مع يومها

بیبیوں کی باری کا بیان

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ اِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِيْ اِلَى الْمَرْاَةِ الْاُوْلٰى اِلَّا فِيْ تِسْعٍ فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ يَاْتِيْهَا فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَمَدَّ يَدَهٗ اِلَيْهَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ زَيْنَبُ فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَتَقَاوَلَتَا حَتّٰى اسْتَخَبَتَا وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ

ترجمہ:- انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نو بیبیاں تھیں اور آپ جب ان میں باری کرتے تھے تو پہلی بیوی کے پاس نویں دن تشریف لاتے تھے اور بیبیوں کا قاعدہ تھا کہ جس کے گھر میں آپ ہوتے تھے اس کے گھر جمع ہوتی تھیں ایک دن آپ جناب عائشہ صدیقہ کے گھر تھے اور بی بی زینب آئیں اور آپ نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا اور انھوں نے عرض کی کہ زینب ہے

فَمَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى ذٰلِكَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ اُخْرُجْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاحْثُ فِىْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَخَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَلْاٰنَ يَقْضِى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ فَيَجِيْئُ اَبُوْ بَكْرٍ فَيَفْعَلُ بِىْ وَيَفْعَلُ فَلَمَّا قَضَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ اَتَاهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيْدًا وَقَالَ اَتَصْنَعِيْنَ -

سو آپ نے ہاتھ کھینچ لیا۔ اور بی بی عائشہ اور زینب کے بیچ میں تکرار ہونے لگی۔ یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، اور نماز کی تکبیر ہو گئی۔ اور ابوبکر ان کے قریب سے گزرے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ نماز کو نکلئے اور ان کے منہ میں خاک ڈالئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ اب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکیں گے تو حضرت ابوبکر آن کر مجھ پر ایسا ویسا خفا ہوں گے۔ پھر جب آپ نماز پڑھ چکے تو ابوبکر ان کے پاس آئے اور اُن کو بہت سخت کہا اور فرمایا کہ تو ایسا کرتی ہے (یعنے حضرت کے آگے چیختی۔ آواز بلند کرتی ہے۔)

فائدہ:۔ اس حدیث میں کئی فوائد ہیں۔ اوّل یہ کہ مستحب ہے شوہر کو کہ ہر ایک کی باری میں اُس بیوی کے گھر جائے اور یہی افضل ہے اور اگر اپنے گھر ہر ایک کو باری باری بلا لے تو بھی روا ہے۔ دوسری یہ کہ جس کی باری نہ ہو شوہر کو رات میں اس کے گھر جانا منع ہے اور شافعیہ کے نزدیک حرام ہے۔ مگر بضرورت جیسے سکرات موت ہو یا اور کوئی شدید ضرورت۔ تیسری یہ کہ ہاتھ بڑھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس خیال سے تھا کہ آپ نے جانا کہ یہ جناب عائشہ ہیں۔ جن کی باری تھی اور رات کا وقت تھا اور گھروں میں چراغ نہ تھا پھر جب آپ کو معلوم ہوا کہ یہ وہ نہیں تو ہاتھ کھینچ لیا۔ اس سے تقویٰ اور بندگی حضرت کی معلوم ہوئی اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایسا اتفاق کبھی بیبیوں کی رضامندی سے ہوتا تھا۔ چوتھی یہ کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق اور ملاطفت اس سے معلوم ہوئی کہ آپ نے ان کے آواز بلند کرنے پر عتاب نہ فرمایا اور ابوبکر نے جو فرمایا کہ اُن کے مونہہ میں خاک ڈالو یہ ایسی بات ہے جیسے کہتے ہیں اس بات پر خاک ڈالو پانچویں ثابت ہوئی اس سے فضیلت ابوبکر صدیق کی اور نظر کرنا اُن کا مصالحہ امور میں بھی۔ معلوم ہوا کہ روا ہے بطور مصلحت کے کوئی حکم دینا رفیق کا اپنے افضل سردار کو۔ اور نو بیبیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جن کو چھوڑ کر آپ نے وفات فرمائی یہ ہیں

جناب عائشہؓ صدیقہ کہ سب سے زیادہ فقیہہ اور محبوبہ تھیں آپ کی اور حفصہ اور سودہؓ اور زینبؓ اور ام سلمہ اور ام حبیبہ اور میمونہ اور جویریہ اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

بَابُ جَوَازِ هِبَتِهَا نَوْبَتَهَا لِضَرَّتِهَا۔

اپنی باری سوکن کو ہبہ کرنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ فِيْ مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مِنِ امْرَاَةٍ فِيْهَا حِدَّةٌ قَالَتْ فَلَمَّا كَبِرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِيْ مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْسِمُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ

ترجمہ: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کسی عورت کو ایسا نہیں دیکھا کہ آرزو کرتی میں اس کے جسم میں ہونے کی سودہ سے بڑھ کر وہ ایک ایسی عورت تھیں کہ اُن کے مزاج میں بڑی تیزی تھی۔ پھر جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو اپنی باری عائشہ کو دیدی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی باری عائشہ کو دی سو حضرت جناب عائشہ کے پاس دو روز رہتے ایک اُن کے دن ایک سودہ کے دن میں۔

فائدہ: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں اُن کے جسم میں ہوتی مراد اس سے یہ ہے کہ میں آرزو کرتی ہوں کہ اُن کی سی تیزی اور حدت میرے مزاج ہوتی اور اس میں گویا انھوں نے سودہ کا وصف بیان فرمایا اور مدح کی اور اس حدیث سے اپنی باری کا دیدینا اپنے سوت کو جائز ہوا اور یہ بھی روا ہے کہ باری اپنی زوج کو دیدے کہ وہ جسے چاہے وہ دے۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ قَالَتْ وَكَانَتْ اَوَّلَ امْرَاَةٍ تَزَوَّجَهَا بَعْدِيْ۔

ترجمہ: وہی مضمون ہے اور شریک کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ سودہ پہلی بی بی تھیں جن سے میرے بعد آپ نے نکاح کیا تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقُولُ وَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ قَالَتْ قُلْتُ وَاللّٰهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ ۔

ترجمہ:۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں ان عورتوں پر بہت رشک کھایا کرتی تھی جو اپنی جان کو ہبہ کر دیتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور میں کہتی تھی کہ عورت اپنی جان کو کیونکر ہبہ کرتی ہوگی پھر جب یہ آیت اتری ترجی سے اخیر تک یعنی جس کو چاہے تو اے نبی دور کر اپنے سے اور جس کو چاہے جگہ دے اپنے پاس اون میں سے تو میں نے حضرت سے کہا کہ قسم ہے اللہ پاک کی کہ میں دیکھتی ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ آپ کی آرزو کے موافق جلد حکم فرماتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ أَمَا تَسْتَحِي امْرَأَةٌ تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ فَقُلْتُ إِنَّ رَبَّكَ لَيُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ

ترجمہ:۔ وہی مضمون ہے اس کے سرے پر یہ ہے کہ عورت شرم نہیں کرتی کہ ہبہ کرتی ہے اپنی جان کو کسی مرد کے لئے:۔

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا هٰذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوا وَلَا تُزَلْزِلُوا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ

ترجمہ:۔ عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ ہم حاضر ہوئے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ سرف میں جنازہ پر میمونہ کے جو بی بی تھیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ خیال رکھو یہ بی بی صاحبہ ہیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سو

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ الَّتِيْ لَا يَقْسِمُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ۔

جب تم نے ان کا جنازہ مبارک اٹھانا تو ہلانا ڈلانا نہیں۔ اور بہت نرمی سے چلنا اور بات یہ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نو بیبیاں تھیں اور ان میں سے آٹھ کے لیے باری مقرر تھی اور ایک لئے نہیں اور عطا نے کہا کہ وہ صفیہ تھیں۔

فائدہ :۔ عطا کو وہم ہوا حقیقت میں وہ بی بی جن کی باری نہ تھی جناب سودہ تھیں جیسا اوپر کی روایتوں میں گذر گیا اور عطا کا اس میں اختلاف ہے کہ وہ بی بی کون تھیں جنھوں نے اپنی جان ہبہ کر دی تھیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو زہری نے کہا حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں اور کسی نے کہا ام شریک تھیں کسی نے کہا زینب بنت خزیمہ تھیں۔

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ عَطَاءٌ وَكَانَتْ اٰخِرُهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِيْنَةِ۔

ترجمہ :۔ ابن جریج سے اسی سند سے مروی ہے کہ عطا نے کہا وہ سب کے آخر میں متوفی ہوئی تھیں اور انھوں نے مدینہ میں وفات پائی تھیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّيْنِ

دیندار سے نکاح کرنے کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے نکاح کیا جاتا ہے چار سبب سے۔ اس کے مال کے لئے اور جمال کے لیے اور حسب کے لئے اور دین کے لئے سو تو دیندار پر فتح حاصل کر تیرے ہاتھ میں خاک بھرے۔

فائدہ :۔ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کی عادت یہ ہے کہ مال وجمال حسب کے طالب ہوتے ہیں سو دیندار کو لازم ہے کہ ان سب خصلتوں سے

دین کو مقدم جانے کہ صحبت میں اس کی صحبت نیک حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی نیت کی برکت سے حسن خلق اور حسن معاشرت بھی عنایت کرے اور بسبب نیکی کے فتنہ دنیویہ اور فتن دینیہ سے محفوظ رہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ الْبِكْرِ۔

باکرہ سے نکاح مستحب ہونے کا بیان

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرٌ اَمْ ثَيِّبٌ قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اَخَوَاتٍ فَخَشِيْتُ اَنْ تَدْخُلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَاكَ اِذًا اِنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

ترجمہ: عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے جابر نے خبر دی کہ میں نے نکاح کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور میں آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا کہ اے جابر تم نے نکاح کیا میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا باکرہ سے یا بیوہ سے میں نے عرض کی کہ بیوہ سے آپ نے فرمایا باکرہ سے کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ میری کئی بہنیں ہیں سو مجھے خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے ان کی پرورش سے مانع ہو جائے تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہ خیال ہے تو خیر پھر فرمایا۔ کہ عورت سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے دین کے لئے مال کے لئے جمال کے لئے سو تو دین کو مقدم رکھ تیرے دونوں ہاتھ میں خاک بھرے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَاَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْعَذَارٰى وَلِعَابِهَا

قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَإِنَّمَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ ::: ترجمہ۔ وہی مضمون ہے اور اس میں مال وجمال وغیرہ کا ذکر نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ أَوْ قَالَ سَبْعَ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ أَوْ قَالَ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ أَوْ سَبْعَ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ أَوْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَجِيءَ بِامْرَأَةٍ تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ قَالَ فَبَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْ قَالَ لِي خَيْرًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الرَّبِيعِ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے وہی مضمون مروی ہے۔ اخیر میں ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی (یہ جابر کے والد ہیں جنگ احد میں شہید ہوئے ہیں) اور نو یا سات لڑکیاں چھوڑ گئے تو مجھے پسند نہ آیا کہ میں ان کے برابر ایک لڑکی بیاہ لاؤں اور میں نے چاہا کہ ایسی عورت لاؤں جو ان کی خدمت کرے اور ان کی خبر لے سو حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے۔ یا کوئی اور دعائے خیر فرمائی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں یہاں تک مذکور ہے کہ میں نے ایسی عورت کی جو ان کی خدمت کرے

إِلَى قَوْلِهِ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ قَالَ أَصَبْتَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ ۔

اور اُن کی کنگھی کرے۔ اور آپ نے فرمایا خوب کیا۔ اور اُس کے بعد کا ذکر نہیں۔

فائدہ:۔ اس حدیث سے فضیلت باکرہ کے نکاح کی ثابت ہوئی۔ اور جواز اپنی عورت سے کھیلنے کا اور ہنسنے کا پایا گیا۔ اور اگر کوئی مصلحت اور نہ ہو تو باکرہ ثیبہ سے افضل ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا أَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ يَا جَابِرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَقَالَ أَبِكْرًا تَزَوَّجْتَهَا أَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ قَالَ وَقَالَ إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جہاد میں پھر جب لوٹ کر آئے تو میں نے اپنے اونٹ کو جلدی چلایا اور وہ بڑا سست تھا سو ایک سوار میرے پیچھے سے آیا اور میرے اونٹ کو اپنی چھڑی سے ایک کونچا دیا جو ان کے پاس تھی اور میرا اونٹ ایسا اچھا چلنے لگا کہ دیکھنے والے نے اس سے بہتر نہ دیکھا۔ اور میں نے پھر کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور آپ نے فرمایا کہ اے جابر تم کو کیا جلدی ہے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری نئی نئی شادی ہوئی ہے آپ نے فرمایا کیا باکرہ سے یا ثیبہ سے۔ میں نے کہا ثیبہ سے۔ آپ نے فرمایا باکرہ سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔ پھر

جب ہم مدینہ پر آئے چلے کہ داخل ہوں آپ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ آ جائے یعنے عشا کا وقت تا کہ سر میں کنگھی کرے پریشان بالوں والی اور استرہ لے جس کا شوہر باہر گیا ہو پھر فرمایا آپ نے کہ جب گیا تو تو پھر جماع ہے جماع ہے (یعنے تکثیر امت کے لئے نہ صرف لذت کے لئے)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَاَبْطَاَ بِيْ جَمَلِيْ فَاَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَاْنُكَ قُلْتُ اَبْطَاَ بِيْ جَمَلِيْ وَاَعْيٰى فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ فَحَجَنَهٗ بِمِحْجَنِهٖ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَكُفُّهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ اِنَّ لِيْ اَخَوَاتٍ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ امْرَاَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ اَتَبِيْعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّيْ بِاُوْقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا ایک جہاد میں۔ اور میرے اونٹ نے دیر لگائی۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا۔ اے جابر! میں نے عرض کی ہاں! آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کی کہ میرے اونٹ نے دیر لگائی اور تھک گیا۔ اس سے میں پیچھے رہ گیا سو آپ اترے اور آپ نے اپنی ٹیڑھی کونے کی لکڑی سے اس کو ایک کونچا دیا۔ پھر فرمایا سوار ہو۔ میں سوار ہوا اور میں نے اپنے کو دیکھا کہ میرا اونٹ اس قدر تیز ہو گیا کہ میں اس کو روکتا تھا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم نے نکاح کیا۔ میں نے عرض کی کہ ہاں! آپ نے فرمایا باکرہ یا ثیبہ۔ میں نے عرض کی ثیبہ۔ آپ نے فرمایا باکرہ کی

اَلْآنَ حِيْنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لِيْ أُوْقِيَّةً فَوَزَنَ لِيْ بِلَالٌ فَأَرْجَحَ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا وَلَّيْتُ قَالَ ادْعُ لِيْ جَابِرًا فَدُعِيْتُ فَقُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ فَقَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ ۔

سے کیوں نہ کیا۔ کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔ میں نے عرض کی کہ میری کتنی بہنیں ہیں۔ اس لئے میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کروں جو ان سب کو جمع رکھے (یعنے پریشان نہ ہونے دے) اور اُن کی کنگھی کرے اور ان کی خدمت کرے تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھر جانے والے ہو پھر جب گھر جاؤ تو جماع ہی جماع ہے پھر فرمایا کہ تم اپنا اونٹ بیچتے ہو میں نے کہا کہ ہاں پھر آپ نے اُسے ایک اوقیہ چاندی کے عوض میں خرید لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میں دوسرے دن صبح کو پہونچا۔ اور مسجد پر آیا اور اُن کو مسجد کے دروازے پر پایا تو فرمایا کہ تم ابھی آئے۔ میں نے عرض کی ہاں! آپ نے فرمایا اونٹ کو یہاں چھوڑ دو اور مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھو (اس سے ثابت ہوا کہ سفر سے آئے تو پہلے مسجد میں جاکر دوگانہ ادا کرے یہی مسنون ہے) پھر میں گیا اور دو رکعت ادا کی اور پھرا۔ اور آپ نے بلال کو حکم فرمایا کہ مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دیں۔ پھر انھوں نے تول دی۔ اور جھکتی ڈنڈی تولی (یعنے زیادہ دی) پھر میں جب چلا۔ اور پیٹھ موڑی تو پھر بلایا۔ اور میں نے خیال کیا کہ اب میرا اونٹ مجھے پھیر دیں گے اور اس سے بڑھ کر کوئی شے مجھے ناپسند نہ تھی تو مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اپنا اونٹ بھی لے جاؤ اور قیمت بھی تم کو دی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ مَسِيْرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلٰى نَاضِحٍ لِيْ إِنَّمَا هُوَ فِيْ أُخْرَيَاتِ النَّاسِ قَالَ

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور میں ایک پانی لانے والے اونٹ پر سوار تھا۔ سب

فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ نَخَسَهُ أُرَاهُ قَالَ بِشَيْءٍ كَانَ مَعَهُ قَالَ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسَ يُنَازِعُنِي حَتّٰى إِنِّي لَأَكُفُّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ قَالَ وَقَالَ لِي أَتَزَوَّجْتَ بَعْدَ أَبِيكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ثَيِّبًا أَمْ بِكْرًا قَالَ قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُضَاحِكُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا قَالَ أَبُو نَضْرَةَ وَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ افْعَلْ كَذَا وَكَذَا وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ ۔

لوگوں کے پیچھے سو ہے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مارا یا فرمایا چلایا میں گمان کرتا ہوں کسی ایسی چیز سے مارا جو ان کے پاس تھی پھر تو وہ سب لوگوں سے آگے چل نکلا۔ (یہ معجزہ تھا آپ کا) اور مجھ سے گویا لڑتا تھا اور میں اس کو روکتا تھا۔ پھر فرمایا۔ تم اسے میرے ہاتھ بیچتے ہو اتنی قیمت پر اللہ تم کو بخشے پھر فرمایا کہ تم اسے میرے ہاتھ بیچتے ہو اتنی قیمت پر اللہ تم کو بخشے۔ میں نے عرض کی کہ وہ آپ کا ہے۔ پھر فرمایا کیا تم نے نکاح کیا۔ اپنے باپ کے پیچھے میں نے کہا ہاں۔ آپ نے پوچھا کہ ثیبہ یا باکرہ۔ میں نے کہا ثیبہ۔ آپ نے فرمایا باکرہ کیوں نہ کی۔ کہ وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے۔ ابو نضرہ نے کہا کہ یہ مسلمانوں کا تکیہ کلام ہے کہ تم ایسا کرو اللہ تم کو بخشے (غرض اسی طرح حضرت نے بھی ان سے فرمایا)

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ

عورتوں کے ساتھ خلق کرنے کا حکم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ

ترجمہ :۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت پسلی کی ہڈی

لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا۔

سے پیدا ہوئی ہے اور وہ کبھی تجھ سے سیدھی چال نہ چلے گی پھر اگر تو اس سے کام لے تو لئے جا اور وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہے گی۔ اور اگر تو اس کو سیدھا کرنے چلا تو توڑ ڈالے گا۔ اور توڑنا اس کا طلاق دینا ہے۔

فائدہ:۔ یعنے عورتوں کی کج روی اور بدمزاجی پر صبر کرنا ضروری ہے اور آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بائیں پسلی سے حضرت حوا کی پیدائش ہے پھر پسلی کا اثر کجی ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لِيَسْكُتْ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ اسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر اس کو ضروری ہے کہ جب کوئی امر پیش آئے تو اچھی بات کہے نہیں تو چپ رہے اور عورتوں سے خیر خواہی کرو اس لئے کہ وہ پسلی سے بنی ہے اور پسلی میں اونچی پسلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے۔ پھر اگر تو اسے سیدھا کرنے لگا تو توڑ دیا اور اگر یوں ہی چھوڑ دیا تو ہمیشہ ٹیڑھی رہی خیر خواہی کرو عورتوں کی۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ أَوْ قَالَ غَيْرَهُ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دشمن نہ رکھے کوئی مومن مرد کسی مومن عورت کو اگر اس میں ایک عادت ناپسند ہوگی تو دوسری پسند بھی ہوگی یا سوا اس کے اور کچھ فرمایا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ :۔ وہی مضمون ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا الدَّهْرَ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر حوّا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت نہ کرتی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ لَمْ یَخْبُثِ الطَّعَامُ وَلَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا الدَّهْرَ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ کہ فرمایا آپ نے اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کوئی کھانا نہ سڑتا اور کوئی گوشت بھی۔ اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی کبھی خیانت نہ کرتی۔

فائدہ:۔ حوّا کو حوّا اس لئے کہا کہ وہ ہر حیّ کی ماں ہیں اور بنی اسرائیل نے من و سلوی باسی بنا کر رکھا وہ سڑنے لگا اور حوّا نے ترغیب دی درخت ممنوعہ کے کھلانے میں اس کا اثر ہر دختر میں رہا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْیَا مَتَاعٌ وَّخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کام نکالنے کی چیز ہے۔ اور بہتر کام نکالنے کی چیز دنیا میں نیک عورت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ کَالضِّلَعِ اِذَا ذَهَبْتَ تُقِیْمُهَا کَسَرْتَهَا وَاِنْ تَرَکْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِیْهَا عِوَجٌ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت پسلی کی مانند ہے اگر تو اسکو سیدھا کرنا چاہے تو توڑ ڈالیگا۔ اور اگر چھوڑ دے تو تیرا کام نکلے اور وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی ہی رہے۔

عَنِ ابْنِ اَخِی الزُّهْرِیِّ عَنْ عَمِّہٖ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ سَوَآءً:۔ وہی مضمون ہے۔

كِتَابُ الطَّلَاقِ
طلاق کے مسائل

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَ بَعْدُ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللهُ اَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بی بی کو طلاق دیا۔ اور وہ حائضہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں۔ اور حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اُسے حکم دو کہ رجوع کرے اور اُس کو رہنے دے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے اور پھر حیض آئے اور پھر پاک ہو پھر چاہے روک رکھے چاہے طلاق دے قبل اس کے کہ اُسے ہاتھ لگائے اور یہی عدت ہے جس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے طلاق کا حکم کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَةً لَّهٗ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيْقَةً وَّاحِدَةً فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ

ترجمہ:۔ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بی بی کو طلاق دیا (حالت حیض میں)۔ اور حکم کیا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رجوع کرے اور اُس کو رکھے یہاں تک کہ وہ حیض

تَحِيضُ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ
يُمْهِلُهَا حَتَّى تَطْهُرَ حَيْضَتِهَا
فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا
حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا
فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ
أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَزَادَ ابْنُ
رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ
إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ
أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ
مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَرَنِي بِهَذَا وَإِنْ كُنْتَ
طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ
عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا
غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللَّهَ فِيمَا
أَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ
قَالَ مُسْلِمٌ جَوَّدَ اللَّيْثُ فِي
قَوْلِهِ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً۔

سے پاک ہو اور پھر حائضہ ہو اُن
کے پاس دوسری بار اور پھر اسے
مہلت دی جائے۔ یہاں تک
کہ پاک ہو دوسرے حیض سے
پھر اگر ارادہ ہو طلاق کا تو طلاق
دے۔ جب وہ پاک ہو جماع
سے پہلے۔ غرض یہی عدت ہے
جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے
کہ اس کے حساب سے عورتوں
کو طلاق دیا جائے۔ اور ابن
رمح نے اپنی روایت یہ زیادہ
کیا ہے کہ عبداللہ سے جب یہ مسئلہ
پوچھا جاتا تھا تو وہ کہتے تھے۔ کہ
تو نے اپنی عورت کو ایک یا دو
طلاق دیئے ہیں (تو رجوع
ہو سکتا ہے) اس لئے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے اس کا حکم دیا تھا۔ اور اگر
تو نے تین طلاق دیئے ہیں تو وہ عورت تجھ پر حرام ہو گئی جب تک کہ وہ دوسرے
مرد سے نکاح نہ کرے سوا تیرے اور نافرمانی کی تو نے اللہ کی اس طلاق کے
بارے میں جو تیری عورت کے لئے تجھے سکھایا تھا مسلم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ
اس روایت میں ایک طلاق کا لفظ جو لیث نے کہا خوب کہا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ
حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا
ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى
فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَوْ يُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا
الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ

قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا صَنَعَتِ التَّطْلِيقَةُ قَالَ وَاحِدَةٌ اعْتَدَّ بِهَا.

ترجمہ:۔ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا اخیر میں یہ زیادہ ہے کہ عبیدہ اللہ نے نافع سے پوچھا کہ وہ طلاق کیا ہوا (یعنے جو حیض میں دیا تھا) انھوں نے کہا کہ ایک گنا گیا۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عُبَيْدِ اللّٰهِ لِنَافِعٍ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى فِي رِوَايَتِهِ فَلْيَرْجِعْهَا وَقَالَ اَبُو بَكْرٍ فَلْيُرَاجِعْهَا۔

ترجمہ:۔ عبیداللہ سے اس سند سے وہی مضمون مروی ہے۔ اور اس میں عبیداللہ کا قول مذکور نہیں جو اوپر کی روایت میں تھا۔

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ اَمَّا اَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ وَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا وَاَمَّا اَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيمَا اَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَاَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ:۔ ترجمہ:۔ وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہو چکا اتنی بات اخیر میں زیادہ ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ اگر تو نے اپنی عورت کو تین طلاق دیئے تو طلاق میں اپنے رب کی نافرمانی کی اور وہ عورت تجھ سے جدا ہو گئی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً مُسْتَقْبَلَةً

سِوَى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا قَالَ فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :- **ترجمہ** وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار گذرا اس میں یہ ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض میں طلاق دینا سن کر غصہ فرمایا اور اخیر میں یہ ہے کہ عبداللہ بن عمر نے اس سے رجوع کیا جیسا کہ حضرت نے حکم دیا تھا۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَاجَعْتُهَا وَحُسِبَتْ لَهَا التَّطْلِيقَةُ الَّتِي طَلَّقْتُهَا۔

ترجمہ :- وہی مضمون ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اس طلاق کو میں نے حساب میں رکھا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا ؛

ترجمہ :- وہی مضمون ہے۔ اور اس میں اخیر میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا حکم دو اس کو کہ رجوع کرے پھر طلاق دے اس کو حالت طہر میں یا حالت حمل میں۔

فائدہ :- اس روایت کی وجہ سے امت کا اجماع ہے کہ حالت حمل میں طلاق دینا حرام ہے بغیر رضائے عورت کے پھر اگر کسی نے دیا تو گنہگار ہوا۔ اور طلاق پڑ گیا اور اس سے رجوع کرنے کا حکم نے شافعیہ کے نزدیک واجب نہیں ہے۔ اور یہی قول ہے اوزاعی اور ابوحنیفہ اور تمام کوفیوں اور امام احمد وغیرہ کا اور امام مالک کے نزدیک واجب ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا کہ طلاق میں تاخیر کرے اس طہر کے بعد دوسرے طہر تک تو اس لئے کہ رجوع طلاق کے لئے واقع نہ ہو اور مقصود یہ تھا کہ ایک زمانہ تک عورت اس کے پاس رہے تو شاید طلاق سے شرمندہ ہو اور پھر طلاق کی نوبت نہ آئے اور اس مدت میں اللہ تعالیٰ آپس میں شاید اتفاق دیدے اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ طلاق ایسی طہر میں ہوئے کہ جس میں صحبت نہ کی ہو تاکہ بسبب حمل کے عدت طویل نہ ہو جائے اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ طلاق دینا ایسے طہر میں جس میں صحبت ہو چکی ہو حرام ہے اسی حدیث کی رو سے اور یہ جو فرمایا کہ پھر چاہے طلاق دے چاہے رکھ لے اس سے معلوم ہوا ہوا کہ طلاق پڑ گئی اور یہ رجوع کرنا مستحب ہے۔

کہ طلاق میں گناہ نہیں مگر کراہت ہے چنانچہ حدیث مشہور میں وارد ہوا ہے کہ ابغض حلال اللہ تعالیٰ کے آگے طلاق ہے اور یہ جو فرمایا کہ یہی عدت ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا حکم فرمایا اس سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اور مالک نے اس پر کہ اقراء عدت کے اطہار ہیں اس لئے کہ حضرت نے حکم دیا طہر میں طلاق دو اور فرمایا کہ یہی عدت ہے جس کا اللہ پاک نے حکم دیا اور یہ بخوبی معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حیض میں طلاق دینے کا حکم نہیں کیا بلکہ حرام کیا ہے اور اہل لغت اور فقہ اور اصول کا اجماع ہے کہ اقراء سے طہر اور حیض دونوں مراد ہوسکتے ہیں اور قرآن میں جو آیا ہے۔ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ۔ اس میں ابوحنیفہ اور بعضوں کا قول ہے کہ مراد اس سے حیض ہے اور یہی مروی ہے عمر اور علی اور ابن مسعود سے۔ اور یہی ایک روایت ہے امام احمد سے اور شافعی اور مالک کا قول ہے کہ مراد اس سے طہر ہے اُن کے نزدیک عدت تمام ہو جاتی ہے۔ دو طہر کامل اور تیسرے کے شروع ہونے سے اور یہ جو اخیر کی روایت میں فرمایا کہ طلاق دے حالت طہر میں یا حالت حمل میں اس سے جائز ہوا طلاق دینا حاملہ کا کہ جس کا حمل معلوم ہو گیا ہو اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ابن منذر نے کہا ہے کہ یہی قول ہے اکثر علما کا جیسے طاؤس اور حسن اور ابن سیرین وغیرہم ہیں اور بعض مالکیہ نے کہا ہے حرام ہے طلاق دینا حالت حمل میں۔ اور ایک روایت میں حسن بصری سے مکروہ بھی آیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً أُخْرٰى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقُ بَعْدُ أَوْ يُمْسِكُ

ترجمہ اس کا اوپر کے تراجم سے معلوم ہو سکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مَكَثْتُ عِشْرِيْنَ سَنَةً يُحَدِّثُنِيْ مَنْ لَا أَتَّهِمُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ فَأُمِرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَجَعَلْتُ لَا أَتَّهِمُهُمْ وَلَا أَعْرِفُ الْحَدِيْثَ

ترجمہ:۔ ابن سیرین نے کہا بیس برس تک مجھ سے ایک شخص روایت کرتا تھا کہ ابن عمر نے اپنی عورت کو تین طلاق دیئے حالت حیض میں اور میں اس راوی کو متہم نہ جانتا تھا۔ جو اس نے روایت کیا کہ

مراد ہو سکے لفظوں کے دونوں معنی

حَتّٰی لَقِیْتُ اَبَا غَلَّابٍ یُوْنُسَ بْنَ جُبَیْرٍ الْبَاهِلِیَّ وَکَانَ ذَا ثَبَتٍ فَحَدَّثَنِیْ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَحَدَّثَهٗ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تَطْلِیْقَةً وَهِیَ حَائِضٌ فَاُمِرَ اَنْ یُّرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ اَفَحُسِبَتْ عَلَیْهِ قَالَ فَمَهْ اَوَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ رجوع کرے اس عورت سے اور میں اس کی اس روایت کو نہ متہم کرتا تھا۔ اور نہ حدیث کو بخوبی جانتا تھا (کہ صحیح کیا ہے) یہاں تک کہ میں ابو غلاب یونس بن جبیر باہلی سے ملا اور وہ پکے آدمی تھے سو انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میں نے ایک طلاق دیا تھا اور وہ حائضہ تھی اور مجھے رجعت کا حکم دیا پھر میں نے ابن عمر سے پوچھا۔ (یہ قول ہے یونس کا) کہ وہ طلاق بھی تم نے حساب میں رکھا (یعنے اگر دو طلاق دو تو وہ ملاکر تین پورے ہوجائیں) انھوں نے کہا کیوں نہیں کیا وہ عاجز ہوگیا یا احمق ہوگیا (یہ عبداللہ نے اپنے آپ کو خود کہا) یعنے اگر اس طلاق کو نہ گنوں تو حماقت ہے۔

عَنْ اَیُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَسَاَلَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ:۔ وہی مضمون ہے۔

عَنْ اَیُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ فَسَاَلَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّرَاجِعَهَا حَتّٰی یُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِّنْ غَیْرِ جِمَاعٍ وَقَالَ یُطَلِّقُهَا فِیْ قُبُلِ عِدَّتِهَا۔

ترجمہ:۔ وہی مضمون اس سند سے مروی ہوا اس کے اخیر میں ہے کہ آپ نے فرمایا رجوع کرے اور پھر طلاق دے طہر میں بغیر جماع کے اور فرمایا کہ طلاق دے عدت کے شروع میں۔

فائدہ:۔ اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ اقراء عدت کے اطہار ہیں۔ اور جب طہر میں طلاق دیا۔ اسی وقت سے عدت شروع ہوگئی۔ اس لئے کہ طلاق حیض میں حرام ہے اور اگر حیض میں کسی نے طلاق دیا تو وہ حیض تو بالاجماع عدت میں شمار نہ ہوگا۔ اور عدت جب ہی شروع ہوگی کہ جب طہر میں طلاق دے پس طہر ہی سے شمار عدت کا ضروری ہے۔

عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ تَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَهْ أَوَإِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ:-

ترجمہ:- یونس بن جبیر نے کہا کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دیا حیض میں تو انھوں نے فرمایا کہ کیا تو عبداللہ بن عمر کو جانتا ہے کہ اُس نے بھی اپنی عورت کو حیض میں طلاق دیا تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور پوچھا تو آپ نے حکم دیا کہ اُس سے رجوع کرے اور پھر سرے سے عدت شروع کرے پھر میں نے ان سے پوچھا کہ جب کسی نے حیض میں طلاق دیا تو وہ طلاق بھی شمار کی جائے گی۔ انھوں نے کہا کہ چپ رہ کیا وہ عاجز ہو گیا ہے یا احمق ہو گیا ہے جو اُس کو شمار نہ کرے گا (یعنے ضرور شمار ہو گی)۔

عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَتَحْتَسِبُ بِهَا فَقَالَ مَا يَمْنَعُهُ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ:- وہی مضمون ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ امْرَأَتِهِ الَّتِي طَلَّقَ قَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا لِطُهْرِهَا قَالَ فَرَاجَعْتُهَا

ثُمَّ طَلَّقْتَهَا لِطُهْرِهَا قُلْتُ فَاعْتَدَدْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ الَّتِي طَلَّقْتَ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا لِيَ لَا أَعْتَدُّ بِهَا وَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ :- انس بن سیرین سے وہی مضمون مروی ہوا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَحُسِبَتْ تِلْكَ التَّطْلِيقَةُ قَالَ فَمَهْ :- انس بن سیرین سے وہی مضمون مروی ہے۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا لِيَرْجِعْهَا وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ أَتَحْتَسِبُ بِهَا قَالَ فَمَهْ :- وہی مضمون ہے کچھ لفظوں کا فرق ہے۔

عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَذَهَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ يَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ لِأَبِيهِ ۔ اس کا ترجمہ بھی اوپر کی روایتوں سے معلوم ہو سکتا ہے۔

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عَزَّةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَبُو الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْمَعُ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا فَرَدَّهَا وَقَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ :- وہی مضمون ہے جس کا ترجمہ اوپر کئی بار ہو چکا۔

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذِهِ الْقِصَّةِ وہی قصہ اس سند سے مروی ہوا۔

مسلم علیہ الرحمہ نے کہا۔ اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث محمد بن رافع نے ان سے عبدالرزاق نے اُن سے ابن جریج نے ان سے ابوزبیر نے اُن سے عبدالرحمٰن بن ایمن نے جو مولیٰ ہیں عروہ کے کہ وہ ابن عمر سے پوچھتے تھے اور ابوالزبیر سنتے اور آگے وہی روایت ہے جو اوپر بسند حجاج مذکور ہوئی اور اس میں کچھ مضمون زیادہ ہے۔

مسلم نے فرمایا کہ خطا کی راوی نے جو کہا کہ مولیٰ ہیں عروہ کے اور حقیقت میں وہ مولے ہیں عزہ کے۔

بَابُ طَلَاقِ الثَّلَاثِ

تین طلاقوں کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنَّ النَّاسَ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَنَاةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ :-

ترجمہ :- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ طلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور ابوبکر کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمر کے زمانے خلافت میں بھی دو برس تک ایسا تھا کہ جب کوئی ایک بارگی تین طلاق دیتا تھا تو وہ ایک ہی شمار کیا جاتا تھا پھر حضرت عمر نے کہا کہ لوگوں نے جلدی کرنا شروع کی اس میں جس میں ان کو مہلت ملی تھی سو ہم اس کو اگر جاری کر دیں

تو مناسب ہے پھر انھوں نے جاری کر دیا (یعنے حکم دیدیا کہ جو ایک بار گی تین طلاق دے تو تینوں واقعہ ہوگئے)

عَنْ اَبِی الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَتَعْلَمُ اَنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّثَلَاثًا مِّنْ اِمَارَةِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَعَمْ۔

ترجمہ:۔ ابو الصہبا رنے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ تین طلاق ایک کر دیئے جاتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور ابو بکر کی خلافت میں اور عمر کی امارت میں بھی تین سال تک تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہاں جانتا ہوں۔

عَنْ اَبِی الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَاتِ مِنْ هَنَاتِكَ اَلَمْ یَكُنِ الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّاحِدَةً فَقَالَ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ فِیْ عَهْدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ تَتَابَعَ النَّاسُ فِی الطَّلَاقِ فَاَجَازَهٗ عَلَیْهِمْ

ترجمہ:۔ ابو الصہبا نے ابن عباس سے کہا کہ دو اپنی عطیہ میں سے کیا نہیں تھے تین طلاق پھر وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا۔

فائدہ:۔ جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تجھ پر طلاق ہیں تین اس میں اختلاف ہے علماء کا امام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور جماہیر علماء کا قول تو یہ ہے کہ تینوں طلاق اس پر پڑ گئے اور طاوس اور اہل ظاہر کا مذہب ہے کہ نہیں پڑتا اس پر مگر ایک طلاق۔ اور یہ ایک روایت ہے حجاج بن ارطاۃ سے اور محمد بن اسحاق سے اور یہی مذہب قوی اور صحیح ہے ان احادیث کے رو سے اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اور محققان محدثین نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

بَابُ وُجُوْبِ الْكَفَّارَةِ عَلٰی مَنْ حَرَّمَ امْرَاَتَهٗ وَلَمْ یَنْوِ الطَّلَاقَ:۔

کفارہ کا واجب ہونا اس پر جس نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اور نیت طلاق کی نہ تھی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ

ترجمہ:۔ عبد اللہ بن عباس کہتے تھے

يَقُولُ فِي الْحَرَامِ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

کہ جب کوئی اپنی عورت کو کہے تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم ہے کہ اس میں کفارہ دینا ضروری ہے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ بیشک تمہارے لئے اچھی چال ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ فَهِيَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ وہی مضمون ہے۔

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ يُخْبِرُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا تُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا قَالَتْ فَتَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ تَتُوبَا لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا

ترجمہ: عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب عائشہ صدیقہ سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بی بی زینب کے پاس ٹھہرا کرتے اور ان کے پاس شہد پیا کرتے تھے سو بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں نے اور حفصہ نے ایکا کیا کہ جس کے پاس آپ تشریف لائیں وہ آپ سے عرض کرے کہ میں آپ کے پاس سے بدبو مغافیر کی پاتی ہوں سو حضرت ایک کے پاس جب آئے تو اس نے آپ سے یہی کہا اور آپ نے فرمایا کہ میں نے زینب کے پاس شہد پیا ہے اور اب کبھی نہ پیوں گا پھر یہ آیت اتری لم تحرم سے اخیر تک یعنی اے نبی کیوں کیوں حرام کرتا ہے تو اس چیز کو جس کو اللہ نے تیرے لئے حلال کیا ہے۔ اور فرمایا کہ اگر

توبہ کریں وہ دونوں تو دل اُن کے جھک رہے ہیں اور مراد اُن سے عائشہ اور حفصہ ہیں اور یہ جو فرمایا کہ چپکے سے ایک بات کہی نبی نے اپنی کسی بی بی سے تو مراد اس سے وہی بات ہے. جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں نے شہد پیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَارَ عَلٰى نِسَائِهِ فَيَدْنُوْ مِنْهُنَّ وَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ لِيْ أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِّنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِّنْ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَوْدَةَ وَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ سَيَدْنُوْ مِنْكِ فَقُوْلِيْ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَإِنَّهُ سَيَقُوْلُ لَكِ لَا فَقُوْلِيْ لَهُ مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُّوْجَدَ مِنْهُ الرِّيْحُ فَإِنَّهُ سَيَقُوْلُ لَكِ سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ

ترجمہ:۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شیرینی اور شہد بہت پسند تھا پھر جب آپ عصر پڑھ چکتے تو اپنی بی بیوں کے پاس آتے اور ہر ایک سے نزدیک ہوتے سو ایک دن حفصہ کے پاس آئے اور وہاں اور دنوں سے زیادہ ٹھہرے سو میں نے اس کا سبب دریافت کیا معلوم ہوا کہ ایک بی بی کے پاس ان کی قوم سے شہد کی ایک کپی ہدیہ میں آئی تھی سو انھوں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد پلایا ہے سو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں اُن سے ایک حیلہ کروں گی اور میں نے سودہ سے ذکر کیا اور اُن سے کہا کہ جب حضرت تمہارے پاس آئیں اور تم سے قریب ہوں تو تم کہنا کہ یا رسول اللہ کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے سودہ فرمائیں گے

عَسَلٍ فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُولُ ذَالِكَ لَهُ وَقُولِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سَوْدَةَ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ أَنْ أُبَادِيَهُ بِالَّذِي قُلْتِ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَلْتَ مَغَافِرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هٰذِهِ الرِّيحُ قَالَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ قَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي بِهِ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِي قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهٰذَا سَوَاءً۔

کہ نہیں پھر تم ان سے کہنا کہ پھر یہ بدبو کیسی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ آپ کو بہت نفرت تھی اس سے کہ آپ سے بدبو آئے پھر حضرت تم سے کہیں گے۔ کہ مجھے حفصہ نے شہد پلایا ہے تب تم ان سے کہنا کہ شاید اس کی مکھی نے عرفط کے درخت سے شہد لیا ہے (عرفط اسی درخت کا نام ہے جس کا گوند مغافیر ہے) اور میں بھی ان سے ایسا ہی کہوں گی۔ اور اے صفیہ تم بھی ان سے ایسا کہنا پھر جب آپ سودہ کے پاس آئے تو سودہ فرماتی ہیں کہ قسم ہے اس اللہ کی کوئی معبود نہیں ہے سوا اس کے کہ میں قریب تھی کہ ان سے باہر نکل کر کہوں وہی بات جو تم نے مجھ سے کہی تھی (اے عائشہ) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ پر تھے اور یہ جلدی کرنا میرا کہنے میں تمہارے ڈر سے تھا۔ پھر جب نزدیک ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو سودہ نے کہا کہ اے رسول اللہ کے کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہ بدبو کس کی ہے تو آپ نے آپ نے فرمایا کہ مجھے حفصہ نے تھوڑا شہد پلایا ہے تب انہوں نے کہا کہ مکھی نے عرفط سے شہد لیا ہے

پھر جب میرے پاس آئے میں نے بھی آپ سے یہی کہا (یہ مقولہ ہے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا) پھر صفیہ کے پاس گئے اور انھوں نے بھی ایسا ہی کہا پھر جب دوبارہ حفصہ کے پاس گئے تو انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اس میں سے آپ کو شہد لاؤں تو آپ نے فرمایا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سودہ نے کہا کہ سبحان اللہ ہم نے روک دیا حضرت کو شہد پینے سے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ چپ رہو۔ ابو اسحاق نے جنکا نام ابراہیم ہے انھوں نے کہا روایت کیا مجھ سے حسن بن بشر نے ان سے ابو اسامہ نے بعینہ یہی مضمون۔

کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی مجھ سے سوید بن سعید نے ان سے علی بن مسہر نے ان سے ہشام بن عروہ نے اسی سند سے یہی حدیث مانند اس کی۔

فائدہ:۔ اس حدیث میں شان نزول اس آیت کا معلوم ہوا یَاأَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَکَ۔ اور جب کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے تو مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ہے کہ اگر اس نے طلاق کی نیت کی تو طلاق ہے اور اگر ظہار کی نیت کی تو ظہار ہے اور اگر تحریم یعنے حرام ہونا اس کا ارادہ کیا بغیر طلاق و ظہار کے تو کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور یہ یمین نہ ہوگی اور اگر کچھ نیت نہ کی تو صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ کفارہ یمین کا لازم آتا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں کچھ لازم نہیں آتا بلکہ یہ قول اس کا لغو ہوگا۔ اور قاضی عیاض نے اس مسئلے میں چودہ مذہب نقل کئے ہیں کہ امام نووی ان کو بالتفصیل بیان کرتے ہیں شرح صحیح مسلم میں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ آیت تحریم کی شان نزول میں بعضوں نے کہا ہے کہ ماریہ قبطیہ کی تحریم میں اس کا نزول ہوا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قصہ شرب عسل مذکور ہے جیسا مروی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا۔ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَکُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِکُمْ:۔ اس سے معلوم ہوا کہ ضرور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قسم صادر ہوئی ہوگی۔ پس طحاوی کا کہنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم یاد نہیں کی صرف یہی فرمایا کہ اب کبھی ایسا نہ کروں گا محض نامقبول ہے اور حضرت امام شافعی اور ان کے یاروں کے نزدیک آیت کے معنے یہ ہیں کہ فرض کیا اللہ تعالیٰ نے تم پر تحریم میں کفارہ یمین کا اور ایک روایت میں مسلم کے اوپر مروی ہوا کہ شہد زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پیا گیا اور دوسری میں آیا کہ حفصہ کے پاس اور روایت اول زیادہ صحیح ہے یہی کہا ہے نسائی نے اور اصیلی نے اور یہ جو آیۃ میں ادھوا

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا یعنے جب چپکے سے کہی نبی نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات مراد اس سے یہ فرمانا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ میں نے شہد پیا ہے اور میں اب کبھی نہیں پیوں گا۔ اور بی بی صاحبہ کو اپنی حکم دیا کہ کسی کو اس کی خبر نہ کرنا اور شیرینی سے مراد ہر میٹھی چیز ہے اور شہد کا ذکر اس کے بعد اظہار شرف کے لئے ہے ورنہ وہ بھی شیرینی میں داخل ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے اس پر کہ جو شخص باری رکھتا ہو عورتوں میں اس کو روا ہے کہ اس عورت کے گھر میں داخل ہو جس کی باری نہیں ہے مگر جماع روا نہیں۔

بَابُ بَیَانِ تَخْیِیْرِ الْاِمْرَاَتِهٖ لَا یَکُوْنُ طَلَاقًا اِلَّا بِالنِّیَّةِ

تخییر سے طلاق نہیں ہوتی مگر جب نیت ہو

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْیِیْرِ اَزْوَاجِهٖ بَدَاَ بِیْ فَقَالَ اِنِّیْ ذَاکِرٌ لَّكِ اَمْرًا فَلَا عَلَیْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِیْ حَتّٰی تَسْتَأْمِرِیْ اَبَوَیْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَیَّ لَمْ یَکُوْنَا لِیَأْمُرَانِیْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا قَالَتْ قُلْتُ فِیْ اَیِّ

ترجمہ: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حکم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنی بیبیوں کو اختیار دے دو کہ وہ دنیا چاہیں تو دنیا لیں اور آخرت چاہیں تو آخرت لیں۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے مجھ سے اس کو بیان کرنا شروع کیا۔ اور فرمایا کہ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ اور تم اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا۔ جب تک مشورہ نہ لے لینا اپنے باپ ماں سے اور حضرتؐ نے جانا تھا کہ میرے ماں باپ کبھی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوڑنے کا حکم مجھے دیں گے پھر آپ نے

هٰذَا اَسْتَامِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ اَزْوَاجُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ :۔

کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ۔ یعنے اے نبی کہدو تم اپنی بیبیوں سے کہ اگر وہ دنیا اور اس کی زینت چاہیں تو آؤ میں تم کو برخورداری دوں اور اچھی طرح سے تم کو رخصت کردوں اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہو اور اس کے رسول کی اور آخرت کا گھر چاہو تو بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیک بختوں کے لئے بہت بڑا ثواب تیار کیا ہے۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ۔ میں نے عرض کی کہ اس میں کونسی بات ایسی ہے جس کے لئے میں مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے۔ میں تو چاہتی ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو پھر سب بیبیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسا ہی کیا جیسا میں نے کیا تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُنَا اِذَا كَانَ فِيْ يَوْمِ الْمَرْاَةِ مِنَّا بَعْدَ مَا نَزَلَتْ تُرْجِيْ مَنْ تَشَاۤءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْۤ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاۤءُ فَقَالَتْ لَهَا مُعَاذَةُ فَمَا كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَكِ قَالَتْ كُنْتُ اَقُوْلُ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ اِلَيَّ لَمْ اُوْثِرْ اَحَدًا عَلٰى نَفْسِيْ :۔

ترجمہ :۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اجازت مانگا کرتے تھے۔ جب کسی عورت کی باری میں آپ آیا کرتے تھے ہم میں سے۔ بعد اس کے یہ آیت اتری تُرْجِيْ مَنْ تَشَاۤءُ مِنْهُنَّ یعنے الگ رکھے تو ان سے جس کو چاہے اور جگہ دے اپنے پاس جس کو چاہے تو معاذہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ آپ کیا جواب دیتی تھیں جب حضرت آپ سے اجازت چاہتے تھے۔ انھوں نے کہا کہ میں کہتی تھی اگر میرا اختیار ہوتا تو اپنی ذات پر کسی کو مقدم نہ رکھتی۔

فائدہ :۔ یعنی جب ایک بیوی کی باری تمام ہوتی اور اس کے پاس سے دوسری کے پاس جانے لگتے تو اجازت چاہتے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

فرماتی تھیں کہ اگر میرا اختیار ہوتا تو میں آپ کو اپنے سوا کسی کے پاس نہ جانے دیتی مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ کو اختیار دیا ہے اور یہ فرمانا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اس خیال سے نہ تھا کہ عیش و آرام چاہتی تھیں بلکہ فوائد آخرت کی نظر سے تھا کہ قرب و نزدیکی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی قرب الٰہی تھے اور سبب نزول رحمت اور وفور برکات اخروی اور مشاہدہ انوار وحی تھا۔ اور اس سے اور اوپر کی حدیث سے جس میں آپ نے تقدیم کی آخرت کے چاہنے میں بڑی فضیلت اور تقدم ثابت ہوا۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تمام بیبیوں پر جو اس وقت موجود تھیں:۔

کہا امام مسلم نے اور بیان کی مجھ سے یہی روایت حسن بن عیسیٰ نے ان سے ابن مبارک نے ان سے عاصم نے اسی اسناد سے مانند اس کی۔

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَعُدَّهُ طَلَاقًا:۔

ترجمہ:۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے اختیار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (جب آپ نے ہم کو اختیار دیا تھا) پھر ہم نے اس کو طلاق نہیں سمجھا۔

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ مَا اُبَالِيْ خَيَّرْتُ امْرَاَتِيْ وَاحِدَةً اَوْ مِائَةً اَوْ اَلْفًا بَعْدَ اَنْ تَخْتَارَنِيْ وَلَقَدْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَتْ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَكَانَ طَلَاقًا۔

ترجمہ:۔ مسروق نے کہا کہ مجھے کچھ خوف نہیں اگر میں اختیار دوں اپنی بی بی کو ایک بار یا سو بار یا ہزار بار جب وہ مجھے پسند کرے اور میں تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھ چکا ہوں کہ انھوں نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار دیا تو کیا یہ طلاق ہو گیا (یعنی نہیں ہوا)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا:۔ وہی مضمون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ نَعُدَّهُ طَلَاقًا:۔ وہی مضمون ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهَا عَلَيْنَا شَيْئًا:۔ وہی مضمون ہے

عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ :۔ وہی مضمون ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ
دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ يَسْتَاْذِنُ عَلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا
بِبَابِهٖ لَمْ يُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ
قَالَ فَاُذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَدَخَلَ
ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَاْذَنَ
فَاُذِنَ لَهٗ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا
حَوْلَهٗ نِسَآؤُهٗ وَاجِمًا سَاكِتًا
قَالَ فَقَالَ لَاَقُوْلَنَّ شَيْئًا
اُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَ بِنْتَ
خَارِجَةَ سَاَلَتْنِي النَّفَقَةَ
فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَاْتُ
عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ هُنَّ حَوْلِيْ كَمَا تَرٰى
يَسْاَلْنَنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ
اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهَا يَجَاُ عُنُقَهَا وَقَامَ
عُمَرُ اِلٰى حَفْصَةَ يَجَاُ عُنُقَهَا
كِلَاهُمَا يَقُوْلُ تَسْاَلْنَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ :۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ابوبکر آئے اور اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کی اور لوگوں کو دیکھا کہ آپ کے دروازے پر جمع ہیں کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہوئی اور ابوبکر کو جب اجازت ملی تو اندر گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور اجازت چاہی اُن کو بھی اجازت ملی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا کہ آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے گرد آپ کی بیبیاں ہیں کہ غمگین چپکی بیٹھی ہوئی ہیں تو حضرت عمر نے اپنے دل میں کہا کہ میں ایسی کوئی بات کہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنساؤں سو انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کاش آپ دیکھتے خارجہ کی بیٹی کو (یہ حضرت عمر کی بی بی ہیں) کہ اس نے مجھ سے خرچ مانگا تو اس کے پاس (کھڑا) ہو کے اس کا گلا گھونٹنے لگا۔ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے۔

مَا لَيْسَ عِنْدَهُ قُلْنَ وَاللّٰهِ لَا نَسْئَلُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَيْئًا اَبَدًا لَيْسَ
عِنْدَهُ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا
اَوْ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ
عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يٰاَيُّهَا
النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ حَتّٰى
بَلَغَ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ
اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَ فَبَدَاَ
بِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنِّيْ
اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا
اُحِبُّ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى
تَسْتَشِيْرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ
وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَلَا
عَلَيْهَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ قَالَتْ
اَفِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَشِيْرُ
اَبَوَيَّ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ
وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَاَسْئَلُكَ اَنْ
لَّا تُخْبِرَ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَائِكَ
بِالَّذِيْ قُلْتُ قَالَ لَا تَسْئَلُنِيْ
امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا
اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْنِيْ
مُعَنِّتًا وَّلَا مُتَعَنِّتًا وَّ
لٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مُّيَسِّرًا۔

اور آپ نے فرمایا کہ یہ سب بھی
میرے گرد ہیں جیسا کہ تم دیکھتے
ہو۔ اور مجھ سے خرچ مانگ
رہی ہیں۔ سو ابوبکرؓ کھڑے
ہو کر حضرت عائشہؓ کا گلا
گھونٹنے لگے۔ اور حضرت عمرؓ
حفصہ کا اور دونوں کہتے تھے
(یعنے اپنی اپنی بیٹیوں سے)
کہ تم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے وہ چیز مانگتی
ہو جو آپ کے پاس نہیں ہے
اور وہ کہنے لگیں کہ اللہ کی
قسم ہم کبھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ایسی چیز نہ
مانگیں گی۔ جو آپ کے پاس
نہیں ہے۔ پھر آپ اُن
سے ایک ماہ یا انتیس روز
جدا رہے پھر آپ کے اوپر
یہ آیت اتری یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ
قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ سے عَظِیْمًا
تک سو آپ نے پہلے جناب
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے اس کی تعمیل شروع
کی اور ان سے فرمایا کہ اے
عائشہ میں چاہتا ہوں کہ تم
سے ایک بات کہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ تم اس میں جلدی نہ کرو جب تک
کہ مشورہ نہ لے لو اپنے ماں باپ سے انھوں نے عرض کی کہ وہ کیا بات
ہے اے رسول اللہ کے پھر آپ نے اُن پر یہ آیت پڑھی تو انھوں نے
عرض کی کہ آپ کے مقدمہ میں میں اُن سے مشورہ لوں۔ بلکہ میں اختیار

کرتی ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو۔ اور میں آپ سے سوال کرتی ہوں کہ آپ کسی عورت کو اپنی بیبیوں میں سے خبر نہ دیں۔ اس بات کی جو میں نے کہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو بی بی مجھ سے پوچھے گی ان میں سے۔ فوراً اسے خبر دوں گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نہ سختی کرنے والا۔ بلکہ مجھے آسانی سے سکھانے والا کرکے بھیجا ہے۔

فائدہ :۔ اس حدیث میں جو آپ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ ماں باپ سے مشورہ سے کر جواب دینا یہ کمال شفقت کے لحاظ سے تھا کہ آپ کو خیال ہوا کہ شاید یہ ابھی صغیر السن ہیں اور دنیا کا تجربہ نہیں رکھتیں ایسا نہ ہو کہ میری جدائی پر امادہ نہ ہو جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اُن کو کم سنی میں وہ عقل و شعور و دینداری عنایت فرمائی تھی کہ بڈھوں کو نصیب نہیں کہ دار آخرت کے پسند کرنے میں اور اللہ و رسول کے اختیار کرنے میں انھوں نے کہا ماں باپ کے مشورہ کی کیا ضرورت ہے۔ بقول شخصی در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست غرض اس سے بڑی فضیلت جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ثابت ہوئی کہ شیخین نے اپنی لڑکیوں کا خیال نہ کیا بلکہ جناب رسالت مآب کی خوشی اور خاطر داری مقدم سمجھی اور اُن کو تنبیہ کر کے آپ کو ہنسایا اور محظوظ کیا اور یہ کمال ایمان کی بات ہے جو لوگ شیخین پر طاعن ہیں اللہ تعالیٰ اُن کا منہ کالا کرے۔ اور ان حدیثوں سے امام مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جماہیر علماء نے استدلال کیا ہے کہ جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تجھے اختیار ہے چاہے میرے پاس رہ چاہے جدا ہو اور اس نے شوہر کے تئیں اختیار کیا تو یہ طلاق نہیں اور نہ اس سے فرقت ہوتی ہے۔ اور یہی مذہب صحیح ہے۔ اور اس سے ثابت ہوا کہ غم آلود آدمی کو ہنسانا مستحب ہے اور اس کو خوشی پہنچانا منجملہ قربات ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا اعْتَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا النَّاسُ يَنْكُتُوْنَ بِالْحَصٰى

ترجمہ :۔ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جب کنارہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے۔ کہا انھوں نے میں داخل ہوا مسجد میں اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ کنکریاں

يَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ وَ
ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّؤْمَرْنَ
بِالْحِجَابِ قَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ لَاَ
عْلَمَنَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ قَالَ
فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ
يَا ابْنَةَ اَبِيْ بَكْرٍ اَقَدْ بَلَغَ
مِنْ شَأْنِكِ اَنْ تُؤْذِيْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ مَالِيْ وَمَالَكَ يَا ابْنَ
الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْبَتِكَ
قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ
بِنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَا يَا حَفْصَةُ
اَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ اَنْ تُؤْذِيْ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّكِ وَلَوْلَا اَنَا
لَطَلَّقَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ اَشَدَّ
الْبُكَاءِ فَقُلْتُ لَهَا اَيْنَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ هُوَ فِيْ خِزَانَتِهِ فِي
الْمَشْرُبَةِ فَدَخَلْتُ فَاِذَا اَنَا
بِرَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا
عَلٰى اُسْكُفَّةِ الْمَشْرُبَةِ
مُدَلٍّ رِجْلَيْهِ عَلٰى نَقِيْرٍ مِّنْ

الٹ پلٹ کر رہے ہیں (جیسے
کوئی بڑی فکر اور تردد میں
ہوتا ہے) اور کہہ رہے ہیں کہ
طلاق دیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں
کو اور ابھی تک ان کو پردہ
میں رہنے کا حکم نہیں ہوا تھا
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے کہا کہ میں نے اپنے دل
میں کہا کہ میں آج کا حال معلوم
کروں سو داخل ہوا میں جناب
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کے پاس اور میں نے
ان سے کہا کہ اے بیٹی
ابو بکر کی تمہارا یہ حال ہو گیا
کہ تم ایذا دینے لگیں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔
سو انہوں نے کہا کہ مجھ کو تم
سے اور تم کو مجھ سے کیا کام
اسے فرزند خطاب کے تم اپنی
گٹھری کی خبر لو (یعنے اپنی بیٹی
حفصہ کو سمجھاؤ مجھے کیا نصیحت
کرتے ہو) پھر میں حفصہ کے
پاس گیا اور میں نے اس سے
کہا اے حفصہ تمہارا یہاں تک
درجہ پہونچ گیا کہ ایذا دینے لگیں
تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو اور اللہ کی قسم تم جانتی ہو کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ وسلم تم کو

خَشَبٍ وَّهُوَ جِذْعٌ يَرْقَى عَلَيْهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَيَنْحَدِرُ فَنَادَيْتُ يَا
رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ
ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا
ثُمَّ قُلْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ
لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ
نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا
ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِي فَقُلْتُ يَا
رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ظَنَّ أَنِّي جِئْتُ مِنْ أَجْلِ حَفْصَةَ
وَاللَّهِ لَئِنْ أَمَرَنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِضَرْبِ عُنُقِهَا لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا
وَرَفَعْتُ صَوْتِي فَأَوْمَى إِلَيَّ أَنْ
ارْقَهْ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى حَصِيرٍ
فَجَلَسْتُ فَأَدْنَى عَلَيْهِ إِزَارَهُ
وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا
الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ
فَنَظَرْتُ بِبَصَرِي فِي خِزَانَةِ

نہیں چاہتے۔ اور میں نہ ہوتا تو
تم کو اب تک طلاق دے چکتے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور وہ خوب پھوٹ پھوٹ کر
رونے لگیں۔ اور میں نے
اُن سے کہا کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں
انہوں نے کہا کہ وہ اپنے خزانہ
میں اپنے جھروکے میں ہیں
اور میں وہاں گیا تو میں نے
دیکھا کہ رباح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا چھوکرا
جھروکے کی چوکھٹ پر بیٹھا
ہوا ہے۔ اور اپنے دونوں
پیر اوپر ایک کھدی ہوئی لکڑی
کے کہ وہ کھجور کا ڈنڈ تھا لٹکائے
ہوئے تھا۔ اور اسی لکڑی
پر سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم چڑھتے اترتے تھے۔
(یعنی وہ بجائے سیڑھی کے جھروکے
میں لگی تھی) سو میں نے پکارا
کہ اے رباح اجازت لے
میرے لئے اپنے پاس کی کہ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تک پہونچوں اور رباح
نے جھروکے کی طرف نظر کی
اور پھر مجھے دیکھا اور کچھ نہ کہا
پھر میں نے کہا اے رباح
اجازت لے میرے لئے اپنے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ
مِّنْ شَعِيْرٍ نَحْوَ الصَّاعِ وَمِثْلِهَا
قَرَظًا فِيْ نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ فَإِذَا
أَفِيْقٌ مُعَلَّقٌ قَالَ فَابْتَدَرَتْ
عَيْنَايَ قَالَ مَا يُبْكِيْكَ يَا ابْنَ
الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَ
مَالِيْ لَا أَبْكِيْ وَهٰذَا الْحَصِيْرُ
قَدْ أَثَّرَ فِيْ جَنْبِكَ وَهٰذِهٖ
خِزَانَتُكَ لَا أَرٰى فِيْهَا إِلَّا مَا
أَرٰى وَذَاكَ قَيْصَرُ وَكِسْرٰى
فِي الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ وَأَنْتَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصِفْوَتُهٗ وَهٰذِهٖ
خِزَانَتُكَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ
وَلَهُمُ الدُّنْيَا قُلْتُ بَلٰى
قَالَ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ حِيْنَ
دَخَلْتُ وَأَنَا أَرٰى فِيْ وَجْهِهِ
الْغَضَبَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مَا يَشُقُّ عَلَيْكَ مِنْ شَأْنِ
النِّسَاءِ فَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهُنَّ
فَإِنَّ اللّٰهَ مَعَكَ وَمَلَائِكَتَهٗ
وَجِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَأَنَا
وَأَبُوْبَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مَعَكَ
وَقَلَّ مَا تَكَلَّمْتُ وَأَحْمَدُ
اللّٰهَ بِكَلَامٍ إِلَّا رَجَوْتُ أَنْ
يَكُوْنَ اللّٰهُ يُصَدِّقُ قَوْلِي
الَّذِيْ أَقُوْلُ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ
الْآيَةُ آيَةُ التَّخْيِيْرِ عَسٰى رَبُّهٗ

پاس کی کہ میں رسول اللہ علیہ وسلم
تک پہونچوں۔ پھر نظر کی رباح
نے غرفہ کی طرف اور مجھے دیکھا
اور کچھ نہیں کہا۔ پھر میں نے
آواز بلند کی کہا کہ اے رباح
اجازت لے میرے لئے اپنے
پاس تک کہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچوں
اور میں گمان کرتا ہوں کہ شاید
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خیال فرمایا ہے کہ میں حفصہ
کے لئے آیا ہوں۔ اور اللہ
کی قسم ہے کہ اگر جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے
حکم دیں اس کی گردن مارنے
کا تو میں اس کی گردن ماروں
(اس سے خیال کرنا چاہئے
حضرت عمرؓ کے ایمان اور
خلوص کو اور اس محبت کو جو
جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور
ضروری ہے یہی محبت ہر مومن
کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ) اور میں نے اپنی
آواز بلند کی سو اس نے
اشارہ کیا کہ چڑھ آؤ اور میں
داخل ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس اور آپ
ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے

إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا
خَيْرًا مِّنْكُنَّ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ
فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ
وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ
بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيرٌ وَكَانَتْ
عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَحَفْصَةُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا تَظَاهَرَانِ
عَلَى سَائِرِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ أَطَلَّقْتَهُنَّ قَالَ لَا
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي دَخَلْتُ
الْمَسْجِدَ وَالْمُسْلِمُونَ يَنْكُتُونَ
بِالْحَصٰى يَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نِسَاءَهُ أَفَأَنْزِلُ فَأُخْبِرُهُمْ
أَنَّكَ لَمْ تُطَلِّقْهُنَّ قَالَ نَعَمْ
إِنْ شِئْتَ فَلَمْ أَزَلْ أُحَدِّثُهُ
حَتّٰى تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهِ
وَحَتّٰى كَشَرَ فَضَحِكَ وَكَانَ مِنْ
أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا ثُمَّ نَزَلَ
نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَزَلْتُ أَتَشَبَّثُ بِالْجِذْعِ
وَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا يَمْشِي
عَلَى الْأَرْضِ مَا يَمَسُّهُ بِيَدِهِ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا كُنْتَ
فِي الْغُرْفَةِ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ
قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَ

اور میں بیٹھ گیا۔ اور آپ نے اپنی
تہمت اپنے اوپر کرلی اور اس
کے سوا اور کوئی کپڑا آپ کے
پاس نہ تھا۔ اور چٹائی کا نشان
آپ کے بازو میں ہو گیا تھا۔
اور میں نے اپنی نگاہ دوڑائی
حضرت کے خزانہ میں تو اس
میں چند مٹھے جو تھے قریب ایک
صاع کے اور اس کے۔ اور
اس کے برابر سلم کے پتے ایک
کونے میں جھڑ کے پڑے
تھے (کہ اس سے چمڑے کو دباغت
کرتے ہیں) اور ایک کچا چمڑا
جس کی دباغت خوب نہیں ہوئی
تھی وہ لٹکا ہوا تھا۔ اور میری
آنکھیں یہ دیکھ کر جوش کر آئیں
(اور میں رونے لگا) تو آپ
نے فرمایا کس چیز نے تم کو
رلایا اے ابن خطاب۔ میں
نے عرض کی کہ اے نبی اللہ
تعالی کے میں کیوں کر نہ
روؤں اور حال یہ ہے کہ یہ
چٹائی آپ کے بازوئے
مبارک پر اثر کر گئی ہے
اور یہ آپ کا خزانہ ہے کہ
نہیں دیکھتا میں اس میں
مگر وہی جو دیکھتا ہوں اور
یہ قیصر اور کسریٰ ہیں کہ پھلوں
اور نہروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں

عِشْرِيْنَ فَقُمْتُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَنَادَيْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ لَمْ يُطَلِّقْ نِسَآءَهٗ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ فَكُنْتُ اَنَا اسْتَنْبَطْتُ ذٰلِكَ الْاَمْرَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّخْيِيْرِ۔

اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور اس کے برگزیدہ اور آپ کا یہ خزانہ ہے (اور وہ اللہ کے دشمن ہیں اور اس عیش و دولت میں ہیں) سو فرمایا آپ نے کہ اے بیٹے خطاب کے کیا تم راضی نہیں ہوتے کہ ہمارے لئے آخرت ہے اور ان کے لئے دنیا۔ میں نے کہا کیوں نہیں (یعنے میں راضی ہوں) اور کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ جب داخل ہوا تھا تو اس وقت آپ کے چہرہ منورہ میں غصہ پاتا تھا پھر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کو بیبیوں میں کیا دشواری ہے۔ اگر آپ ان کو طلاق دے چکے ہوں تو اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے (یعنے مدد اور نصرت سے) اور اس کے فرشتے اور جبرئل اور میکائیل اور میں اور ابوبکر اور تمام مومنین آپ کے ساتھ ہیں، اور اکثر جب میں کلام کرتا تھا۔ اور تعریف کرتا تھا اللہ تعالیٰ کے کلام میں تو امید رکھتا تھا میں کہ اللہ تعالیٰ مجھے سچا کریگا اور تصدیق کرے گا۔ میری بات کی جو میں کہتا تھا (اس سے کمال قرب اور حسن ظن حضرت عمرؓ کا بارگاہ الٰہی میں ظاہر ہوا۔ اور جیسا ان کو ظن تھا اپنے پروردگار کے ساتھ ویسا ہی ظہور میں آتا تھا۔ اور یہ آیت تخییر اتری عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ سے اخیر تک یعنے قریب ہے پروردگار اس کا (یعنی نبی کا کہ اگر طلاق دیدے وہ تم کو تو بدل دے گا اللہ تعالیٰ اسکو بیبیاں تم سے بہتر اور اگر تم دونوں اس پر زور کروگے تو اللہ تعالیٰ اس کا رفیق ہے اور جبرئیل اور نیک لوگ مومنوں میں کے اور تمام فرشتے اس کے بعد اس کی پشت پناہ ہیں اور حضرت عائشہ ابوبکر کی صاحبزادی اور حفصہ ان دونوں نے زور کیا تھا اوپر تمام بیبیوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ پھر عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے کیا آپ نے ان کو طلاق دیا ہے آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے جب میں مسجد میں داخل ہوا تو مسلمان کنکریاں الٹ پلٹ کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دیا اپنی بیبیوں کو سو میں اتر دل اور انکو

خبر دے دوں کہ آپ نے ان کو طلاق نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ اگر تم چاہو۔ سو میں آپ سے باتیں کرتا رہا۔ یہاں تک کہ غصہ آپ کے چہرہ مبارک سے بالکل کھل گیا۔ اور یہاں تک کہ آپ نے دندان مبارک کھولے اور ہنسے اور آپ کے دانتوں کی ہنسی سب لوگوں سے زیادہ خوب صورت تھی پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور میں بھی اترا اور میں اس کھجور کے ڈنڈ کو پکڑتا ہوا اترتا تھا کہ کہیں گر نہ پڑوں) اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح بے تکلف اترے جیسے زمین پر چلتے تھے اور کہیں ہاتھ تک بھی نہ لگایا پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ جھروکے میں اونتیس دن رہے آپ نے فرمایا کہ مہینہ اُنتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ اور میں مسجد کے دروازے پر کھڑا ہوا اور پکارا اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ طلاق نہیں دیا آپ نے بیبیوں کو اور یہ آیت اتری وَإِذَا جَاءَهُمْ۔ یعنے جب آتی ہے ان کے پاس کوئی خبر چین کی یا خوف کی تو اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اس کو لے جائیں رسول کے پاس۔ اور صاحبان امر کے پاس مسلمانوں میں سے تو جان لیں جو لوگ کہ چن لیتے ہیں ان میں سے غرض اس امر کی حقیقت کو میں نے چنا اور اللہ تعالیٰ نے آیت تخییر کی اتاری۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ مَكَثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ آيَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَهُ حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعَ فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں ایک سال تک ارادہ کرتا رہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت میں سوال کروں اور نہ کر سکا اُن کے ڈر سے یہاں تک کہ وہ حج کو نکلے اور میں بھی ان کے ساتھ نکلا پھر جب لوٹے اور کسی راستہ میں تھے کہ ایک بار پیلو کے درختوں کی طرف جھکے کسی حاجت کو اور میں ان کے لئے ٹھہرا رہا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے۔ اور میں اُن کے ساتھ

قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ
لَأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هٰذَا
مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْبَةً
لَكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ
أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَسَلْنِي
عَنْهُ فَإِنْ كُنْتُ أَعْلَمُهٗ
أَخْبَرْتُكَ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ
وَاللّٰهِ إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا حَتّٰى أَنْزَلَ
اللّٰهُ فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ
مَا قَسَمَ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي أَمْرٍ
أَأْتَمِرُهٗ إِذَا قَالَتْ لِي امْرَأَتِي لَوْ
صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ لَهَا
وَمَا لَكِ أَنْتِ وَلِمَا هٰهُنَا وَمَا
تَكَلُّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهٗ فَقَالَتْ
لِي عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ وَإِنَّ
ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهٗ غَضْبَانًا قَالَ
عُمَرُ فَآخُذُ رِدَائِي ثُمَّ أَخْرُجُ
مَكَانِي حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى حَفْصَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ
لَهَا يَا بُنَيَّةُ إِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهٗ
غَضْبَانًا فَقَالَتْ حَفْصَةُ
وَاللّٰهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهٗ فَقُلْتُ
تَعْلَمِينَ أَنِّي أُحَذِّرُكِ عُقُوبَةَ اللّٰهِ

چلا۔ اور میں نے کہا اے امیرالمومنین
وہ دونوں عورتیں کون ہیں جنہوں
نے زور ڈالا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پر آپ کی بیبیوں
میں سے تو انھوں نے فرمایا
کہ وہ حفصہ اور عائشہ ہیں۔
سو میں نے ان سے عرض کی
کہ اللہ کی قسم میں آپ سے اس
کو پوچھنا چاہتا تھا ایک سال
سے اور آپ کی ہیبت سے
پوچھ نہ سکتا تھا تو انھوں نے
فرمایا کہ نہیں ایسا مت کرو
جو بات تم کو خیال آئے کہ
مجھے معلوم ہے اس کو تم مجھ
سے دریافت کر لو کہ میں اگر
جانتا ہوں تو تم کو بتا دوں اور
پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
کی قسم ہم پہلے جاہلیت میں گرفتار
تھے اور عورتوں کی کچھ حقیقت
نہ سمجھتے تھے یہانتک کہ اللہ نے
ان کے ادائے حقوق میں
اتارا جو اتارا اور اُن کے لئے
باری مقرر کی جو مقرر کی چنانچہ
ایک دن ایسا ہوا کہ میں کسی
کام میں مشورہ کر رہا تھا کہ میری
عورت نے کہا کہ تم ایسا کرتے
ویسا کرتے تو خوب ہوتا تو میں
نے اُس سے کہا کہ تجھے میرے

وَغَضَبِ رَسُولِهِ يَا بُنَيَّةُ لَا
تَغُرَّنَّكِ هَذِهِ الَّتِي قَدْ
أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِيَّاهَا ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى أَدْخُلَ
عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِي مِنْهَا
فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ
عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَدْ
دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِي
أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
بَيْنَ أَزْوَاجِهِ قَالَ فَأَخَذَتْنِي
أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا
كُنْتُ أَجِدُ فَخَرَجْتُ مِنْ
عِنْدِهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غِبْتُ أَتَانِي
بِالْخَبَرِ وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا
آتِيهِ بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ
نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ غَسَّانَ
ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ
إِلَيْنَا فَقَدِ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا
مِنْهُ فَأَتَى صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ
يَدُقُّ الْبَابَ وَقَالَ افْتَحِ افْتَحْ
فَقُلْتُ جَاءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ
أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ اعْتَزَلَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ قَالَ فَقُلْتُ
رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ ثُمَّ
آخُذُ ثَوْبِي فَأَخْرُجُ حَتَّى جِئْتُ

کام میں کیا دخل ہے جس کا
میں ارادہ کرتا ہوں سو اس
نے مجھ سے کہا کہ تعجب ہے
اے ابن خطاب تم کو چاہتے
ہو کہ کوئی تم کو جواب ہی نہ
دے - حالانکہ تمہاری
صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جواب دیتی ہے
یہاں تک کہ وہ دن دن بھر
غصہ رہتے ہیں - حضرت عمر نے
کہا کہ پھر میں نے چادر اپنی لی
اور میں گھر سے نکلا اور حفصہ
پر داخل ہوا اور اس سے
کہا کہ اے میری چھوٹی بیٹی
تو جواب دیتی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں
تک کہ وہ دن بھر غصہ میں
رہتے ہیں - سو حفصہ نے کہا
کہ اللہ کی قسم میں تو ان کو جواب
دیتی ہوں سو میں نے اس سے
کہا کہ تو جان لے میں تجھ کو
ڈراتا ہوں اللہ تعالیٰ کے عذاب
سے اور اس کے رسول کے
غضب سے اے میری بیٹی
تو اس بیوی کے دھوکے میں
مت رہو جو اپنے حسن پر
اتراتی ہے - اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت
پر پھر میں وہاں سے نکلا -

فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَهٗ يُرْتَقٰى اِلَيْهَا بِعَجَلِهَا وَ غُلَامٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَدُ عَلٰى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ فَاُذِنَ لِيْ قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيْثَ اُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهٗ لَعَلٰى حَصِيْرٍ مَا بَيْنَهٗ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَأْسِهٖ وِسَادَةٌ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ وَاِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَضْبُوْرًا وَعِنْدَ رَأْسِهٖ اُهُبًا مُعَلَّقَةً فَرَأَيْتُ اَثَرَ الْحَصِيْرِ فِيْ جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيْمَا هُمَا فِيْهِ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَكَ الْاٰخِرَةُ۔

اور داخل ہوا ام سلمہ پر بسبب اپنی قرابت کے جو مجھے ان کے ساتھ تھی۔ اور میں نے ان سے بات کی اور مجھ سے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ تعجب ہے تم کو اے ابن خطاب کہ تم ہر چیز میں دخل دیتے ہو یہاں تک کہ تم چاہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی بیبیوں کے معاملہ میں بھی دخل دو۔ اور مجھے ان کی اس بات سے ایسا غم ہوا کہ اس غم نے مجھے اُس نصیحت سے باز رکھا جو میں کیا چاہتا تھا اور میں ان کے پاس سے نکلا۔ اور میرا ایک رفیق تھا انصار میں سے کہ جب میں غائب ہوتا تو وہ مجھے خبر دیتا اور جب وہ غائب ہوتا (یعنے محفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) تو میں اُس کو خبر دیتا اور ہم اُن دنوں خوف رکھتے تھے ایک بادشاہ کا غسان کے بادشاہوں میں سے اور ہم میں چرچا تھا کہ وہ ہماری طرف آنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور ہمارے سینے اس کے خیال سے بھرے ہوئے تھے کہ اس میں میرا رفیق آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کہ کھولو کھولو میں نے کہا کیا غسانی آیا اس نے کہا کہ نہیں اس سے بھی زیادہ ایک پریشانی کی بات ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیوں سے

جدا ہو گئے سو میں نے کہا کہ حفصہ اور عائشہ کی ناک میں خاک بھرو۔ پھر میں نے اپنے کپڑے لئے اور میں نکلتا تھا یہانتک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ ایک جھروکے میں تھے کہ اس کے اوپر ایک کھجور کی جڑ سے چڑھتے تھے اور ایک غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ فام اس سیڑھی کے سرے پر تھا سو میں نے کہا کہ یہ عمر ہے اور مجھے اذن دو اس نے کہا عمر ہیں پھر میں نے یہ سب قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا پھر جب میں ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بات پر پہونچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔ اور آپ ایک حصیر پر تھے کہ ان کے اور حصیر کے بیچ میں اور کوئی بچھونا نہ تھا اور آپ کے سر کے نیچے ایک تکیہ تھا چمڑے کا اور اس میں کھجور کا چھلکا بھرا اور آپ کے پیروں کی طرف کچھ پتے سَلَم کے ڈھیر تھے (جس سے چمڑے کو دباغت کرتے ہیں) اور آپ کے سرہانے ایک کچا چمڑا لٹکا ہوا تھا۔ اور میں نے اثر اور نشان حصیر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو میں دیکھا اور رونے لگا آپ نے فرمایا کہ کس نے رلایا تم کو میں نے عرض کی۔ کہ اے رسول اللہ کے بیشک کسریٰ اور قیصر کیسی عیش میں ہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں تب آپ نے فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں ہوتے اُن کے لئے دنیا ہے اور ہمارے لئے آخرت ۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلْتُ مَعَ عُمَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ كَنَحْوِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ شَاْنُ الْمَرْاَتَيْنِ قَالَ حَفْصَةُ وَاُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَزَادَ فِيْهِ فَاَتَيْتُ الْحُجَرَ فَاِذَا فِيْ كُلِّ بَيْتٍ بُكَاءٌ وَزَادَ اَيْضًا وَكَانَ اٰلٰى مِنْهُنَّ شَهْرًا فَلَمَّا كَانَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ نَزَلَ اِلَيْهِنَّ ۔

ترجمہ :۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں یوں وارد ہوا ہے انھوں نے کہا کہ میں حضرت عمر کے ساتھ آیا اور جب ہم مرظہران میں آئے (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور آگے لمبی حدیث بیان کی مثل حدیث سلیمان بن بلال کی اور اس میں یوں ہے کہ میں نے کہا حال ان دو عورتوں کا (یعنے میں آپ سے دریافت کرتا ہوں) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حفصہ اور ام سلمہ اور اس میں یہ بھی

ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں حجروں کے پاس آیا اور ہر گھر میں رونا تھا (یعنے ازواج مطہرات کے) اور یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے نہ ملنے تک ایک ماہ تک قسم کھائی تھی۔ پھر جب انتیس ۲۹ دن ہو چکے تو آپ اتر کر ان کی طرف گئے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ كُنْتُ اُرِیْدُ اَنْ اَسْئَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَیْنِ اللَّتَیْنِ تَظَاهَرَتَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثْتُ سَنَةً مَّا اَجِدُ لَهٗ مَوْضِعًا حَتّٰی صَحِبْتُهٗ اِلٰی مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ یَقْضِیْ حَاجَتَهٗ فَقَالَ اَدْرِكْنِیْ بِاِدَاوَةٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاَتَیْتُهٗ بِهَا فَلَمَّا قَضٰی حَاجَتَهٗ وَرَجَعَ ذَهَبْتُ اَصُبُّ عَلَیْهِ وَذَكَرْتُ فَقُلْتُ لَهٗ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الْمَرْاَتَانِ فَمَا قَضَیْتُ كَلَامِیْ حَتّٰی قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا۔ **ترجمہ** :۔ وہی مضمون ہے مگر اس میں یہ زیادہ ہے کہ جب مر ظہران پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاجت کو چلے اور مجھ سے کہا کہ چھاگل لے کر آؤ پانی کی پھر میں چھاگل لے گیا آگے وہی مضمون ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِیْصًا اَنْ اَسْئَلَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ الْمَرْاَتَیْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَیْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا حَتّٰی حَجَّ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَحَجَجْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ عَدَلَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَعَدَلْتُ مَعَهٗ بِالْاِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ اَتَانِیْ فَسَكَبْتُ عَلٰی یَدَیْهِ فَتَوَضَّاَ

ترجمہ :۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں مدت سے آرزو رکھتا تھا کہ حضرت عمر سے ان دو بیبیوں کا حال پوچھوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں میں سے جن کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم توبہ کرو اللہ تعالیٰ کی طرف تو تمہارے دل جھک رہے ہیں۔ یہاں تک کہ حج کیا انھوں نے اور میں نے بھی اُن کے ساتھ پھر جب ہم ایک راہ میں تھے حضرت عمرؓ

فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللهُ
عَزَّ وَجَلَّ إِنْ تَتُوْبَا إِلَى اللهِ
فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا قَالَ
عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَاعَجَبًا لَكَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَرِهَ
وَاللهِ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ
يَكْتُمْهُ قَالَ هِيَ حَفْصَةُ وَ
عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا ثُمَّ أَخَذَ يَسُوْقُ
الْحَدِيْثَ قَالَ كُنَّا مَعْشَرَ
قُرَيْشٍ قَوْمًا تَغْلِبُ النِّسَاءَ
فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ
وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ
نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا
يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ قَالَ
وَكَانَ مَنْزِلِيْ فِيْ بَنِيْ أُمَيَّةَ
بْنِ زَيْدٍ بِالْعَوَالِيْ فَتَغَضَّبْتُ
يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِيْ فَإِذَا هِيَ
تُرَاجِعُنِيْ فَأَنْكَرْتُ أَنْ
تُرَاجِعَنِيْ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ
أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ
الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ فَانْطَلَقْتُ

راہ سے کنارے ہوئے۔ اور
میں بھی ان کے ساتھ کنارے
ہوا۔ پانی کی چھاگل لے کر اور
انھوں نے پائخانہ کیا۔ اور
پھر میرے پاس آئے۔ اور
میں نے ان کے ہاتھوں پر
پانی ڈالا اور انھوں نے
وضو کیا اور میں نے کہا۔
اے امیر المومنین وہ کونسی
دو عورتیں ہیں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی بیبیوں میں سے
جن کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے کہ اگر توبہ کرو تم اللہ کی
طرف تو تمہارے دل جھک
رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ
بڑے تعجب کی بات ہے اے
ابن عباس (یعنے اب تک
تم نے یہ کیوں نہ دریافت کیا) ۔
زہری نے کہا کہ حضرت عمر کو
ان کا نہ پوچھنا اتنی مدت
ناپسند ہوا اور یہ ناپسند
ہوا کر اتنے دن کیوں اس
سوال کو چھپا رکھا پھر فرمایا
کہ وہ حفصہ اور عائشہ ہیں پھر
لگے حدیث بیان کرنے اور
کہا کہ ہم گروہ قریش کے ایک
ایسی قوم تھے کہ عورتوں پر
غالب رہتے تھے پھر جب مدینہ

فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ
أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
نَعَمْ فَقُلْتُ أَتَهْجُرُهُ إِحْدَا
كُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَتْ
نَعَمْ قُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ
ذٰلِكَ مِنْكُنَّ وَخَسِرَ أَفَتَأْ
مَنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللّٰهُ
عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ
قَدْ هَلَكَتْ لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَسَلِينِي
مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ إِنْ
كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْسَمَ
وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ
يُرِيدُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالَى عَنْهَا قَالَ وَكَانَ
لِي جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ
فَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ
إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ
يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَيَأْتِينِي
بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَآتِيهِ
بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَكُنَّا نَتَحَدَّثُ
أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ
لِتَغْزُوَنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي
ثُمَّ أَتَانِي عِشَاءً فَضَرَبَ

میں آئے تو ایسے گروہ کو پایا
کہ ان کی عورتیں ان پر غالب
تھیں۔ سو ہماری عورتیں ان
کی خصلتیں سیکھنے لگیں اور
میرا مکان ان دنوں بنی امیہ
کے قبیلہ میں تھا مدینہ کی
بلندی پر سو ایک دن میں
نے اپنی بیوی پر کچھ غصہ کیا سو
وہ مجھے جواب دینے لگی۔ اور
میں نے اس کے جواب دینے
کو برا مانا تو وہ بولی کہ تم میرے
جواب دینے کو برا مانتے ہو
اور اللہ کی قسم ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں اُن
کو جواب دیتی ہیں اور ایک ایک
ان میں کی آپ کو چھوڑ دیتی ہے
کہ دن سے رات ہو جاتی ہے
سو میں چلا اور داخل ہوا۔
حفصہ پر اور میں نے کہا کہ تم
جواب دیتی ہو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو۔ انھوں نے
کہا کہ ہاں۔ اور میں نے کہا
کہ تم میں ایک ایک آپ کو
چھوڑ دیتی ہے دن سے رات
تک۔ انھوں نے کہا کہ ہاں
میں نے کہا کہ محروم ہوئیں تم
میں سے جس نے ایسا کیا اور
بڑے نقصان میں آئی کیا تم
میں سے ہر ایک ڈرتی نہیں

بِبَابِي ثُمَّ نَادَانِي فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ
فَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ
مَا ذَا أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ لَا
بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نِسَاءَهُ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ
وَخَسِرَتْ وَقَدْ كُنْتُ أَظُنُّ
هَذَا كَائِنًا حَتَّى إِذَا صَلَّيْتُ
الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي
ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى
حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ
أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
لَا أَدْرِي هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي
هَذِهِ الْمَشْرُبَةِ فَأَتَيْتُ
غُلَامًا لَهُ أَسْوَدَ فَقُلْتُ
اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ
خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ
لَهُ فَصَمَتَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى
انْتَهَيْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا
عِنْدَهُ رَهْطٌ جُلُوسٌ يَبْكِي
بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ قَلِيلًا
ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ ثُمَّ أَتَيْتُ
الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ
فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ
قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ
فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَإِذَا الْغُلَامُ
يَدْعُونِي فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ
أَذِنَ لَكَ فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ

اس سے کہ اللہ تعالیٰ اس پر
غصہ کرے اس کے رسول کے
غصہ دلانے سے اور ناگہاں
وہ ہلاک ہو جائے (اس سے
قوت ایمان حضرت عمرؓ کی
معلوم ہوتی ہے اور جو عظمت
شان اُن کے سینہ میں نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے بخوبی
واضح ہوتی ہے) پھر کہا کہ ہرگز
جواب نہ دے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان
سے کوئی چیز طلب نہ کر اور
مجھ سے فرمایش کیا کر کہ جو
تیرا جی چاہے اور تو دھوکا
نہ کھائیو اُس بی بی سے جو
تیری ہمسایہ یعنے سوت ہے
کہ وہ زیادہ حسین ہے تجھ
سے اور زیادہ پیاری ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بہ نسبت تیرے (غرض تو
اس کے بھروسہ میں نہ رہیو
کہ تیری اس کی برابری نہیں
ہو سکتی (اس میں اقرار ہے حضرت عمرؓ کا
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کی افضلیت اور
محبوبیت کا) مراد لیتے تھے وہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کو اور کہا حضرت عمر
نے کہ ہمارا ایک ہمسایہ تھا

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَاِذَا ھُوَ مُتَّکِیٌٔ عَلٰی
رَمْلِ حَصِیْرٍ قَدْ اَثَّرَ فِیْ جَنْبِہٖ
فَقُلْتُ اَطَلَّقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
نِسَآءَکَ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَیَّ فَقَالَ
لَا فَقُلْتُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَوْ رَاَیْتَنَا
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکُنَّا مَعْشَرَ
قُرَیْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَآءَ
فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ وَجَدْ
نَا قَوْمًا تَغْلِبُھُمْ نِسَآءُ ھُمْ
فَطَفِقَ نِسَآءُ نَا یَتَعَلَّمْنَ مِنْ
نِسَآءِ ھِمْ فَتَغَضَّبْتُ عَلٰی
امْرَاَتِیْ یَوْمًا فَاِذَا ھِیَ تُرَاجِعُنِیْ
فَاَنْکَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِیْ فَقَالَتْ
مَا تُنْکِرُ اَنْ اُرَاجِعَکَ فَوَاللّٰہِ
اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُرَاجِعْنَہٗ
وَتَھْجُرُہٗ اِحْدٰ ھُنَّ الْیَوْمَ اِلَی
اللَّیْلِ فَقُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ
فَعَلَ ذٰلِکَ مِنْھُنَّ وَخَسِرَ
اَفَتَاْمَنُ اِحْدٰ ھُنَّ اَنْ یَّغْضَبَ
اللّٰہُ عَلَیْھَا لِغَضَبِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاِذَا ھِیَ قَدْ ھَلَکَتْ فَتَبَسَّمَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
قَدْ دَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَۃَ فَقُلْتُ
لَا یَغُرَّنَّکِ اِنْ کَانَتْ جَارَتُکِ
ھِیَ اَوْسَمَ مِنْکِ وَاَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ

انصار میں سے کہ ہم اور وہ باری
باری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوتے
تھے سو ایک دن وہ آتا تھا اور
ایک دن میں اور وہ مجھے وحی
وغیرہ کی خبر دیتا تھا اور میں
اُسے اور ہم میں چرچا ہوتا
تھا کہ غسان کا بادشاہ اپنے
گھوڑوں کی نعلیں لگاتا ہے
کہ ہم سے لڑے سو ایک
دن میرا رفیق نیچے گیا۔ (یعنی
حضرت کے پاس) اور پھر عشا
کو میرے پاس آیا اور میرا
دروازہ کھٹکھٹایا اور آواز
دی اور میں نکلا اور اُس نے
کہا بڑا غضب ہُوا میں نے
کہا ملک غسان آیا۔ اس نے
کہا نہیں۔ اس سے بھی بڑی
مہم پیش آئی اور بڑی لمبی کہ طلاق
دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی بیبیوں کو میں نے
کہا بے نصیب ہوئی حفصہ
اور بڑے نقصان میں آئی
اور میں پہلے سے یقین رکھتا
تھا کہ ایک دن یہ ہونے والا
ہے یہاں تک کہ جب میں نے
صبح کی نماز پڑھی اپنے کپڑے
پہنے اور میں نیچے اترا اور
حفصہ کے پاس گیا۔ اور

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْكَ فَتَبَسَّمَ أُخْرٰى فَقُلْتُ
أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
نَعَمْ فَجَلَسْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ
فِي الْبَيْتِ فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ فِيْهِ
شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ إِلَّا أُهُبًا
ثَلَاثَةً فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ يُّوَسِّعَ عَلٰى
أُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلٰى فَارِسَ
وَالرُّوْمِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَوٰى جَالِسًا
ثُمَّ قَالَ أَفِيْ شَكٍّ أَنْتَ يَا
ابْنَ الْخَطَّابِ أُولٰٓئِكَ قَوْمٌ
عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ
اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَّا يَدْخُلَ
عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِّنْ شِدَّةِ
مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حَتّٰى عَاتَبَهُ
اللّٰهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِيْ
عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضٰى
تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ
عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِيْ فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ
أَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا
وَّإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّ
عِشْرِيْنَ أَعُدُّهُنَّ فَقَالَ إِنَّ

اُس کو دیکھا کہ وہ رو رہی ہے
پھر میں نے کہا کہ طلاق دیا
تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے۔ سو اس نے کہا کہ
میں نہیں جانتی اور وہ تو
وہاں کنارہ کئے ہوئے اس
جھروکے میں بیٹھے ہیں۔ سو
میں حضرت کے غلام کی طرف
آیا جو سیاہ فام تھا اور میں نے
کہا کہ اجازت لو عمر کے لئے
اور وہ اندر گیا اور پھر نکلا اور
کہا کہ میں نے تمہارا ذکر کیا تو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چپ
ہو رہے۔ پھر میں چلا۔
یہاں تک کہ منبر مسجد تک پہنچا
اور وہاں بیٹھ گیا اور منبر کے
پاس کچھ لوگ بیٹھے تھے اور
اُن میں چند اشخاص رو رہے
تھے۔ سو میں تھوڑا بیٹھا پھر
میرے اوپر وہی خیال غالب
ہوا جو میں اپنے دل میں
پاتا تھا اور پھر اُس غلام کے
پاس آیا اور کہا کہ اجازت
لے عمر کے واسطے اور وہ
اندر گیا اور نکلا اور کہا کہ میں
نے تمہارا ذکر کیا۔ اور حضرت
چپ ہو رہے۔ پھر میں پیٹھ موڑ
کر چلا ناگہاں غلام مجھے بلانے
لگا۔ اور کہا کہ آؤ تمہارے لئے

الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِيْ أَبَوَيْكِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ حَتّٰى بَلَغَ أَجْرًا عَظِيْمًا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ عَلِمَ وَاللّٰهِ إِنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا لِيَأْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ فَقُلْتُ أَوَ فِيْ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّيْ أُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِيْ أَيُّوْبُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا تُخْبِرْ نِسَاءَكَ أَنِّي اخْتَرْتُكَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِيْ مُبَلِّغًا وَّلَمْ يُرْسِلْنِيْ مُتَعَنِّتًا قَالَ قَتَادَةُ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا قَالَ مَالَتْ قُلُوْبُكُمَا۔

اجازت ہوئی سو داخل ہوا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ اور آپ ایک بوریئے کی بناوٹ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے کہ اس کی بناوٹ آپ کے بازو میں اثر کر گئی تھی پھر میں نے عرض کی کہ کیا آپ نے طلاق دی اپنی بیبیوں کو اے رسول اللہ کے۔ سو آپ نے میری طرف سر اٹھایا اور فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے کہا اللہ اکبر اے رسول اللہ تعالیٰ کے کاش آپ دیکھتے کہ ہم لوگ قریش ہیں اور ایسی قوم تھے کہ غالب رہتے تھے عورتوں پہ پھر جب مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے ایسی قوم کو پایا کہ ان کی عورتیں اُن پہ غالب ہیں اور ہماری عورتیں بھی اُن کی عادتیں سیکھنے لگیں

اور میں اپنی عورت پر غصہ ہوا ایک دن سو وہ مجھے جواب دینے لگی اور میں نے اس کے جواب دینے کو بہت بُرا مانا تو اس نے کہا کہ تم کیا بُرا مانتے ہو میرے جواب دینے کو اس لئے کہ اللہ کی قسم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں ان کو جواب دیتی ہیں اور ایک ایک اُن میں کی آپ کو چھوڑ دیتی ہے دن سے رات تک سو میں نے کہا کہ محروم ہو گئی اور نقصان میں پڑ گئی جس نے ان میں سے ایسا کیا۔ کیا تم میں سے ہر ایک بے خوف ہو گئی ہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرے بسبب غصہ اس کے رسول کے اور وہ اسی دم ہلاک ہو جائے۔ سو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں داخل ہوا حضرت حفصہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس

اور میں نے کہا کہ تم دھوکا نہ کھانا اپنی سوکن کی حالت دیکھ کر کہ وہ تم سے زیادہ خوب صورت اور تم سے زیادہ پیاری ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ سو آپ پھر دوبارہ مسکرائے (اس گفتگو میں کمال ایمان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور کمال جانب داری اللہ کے رسول کی ثابت ہوئی کہ انھوں نے سب طرح مقدم رکھا رضامندی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اور یہی مقتضی ہے کمال ایمان کا) پھر میں نے عرض کی کہ کچھ جی بہلانے کی باتیں کروں اے رسول اللہ تعالیٰ کے آپ نے فرمایا ہاں۔ سو میں بیٹھ گیا اور میں نے اپنا سر اونچا کیا گھر کی طرف تو اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے کوئی چیز وہاں ایسی نہ دیکھی جس کو دیکھ کر میری نگاہ میری طرف پھرتی سوا تین چمڑوں کے سو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالیٰ کے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ کہ آپ کی امت کو فراغت اور کشادگی عنایت کرے (یہ کمال ادب کی بات کہی کہ آپ اگر اپنے واسطے نہیں مانگتے اور امت کی کشادگی طلب فرمایئے کہ وہ آپ کی خدمت کرے اور آپ فارغ البال رہیں) اس لئے کہ اس تعالیٰ شانہ نے فارس اور روم کو بڑی کشادگی دے رکھی ہے۔ حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کو نہیں پوجتے ہیں۔ (بلکہ آتش پرست اور بت پرست ہیں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ بیٹھے اور کہا کہ اے ابن خطاب کیا تم شک میں ہو وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ ان کی طیبات دنیا کی زندگی میں دیئے گئے۔ سو میں نے عرض کی کہ مغفرت مانگیے میرے لئے اللہ تعالیٰ سے اے رسول اللہ تعالیٰ کے اور کیفیت یہ تھی کہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ بیبیوں کے کے پاس نہ جائیں گے ایک مہینے تک اور یہ قسم ان پر نہایت غصہ کے سبب سے کھائی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا۔ زہری نے کہا خبر دی مجھ کو عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی کہ جب انتیس راتیں گذر گئیں تو داخل ہوئے مجھ پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پہلے مجھ سے آپ نے بیان کرنا شروع کیا (یعنے مضمون تخییر کا) سو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالیٰ کے آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس ایک ماہ تک تشریف نہ لائیں گے اور آپ ہمارے پاس انتیسویں دن تشریف لائے۔ اور میں برابر دن گنتی تھی (یہ عرض کرنا ان کا اس غرض سے تھا کہ شاید آپ بھول نہ گئے ہوں) سو آپ نے فرمایا کہ ماہ کا اطلاق انتیس (دن) پر بھی آتا ہے پھر آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ

میں تم سے ایک بات کہتا ہوں۔ اور تم اس کے جواب دینے میں جلدی نہ کرو۔ یہاں تک کہ مشورہ لے لو اپنے ماں باپ سے تو کچھ تمہارا حرج نہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ یعنے اے نبی کہدو تم اپنی بیبیوں سے آخر تک جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب معلوم تھا کہ میرے ماں باپ کبھی آپ سے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے پھر فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اس میں کیا مشورہ لوں میں اپنے ماں باپ سے۔ میں بلاشک چاہتی ہوں اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو (یہ کمال ایمان اور تفقہ ہے ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا) معمر نے کہا کہ مجھے ایوب نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مت خبر دو آپ اپنی اور بیبیوں کو اس سے کہ میں نے آپ کو اختیار کیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغام پہونچانے کو بھیجا ہے نہ مشکل میں ڈالنے کو قتادہ نے کہا صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا کے معنے یہ ہیں کہ جھک رہے ہیں تمہارے دل۔

فائدہ :۔ اس حدیث میں بہت فوائد ہیں اول یہ کہ معلوم ہوا اس سے حکم ایلا کا اور ایلا لغت میں مطلق قسم کھانے کو کہتے ہیں اور اصطلاح فقہا میں خاص ہے ترک جماع کی قسم کھانے کے ساتھ اور اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ صرف ایلا سے یعنے ترک جماع کی قسم کھانے سے نہ فی الحال طلاق پڑتی ہے نہ کفارہ لازم آتا ہے اور نہ اور کوئی مطالبہ مگر اس کی مدت میں اختلاف ہے علماء حجاز اور معظم صحابہ اور تابعین نے کہا ہے کہ مُولی وہ شخص ہے جس نے چار ماہ سے زیادہ قسم کھائی ہے اور اگر چار ماہ کی قسم کھائی تو وہ مولی یعنے ایلا کرنے والا نہیں ہے۔ اور کوفیوں نے کہا ہے کہ جو چار ماہ یا زیادہ کی قسم کھائے وہ مولی ہے اور اس میں سب کا اتفاق ہے کہ عورت پر طلاق نہیں واقع ہوتا جب تک چار ماہ نہ گذریں اور اس میں بھی اتفاق ہے کہ جب اس مدت کے اندر جماع کیا تو ایلا جاتا رہا اور اگر چار ماہ تک جماع نہ کیا تو کوفیوں کے نزدیک طلاق پڑ گیا اور علما حجاز اور مصر اور فقہائے محدثین کے نزدیک یہ ہے کہ زوج سے کہا جائے کہ یا جماع کرے یا طلاق دے اور اگر وہ نہ مانے تو قاضی طلاق دے دے اور یہی قول ہے اہل ظاہر کا اور یہی مذہب مشہور ہے امام مالک کا اور یہی قول ہے امام شافعی اور اُن کے اصحاب کا اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ قاضی طلاق نہ دے بلکہ جبر کرے اُس پر کہ جماع کرے یا طلاق دے اور اگر وہ نہ مانے تو تعزیر دی جائے اور کوفیوں میں اختلاف ہے کہ طلاق جو اس پر بہ سبب ایلا کے پڑتا ہے وہ بائن ہے یا رجعی اور دوسرے فقہا سب متفق ہیں

کہ یہ طلاق شوہر دیتا ہے یا قاضی دیتا ہے وہ رجعی ہے مگر مالک کا قول ہے کہ اس طلاق میں رجعت جائز نہیں عدت کے اندر اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ شرط کسی سے مروی نہیں سوا مالک کے اگر تین قرد ان چار مہینوں میں گذر گئے تو جابر بن زید نے کہا ہے کہ اگر وہ طلاق دے چکا ہے تو عدت تمام ہوگئی اور جمہور نے کہا ہے کہ پھر سے عدت شروع کرے یعنے بعد چار ماہ کے دوسرا فائدہ اس حدیث کا یہ ہے کہ جائز ہوا اس سے پاسبان رکھنا دروازے پر جیسے وہ غلام تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر اور اکثر آپ کے یہاں پاسبان رہتا تھا۔ تیسرے یہ کہ واجب ہے اجازت لینا گھر والے سے اگرچہ معلوم ہو کہ وہ گھر میں اکیلا ہے۔ چوتھے یہ کہ دوبارہ اجازت طلب کرنا روا ہے اگر ایک بار نہ ملے پانچویں یہ کہ مستحب ہے اولاد کو تنبیہ دینا اور ادب سکھانا اگرچہ بعد شادی کے ہو۔ چھٹی زہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قناعت کرنا آپ کا تھوڑی دنیا پر۔ ساتویں کو شول پر جس میں سیڑھیوں کی ضرورت ہو رہنا روا ہے۔ آٹھویں خزانہ اور گودام مقرر کرنا اثاث البیت کے لئے روا ہے نویں حرص صحابہ کرام کی طلب علم [illegible] کہ اسی کے واسطے باری مقرر رکھی کہ ہر روز ایک صحابی حضرت کی خدمت میں آئیں اور علم حاصل کریں۔ دسویں ثابت ہوا کہ خبر ایک شخص کی مقبول ہے جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس انصاری کی خبر قبول کی۔ گیارہویں حاصل کرنا افضل کا علم کو اپنے کم درجہ والے سے جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس انصاری سے روز علم حاصل کر لیتے تھے اس کی باری کے دن کا۔ بارھویں معلوم ہوئے اس سے اداب بزرگوں کے اور ہیبت ان کی کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک سال تک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال نہ کر سکے اور یہ شعار ہے سعادت مندوں کا تیرھویں ترغیب دینا طلب علم پر جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ تم نے کیوں نہ دریافت کیا مجھ سے اس مسئلہ کو:۔

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ الْبَائِنِ لَا نَفَقَةَ لَهَا

مطلقہ بائنہ کے نفقہ نہ ہونے کا بیان

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ
اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا
الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا
وَكِيْلَهُ بِشَعِيْرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ
وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ
فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ :۔ فاطمہ قیس کی بیٹی سے
روایت ہے کہ ابو عمرو نے ان
کو طلاق دیا۔ طلاق بائن اور وہ
شہر میں نہ تھے یعنے کہیں باہر
تھے اور ان کی طرف ایک
وکیل بھیج دیا اور تھوڑے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ۔

جو روانہ کئے اور فاطمہ اُس پر غصہ ہوئیں تو وکیل نے کہا کہ اللہ کی قسم تمہارے لئے ہمارے ذمہ پر کچھ نہیں ہے (یعنی نفقہ وغیرہ) پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ اور اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے لئے ان کے ذمہ پر کچھ بھی نہیں ہے پھر حکم کیا فاطمہ کو کہ تم ام شریک کے گھر میں عدت پوری کرو۔ پھر فرمایا کہ وہ ایسی عورت ہیں کہ وہاں ہمارے اصحاب بہت جمع رہتے ہیں تم ابن مکتوم کے گھر عدت پوری کرو اس لئے کہ وہ ایک اندھے آدمی ہیں وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو (یعنی بے تکلف رہو گی گوشہ پردہ کی تکلیف نہ ہوگی) پھر جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھ کو خبر دینا۔ وہ کہتی ہیں کہ جب میری عدت پوری ہو گئی تو میں نے آپ سے ذکر کیا کہ مجھے معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم نے نکاح کا پیغام دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوجہم تو اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا اور معاویہ مفلس آدمی ہے کہ اس کے پاس مال نہیں تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو اور مجھے یہ امر ناپسند ہوا آپ نے پھر فرمایا کہ اسامہ سے نکاح کر لے۔ پھر میں نے ان سے نکاح کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر و خوبی دی کہ مجھ پر اور عورتیں رشک کرنے لگیں۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهُ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَنْفَقَ عَلَيْهَا نَفَقَةً دُونًا فَلَمَّا رَأَتْ ذٰلِكَ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَأُعْلِمَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ان کے شوہر نے طلاق دیا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور ان کو کچھ تھوڑا سا خرچ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَتْ لِي نَفَقَةٌ أَخَذْتُ الَّذِي يُصْلِحُنِي وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لِي نَفَقَةٌ لَمْ آخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ وَلَا سُكْنَى۔

روانہ کیا۔ پھر جب انھوں نے دیکھا تو کہا اللہ کی قسم میں خبر دوں گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر اگر میرے لئے نفقہ ہو تو جتنا مجھے کفایت کرے اتنا لوں گی۔ اور اگر میرے لئے نفقہ نہ ہو گا تو اس میں سے کچھ نہ لوں گی۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ اور آپ نے فرمایا نہ تمہارے لئے نفقہ ہے نہ مکان۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا فَأَبَى أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ فَانْتَقِلِي فَاذْهَبِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكُونِي عِنْدَهُ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ

ترجمہ:۔ ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا تو انھوں نے خبر دی۔ کہ ان کے شوہر مخزومی نے طلاق دی اور انکار کیا نفقہ دینے سے پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ تم کو نفقہ نہیں اور تم ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ اس لئے کہ وہ نابینا ہے وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو سو انہی کے پاس رہو۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أُخْتِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهُ لَيْسَ لَكِ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

ترجمہ:۔ فاطمہ نے خبر دی کہ ابو حفص نے اُن کو تین طلاق دیئے اور وہ یمن کو چلا گیا اور اس کے لوگوں نے فاطمہ سے کہا کہ تیرے لئے ہمارے اوپر نفقہ نہیں اور خالد چند لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میمونہ کے گھر

بِنْتِ مَيْمُونَةَ فَقَالُوا إِنَّ أَبَا حَفْصٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَهَلْ مِنْ نَفَقَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ لَا تَسْبِقِينِي بِنَفْسِكِ وَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَأْتِيهَا الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ فَانْطَلِقِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَإِنَّكِ إِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ فَانْطَلَقَتْ إِلَيْهِ فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ۔

میں اور عرض کی کہ ابو حفص نے تین طلاق دیے سو اس کی عورت کو نفقہ ہے آپ نے فرمایا اس کو نفقہ نہیں ہے اور اس پہ عدت واجب ہے اور اس کو کہلا بھیجا کہ تم اپنے نکاح میں بغیر میری صلاح کے سبقت نہ کرنا۔ اور حکم دیا ان کو کہ ام شریک کے گھر آجائے۔ پھر کہلا بھیجا کہ ام شریک کے گھر مہاجرین اولین جمع ہوتے ہیں۔ سو تم ابن ام مکتوم نابینا کے گھر جاؤ کہ اگر تم وہاں اپنا دوپٹہ اتار دوگی تو کوئی تم کو نہ دیکھے گا۔ سو میں اس گھر میں چلی گئی پھر جب میری عدت ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسامہ بن زید سے بیاہ دیا۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ كَتَبْتُ ذٰلِكَ مِنْ فِيهَا كِتَابًا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَى أَهْلِهِ أَبْتَغِي النَّفَقَةَ وَاقْتَصُّوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو لَا تُفَوِّتِينَا بِنَفْسِكِ

ترجمہ:- وہی مضمون مروی ہے جو اوپر گذرا

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَفْتِيهِ فِي

ترجمہ:- فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ وہ ابو عمرو کے پاس تھی۔ اور اس نے تین طلاق دیے پھر فاطمہ نے کہا کہ میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے دریافت کیا گھر سے

خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَهُ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا وَقَالَ عُرْوَةُ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا۔

نکلنے کو تو آپ نے حکم دیا کہ ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ اور مروان نے اُن کی تصدیق نہ کی مطلقہ کے گھر سے نکلنے میں۔ اور عروہ نے کہا کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی فاطمہ بنت قیس کی اس بات کو قابل انکار جانا

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ۔ وہی روایت ہے

عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ خَرَجَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا بِتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَةٍ فَقَالَا لَهَا وَاللّٰهِ مَا لَكِ نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ قَوْلَهُمَا فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الْاِنْتِقَالِ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ أَيْنَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ أَعْمَى تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلَا يَرَاهَا فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

ترجمہ :- ابوعمرو حضرت علی کے ساتھ یمن گئے اور اپنی عورت فاطمہ کو کہلا بھیجا ایک طلاق جو اس کی طلاقوں میں باقی تھا (یعنے دو پہلے ہو چکی تھی) اور حارث اور عیاش دونوں کو کہلا بھیجا کہ اُس کو نفقہ دینا اُن دونوں نے کہا کہ تجھے نفقہ نہیں پہونچتا کہ جب تک تو حاملہ نہ ہو۔ پھر وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور اُن سے حارث وغیرہ کی بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تجھ کو نفقہ نہیں اور انھوں نے گھر میں چلی جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت دی۔ انھوں نے عرض کی کہ کہاں جاؤں اے رسول اللہ تعالیٰ کے آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم کے گھر

فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مَرْوَانُ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ يَسْأَلُهَا عَنِ الْحَدِيثِ فَحَدَّثَتْهُ بِهِ فَقَالَ مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنِ امْرَأَةٍ سَنَأْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ فَبَيْنِي وَبَيْنَكُمُ الْقُرْآنُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ الْآيَةَ قَالَتْ هٰذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهُ مُرَاجَعَةٌ فَأَيُّ أَمْرٍ يَحْدُثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ فَكَيْفَ تَقُولُونَ لَا نَفَقَةَ لَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا فَعَلَامَ تَحْبِسُونَهَا ۔

کہ وہ نابینا تھے کہ وہاں اپنے کپڑے اتار کر بیٹھے اور وہ اُس کو دیکھے بھی نہیں ۔ پھر جب عدت پوری ہو گئی ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا نکاح کر دیا اسامہ سے سو مروان نے فاطمہ کے پاس قبیصہ بن ذویب کو بھیجا ۔ کہ اُس سے یہ حدیث پوچھ آئے سو فاطمہ نے یہی حدیث بیان کر دی سو مروان نے کہا نہیں سنی ہم نے یہ حدیث مگر ایک عورت سے اور ہم ایسا امر قوی و معتبر کیوں نہ اختیار کریں جس پر سب لوگوں کو پاتے ہیں پھر جب فاطمہ کو مروان کی بات پہونچی کہ وہ کہتا ہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان قرآن ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہ نکالو اُن کو اُن کے گھروں سے تو فاطمہ نے کہا کہ یہ حکم تو اُس کے لئے ہے جس سے رجعت ہو سکتی ہے ۔ اور تین طلاقوں کے بعد پھر کون سی بات نئی پیدا ہو سکتی ہے پھر تم کیونکر کہتے ہو کہ اس کو نفقہ نہیں ہے جب وہ حاملہ نہ ہو تو پھر اُسے کس بھروسے روکتے ہو (یعنے نان و نفقہ بھی نہیں دیتے تو پھر کیوں روکتے ہو)

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ قَالَتْ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ

ترجمہ :۔ شعبی نے کہا میں فاطمہ کے پاس گیا ۔ اور اُس سے دریافت کیا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُس کے مقدمہ میں تو اُس نے کہا کہ مجھ کو تین طلاق دیئے میرے شوہر نے اور میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا جھگڑا لیگئی

لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَّاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

مکان اور نفقہ کے لئے تو انھوں نے نہ مجھے مکان دلوایا اور نہ نفقہ اور حکم دیا کہ ابن ام مکتوم کے گھر عدت پوری کروں۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَنْ هُشَيْمٍ :۔ وہی مضمون ہے۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَاَتْحَفَتْنَا بِرُطَبِ ابْنِ طَابٍ وَّسَقَتْنَا سَوِيْقَ سُلْتٍ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا اَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ بَعْلِيْ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ اَهْلِيْ :۔

ترجمہ :۔ شعبی نے کہا ہم لوگ فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے اور انھوں نے ہم کو ابن طاب کی تر کھجوریں (ایک قسم کی کھجور کا نام) کھلائیں اور ستو جوار کے پلائے اور میں نے ان سے مطلقہ ثلاث کا حکم پوچھا کہ وہ عدت کہاں کرے انھوں نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دی کہ میں اپنے لوگوں میں جا کر عدت پوری کروں۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ۔ ترجمہ :۔ یعنے مطلقہ ثلثہ کو نہ خرچ دینا ہے نہ مکان۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا فَاَرَدْتُ النُّقْلَةَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِيْ اِلٰى بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاعْتَدِّيْ عِنْدَهٗ :۔

ترجمہ :۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میرے شوہر نے تین طلاق دیئے اور میں نے وہاں سے اٹھنا چاہا۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے ابن عم عمرو بن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ۔

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً ثُمَّ اَخَذَ الْاَسْوَدُ كَفًّا مِّنْ حَصًى فَحَصَبَهُ بِهٖ فَقَالَ وَيْلَكَ تُحَدِّثُ مِثْلَ هٰذَا قَالَ عُمَرُ لَا نَتْرُكُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّهَا حَفِظَتْ اَوْ نَسِيَتْ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ۔

ترجمہ:۔ ابو اسحاق اسود کے ساتھ تھے بڑی مسجد میں اور شعبی بھی۔ سو شعبی نے فاطمہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اُسے گھر دلوایا نہ خرچ اور اسود نے ایک مٹھی کنکرے لی اور شعبی کی طرف پھینکی اور کہا کہ تم اسے روایت کرتے ہو یہ کیا تمہاری خرابی ہے اور حالانکہ حضرت عمر نے فرمایا ہے کہ ہم نہیں چھوڑتے کتاب اللہ کی اور سنت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت کے قول سے کہ معلوم نہیں شاید وہ بھول گئی یا یاد رکھا اور مطلقہ ثلاث کو گھر دینا چاہئے اور خرچ بھی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مت نکالو اُن کو اُن کے گھروں سے مگر جب وہ کوئی کھلی بے حیائی کریں (یعنے زنا)

عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ بِقِصَّتِهٖ:۔ وہی قصہ اس سند سے مروی ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ اِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلٰثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِيْ فَاٰذَنْتُهٗ

ترجمہ:۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی تھیں۔ کہ اُن کے شوہر نے تین طلاق دیئے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اسے گھر دلوایا نہ خرچ اور کہا فاطمہ نے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ وَ اَبُوْ جَهْمٍ
وَّاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ
لَا مَالَ لَهٗ وَ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ
فَرَجُلٌ ضَرَّابُ النِّسَاءِ وَلٰكِنْ
اُسَامَةُ فَقَالَتْ بِيَدِهَا
هٰكَذَا اُسَامَةُ اُسَامَةُ فَقَالَ
لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ طَاعَةُ اللّٰهِ وَطَاعَةُ
رَسُوْلِهٖ خَيْرٌ لَّكِ قَالَتْ
فَتَزَوَّجْتُهُ فَاغْتَبَطْتُ۔

جب تمہاری عدت پوری ہو جائے
تو مجھے خبر دینا پھر میں نے ان
کو خبر دی اور مجھے پیغام دیا
معاویہ اور ابوجہم نے۔ اور
اسامہ بن زید نے۔ سو جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ معاویہ تو مفلس
ہے کہ اس کو مال نہیں اور
ابوجہم عورتوں کو بہت مارنے
والا ہے مگر اسامہ۔ سو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے ہاتھ سے اشارہ
کیا کہ اسامہ خوب ہے۔ اور
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ۔ اور
رسول کی فرمانبرداری تجھے بہتر ہے پھر میں نے ان سے نکاح کیا اور عورتیں
مجھ پر رشک کرنے لگیں۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ
اَرْسَلَ اِلَيَّ زَوْجِيْ اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ
عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ بِطَلَاقِيْ وَاَرْسَلَ مَعَهٗ بِخَمْسَةِ
اٰصُعِ تَمْرٍ وَخَمْسَةِ اٰصُعِ شَعِيْرٍ فَقُلْتُ اَمَا لِيْ نَفَقَةٌ
اِلَّا هٰذَا وَلَا اَعْتَدُّ فِيْ مَنْزِلِكُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَشَدَدْتُ
عَلَيَّ ثِيَابِيْ وَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ كَمْ طَلَّقَكِ قُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ صَدَقَ لَيْسَ
لَكِ نَفَقَةٌ اِعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ
فَاِنَّهٗ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ تُلْقِيْ ثَوْبَكِ عِنْدَهٗ فَاِذَا انْقَضَتْ
عِدَّتُكِ فَاٰذِنِيْنِيْ قَالَتْ فَخَطَبَنِيْ خُطَّابٌ مِّنْهُمْ مُعَاوِيَةُ
وَاَبُو الْجَهْمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُعَاوِيَةَ تَرِبٌ
خَفِيْفُ الْحَالِ وَاَبُوْ جَهْمٍ مِنْهُ شِدَّةٌ عَلَى النِّسَاءِ

أَوْ يَضْرِبُ النِّسَاءَ أَوْ نَحْوَ هٰذَا أَوْ لٰكِنْ عَلَيْكَ بِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ - ترجمہ :- فاطمہ سے وہی مضمون مروی ہوا جو کئی بار اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا نَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَخَرَجَ فِي غَزْوَةِ نَجْرَانَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَزَادَ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَشَرَّفَنِي اللّٰهُ بِأَبِي زَيْدٍ وَكَرَّمَنِي اللّٰهُ بِأَبِي زَيْدٍ۔

ترجمہ :- ابو بکر نے کہا کہ میں اور ابو سلمہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور ان سے اسی طلاق وغیرہ کو دریافت کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں ابو عمرو کے پاس تھی اور وہ غزوہ نجران کو گئے آگے وہی مضمون بیان کیا۔ اخیر میں یہ زیادہ کیا کہ اللہ نے مجھے شرافت اور بزرگی بخشی ابی زید سے نکاح کرنے میں۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَمَنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَحَدَّثَتْنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَاتًّا بِنَحْوِ حَدِيْثِ سُفْيَانَ :- ابو بکر سے وہی مضمون مروی ہے۔

عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً۔

ترجمہ :- فاطمہ نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاق دیئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہ مکان دلوایا نہ نفقہ :-

عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ تَزَوَّجَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ فَطَلَّقَهَا فَأَخْرَجَهَا مِنْ عِنْدِهٖ فَعَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ عُرْوَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ترجمہ :- ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے ذکر کیا کہ یحییٰ بن سعید نے عبد الرحمٰن کی بیٹی سے نکاح کیا اور اس کو طلاق دیکر گھر سے نکال دیا اور عروہ نے

فَقَالُوا إِنَّ فَاطِمَةَ قَدْ خَرَجَتْ قَالَ عُرْوَةُ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِذٰلِكَ فَقَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا خَيْرٌ أَنْ تَذْكُرَ هٰذَا الْحَدِيثَ

اس بات پر انہیں الزام دیا تو لوگوں نے کہا کہ فاطمہ بھی تو بعد طلاق کے شوہر کے نکل گئی تھیں۔ سو میں حضرت عائشہ کے پاس گیا اور میں نے ان کو خبر دی انھوں نے کہا کہ فاطمہ کو اس حدیث کا بیان کرنا اچھا نہیں۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا وَأَخَافُ أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ قَالَ فَأَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ :-

ترجمہ :- فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاق دیئے ہیں اور مجھے خوف ہے کہ وہ لوگ میرے ساتھ سختی و بدمزاجی کریں تو۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ اور گھر میں چلی جائیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ خَيْرٌ أَنْ تَذْكُرَ هٰذَا الْحَدِيثَ تَعْنِي قَوْلَهَا لَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ :-

ترجمہ :- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ فاطمہ کو یہ کہنا خوب ہے کہ مطلقہ ثلاثہ کو نہ مکان ہے نہ نفقہ :-

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَلَمْ تَرَيْ إِلٰى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَ مَا صَنَعَتْ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي إِلٰى قَوْلِ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِي ذِكْرِ ذٰلِكَ :-

ترجمہ :- عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ ابن زبیر نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ آپ نے دیکھا کہ فلاں عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دیئے اور وہ نکل گئی یعنی شوہر کے گھر سے

انھوں نے فرمایا کہ اُسے بُرا کیا عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ فاطمہ کی بات نہیں سنتے کہ وہ کیا کہتی ہے۔ انھوں نے فرمایا۔ کہ اس کو اس قول کے بیان کرنے میں کچھ خیر نہیں ہے۔

فائدہ :۔ فاطمہ بنت قیس کی جو روایتوں میں اختلاف واقع ہوا ہے کہ کسی میں مذکور ہے کہ ان کے شوہر نے تین طلاق دیئے کسی میں طلاق البتہ مذکور ہے۔ کسی میں مطلق طلاق کا ذکر ہے عدد کا ذکر نہیں تطبیق اس میں یوں ہے کہ قبل اس کے ان کے شوہر نے دو طلاق دیئے تھے اور یہ تیسرا ہوا جس کے بعد وہ جدا ہوئیں غرض جنھوں نے طلاق البتہ ذکر کیا ان کی مراد بھی یہی تین طلاق ہیں اور علماء کرام نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ عورت مطلقہ بائنہ جس کو حمل نہ ہو اس کو نفقہ اور مکان دینا ہے۔ یا نہیں سو عمر بن الخطاب اور ابوحنیفہ اور دوسرے فقہا کا قول ہے کہ اس کو نفقہ اور مکان دینا ضروری ہے عدت تک اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور احمد نے کہا ہے کہ نہ نفقہ ہے نہ مکان اور امام مالک اور امام شافعی نے کہا ہے کہ مکان دینا واجب ہے نہ نفقہ اور ہر ایک کے دلائل نوویؒ میں مفصل مذکور ہیں۔ اور اُن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم نابینا کے گھر میں رہنے کا جو حکم دیا اس سے بعض لوگوں نے استنباط کیا ہے کہ عورت کو نظر کرنا مرد اجنبی کی طرف جائز ہے بخلاف مرد کے کہ اُس کو عورت اجنبی کی طرف نظر روا نہیں اور یہ مذہب ضعیف ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ دونوں کو اجنبی پر نظر کرنا حرام ہے۔ چنانچہ یہ آیۃ صاف اس پر دلیل ہے کہ فرمایا اللہ پاک نے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ۔ یعنے کہدو تم اے نبی مردان مومنین سے کہ روکی رکھیں اپنی آنکھیں اور کہہ دو مومن عورتوں سے کہ روکیں وہ بھی اپنی آنکھیں۔ اور اسی پر دلالت کرتی ہے حدیث بنہان کی جو مولیٰ تھے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ ام سلمہ اور میمونہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھیں اور عبداللہ ام مکتوم حاضر ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ چھپو۔ انھوں نے عرض کی کہ وہ تو نابینا ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم تو نابینا نہیں ہو اور یہ حدیث حسن ہے کہ ابوداؤد اور ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے غرض حدیث فاطمہ میں اس کی اجازت نہیں ہے کہ تم عبداللہ بن مکتوم کی طرف نظر کرنا بلکہ صرف اتنی بات ہے کہ تم کو اُن کی نگاہ سے بچنے کی ضرورت، پیش نہ آئے گی۔ جیسے اور کسی بینا کے گھر میں رہنے سے پیش آتی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ابوجہم اور معاویہ کا حال فرمایا یہ غیبت محرمہ میں داخل نہیں اس لئے کہ مشورہ اسکے

وقت میں کسی کا ضروری حال بیان کر دینا روا ہے کہ اس میں دوسرے کی خیرخواہی ہے غرض اس حدیث سے فاطمہ میں بہت سے فوائد ہیں۔ اول جواز طلاق غائب۔ ثانی جواز توکیل حقوق میں قبض و دفع کے ثالثاً نہ ہونا نفقہ کا بائن کے لئے اور بعضوں نے کہا نہ نفقہ ہے نہ سکنہ۔ رابعاً جواز سماع کلام اجنبیہ مسئلہ پوچھنے میں۔ خامساً جواز باہر نکالنے کا مکان عدت سے بنظر ضرورت کے سادساً مستحب ہونا زیارت نسا صالحات کا مردوں کو بھی مگر اس طرح کہ خلوت محرمہ نہ واقع ہو غرض اسی طرح کی اور بہت فوائد ہیں جو بخوف تطویل نہیں ذکر کیے جس کو منظور ہو نووی میں رجوع کرے۔

بَابُ جَوَازِ خُرُوْجِ الْمُعْتَدَّةِ الْبَائِنِ وَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي النَّهَارِ لِحَاجَتِهَا

معتدہ بائن کو اور جس کا شوہر مر گیا ہو اس کو دن میں نکلنا ضرورت کے واسطے روا ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ طُلِّقَتْ خَالَتِيْ فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلٰى فَجُدِّيْ نَخْلَكِ فَإِنَّكِ عَسٰى أَنْ تَصَدَّقِيْ أَوْ تَفْعَلِيْ مَعْرُوْفًا۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے تھے کہ میری خالہ کو طلاق ہوا۔ اور انھوں نے چاہا کہ اپنے باغ کی کھجوریں توڑ لیں سو ایک شخص نے ان کو جھڑکا ان کے باہر نکلنے پر۔ اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور آپ نے فرمایا کہ نہیں تم جاؤ اور اپنے باغ کی کھجوریں توڑ لو اس لئے کہ شاید تم اس میں سے صدقہ دو (تو اوروں کا بھلا ہو) یا اور کوئی نیکی کرو (کہ تمہارا بھلا ہو)۔

فائدہ:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتدہ بائن کو ضرورت کے وقت نکلنا حالت عدت میں روا ہے اور یہی مذہب ہے مالک اور شافعی اور ثوری اور لیث اور احمد اور دوسرے لوگوں کا کہ یہ سب قائل ہیں کہ دن کو ضرورت کیلئے نکلنا روا ہے اور اسی طرح سے متوفاۃ شوہر میں بھی ان کے نزدیک روا ہے اور عدت وفات میں ابوحنیفہ ان کے موافق ہیں نہ مطلقہ بائنہ میں ان کا قول ہے کہ وہ نہ رات کو نکلے نہ دن کو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا کھجور کا بھی مستحب ہے اس کے توڑنے کے وقت اور صدقہ دینے کا اشارہ کرنا بھی صاحب تمر کو مستحب ہے۔

بَابُ انْقِضَاءِ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَغَيْرِهَا بِوَضْعِ الْحَمْلِ

وضع حمل سے عدت کا تمام ہونا

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ فِي بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تَرْجِينَ النِّكَاحَ إِنَّكِ وَاللهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى

ترجمہ: عبیداللہ بن عبداللہ نے کہا کہ ان کے باپ نے عمر بن عبداللہ کو لکھا کہ وہ سبیعہ بنت حارث اسلمیہ کے پاس جائیں۔ اور ان سے اُن کی حدیث کو دریافت کریں کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے جب جب انھوں نے آپ سے فتویٰ طلب کیا سو عمر بن عبداللہ نے ان کو لکھا کہ سبیعہ نے ان کو خبر دی کہ وہ سعد کے نکاح میں تھی اور قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھی اور غزوہ بدر میں حاضر ہوئی تھی۔ اور حجۃ الوداع میں انھوں نے وفات پائی اور یہ حاملہ تھی۔ پھر کچھ دیر نہ ہوئی ان کے وفات کو کہ اُن کا حمل وضع ہوا بعد وفات شوہر کے پھر جب اپنے نفاس سے فارغ ہوئیں تو انھوں نے سنگار کیا پیغام دینے والوں کے لئے اور ابوالسنابل ان کے پاس آئے اور وہ ایک مرد تھے قبیلہ بنی عبدالدار

تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِيْنَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَلَا أَرٰى بَأْسًا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِيْنَ وَضَعَتْ وَإِنْ كَانَتْ فِي دَمِهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ:-

کے ہے اور ان سے کہا کیا سبب ہے کہ میں تم کو سنگار کئے دیکھتا ہوں شاید تم نکاح کا ارادہ رکھتی ہو۔ اور اللہ کی قسم تم نکاح نہیں کر سکتیں جب تک تم پر چار مہینے اور دس دن نہ گذر جائیں۔ سبیعہ نے کہا جب انھوں نے مجھ سے یوں کہا تو میں اپنے کپڑے اوڑھ پہن کر شام کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ نے مجھے فتویٰ دیا کہ میں اسی وقت اپنی عدت پوری کر چکی جب کہ میں نے وضع حمل کیا۔ اور حکم دیا مجھ کو نکاح کا جب میں چاہوں۔ ابن شہاب نے کہا کہ میں اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں جانتا کہ کوئی عورت نکاح کرے بعد وضع کے اسی وقت اگرچہ وہ ابھی خون نفاس میں ہو۔ مگر اتنی بات ضرور ہے کہ اس کا شوہر اس سے صحبت نہ کرے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اجْتَمَعَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُمَا يَذْكُرَانِ الْمَرْأَةَ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عِدَّتُهَا اٰخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَدْ حَلَّتْ فَجَعَلَا يَتَنَازَعَانِ ذٰلِكَ قَالَ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ:- سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابوسلمہ اور ابن عباس دونوں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جمع ہوئے اور اس عورت کا ذکر کرنے لگے جو اپنے شوہر کے مرنے کے بعد کئی رات کے پیچھے نفاس میں ہو جائے یعنے وضع حمل کرے تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ دونوں عدتوں میں جو اخیر میں پوری ہو وہ پوری کرے

اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِیْ یَعْنِیْ اَبَا سَلَمَۃَ فَبَعَثُوْا کُرَیْبًا مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ یَسْئَلُھَا عَنْ ذٰلِکَ فَجَآءَ ھُمْ فَاَخْبَرَھُمْ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ اِنَّ سُبَیْعَۃَ الْاَسْلَمِیَّۃَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِھَا بِلَیَالٍ وَّاَنَّھَا ذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَھَا اَنْ تَتَزَوَّجَ۔

اور ابو سلمہ نے کہا کہ وہ اسی وقت عدت پوری کر چکی اور ان دونوں میں آپس میں تنازع ہونے لگا سو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں اپنی بھتیجی کے ساتھ ہوں یعنے ابو سلمہ کے غرض کریب جو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مولیٰ تھے اُن کو ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس روانہ کیا تاکہ ان سے جا کر پوچھیں سو وہ اُن کے پاس آئے اور لوٹ کر خبر دی کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے کہا ہے کہ سبیعہ اسلمیہ کو نفاس ہوا اُن کے شوہر کی وفات کی کئی رات بعد اور پھر انھوں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا اور آپ نے اُن کو نکاح کا حکم دیا۔

عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ اللَّیْثَ قَالَ فِیْ حَدِیْثِہٖ فَاَرْسَلُوْا اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ وَلَمْ یُسَمِّ کُرَیْبًا۔

ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہے مگر لیث کی روایت میں یہ ہے کہ ام سلمہ کے پاس کسی کو روانہ کیا کریب کا نام نہیں ہے

فائدہ: جماہیر علماء سلف و خلف نے اس حدیث پر اجماع کیا ہے اور کہا ہے کہ عدت حاملہ کی یہی ہے کہ وضع حمل کرے اگرچہ شوہر کی وفات کے ایک لحظہ کے بعد کیوں نہ ہو۔ اور شوہر کے غسل میت کے قبل کیوں نہ ہو اور اسی وقت اس کو نکاح روا ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور علمائے امت کا اور جو سوا اس کے ہے وہ مذہب شاذ ہے اور قابل التفات نہیں اور یہ آیت ان سب کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُھُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَھُنَّ۔ یعنے پیٹ والیوں کی عدت یہ ہے کہ اپنا پیٹ جنیں اور یہ آیت عام ہے شامل ہے اس عورت کو جس کو طلاق دی جائے جس کا خاوند مر جائے اور مخصص ہے اُس آیت کو جس میں عدت وفات کی چار مہینے دس دن مذکور ہیں۔

(نووی مختصراً)

بَابُ وُجُوبِ الْاِحْدَادِ فِي عِدَّةِ الْوَفَاتِ وَ تَحْرِيمِهِ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ اِلَّا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ

سوگ واجب ہے اس عورت پر جس کا خاوند مر جائے اور کسی حالت میں تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْاَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ اَبُوهَا اَبُو سُفْيَانَ فَدَعَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ اَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ حَاجَةٌ غَيْرَ اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا

ترجمہ:- زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے۔ میں ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی جب ان کے باپ ابو سفیان گذر گئے۔ آپ ام حبیبہ نے خوشبو منگوائی جو زرد تھی خلوق (ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے) تھی یا کوئی اور خوشبو تھی اور ایک لڑکی کو (اپنے ہاتھوں سے) لگائی پھر ہاتھ اپنے گالوں پر پھیر لئے اور کہا قسم اللہ کی مجھے خوشبو کی حاجت نہیں۔ مگر میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے منبر پر حلال نہیں ہے اُس شخص کو جو یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر کہ سوگ کرے کسی مرے پر تین دن سے زیادہ مگر عورت اپنے خاوند کے لیے سوگ کرے چار مہینے دس دن تک۔

حِيْنَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا تَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا سَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ

زینب نے کہا۔ پھر میں زینب بنت جحش کے پاس گئی جب ان کے بھائی مرے اُنھوں نے یہی خوشبو منگائی اور لگائی پھر کہا قسم خدا کی مجھ کو خوشبو کی حاجت نہیں تھی مگر میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے منبر پر۔ کسی کو درست نہیں جو یقین رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوا اُس عورت کے جس کا خاوند مر جائے وہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے زینب نے کہا میں نے اپنی ماں ام المومنین ام سلمہ سے سنا وہ کہتی تھیں ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے اس کی آنکھیں دکھتی ہیں کیا سرمہ لگاؤں. آپ نے فرمایا نہیں پھر اُس عورت نے پوچھا دو یا تین بار آپ نے فرمایا نہیں ہر بار پھر آپ نے فرمایا اب تو عدت کے چار مہینے دس ہی دن ہیں جاہلیت میں تو عورت ایک برس

كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى يَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّ مَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ :۔

پورے مینگنی پھینکتی۔ حمید جو راوی ہے اس حدیث کا اس نے کہا میں نے زینب سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے زینب نے کہا (جاہلیت کے زمانے میں) جب عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک گھونسلے میں گھس جاتی برے سے برا کپڑا پہنتی نہ خوشبو لگاتی نہ کچھ اور یہاں تک کہ ایک سال گزر جاتا پھر ایک جانور اس کے پاس لاتے۔ گدھا یا بکری یا چڑیا جس سے وہ اپنی عدت توڑتی (اس جانور کو اپنی کھال پر رگڑتی یا اپنا ہاتھ اس پر پھیرتی) ایسا بہت کم ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا (اکثر مر جاتا کچھ شیطان کا اثر ہوگا یا اس کے بدن پر میلی کچیلی ایک گھونسلے میں رہنے سے زہر دار مادہ چڑھ جاتا ہوگا جو جانور پر اثر کرتا ہوگا) پھر وہ باہر نکلتی ایک مینگنی اس کو دیتے اس کو پھینک کر پھر جو چاہتی خوشبو وغیرہ لگاتی۔

فائدہ :۔ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس عورت کا خاوند مر جائے اس کو سوگ کرنا واجب ہے اور اس پر علماء کا اتفاق ہے۔ مگر اس کی تفصیل میں اختلاف ہے۔ تو واجب ہے یہ سوگ ہر اس عورت پر جس کا خاوند مر جائے اگرچہ اس کے خاوند نے اس سے جماع نہ کیا ہو یا وہ کم سن ہو یا لونڈی ہو یا کافر ہو یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور علماء کا اور ابوحنیفہ اور ابوثور اور بعض مالکیہ کے نزدیک اگر عورت اہل کتاب میں سے ہو تو اس پر یہ عدت واجب نہیں ہے بلکہ عدت خاص ہے مسلمان عورت سے اسی طرح لونڈی اور نابالغ عورت پر بھی عدت وفات نہیں ہے اور ام ولد پر تو بالاجماع عدت نہیں ہے اسی طرح اس لونڈی پر جس کا مالک مر جائے انتہی مختصراً۔۔۔۔ اس حدیث سے سوگ والی عورت کے لئے سرمے کا لگانا حرام ہونا نکلتا ہے۔ اگرچہ ضرورت ہو۔ اور موطا میں ایک حدیث ہے جس میں یہ مذکور ہے رات کو سرمہ لگا لے اور دن کو پونچھ ڈالے۔ اور ان دونوں حدیثوں میں یوں جمع کیا ہے کہ اگر ضرورت نہ ہو تو بالکل نادرست ہے اور جو ضرورت ہو تو بھی دن کو لگانا درست نہیں۔ اور رات کو درست ہے۔ مگر بہتر یہی ہے کہ نہ لگائے۔

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ حَمِيمٌ لِأُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْهُ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ إِنَّمَا أَصْنَعُ هٰذَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَحَدَّثَتْهُ زَيْنَبُ عَنْ أُمِّهَا وَعَنْ زَيْنَبَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ:۔ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کوئی رشتہ دار مر گیا۔ انھوں نے زرد خوشبو منگائی اور ہاتھوں پر لگائی۔ پھر فرمایا میں یہ کام اس لئے کرتی ہوں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر اس کو درست نہیں سوگ کرنا کسی شخص پر تین دن سے زیادہ مگر عورت اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔ اور زینب نے ایسے ہی حدیث اپنی ماں (ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے نقل کی اور ام المومنین زینب سے یا اور کسی بی بی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَافُوا عَلَى عَيْنِهَا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَكُونُ فِي شَرِّ بَيْتِهَا فِي أَحْلَاسِهَا أَوْ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا فِي بَيْتِهَا حَوْلًا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فَخَرَجَتْ أَفَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

ترجمہ:۔ حمید بن نافع سے روایت ہے میں نے سنا زینب سے جو ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی تھیں انھوں نے سنا اپنی ماں سے کہ ایک عورت کا خاوند مر گیا اور اس کی آنکھ کا لوگوں کو ڈر ہوا وہ آئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اجازت چاہی سرمہ لگانے کی آپ نے فرمایا تم میں کی ایک اپنے برے گھر میں کپڑا یا برا کپڑا پہن کر

سال بھر بیٹھتیں پھر جب کتا نکلتا تو مینگنی پھینک کر باہر نکلتیں کیا چار مہینے دس دن تک صبر نہیں کر سکتیں۔

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ بِالْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي الْكُحْلِ وَحَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُخْرَى مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ تُسَمِّهَا زَيْنَبُ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ:۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا تَذْكُرَانِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّ ابْنَةً لَهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا فَهِيَ تُرِيدُ أَنْ تَكْحُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا:۔

ترجمہ:۔ ام المومنین ام سلمہ اور ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے کہا میری بیٹی کا شوہر مر گیا اس کی آنکھ دکھتی ہے میں چاہتی ہوں سرمہ لگاؤں اس کے آپ نے فرمایا تم میں کی ایک سال پورا ہونے پر مینگنی پھینکتی اور یہ تو چار مہینے دس دن ہیں۔

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا أَتَى أُمَّ حَبِيبَةَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ دَعَتْ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِهِ ذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا وَقَالَتْ كُنْتُ مِنْ هٰذَا غَنِيَّةً سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ

ترجمہ:۔ زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب ام حبیبہ کو ان کے باپ ابوسفیان کے مرنے کی خبر پہنچی انھوں نے تیسرے دن زرد خوشبو منگائی اور دونوں بانہوں اور گالوں کو لگائی اور کہا مجھے اس کی احتیاج نہ تھی

تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا:۔

مگر میں نے سنا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے نہیں درست ہے اس کو جو ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دنوں پر یہ کہ سوگ کرے تین دن سے زیادہ البتہ عورت اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

عَنْ حَفْصَةَ اَوْعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَوْعَنْ كِلْتَيْهِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَوْتُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا:۔

ترجمہ :۔ ام المومنین حفصہ یا ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ یا دونوں سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہے اس کو جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر۔ یا ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول پر۔ سوگ کرنا کسی مردے پر تین دن سے زیادہ البتہ عورت اپنے خاوند پر کرسکتی ہے۔

عَنْ نَافِعٍ بِاِسْنَادِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ مِثْلَ رِوَايَتِهٖ:۔ ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا:۔

عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَابْنِ دِيْنَارٍ وَزَادَ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا:۔

ترجمہ :۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی روایت ہے۔ جو اوپر گذری۔ اس میں اتنا زیادہ ہے۔ کہ عورت اپنے خاوند پر سوگ کرے چار مہینے دس دن تک

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ

ترجمہ: صفیہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا۔

ترجمہ: ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت یقین رکھتی ہے اللہ تعالیٰ اور قیامت کا اس کو حلال نہیں ہے کسی مردے کا سوگ کرنا تین دن سے زیادہ سوا اپنے خاوند کے۔

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَّلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ۔

ترجمہ: ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی عورت کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے۔ مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔ اور اتنے دنوں تک رنگین کپڑا نہ پہنے مگر عصب کا کپڑا۔ اور سرمہ نہ لگائے اور خوشبو نہ لگائے مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑی قسط یا اظفار (خوشبوؤں کا نام ہے) کا استعمال کرے (بقصد پاکی کے نہ زینت کے)

فائدہ۔ عصب کہتے ہیں یمن کی چادر کو جو کاڑیوں دار (سینکتا) کے طور پر ہوتی ہے سرخ اور سفید یا سفید اور سبز یا سفید اور سیاہ۔ اور بعضوں نے کہا کہ عصب ایک درخت ہے خار دار اور اس کے پتوں سے رنگ نکلتا ہے۔ ابن منذر نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ سوگ والی عورت کو کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننا درست نہیں نہ اور کسی رنگ کے مگر کالے رنگ کے درست ہیں یہی قول ہے عروہ بن الزبیر اور مالک اور شافعی کا اور زہری نے ان کو بھی مکروہ رکھا ہے اور عروہ نے عصب کو بھی مکروہ رکھا ہے۔ اور

زہری نے اس کو جائز کہا ہے۔ اور امام مالک نے عصب کے موٹے کپڑے کو جائز رکھا ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک اس کی حرمت زیادہ صحیح ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اس شخص کی جس نے جائز رکھا ہے ابن منذر نے کہا تمام علماء نے سفید کپڑوں کو جائز رکھا ہے اور بعض متاخرین مالکیہ نے عمدہ سفید کپڑوں سے جن سے آرائش ہو منع کیا ہے اسی طرح عمدہ سیاہ کپڑوں سے اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ وہ رنگ درست ہے جس سے زینت کا قصد نہ ہو اور ریشمی کپڑا پہننا درست ہے اور زیور چاندی یا سونے کا پہننا درست نہیں ہے اسی طرح موتیوں کا پہننا بھی ناجائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ موتیوں کا پہننا درست ہے (نووی)

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُنْهٰى اَنْ نُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلُ وَلَا نَتَطَيَّبُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا وَّقَدْ رُخِّصَ لِلْمَرْاَةِ فِيْ طُهْرِهَا اِذَا اغْتَسَلَتْ اِحْدَانَا مِنْ مَّحِيْضِهَا فِيْ نُبْذَةٍ مِّنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ۔

ترجمہ:۔ ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا منع کئے جاتے تھے ہم کسی مردے پر سوگ کرنے سے تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک اور نہ سرمہ لگاتے تھے اور نہ خوشبو اور نہ کوئی رنگین کپڑا پہنتے تھے اور عورت کو اجازت تھی کہ جب حیض سے پاک ہو اور غسل کرے تو تھوڑی قسط اور اظفار کا استعمال کرے (بدبو دور کرنے کو) وَاللهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ لہ

كِتَابُ اللِّعَانِ

لعان کے مسائل

فائدہ:۔ لعان کہتے ہیں ان گواہیوں کو جو خاوند اور بیوی سے لی جاتی ہیں جب خاوند اپنی بیوی کو زنا کی تہمت لگائے اور گواہ نہ رکھتا ہو چونکہ ان میں لعنت کا لفظ ہوتا ہے اس لئے ان کو لعان کہتے ہیں۔ اور لعان کا حکم یہ ہے کہ خاوند اور جورو میں ہمیشہ کیلئے جدائی ہو جاتی ہے اور پھر ان کا ملاپ نکاح سے نہیں ہو سکتا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَسَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے عویمر عجلانی عاصم بن عدی انصاری کے پاس آیا اور ان سے کہا۔ اے عاصم بھلا اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے کیا اس کو مار ڈالے۔ پھر تم اس کو مار ڈالوگے یا کیا کروگے تو یہ مسئلہ پوچھو میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے اس قسم کے سوالوں کو ناپسند کیا اور اُن کی برائی بیان کی۔ عاصم نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ اُن کو شاق گزرا۔ جب وہ اپنے لوگوں میں لوٹ کر آئے تو عویمر اُن کے پاس آئے اور پوچھا اے عاصم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا۔ عاصم نے عویمر سے کہا تو میرے پاس اچھی چیز نہیں لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا مسئلہ پوچھنا ناگوار ہوا۔ عویمر نے کہا قسم خدا کی میں تو

وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

باز نہ آؤں گا جب تک یہ مسئلہ آپ سے نہ پوچھوں گا پھر عویمر آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تمام لوگوں میں۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے پاس غیر مرد کو دیکھے اس کو مار ڈالے۔ پھر آپ اس کو مار ڈالیں گے (اس کے قصاص میں) وہ کیا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرے اور تیری جورو کے باب میں اللہ کا حکم اترا (یعنے آیۃ لعان کی) تو جا۔ اور اپنی جورو کو لیکر آ۔ سہل نے کہا۔ پھر دونوں میاں بی بی نے لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ جب وہ فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اس عورت کو اب رکھوں تو میں جھوٹا ہوں پھر عویمر نے اُس کو تین طلاق دیئے اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حکم کرتے ابن شہاب نے کہا پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ ٹھہر گیا۔

فائدہ :- نووی نے کہا مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سوال ہیں۔ جو بے ضرورت ہوں خاص کر جن میں مسلمانوں کی رسوائی ہو اور اگر دین کے ضروری سوال ہوں تو وہ بُرے نہیں ہیں۔ اور ایسے سوال تو ہمیشہ صحابہ کیا کرتے اور آپ اُن کا جواب دیتے ان کو ناپسند نہ کرتے اور عاصم کے سوال کو بُرا جاننے کی یہ وجہ تھی کہ ابھی تک وہ قصہ واقع نہیں ہوا تھا نہ اُس کے پوچھنے کی کوئی ضرورت تھی اور اس سے مسلمانوں کی رسوائی بھی ہوتی تھی۔ کافروں کو خوشی کا موقع حاصل ہوتا تھا نووی نے کہا علمانے اختلاف کیا ہے کہ اگر کوئی شخص غیر مرد کو اپنی بی بی کے پاس دیکھے اور

زنا کا یقین ہو جائے پھر وہ اس کو مار ڈالے اور حاکم کے پاس یہ بیان کرے تو اس پر قصاص ہے یا نہیں اکثروں کے نزدیک اس کا بیان قبول نہ کیا جائے گا۔ اور قصاص لازم ہوگا مگر جب زنا کے گواہ قائم ہو جائیں یا مقتول کے ورثہ اس کا اقرار کریں تو قصاص ساقط ہو جائے گا۔ بشرطیکہ مقتول محصن ہو جسکی سزا رجم ہے ۔ . . یعنے بعد لعان کے وہ جدا ہو جاتے ہیں۔ اب علما کا اختلاف ہے کہ یہ جدا کیونکر ہوتی ہے۔ مالک اور شافعی کے نزدیک خود لعان سے جدائی واقع ہو جاتی ہے اور ہمیشہ کے لئے اس عورت اور مرد میں نکاح حرام ہو جاتا ہے۔ اور ابو حنیفہ کے نزدیک بغیر قاضی کے حکم کے جدائی نہیں ہوتی اور جب خاوند اپنے تیئں جھٹلا دے تو پھر وہ عورت حلال ہو جاتی ہے اور مالک اور شافعی کے نزدیک کبھی حلال نہیں ہوتی انتہی مختصراً

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ بَنِيْ عَجْلَانَ اَتٰى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَاَدْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَهٗ وَكَانَ فِرَاقُهٗ اِيَّاهَا بَعْدُ سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ سَهْلٌ وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعٰى اِلٰى اُمِّهٖ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ اَنَّهٗ يَرِثُهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا۔

ترجمہ:۔ سہل بن سعد سے روایت ہے عویمر انصاری جو بنی عجلان میں سے تھا عاصم بن عدی کے پاس آیا پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اسی طرح جیسے اوپر گذری اور حدیث میں ابن شہاب کا قول بھی شریک کر دیا کہ پھر جدائی مرد کی عورت سے سنت ہو گئی لعان کرنے والوں میں اور اتنا زیادہ کیا کہ سہل نے کہا وہ عورت حاملہ تھی اور اس کی بیٹی کو ماں کی طرف نسبت کر کے پکارتے پھر یہ طریقہ جاری ہوا کہ ایسا لڑکا اپنی ماں کا وارث ہوگا اور وہ اس کی وارث ہوگی اپنے حصہ کے موافق۔

فائدہ:۔ یعنی متلاعنہ عورت کا لڑکا اپنی ماں کا ترکہ پائے گا۔ اور وہ اس کا ترکہ پائے گی اگرچہ زنا کی اولاد ترکہ نہیں پاتی پر ماں کے زعم میں تو وہ زنا کا نہیں ہے اس لئے میراث جاری ہوگی اور نسب بھی ماں سے قائم رہے گا۔

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَعَنِ

ترجمہ:۔ ابن جریج سے روایت ہے کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے

السُّنَّةِ فِيهِمَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَزَادَ فِيهِ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكُمُ التَّفْرِيقُ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ:۔

بیان کیا متلاعنین کا حال اور اُن کا طریقہ سہل بن سعد کی حدیث سے جو بنی ساعدہ میں سے تھا اس نے کہا انصار میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا سمجھتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اور اتنا زیادہ کیا کہ پھر دونوں نے لعان کیا مسجد کے اندر اور میں موجود تھا اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس شخص نے طلاق دیا تین بار اپنی عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کرنے سے پہلے پھر وہ جدا ہو گیا اُس سے آپ کے سامنے آپ نے فرمایا یہی جدائی ہے درمیان لعان کرنے والوں کے:۔

فائدہ:۔ یعنی خود لعان جدائی ہے طلاق کی حاجت نہ تھی۔ اور ایک روایت میں ہے تجھ کو اس پر کوئی راہ نہیں یعنی اب تیری ملک ہی باقی نہ رہی تو طلاق بے موقع ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمْرَةِ مُصْعَبٍ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَمَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

ترجمہ:۔ سعید بن جبیر سے روایت ہے مجھ سے پوچھا گیا لعان کرنے والوں کا مسئلہ مصعب بن زبیر کی خلافت میں۔ میں حیران ہوا کیا جواب دوں تو میں چلا

عَنْهُمَا بِمَكَّةَ فَقُلْتُ
لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِي قَالَ إِنَّهُ
قَائِلٌ فَسَمِعَ صَوْتِي قَالَ
ابْنُ جُبَيْرٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
ادْخُلْ فَوَاللهِ مَا جَاءَ بِكَ
هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا حَاجَةٌ
فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ
بَرْذَعَةً مُتَوَسِّدٌ وِسَادَةً
حَشْوُهَا لِيفٌ قُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا
قَالَ سُبْحَانَ اللهِ نَعَمْ إِنَّ
أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ
فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ قَالَ يَا رَسُولَ
اللهِ أَرَأَيْتَ أَنْ لَوْ وَجَدَ أَحَدُنَا
امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ
يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ
بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ
عَنْ مِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ فَسَكَتَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا
كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ
إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ
ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ
عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ
النُّورِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ
أَزْوَاجَهُمْ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ
وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ
أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ
مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَ

عبداللہ بن عمرؓ کے مکان کیطرف
مکہ میں اور اُن کے غلام سے
کہا میری عرض کردو اُس نے
کہا وہ آرام کرتے ہیں انھوں
نے میری آواز سنی اور کہا
کیا جبیر کا بیٹا ہے میں نے
کہا ہاں انھوں نے کہا اندر
آ قسم خدا کی تو کسی کام سے
آیا ہوگا میں اندر گیا تو وہ
ایک کمبل بچھائے بیٹھے تھے
اور ایک تکیے پر ٹیکا لگائے
تھے جو چھال۔ سے کھجور کے
بھرا ہوا تھا میں نے کہا۔
اے ابو عبدالرحمن لعان کرنے
والوں میں جدائی کی جائیگی
اُنھوں نے کہا۔ سبحان اللہ
بے شک جدائی کی جائیگی
اور سب سے پہلے اس باب
میں فلان نے پوچھا جو
فلان کا بیٹا تھا۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس نے کہا یا رسول اللہ
آپ کیا سمجھتے ہیں۔ اگر ہم میں
سے کوئی اپنی عورت کو برا
کام کراتے دیکھے تو کیا کرے
اگر منہ سے نکالے تو بڑی
بات نکالے گا اگر چپ رہے
تو ایسی بری بات سے کیونکر
چپ رہے رسول اللہ صلی اللہ

لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ
عَلَیْهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا
وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ
عَذَابَ الدُّنْیَا اَهْوَنُ مِنْ
عَذَابِ الْاٰخِرَةِ قَالَتْ لَا وَ
الَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنَّهٗ
لَكَاذِبٌ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ
فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ
بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ
وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ
عَلَیْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِیْنَ
ثُمَّ ثَنّٰی بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ
اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اَنَّهٗ
لَمِنَ الْكَاذِبِیْنَ وَالْخَامِسَةَ
اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنْ كَانَ
مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ثُمَّ فَرَّقَ
بَیْنَهُمَا۔

علیہ وسلم یہ سن کر چپ ہو رہے
اور جواب نہیں دیا۔ پھر وہ شخص
آپ کے پاس آیا۔ اور کہنے
لگا۔ یا رسول اللہ جو بات میں
نے آپ سے پوچھی تھی میں خود
اس میں پڑ گیا تب اللہ تعالیٰ
نے یہ آیتیں اتاریں سورہ نور
میں وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ
اَزْوَاجَهُمْ۔ آخر تک
آپ نے یہ آیتیں مرد کو پڑھ
کر سنائیں اور اس کو نصیحت
کی اور سمجھایا کہ دنیا کا عذاب
آخرت کے عذاب سے آسان
ہے (یعنے اگر تو جھوٹ طوفان
باندھتا ہے تو اب بھی بول دے
حد قذف کے اسی کوڑے
پڑ جائیں گے مگر یہ جہنم میں
جلنے سے آسان ہے) وہ بولا نہیں قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ
بھیجا میں نے عورت پر طوفان جوڑا۔ پھر آپ نے عورت کو بلایا اور اس کو
ڈرایا اور سمجھایا اور فرمایا دنیا کا عذاب سہل ہے آخرت کے عذاب سے
وہ بولی نہیں۔ قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے۔ میرا خاوند
جھوٹ بولتا ہے۔ تب آپ نے شروع کیا مرد سے اور اس نے چار گواہیاں
دیں۔ اللہ تعالیٰ کے نام کی مقرر وہ سچا ہے۔ اور پانچویں بار میں یہ کہا کہ
خدا کی پھٹکار ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہو۔ پھر عورت کو بلایا اس نے چار گواہیاں
دیں اللہ تعالیٰ کے نام کی مقرر مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار میں یہ کہا اللہ کا
غضب اترے اس پر اگر مرد سچا ہو۔ اس کے بعد آپ نے جدائی کر دی ان دونوں میں۔

فائدہ:۔ یعنے اور جو عیب لگائیں اپنی جوروں کو اور شاہد نہ ہوں ان کے
پاس سوائے اپنی جان کے تو ایسی کسی کی گواہی یہ کہ چار گواہی دے اللہ کے نام کی
مقرر یہ شخص سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہو اس شخص پر اگر وہ جھوٹا ہو اور

عورت سے ٹلتی ہی بار یوں کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی مقرر وہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں یوں کہ اللہ تعالیٰ کا غضب آئے اس عورت پر اگر وہ سچا ہے اور کبھی نہ ہوتا اللہ کا فضل تمہارے اوپر اور اس کی مہر اور یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے حکمتیں جانتا تو کیا کچھ ہوتا (موضح القرآن)"... یہ دلیل ہے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کہ لعان میں جب حاکم تفریق کر دے اس وقت جدائی ہوتی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے خاوند کو گواہیاں دینا چاہیے اس کے بعد عورت کو۔ اگر عورت پہلے دے تو لعان صحیح نہ ہوگا۔ اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحیح ہوگا۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَلَمْ أَدْرِ مَا أَقُولُ فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ۔ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لعان کرنے والوں کو تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ آپ نے خاوند سے فرمایا اب تیرا کوئی بس عورت پر نہیں ہے کیونکہ وہ تجھ سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گئی۔ مرد بولا میرا مال یارسول اللہ جو اس نے لیا ہے آپ نے فرمایا مال تجھ کو نہیں ملے گا۔ کیونکہ اگر تو سچا ہے تو مال اس کا بدلہ ہے جو اس کی فرج تجھ پر حلال ہو گئی اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال اور دور ہو گیا (بلکہ تیرے اوپر اور وبال ہوا جھوٹ کا)۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ قَالَ اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ:۔

ترجمہ:- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کر دی بنی عجلان کی جورو مرد میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم میں سے کوئی جھوٹا ہے پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ اللِّعَانِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ:۔

ترجمہ:- سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر سے لعان کو پوچھا انھوں نے نقل کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی جیسے اوپر گذرا۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقْ مُصْعَبٌ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ:۔

ترجمہ:- سعید بن جبیر سے روایت ہے مصعب نے جدائی نہیں کی لعان کرنیوالوں میں۔ میں نے اس کا ذکر کیا عبداللہ بن عمر سے انھوں نے کہا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کر دی بنی عجلان کے مرد اور عورت میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِأُمِّهِ:۔

ترجمہ:- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد نے لعان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھر آپ نے جدائی کر دی دونوں میں اور بچے کا نسب ماں سے لگا دیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَاعَنَ

ترجمہ:- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَامْرَأَتِهٖ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّا لَيْلَةَ جُمُعَةٍ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوْهُ اَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوْهُ وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ وَاللّٰهِ لَاَسْئَلَنَّ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوْهُ اَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوْهُ اَوْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ قَالَ اللّٰهُمَّ افْتَحْ وَجَعَلَ يَدْعُوْ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ فَابْتُلِيَ بِهٖ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَاءَ هُوَ وَامْرَأَتُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کروایا درمیان ایک مرد انصاری اور اس کی عورت کے اور جدائی کردی ان دونوں میں۔

ترجمہ: وہی جو اوپر گذرا۔

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں جمعہ کی رات کو مسجد میں تھا اتنے میں ایک مرد انصاری آیا اور بولا اگر کوئی اپنی جورو کے پاس کسی مرد کو پاوے اور منہ سے نکالے تو تم اس کو کوڑے لگاؤ گے (حد قذف کے) اگر مار ڈالے تو تم اس کو مار ڈالو گے۔ (قصاص میں) اگر چپ رہے تو اتنا غصہ پی کر چپ رہے قسم خدا کی میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوں گا اس مسئلے کو جب دوسرا دن ہوا تو وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے پوچھا اس نے کہا اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی کو پاوے پھر منہ سے نکالے تو تم کوڑے لگاؤ گے اگر مار ڈالے تو اس کو بھی مار ڈالو گے۔ اگر چپ رہے تو اتنا غصہ کھا کر چپ رہے (یہ بھی نہیں ہو سکتا) جناب

فَتَلَاعَنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَأَبَتْ فَلَعَنَتْ فَلَمَّا أَدْبَرَا قَالَ لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيْئَ بِهٖ أَسْوَدَ جَعْدًا فَجَاءَتْ بِهٖ أَسْوَدَ جَعْدًا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ کھول دے (اس مشکل کو) اور دعا کرنے لگے تب لعان کی آیت اتری۔ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ۔ اخیر تک پھر اس مرد کا امتحان لیا گیا۔ لوگوں کے سامنے اور وہ اور اس کی جورو دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور لعان کیا پہلے مرد نے گواہی دی چار بار کہ وہ سچا ہے پھر پانچویں بار لعنت کرکے کہا اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر لعنت ہے خدا تعالیٰ کی پھر عورت چلی لعان کرنے کو آپ نے فرمایا ٹھہر (اور اگر خاوند کی بات سچ ہے تو اپنے قصور کا اقرار کر) لیکن اس نے نہ مانا اور لعان کیا جب بیٹھ موڑ کر چلے تو آپ نے فرمایا اس عورت کا بچہ شاید کالے رنگ کا گھونگر بال والا پیدا ہوگا۔ (اس شخص کی صورت پر جس کا خاوند کو گمان تھا) پھر ویسا ہی کالا گھونگر بال والا پیدا ہوا۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَأَنَا أُرٰى أَنَّ عِنْدَهٗ مِنْهُ عِلْمًا فَقَالَ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَذَفَ امْرَأَتَهٗ بِشَرِيْكِ ابْنِ سَحْمَاءَ وَكَانَ أَخَا الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ لِأُمِّهٖ فَكَانَ أَوَّلَ رَجُلٍ لَاعَنَ فِي الْإِسْلَامِ وَقَالَ فَلَاعَنَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ:۔ محمد سے روایت ہے میں انس بن مالک سے پوچھا یہ سمجھ کر کہ ان کو معلوم ہے انھوں نے کہا کہ ہلال بن امیہ نے نسبت کی زنا کی اپنی کو شریک بن سحما سے اور ہلال بن امیہ براء بن مالک کا مادری بھائی تھا۔ اور اس نے سب سے پہلے لعان کیا اسلام میں۔ راوی نے کہا پھر دونوں میاں بیوی نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ
جَاءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبِطًا
قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ
بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ
اَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ
فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ قَالَ
فَاُنْبِئْتُ اَنَّهَا جَاءَتْ بِهٖ
اَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ۔

لعان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو دیکھتے رہو اگر اس کا بچہ سفید رنگ کا سیدھے بال والا لال آنکھوں والا پیدا ہو تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور جو سرمئی آنکھوں والا گھونگر بال والا پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحما کا ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھ کو خبر پہونچی کہ اُس عورت کا لڑکا سرمگیں آنکھ گھونگر بال پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہوا۔

فائدہ:۔ یہ آپ نے قیافہ سے فرمایا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علم قیافہ صحیح ہے اور اس کے موافق گمان ہو سکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ ذُكِرَ
التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ
بْنُ عَدِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ
انْصَرَفَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ
يَشْكُوْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ وَجَدَ
مَعَ اَهْلِهٖ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ
مَا ابْتُلِيْتُ بِهٰذَا اِلَّا لِقَوْلِيْ
فَذَهَبَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِيْ وَجَدَ
عَلَيْهِ امْرَاَتَهٗ وَكَانَ ذٰلِكَ
الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ
سَبِطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِيْ
ادَّعٰى عَلَيْهِ اَنَّهٗ وَجَدَ عِنْدَ
اَهْلِهٖ خَدْلًا اٰدَمَ كَثِيْرًا

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لعان کا ذکر ہوا عاصم بن عدی نے اس میں کچھ کہا پھر وہ چلے گئے تب ان کے پاس ان کی قوم کا ایک شخص آیا اور شکایت کرنے لگا کہ اُس نے اپنی بی بی کے ساتھ ایک مرد کو دیکھا عاصم نے کہا میں اس بلا میں مبتلا ہوا اپنی بات کی وجہ سے پھر عاصم اس کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور اس شخص نے سارا حال آپ سے بیان کیا وہ شخص زرد رنگ دُبلا سیدھے

اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي الْمَجْلِسِ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ ۔

بال والا تھا اور جس پر دعوی کرتا تھا وہ پُر گوشت۔ پنڈلیوں والا گندم رنگ موٹا تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تو کھول دے پھر وہ عورت بچہ جنی جو مشابہ تھا اُس شخص کے جس پر تہمت تھی تب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کروایا ان دونوں میں ایک شخص بولا اسے ابن عباس کیا یہ عورت وہی عورت تھی جس کے سبئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا نہیں وہ دوسری عورت تھی جو مسلمانوں میں برائی کے ساتھ مشہور تھی (یعنے لوگ کہتے تھے کہ یہ فاحشہ ہے پر نہ گواہ تھے نہ اقرار تھا)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ كَثِيرَ اللَّحْمِ قَالَ جَعْدًا قَطَطًا۔

ترجمہ :- دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ شخص جس کے ساتھ تہمت تھی موٹا سخت گھونگر بال والا تھا۔

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ وَذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ

ترجمہ :- قاسم بن محمد سے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے لعان

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ أَهُمَا اللَّذَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا:-

والوں کا ذکر ہوا تو عبداللہ بن شداد نے کہا ان ہی میں وہ عورت تھی جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا نہیں وہ عورت دوسری تھی جو علانیہ بدکار تھی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ انصاری۔ (انصار کے رئیس) نے کہا یارسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی مرد کو پائے (زنا کرتے ہوئے) کیا اُس کو مار ڈالے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ سعد نے کہا نہیں مار ڈالے قسم اُس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ عزت دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اور صحابہ سے) سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں (یعنے تعجب ہے اُن سے کہ ایسی بات کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے طبیعت اور غصہ کو دخل نہ دینا چاہیے۔)

فائدہ:- سعد کا یہ کہنا مخالفت کے طور پر نہ تھا۔ کیونکہ مخالفت پیغمبر کی کفر ہے بلکہ طبیعت اور غیرت کے جوش سے تھا۔

....

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ وَّجَدْتُ مَعَ امْرَاَتِیْ رَجُلًا اُمْهِلُهُ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ قَالَ نَعَمْ :-

ترجمہ :- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے کہا یارسول اللہ اگر میں اپنی جورو کے پاس غیر مرد کو دیکھوں تو کیا اس کو مہلت دوں چار گواہ لانے تک آپ نے فرمایا۔ ہاں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهُ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَاجِلُهُ بِالسَّیْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُكُمْ اِنَّهُ لَغَیُوْرٌ وَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ :-

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے کہا یارسول اللہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھوں۔ تو میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں جب تک چار گواہ نہ لاؤں۔ آپ نے فرمایا۔ بیشک۔ سعد نے کہا ہرگز نہیں میں تو قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا۔ جلدی اس کا علاج تلوار سے کردوں اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو۔ تمہارے سردار کیا کہتے ہیں وہ بڑے غیرت دار ہیں اور میں ان سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ جل جلالہ مجھ سے زیادہ غیرت رکھتا ہے۔

فائدہ :- یعنے روکتا ہے اپنے بندوں کو گناہوں سے اور برا سمجھتا ہے گناہوں کو۔ نووی نے کہا یہ تاویل اس لئے کی کہ غیرت بندوں کے حق میں تغیر اور حرکت ہے اور یہ محال ہے۔ اللہ جل جلالہ کے حق میں :-

عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ

ترجمہ :- مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے کہا اگر میں اپنی بی بی کے

تَعَالٰی عَنْهُ لَوْ رَأَیْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِیْ لَضَرَبْتُهُ بِالسَّیْفِ غَیْرُ مُصْفِحٍ عَنْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَیْرَةِ سَعْدٍ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ مِنْ اَجْلِ غَیْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَخْصَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلَا شَخْصَ اَحَبُّ اِلَیْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ اللّٰهُ الْمُرْسَلِیْنَ مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ وَلَا شَخْصَ اَحَبُّ اِلَیْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ ؛-

پاس کسی مرد کو دیکھوں تو تلوار سے مار ڈالوں۔ کبھی نہ چھوڑوں۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی۔ آپ نے فرمایا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو۔ قسم اللہ کی میں اُن سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ جل جلالہ مجھ سے زیادہ غیرت دار ہے۔ حرام کیا اللہ نے بے شرمی کی باتوں کو چھپی اور کھلی اسی غیرت کی وجہ سے اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت دار نہیں ہے اور اللہ سے زیادہ کسی شخص کو عذر پسند نہیں ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا۔ خوشی اور ڈر سناتے ہوئے (تاکہ بندے سزا سے پہلے اس کی درگاہ میں عذر کرلیں اور توبہ کریں) اور کسی شخص کو اللہ سے زیادہ تعریف پسند نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا جنت کا (تاکہ بندے اس کی عبادت اور تعریف کرکے جنت حاصل کریں)

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ غَیْرُ مُصْفِحٍ وَلَمْ یَقُلْ عَنْهُ ؛- **ترجمہ** :- وہی جو اوپر گذرا :-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَأَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ

ترجمہ :- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی فزارہ میں سے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میری جورو کو ایک کالا بچہ پیدا ہوا ہے (تو وہ میرا معلوم نہیں ہوتا کیونکہ میں کالا نہیں ہوں)

فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنَّى أَتَاهَا ذَالِكَ قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ وَهٰذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرے پاس اونٹ ہیں۔ اس نے کہا ہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اُن کا رنگ کیا ہے وہ بولا لال ہیں۔ آپ نے فرمایا اُن میں کوئی خاکی بھی ہے۔ اس نے کہا ہاں خاکی بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا پھر یہ رنگ کہاں سے آیا اس نے کہا کسی رگ نے گھسیٹ لیا آپ نے فرمایا۔ تیرے بچے میں بھی کسی رگ نے یہ رنگ گھسیٹ لیا ہو گا۔

فائدہ: یعنے فقط رنگ کے اختلاف سے اس بات کا یقین نہیں ہو سکتا کہ لڑکا تیرا نہیں ہے۔ ملک اور ہوا کے اختلاف سے بھی بچے کا رنگ مختلف ہوتا ہے اور کبھی ددھیال یا ننھیال کی تاثیر بھی پڑتی ہے۔ نووی نے کہا اور اگر ماں باپ دونوں سفید رنگ کے ہوں اور لڑکا سیاہ رنگ کا ہو یا ماں باپ دونوں کالے ہوں اور لڑکا گورا ہو تب بھی لڑکے کا نسب باپ ہی سے رہے گا اور کنایہ قذف کرنے سے قذف نہیں ہوتا۔ یہی قول ہے امام شافعیؒ کا۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَدَتِ امْرَأَتِي غُلَامًا أَسْوَدَ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَنْفِيَهُ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ قَالَ لَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ

ترجمہ: زہری نے ابن عیینہ کی حدیث کی مانند روایت کی اس میں اتنا فرق ہے کہ۔ کہا اے رسول اللہ تعالیٰ کے میری عورت نے لڑکا سیاہ جنا ہے اور میرا ارادہ ہے کہ اس کا انکار کروں اور دوسری حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے انکار کرنے کی اجازت نہ دی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے رسول اللہ کے میری عورت نے کالا بچہ جنا ہے۔ اور میں اس کا انکار کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنّٰى هُوَ قَالَ لَعَلَّهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَكُونُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ -

اس کو فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں۔ اس نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا۔ ان کا رنگ کیسا ہے۔ اس نے کہا سرخ۔ آپ نے پوچھا کہ ان میں کوئی کالا بھی ہے۔ وہ بولا ہاں! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ رنگ کہاں سے آ گیا۔ اعرابی بولا کہ اے رسول اللہ تعالیٰ کے کسی رگ نے گھسیٹ لیا ہوگا۔ تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں بھی کسی رگ نے گھسیٹ لیا ہوگا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ :- ترجمہ :- اس روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا۔

كِتَابُ الْعِتْقِ
بردہ آزاد کرنے کے مسائل

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَىٰ شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ :-

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ آزاد کرے بردہ میں سے یعنے وہ بردہ مشترک ہو، اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کرے پھر آزاد کرنے والے کے پاس

اس قدر مال جو بردے کی قیمت کو پہونچ جائے تو اس بردے کی واجبی قیمت لگائی جائے اور باقی شریکوں کو ان کے حصے کی قیمت اس کے مال میں سے دی جائے گی اور کُل بردہ اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا۔ اور جو وہ مالدار نہ ہو تو جس قدر حصہ اس بردہ کا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد رہے گا۔

فائدہ :۔ اور باقی کے واسطے وہ بردہ محنت اور مزدوری کر کے اپنے تئیں آزاد کرا سکتا ہے مگر اس پر جبر نہ ہوگا جیسے دوسری روایت میں ہے اور نووی نے اس میں علماء کے متعدد اقوال ذکر کئے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْمَمْلُوْكِ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ فَیُعْتِقُ اَحَدُهُمَا قَالَ یَضْمَنُ :۔

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بردہ دو آدمیوں میں مشترک ہو پھر ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دیوے تو وہ ضامن ہوگا دوسرے شریک کے حصے کا (اگر مالدار ہو)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَهٗ فِیْ عَبْدٍ فَخَلَاصُهٗ فِیْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَهٗ اُسْتُسْعِیَ الْعَبْدُ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ :۔

ترجمہ :۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ غلام میں آزاد کر دے اس کا چھڑانا (یعنے دوسرے حصہ کا بھی آزاد کرانا) بھی اسی کے مال سے ہوگا۔ اگر مالدار ہو۔ اگر مالدار نہ ہو تو غلام محنت مزدوری کرے اور اس پر جبر نہ کریں۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَهٗ مَالٌ قُوِّمَ عَلَیْهِ الْعَبْدُ قِیْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ یُسْتَسْعٰی فِیْ نَصِیْبِ الَّذِیْ لَمْ یُعْتِقْ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ :۔

ترجمہ :۔ دوسری روایت کا بھی وہی ہے اوپر گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر وہ آزاد کرنے والا مالدار نہ ہو تو غلام کی واجبی قیمت لگائی جائے اور محنت کرے اسپنے باقی حصے کے لئے جو نہیں ہوا مگر اس پر جبر نہ ہوگا :۔

فائدہ :۔ فرض کرو کہ بردہ زید اور عمرو میں آدھوں آدھ مشترک تھا زید نے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور زید کے پاس مال نہیں تو بردے کی قیمت واجبی لگائیں گے۔ فرض کرو سو روپیہ ہوئی اب وہ بردہ محنت مزدوری کر کے پچاس روپیہ عمرو کو ادا کرے تو کل آزاد ہو جائے گا ورنہ جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد رہے گا۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ

ولا اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

فائدہ :۔ ولاء ایک حق شرعی ہے جو آزاد کرنے والے کو اپنے بردے پر حاصل ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آزاد کرنے والا اپنے بردے کا عصبہ وارث ہو جاتا ہے۔

عَنْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ وَذَكَرَ فِى الْحَدِيْثِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ :۔

ترجمہ :۔ قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن ابی عروبہ کی حدیث کی مانند روایت کی۔ اور حدیث میں یہ بھی ذکر کیا کہ اس کی واجبی قیمت لگائی جائے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِىَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا عَلٰى اَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ :۔

ترجمہ :۔ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ انھوں نے ارادہ کیا ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنے کا لونڈی کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ ولاء کا حق ہمارا ہوگا۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا ان کو بکنے دے تو اپنا کام کر ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَسْتَعِيْنُهَا فِىْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ

ترجمہ :۔ عروہ سے روایت ہے بریرہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی ان سے مدد مانگنے کو اپنی بدل کتابت میں اور اس نے

مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِرْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنُ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ فَاَعْتِقِيْ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ اُنَاسٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ ؕ۔

اپنی کتابت میں کچھ ادا نہیں کیا تھا (بلکہ سارا روپیہ باقی تھا)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس سے کہا تو اپنے لوگوں کے پاس جا۔ اور اگر وہ منظور کریں تو میں سارا روپیہ کتابت کا ادا کردیتی ہوں۔ پر ولا تیری مجھے ملے گی۔ بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مالکوں سے بیان کیا انھوں نے نہ مانا۔ اور کہا اگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چاہیں تو ﷲ تیرے ساتھ سلوک کریں لیکن ولاء تو ہم لیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے اس کا ذکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا تو خرید کرے اور آزاد کردے ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا حال لوگوں کا وہ شرطیں کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں جو شخص ایسی شرط کرے وہ لغو ہے اگرچہ سو مرتبہ اس کی شرط کرے شرط وہی درست اور مضبوط ہے جو اللہ تعالیٰ نے لگائی ہے۔

فائدہ:۔ کتابت کہتے ہیں غلام لونڈی سے کچھ روپیہ ٹھیرا کر اس کی آزادی ادائی پر معلق کرنے کو مثلاً مالک اپنے غلام سے کہے تو اس قدر روپیہ اتنی مدت میں مجھ کو ادا کرے تو تو آزاد ہے اب وہ غلام مکاتب ہوگیا اور جو روپیہ ٹھیرا وہ بدل کتابت ہوگا۔

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ یہ حدیث بہت بڑی حدیث ہے اور اس میں سے بہت سے مسائل علماء کرام نے نکالے ہیں پھر بیان کیا ان سب کو بڑے طول سے۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيْرَةُ اِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ اِنِّي كَاتَبْتُ اَهْلِي عَلَى تِسْعِ اَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ اُوْقِيَّةٌ بِمَعْنَى حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا ابْتَاعِي وَاَعْتِقِي وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے بریرہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی اے عائشہ میں نے اپنے مالکوں سے کتابت کی ہے نو اوقیہ پر ہر برس میں ایک اوقیہ (چالیس درم) اسی طرح جیسے اوپر گذرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا ان کے کہنے سے تو اپنے ارادے سے باز مت رہو۔ خرید لے اور آزاد کر دے اس روایت میں یہ ہے کہ پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگوں میں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اس کی ستائش کی، بعد اس کے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا آخر تک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ اِنَّ اَهْلِي كَاتَبُوْنِي عَلَى تِسْعِ اَوَاقٍ فِي تِسْعِ سِنِيْنَ كُلَّ سَنَةٍ اُوْقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِي فَقُلْتُ لَهَا اِنْ شَاءَ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَاُعْتِقَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ

ترجمہ:۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ میرے پاس آئی اور کہا میرے مالکوں نے مجھ کو مکاتب کیا ہے نو اوقیہ پر ہر برس میں ایک اوقیہ تو تم میری مدد کرو میں نے کہا اگر تمہارے مالک راضی ہوں تو میں یہ ساری رقم یکمشت دے دیتی ہوں اور تم کو آزاد کر دیتی ہوں

فَأَتَتْنِي فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَانْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ لَاهَا اللّٰهِ إِذًا قَالَتْ فَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلْتُ قَالَتْ ثُمَّ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ كِتَابُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

لیکن تمہاری ولاء میں لوں گی بریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر اپنے مالکوں سے کیا انھوں نے نہ مانا۔ اور یہ کہا کہ ولاء ہم لیں گے۔ پھر بریرہ میرے پاس آئی اور یہ بیان کیا میں نے اس کو جھڑکا اس نے کہا قسم خدا کی یہ نہ ہوگا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور مجھ سے پوچھا میں نے سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا۔ تو خرید لے اور آزاد کر دے اور ولاء کی شرط انہی کے لئے کر لے کیونکہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے میں نے ایسا ہی کیا بعد اس کے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا شام کو اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنا بیان کی جیسے اُس کو لائق ہے پھر فرمایا بعد اُس کے کیا حال ہے لوگوں کا وہ شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں جو شرط اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے وہ باطل ہے۔ اگرچہ سو بار شرط کی گئی ہو اللہ تعالیٰ کی کتاب راست اور اللہ کی شرط مضبوط ہے کیا حال ہے تم میں سے بعض لوگوں کا کہتے ہیں۔ دوسرے سے آزاد تم کرو۔ اور ولاء ہم لیں گے۔ حالانکہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

ترجمہ:۔ دوسری روایت کا

بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِىْ اُسَامَةَ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا وَلَيْسَ فِىْ حَدِيْثِهِمْ اَمَّا بَعْدُ ؕ

بھی وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا (جب وہ آزاد ہوئی خواہ اُس سے نکاح قائم رکھے یا فسخ کرے) اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا (یعنے شوہر کو نا پسند کیا) اور جو وہ آزاد ہوتا تو آپ اُس کو اختیار نہ دیتے اور اس روایت میں اما بعد کا لفظ نہیں ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِىْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ اَرَادَ اَهْلُهَا اَنْ يَّبِيْعُوْهَا وَيَشْتَرِطُوْا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَعُتِقَتْ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَتْ وَكَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْهَا وَتُهْدِىْ لَنَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّهُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوْهُ ؕ

ترجمہ :- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے بریرہ کے مقدمہ میں تین باتیں پیدا ہوئیں ایک تو یہ کہ اس کے مالکوں نے اُس کو بیچنا چاہا۔ اور ولا کی شرط اپنے لئے کرنا چاہی میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو ولا کی شرط انہی کے لئے کرلے اور آزاد کر دے ولاء اسی کو ملیگی جو آزاد کرے گا دوسری یہ کہ جب میں نے اس کو آزاد کیا۔ تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دیا اپنے شوہر (مغیث) کے باب میں اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور شوہر کو نا پسند کیا۔ تیسری یہ کہ لوگ بریرہ کو

صدقہ دیتے اور وہ ہمارے پاس ہدیہ بھیجتی۔ میں نے اس کا ذکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا وہ اس پر صدقہ ہے۔ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے تو کھاؤ اس کو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ مِنْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هٰذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَائِشَةُ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ:۔

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انھوں نے بریرہ کو خریدا انصار کے لوگوں سے اور اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط کر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء اسی کو ملے گی جو والی ہو نعمت کا (یعنے آزاد کرے) اور اختیار دیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے خاوند کے مقدمہ میں اس کا خاوند غلام تھا۔ اور بریرہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے گوشت کا حصہ بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کاش ہمارے لئے بھی اس میں سے تھوڑا گوشت بناتیں عائشہؓ نے کہا وہ گوشت صدقہ ملا ہے بریرہ کو (اور آپ پر صدقہ حرام ہے) آپ نے فرمایا وہ بریرہ پر صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے (تو ہم کو اس کا کھانا درست ہے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ فَاشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لِرَسُولِ

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے قصد کیا بریرہ کو خریدنے کا آزاد کرنے کے لئے لیکن اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط لگائی اپنے لئے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ فَقَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا فَقَالَ لَا أَدْرِي :-

سے بیان کیا آپ نے فرمایا۔ خرید کر آزاد کردو۔ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حصہ آیا گوشت کا لوگوں نے کہا۔ یا رسول اللہ یہ گوشت صدقہ میں ملا ہے بریرہ کو۔ آپ نے فرمایا اس کے لئے وہ صدقہ ہے۔ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے اور بریرہ کو اختیار دیا گیا تھا اس کے خاوند کے مقدمہ میں۔ عبد الرحمن نے کہا اس کا خاوند آزاد تھا شعبہ نے کہا پھر میں نے عبد الرحمن سے اس کے خاوند کا حال پوچھا اُنھوں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں ہے (تو آزاد ہونے کی روایت قابل اعتبار کے نہ رہی)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا :-

ترجمہ :- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا بریرہ کا خاوند غلام تھا۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اجماع ہے علماء کا اس پر کہ جب لونڈی آزاد ہو جائے اور اُس کا خاوند غلام ہو تو لونڈی کو اختیار ہوگا چاہے نکاح فسخ کر ڈالے چاہے باقی رکھے اور جو اُس کا خاوند آزاد ہو تو عورت کو اختیار نہ ہوگا۔ یہی قول ہے مالک اور شافعی اور جمہور علماء کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک اگر خاوند آزاد ہو جب بھی اختیار ہوگا اور دلیل ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی وہ روایت ہے مسلم کی جس میں یہ مذکور ہے کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا لیکن وہ روایت قابل اعتبار کے نہیں اس لئے کہ شعبہ نے جب دوسری بار عبدالرحمن سے پوچھا تو انھوں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں اور مشہور روایتیں یہی ہیں کہ اس کا خاوند غلام تھا حفاظ حدیث نے کہا اس کے آزاد ہونے کی روایت غلط اور شاذ اور مردود ہے اور مشہور اور ثقات کی روایت کے برخلاف ہے (انتہی مختصراً)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ خُيِّرَتْ عَلَى زَوْجِهَا

ترجمہ :- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے بریرہ کی وجہ سے تین باتیں معلوم ہوئیں

حِیْنَ عُتِقَتْ وَاُهْدِیَ لَهَا لَحْمٌ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ عَلَی النَّارِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاُتِیَ بِخُبْزٍ وَّاُدُمٍ مِنْ اُدُمِ الْبَیْتِ، فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً عَلَی النَّارِ فِیْهَا لَحْمٌ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذٰلِکَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰی بَرِیْرَةَ فَکَرِهْنَا اَنْ نُّطْعِمَکَ مِنْهُ فَقَالَ هُوَ عَلَیْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِیَّةٌ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ۔

ایک تو یہ کہ اس کو اختیار ملا اپنے خاوند کے مقدمہ میں جب آزاد ہوی۔ دوسری یہ کہ اس کو گوشت ملا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور ہانڈی میں گوشت چڑھا تھا آگ پر آپ نے کھانا مانگا۔ تو روٹی اور گھر کا کچھ سالن سامنے لایا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ گوشت تو ہانڈی میں چڑھا تھا آگ پر لوگوں نے کہا بے شک یا رسول اللہ مگر وہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ کو ملا ہے۔ ہم کو بُرا معلوم ہوا کہ اس میں سے آپ کو کھلا دیں آپ نے فرمایا وہ اُس کے لئے صدقہ ہے۔ اور اُس کی طرف سے ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ تیسری یہ کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بریرہ کے باب میں کہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَرَادَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنْ تَشْتَرِیَ جَارِیَةً تُعْتِقُهَا فَاَبٰی اَهْلُهَا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ لَهُمُ الْوَلَاءُ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَمْنَعُکِ ذٰلِکِ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ارادہ کیا ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنے کا۔ اس کے مالکوں نے نہ مانا مگر اس شرط سے قبول کیا کہ ولاء اُن کو ملے انھوں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

بیان کیا آپ نے فرمایا تو اپنے ارادے سے باز نہ آ۔ اور ولاء اُسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

ولاء کا بیچنا یا ہبہ کرنا درست نہیں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ:-

ترجمہ:- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ولا کے بیع اور ہبہ سے ۔

فائدہ:- نووی نے کہا اس حدیث سے ولاء کی بیع اور ہبہ کے حرمت نکلی اور یہ معین ہوا کہ اس کا بیع اور ہبہ صحیح نہیں ہے اور ولاء اپنی مستحق کیطرف سے اور کسی کو منتقل نہ ہوگی بلکہ ولاء ایک رشتہ ہے ناتے کے رشتے کی طرح اور جمہور علماء کا یہی قول ہے مگر بعض سلف نے اس کا نقل جائز رکھا ہے اور شاید یہ حدیث اُن کو نہیں پہونچی۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّ الثَّقَفِيَّ لَيْسَ فِي حَدِيْثِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اِلَّا الْبَيْعَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْهِبَةَ

ترجمہ:- وہی جو اوپر گذرا اس میں صرف بیع کا بیان ہے ہبہ کا ذکر نہیں:-

بَابُ تَحْرِيْمِ تَوَلِّي الْعَتِيْقِ غَيْرَ مَوَالِيْهِ

غلام اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو مولےٰ نہیں بنا سکتا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ بَطْنٍ عُقُوْلَهٗ ثُمَّ كَتَبَ اِنَّهٗ لَا يَحِلُّ اَنْ يَّتَوَلّٰى مَوْلٰى رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ ثُمَّ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ لَعَنَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ:-

ترجمہ:- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا۔ ہر قبیلہ پر اس کی دیت واجب ہوگی پھر لکھا کہ کسی مسلمان کو درست نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان کے غلام کا مولے بن بیٹھے بغیر اس کی اجازت کے (اور اجازت سے بھی درست نہیں

اور بعضوں کے نزدیک درست ہے (نووی) پھر مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے لعنت کی اس پر جو ایسا کرے اپنی کتاب میں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَلّٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِکَةِ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔

ترجمہ:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو شخص کسی کو مولیٰ بنائے بغیر اجازت اپنے مالکوں کے اس پر لعنت ہے اللہ اور اس کے فرشتوں کی نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَلّٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مولے بنائے کسی قوم کو اپنے مالکوں کے بے اجازت اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی سب کی قیامت کے دن نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض:۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَمَنْ وَالٰی غَیْرَ مَوَالِیْهِ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ:۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا:۔

عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَیْئًا نَقْرَءُهٗ اِلَّا کِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهِ الصَّحِیْفَةَ قَالَ وَصَحِیْفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِیْ قِرَابِ سَیْفِهٖ فَقَدْ کَذَبَ فِیْهَا اَسْنَانُ

ترجمہ:۔ ابراہیم تیمی نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے خطبہ پڑھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو فرمایا جو شخص کہتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی اور کتاب ہے جس کو ہم (اہلبیت) پڑھتے ہیں سوا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے اور اس کتاب کے اور وہ ان کی تلوار کے میان

الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ وَمَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ۔

میں تھی تو وہ جھوٹ بولتا ہے (اس سے رد ہو گیا رافضیوں کا خیال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ باتیں بتائی تھیں جو کسی اور صحابی کو نہیں بتائیں) اس کتاب میں اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا اور زخموں کی دیت کا اور اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرم ہے عیر سے لے کر ثور تک (ثور تو مکہ میں ہے یہ غلطی ہے راوی کی ثور کے بدلے شاید احد صحیح ہو) جو شخص اس میں نئی بات نکالے یا کسی بدعتی کو ٹھکانا دے تو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا فرض قبول نہ کرے گا نہ نفل اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے ادنیٰ مسلمان بھی ذمہ لے سکتا ہے۔ اور جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی کو باپ بنائے یا اپنے مولیٰ کے سوا اور کسی کو مولیٰ بنائے۔ اور اس پر لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں گزر چکی ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْعِتْقِ

بردہ آزاد کرنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

ترجمہ:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ إِرْبٍ مِنْهَا إِرْبًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آزاد کرے مسلمان بردے کو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر ایک عضو کو آزاد کرے گا جہنم سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِهِ مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ:۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بردہ آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا عضو جہنم سے آزاد کریگا یہاں تک کہ شرمگاہ کو شرمگاہ کے بدلے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ:۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آزاد کرے مسلمان بردے کو اللہ تعالے اس کے ہر عضو کو بردے کے ہر عضو کے بدلے جہنم سے آزاد کرے گا۔ یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو بھی بردے کی شرمگاہ کے بدلے:۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرِءٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان آزاد کرے مسلمان کو اللہ اس کے عضو کے بدلے آزاد کرنے

مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرْتُهُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَاَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ قَدْ اَعْطَاهُ بِهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ اَوْ اَلْفَ دِيْنَارٍ۔

والے کے ہر عضو کو جہنم سے چھڑا دیگا سعید بن مرجانہ نے کہا میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث سن کر امام العابدین علی بن حسین علیہ وعلیٰ ابائہ السلام کے پاس گیا اور ان سے یہ حدیث بیان کی انھوں نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔ جس کے بدلے جعفر کے بیٹے کو دس ہزار درم یا ہزار دینار دیئے تھے۔

فائدہ :- سبحان اللہ اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیسے عاشق تھے خدا اور رسول کے۔ نووی نے کہا ان حدیثوں سے آزاد کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ بھی نکلتا ہے کہ آزاد کرنا افضل اعمال میں سے ہے اور اس کی وجہ سے انسان کو جہنم سے آزادی ملتی ہے اور جنت ہاتھ آتی ہے اور حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اس بردے کا آزاد کرنا افضل ہے جس کے تمام اعضاء پورے ہوں۔ تو خصی یا اندھا یا کانا یا ہاتھ پاؤں کٹا ہوا نہ ہو اور خصی وغیرہ کے آزاد کرنے میں بھی ثواب ہے لیکن کامل فضیلت اسی میں ہے کہ بردے کے اعضاء سب صحیح اور سالم ہوں اور گراں قیمت ہوئے اب علماء نے اختلاف کیا ہے کہ مرد کا آزاد کرنا زیادہ ثواب ہے یا عورت کا بعضوں نے کہا ہے کہ عورت کا آزاد کرنا افضل ہے اور اکثر کے نزدیک مرد کا آزاد کرنا ثواب ہے اور مومنہ کی قید سے معلوم ہوا کہ یہ فضیلت مسلمان بردے کے آزاد کرنے میں ہے لیکن کافر بردہ آزاد کرنا اس میں بھی ثواب ہے پر مسلمان سے کم ہے۔

بَابُ فَضْلِ عِتْقِ الْوَالِدِ

باپ کو آزاد کرنے کی فضیلت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّا اَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ۔

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا مگر ایک صورت میں کہ باپ کو کسی کا غلام دیکھے پھر خرید کر اس کو آزاد کر دے۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عزیز و اقارب کے خریدنے سے وہ آزاد نہ ہوں گے جب تک ان کو آزاد نہ کرے اور جمہور علماء کے نزدیک وہ خریدنے کے ساتھ آزاد ہو جائیں گے اور دلیل ان کی دوسری حدیث ہے۔

عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالُوْا وَلَدٌ وَالِدًا۔ وہی روایت ہے۔

کِتَابُ الْبُیُوْعِ
خرید و فروخت کے مسائل

بَابُ اِبْطَالِ بَیْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ
بیع ملامسہ اور منابذہ باطل ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع ملامسہ سے اور بیع منابذہ سے

فائدہ:۔ نووی نے کہا خود صحیح مسلم میں ان کی تفسیر آگے آتی ہے لیکن ہمارے اصحاب سے بیع ملامسہ کی تفسیر میں تین قول منقول ہیں ایک یہ بیچنے والا ایک کپڑا لپٹا ہوا۔ یا اندھیرے میں لے کر آئے اور خریدار اس کو چھوئے بیچنے والا یہ کہے کہ میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ بیچا اس شرط سے کہ تیرا چھونا تیرے دیکھنے کے قائم مقام ہے اور جب تو دیکھے تو تجھے اختیار نہیں ہے۔ دوسری یہ کہ چھونا خود بیع قرار دیا جائے مثلاً مالک مال مشتری سے یہ کہے جب تو چھوئے تو وہ تیرے ہاتھ بک گیا۔ تیسری یہ کہ چھوٹے سے مجلس کا اختیار قطع کیا جائے اور تینوں صورتوں میں یہ بیع باطل ہے۔ اسی طرح بیع منابذہ کی بھی تین معنے ہیں ایک تو یہ کہ کپڑے کا پھینکنا بیع قرار دیا جائے یہ امام شافعی کی تاویل ہے۔ دوسری۔ یہ کہ پھینکنے سے اختیار قطع کیا جائے۔ تیسری یہ کہ پھینکنے سے مراد۔ کنکری کا پھینکنا ہے اور اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ بیع الحصاۃ میں آئے گا۔ (انتہی)۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔ ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ:۔ وہی روایت ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ:۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ نُهِیَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ اَمَّا الْمُلَامَسَةُ فَاَنْ یَّلْمِسَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهٖ بِغَیْرِ تَاَمُّلٍ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ یُّنْبِذَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَهٗ اِلَی الْاٰخَرِ وَلَمْ یَنْظُرْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا اِلٰی ثَوْبِ صَاحِبِهٖ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دو بیعوں سے ممانعت ہوئی ہے۔ ایک تو بیع ملامسہ اور دوسری بیع منابذہ بیع ملامسہ یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کا کپڑا چھو لے بے سوچے سمجھے (اور یہ کپڑا چھونے سے بیع لازم ہو جائے) اور بیع منابذہ یہ کہ ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے اور کوئی دوسرے کا کپڑا نہ دیکھے:۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ وَلِبْسَتَیْنِ نَهٰی عَنْ مُلَامَسَةٍ وَالْمُنَابَذَةِ فِی الْبَیْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِیَدِهٖ بِاللَّیْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا یُقَلِّبُهٗ اِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ یَّنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَیَنْبِذُ الْاٰخَرُ اِلَیْهِ ثَوْبَهٗ وَیَکُوْنُ ذٰلِكَ بَیْعُهُمَا عَنْ غَیْرِ نَظْرٍ وَّلَا تَرَاضٍ:۔

ترجمہ:۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں سے اور دو طرح کے پہناوے سے ایک تو منع کیا ملامسہ سے اور منابذہ سے بیع میں ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کا کپڑا چھوئے اپنے ہاتھ سے رات یا دن کو اور نہ الٹے اس کو مگر اسی لئے یعنی بیع کے لئے اور منابذہ، یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے اور دوسرا اپنا کپڑا اس کی طرف پھینک دے اور یہی ان کی بیع ہو بغیر دیکھے اور بغیر رضامندی کے۔

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

ترجمہ :- وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ بُطْلَانِ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَالْبَيْعِ الَّذِيْ فِيْهِ غَرَرٌ

کنکری کی بیع اور دھوکے کی بیع باطل ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے کنکری کی بیع سے اور دھوکے کی بیع سے۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمہ نے کہا کنکری کی بیع کے تین معنی ہیں۔ ایک یہ کہ بائع یوں کہے میں نے تیرے ہاتھ وہ کپڑے بیچے جن پر یہ کنکری پڑے جس کو میں پھینکتا ہوں یا یہاں سے لے کر جہاں تک یہ کنکری جائے اتنا اسباب میں نے بیچا۔ دوسرے یہ کہ بائع یہ شرط لگائے کہ جب تک میں کنکری پھینکوں تجھے اختیار ہے بعد اس کے اختیار نہیں ہے۔ تیسرے یہ کہ خود کنکری پھینکنا بیع قرار پائے مثلاً یوں کہے جب میں اس کپڑے پر کنکری ماروں تو وہ اتنے کو بک جائے گا۔ اور لیکن دھوکے کی بیع تو وہ ایک اصل عظیم ہے کتاب البیع کی اور اس میں بہت سے مسائل داخل ہیں مثلاً بیع بھاگے ہوئے بردے کی اور معدوم کی اور مجہول کی اور جس کی تسلیم پر قدرت نہیں ہے۔ اور جس پر بائع کی ملک پوری نہیں ہوئی اور بیع مچھلی کی پانی میں۔ دودھ کی تھن میں بچہ کی پیٹ میں پرندے کی ہوا میں کسی غیر معین بھیلی یا کپڑے یا بکری کی تو یہ سب بیعیں باطل ہیں اس لئے کہ ان سب میں دھوکا ہے (انتہی مختصراً)

بَابُ تَحْرِيْمِ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ :-

حبل الحبلہ کی بیع کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ :-

ترجمہ :- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حبل الحبلہ کی بیع سے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ كَانَ

ترجمہ :- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لَحْمَ الْجَزُورِ إِلَى حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تَحْمِلَ الَّتِي نُتِجَتْ فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَٰلِكَ :-

جاہلیت کے لوگ اونٹ کا گوشت بیچتے تھے حبل الحبلہ تک اور حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی جنے پھر اس کا بچہ حاملہ ہو اور وہ جنے تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے۔

فائدہ :- نووی نے کہا حبل الحبلہ کی یہی تفسیر مالک اور شافعی نے اختیار کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ حبل الحبلہ سے مراد یہ ہے کہ اونٹنی حاملہ کے پیٹ کے بچے کو بیچے احمد بن حنبل اور اسحٰق بن راہویہ نے اسی کو اختیار کیا ہے اور دونوں بیعیں باطل ہیں۔ اول بوجہ جہالت میعاد کے اور دوسری بوجہ معدوم اور مجہول ہونے بیع کے۔

بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَسَوْمِهِ وَتَحْرِيمِ النَّجْشِ وَتَحْرِيمِ التَّصْرِيَةِ

اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ نہ کرے نہ اس کی بیع پر بیچے اور دھوکہ دینا اور تھن میں دودھ بھر رکھنا حرام ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ ؛

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ :-

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے مگر اس کی اجازت سے۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا بیع کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے تو نے جو چیز خریدی ہے اس کی خرید فسخ کر ڈال میں ویسی ہی چیز اس سے سستی دیتا ہوں۔ یا اس سے عمدہ چیز اسی قیمت پر دیتا ہوں۔ اور یہ حرام ہے اسی طرح اپنے بھائی کی خرید پر خرید نا بھی حرام ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے تو نے جو چیز بیچی ہے اس کی بیع فسخ کر ڈال میں تجھ سے اس سے زیادہ قیمت پر خرید لوں گا اور پیام کی مثال کتاب النکاح میں گذر چکی ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰی سَوْمِ الْمُسْلِمِ:

ترجمہ:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے چکانے پر نہ چکائے:۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا یہ بھی جب ہے بائع اور مشتری بیع پر راضی ہو چکے ہوں لیکن ابھی بیع نہیں ہوئی ہو اتنے میں دوسرا کہے کہ میں اس چیز کو مول لیتا ہوں یہ ناجائز ہے۔ لیکن ہراج (نیلام) میں مول بڑھانا ہر ایک کو درست ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ وَفِیْ رِوَایَةِ الدَّوْرَقِیِّ عَلٰی سِیْمَةِ اَخِیْهِ:۔

ترجمہ:۔ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اپنے بھائی کے چکائے ہوئے پر چکانے سے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُتَلَقَّی الرُّکْبَانُ لِبَیْعٍ وَّلَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَّلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَ اَنْ یَّحْلُبَهَا فَاِنْ رَضِیَهَا اَمْسَکَهَا

ترجمہ:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قافلہ سے نہ ملو بیع کے لئے۔ اور نہ بیچے کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر اور نہ لاڑ پاین کرو۔ اور نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو۔ اور نہ بند رکھو تھن میں دودھ اونٹ کا یا بکری کا۔ پھر کوئی خریدے ایسے

وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔

جانور کو (جس کا دودھ تھن میں رکھا گیا ہو دھوکا دینے کے لئے) تو خریدنے والے کو اختیار رہے (جب وہ دودھ دوہے اور اس کو معلوم ہو کہ دودھ اتنا نہیں نکلے گا جتنا گمان تھا) دونوں میں سے جو بھلا معلوم ہو وہ دوہنے کے بعد اس کو کرے اگر پسند آئے تو رکھ لے اور جو ناپسند ہو تو وہ جانور واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا دودھ کے بدلے پھیر دے :۔

فائدہ :۔ یعنے آگے بڑھ کر اناج کے کھیپ مول لینے کے لئے بنجاروں سے نہ ملا کرو۔ کیونکہ اس میں دو نقصان ہیں۔ ایک نقصان بیوپاری کا کہ شاید بازار میں زیادہ کو بکتا ہو دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر بازار میں کھیپ آتے تو سب لوگ مول لیتے۔ یعنے دوسرے کو نقصان دینے کے لئے قیمت نہ بڑھاؤ جب خریدنا منظور نہ ہو۔ جابر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور چھوڑ دو لوگوں کو آپس میں خرید فروخت کریں خدا روزی دیتا ہے۔ ایک کو ایک سے مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگر کوئی باہر سے شہر میں مثلاً اناج بیچنے لائے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اس سے کہے کہ تو ابھی نہ بیچ میرے پاس رکھ جا میں تجھ کو مہنگا بیچدوں گا اس کو حضرت نے منع کیا کہ اس میں لوگوں کا نقصان ہے اگر قحط ہو تو یہ بالاتفاق حرام ہے ورنہ مکروہ ہے۔ امام شافعی اور جمہور علماء نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے اور ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے محض قیاس سے حدیث کے خلاف حکم دیا ہے حالانکہ ان کا اصول یہ ہے کہ حدیث ضعیف بھی قیاس کے اوپر مقدم ہے۔ اور یہ حدیث باتفاق علماء صحیح ہے اور متعدد صحابہ سے مروی ہے خود ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند صحیح بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اس واسطے علمائے حنفیہ کو امام اعظم کا قول اس باب میں ترک کرنا چاہئے اور حدیث پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اور یہی ارشاد ہے امام ابوحنیفہ کا رحم کرے اللہ تعالیٰ ان پر اور بخش دے خطا ان کی آمین یارب العٰلمین :۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ التَّلَقِّیْ وَاَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَاَنْ تَسْاَلَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا وَعَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِیَةِ وَاَنْ یَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ۔

ترجمہ :۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سواروں سے جاکر ملنے سے (جو غلہ لاتے ہیں) اور شہری کو باہر والے کا مال بیچنے سے اور ایک سوکن کو دوسری سوکن کے لئے طلاق چاہنے سے اور دھوکہ دینے سے اور تھن میں دودھ روکنے سے اور ایک بھائی کے مول تول پر مول کرنے سے :۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ :-

ترجمہ :- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لاڑ یا پن سے

بَابُ تَحْرِيمِ تَلَقِّي الْجَلَبِ

آگے بڑھ کر بنجاروں سے ملنے کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَلَقَّى السِّلَعُ حَتَّى تَبْلُغَ الْأَسْوَاقَ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ الْآخَرَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّلَقِّي :-

ترجمہ :- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا آگے جا کر اسباب تجارت سے ملنے کو یہاں تک کہ وہ بازار میں آئیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے منع کیا آگے جا کر ملنے سے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا :-

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ :-

ترجمہ :- عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے جا کر سوداگروں سے ملنے کو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ :-

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا آگے جا کر طیب سے ملنے کو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّى فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ۔

نے فرمایا مت ملو آگے جاکر مال والوں کے کھیپ سے (جب تک وہ بازار میں نہ آئیں اور مال والوں کو بازار کا بھاؤ معلوم نہ ہو) اگر کوئی آگے جاکر ملے اور مال خرید لے پھر مال کا مالک بازار میں آئے (اور بھاؤ کے دریافت میں معلوم ہو کہ اُس کو نقصان ہوا ہے) تو اس کو اختیار ہے (چاہے بیع فسخ کر ڈالے)۔

فائدہ:۔ امام نووی نے کہا ظاہر احادیث سے اس کی حرمت معلوم ہوتی ہے اور یہی قول ہے امام شافعی اور مالک کا اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ اور اوزاعی کے نزدیک آگے جانا درست ہے بشرطیکہ لوگوں کو نقصان نہ ہو اور نقصان کی صورت میں مکروہ ہے اور صحیح جمہور کا مذہب ہے اور جو کسی کام کو باہر نکلے اور وہاں مال والے ملیں اور مال خرید لیں تو اس میں دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ حرام ہے انتہی مختصراً۔

بَابُ تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِي

شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے:۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَقَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچے بستی والا باہر والے کا مال۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِمْسَارًا۔

ترجمہ:۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سواروں کی (جو مال لیکر آئیں) آگے جاکر ملاقات سے اور منع کیا بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنے سے طاؤس نے کہا میں نے

ابن عباس سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے انھوں نے کہا بستی والے کو نہیں چاہیے کہ باہر والے کا دلال بنے (اس کا مال بکوانے میں بلکہ اُس کو خود بیچنے دے)

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ:-

ترجمہ :- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچے شہر والا باہر والے کا مال بلکہ چھوڑ دو لوگوں کو اللہ روٹی دیتا ہے ایک کو ایک سے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ :- ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نُهِيْنَا أَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ:-

ترجمہ :- انس بن مالک سے روایت ہے ہم منع کئے گئے اس بات سے کہ بستی والا باہر والے کے مال کو بیچے اگرچہ اس کا بھائی یا باپ ہو۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نُهِيْنَا أَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ:-

ترجمہ :- انس بن مالک سے روایت ہے منع کئے گئے ہم اس بات سے کہ بستی والا باہر والے کا مال بیچے۔

فائدہ :- امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان احادیث سے اس امر کی حرمت ثابت ہوتی ہے اور یہی قول ہے شافعی اور اکثر علماء کا اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ کوئی مسافر باہر سے یا دوسرے شہر سے مال لے کر آئے بیچنے کے لئے اور بستی والا اس سے یوں کہے تو اپنا مال میرے پاس چھوڑ دے میں آہستہ آہستہ مہنگا بیچدوں گا تو یہ منع ہے اگر اس مال کے شہر والوں کو حاجت نہ ہو تو منع نہیں باوجود مخالفت کے اگر کوئی بیچے تو بیع صحیح ہو جائے گی۔ لیکن حرام رہے گی۔ ہمارا یہی مذہب ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک بیع فسخ کردی جائے گی اور عطا اور مجاہد اور ابوحنیفہ کے نزدیک یہ بیع درست ہے کیوں کہ اس میں احسان ہے باہر والے پر اور ان حدیثوں کو انھوں نے منسوخ کہا ہے۔ اور یہ دعوے ہے بلا دلیل کیونکہ اگر احسان بھی ہو مال والے پر تب بھی برائی ہے ساری بستی والوں کے ساتھ کہ وہ اس مال سے فائدہ اٹھاتے اور نفع کماتے اور دعوئے نسخ کا لغو ہے (انتہی مع زیادہ)۔

بَابُ حُكْمِ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ

مصراۃ کی بیع کا بیان

فائدہ :۔ مصراۃ اُس جانور کو کہتے ہیں جس کے مالک نے دودھ دہونا اُس کا موقوف کردیا ہو۔ تاکہ تھنوں میں خوب دودھ بھر جائے اور لوگ دھوکا کھائیں اس کا بیان اوپر گذر چکا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا فَلْيَحْلُبْهَا فَاِنْ رَضِیَ حِلَابَهَا اَمْسَكَهَا وَاِلَّا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ۔

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے پھر جا کر اس کا دودھ نچوڑے اگر اس کا دودھ پسند آئے رکھ چھوڑے نہیں تو بکری پھیر دے اور ایک صاع کھجور کا اُس کے ساتھ (دودھ کے بدلے)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ فِيْهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ۔

ترجمہ :۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے اس کو تین روز تک اختیار ہے چاہے اس کو رکھ چھوڑے چاہے پھیر دے اس کے ساتھ ایک صاع کھجور کا بھی دے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تھن میں دودھ چڑھی ہوئی بکری

اَیَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَآءَ۔

خریدے اس کو تین دن تک اختیار ہے اگر پھیر دے تو ایک صاع اناج کا بھی دے لیکن گیہوں دینا ضروری نہیں۔

فائدہ:۔ عرب میں گیہوں گراں ہیں اور کھجور اور دوسرے اناج ارزاں ہیں تو فرمایا کہ کھجور کا ایک صاع دے یا دوسرے کسی اناج کا جیسے جوار مسور وغیرہ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مُّصَرَّاةً فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِنْ شَآءَ اَمْسَکَهَا وَاِنْ شَآءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَآءَ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مصراۃ بکری خریدے تو اس کو اختیار ہے اگر چاہے رکھے چاہے پھیر دے اور ایک صاع کھجور کا بھی اس کے ساتھ دے نہ گیہوں کا۔

عَنْ اَیُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی مِنَ الْغَنَمِ فَهُوَ بِالْخِیَارِ۔

ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَا اَحَدُکُمْ اشْتَرٰی لِقْحَةً مُّصَرَّاةً اَوْ شَاةً مُّصَرَّاةً فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَ اَنْ یَّحْلُبَهَا اِمَّا هِیَ وَاِلَّا فَلْیَرُدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔

ترجمہ:۔ ہمام بن منبہ نے کہا یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر کئی حدیثیں ذکر کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اونٹنی خریدے جس کا دودھ چڑھایا گیا ہو یا ایسی بکری خریدے تو اس کو اختیار ہے دودھ دوہنے کے بعد یا اس کو رکھے یا پھیر دے اور ایک صاع کھجور کا بھی اس کے ساتھ دے۔

فائدہ:۔ امام نووی نے کہا اوپر گذر چکا کہ تصریہ (یعنی جانور کا دودھ چڑھانا

لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے) حرام ہے اور باوجود حرمت کے ان احادیث
سے یہ نکلتا ہے کہ بیع صحیح ہو جائے گی اور خریدار کو اختیار ہوگا۔ چاہے رکھے
چاہے پھیر دے اسی طرح ہر مکر اور فریب کی بیع میں خریدار کو اختیار
ہے مثلاً کسی نے بوڑھی لونڈی کے بال کالے کر دیئے۔ یا گھونگریالے بنا دیئے
اور مانند اس کے اور اختلاف کیا ہے ہمارے اصحاب نے کہ یہ اختیار فوراً ہوگا۔
علم کے بعد یا تین دن تک رہے گا تو بعضوں نے کہا تین دن تک رہے گا اور
اصح یہ ہے کہ علم کے ساتھ ہی اختیار ہوگا۔ اور حدیث میں جو تین دن کی قید
مذکور ہے وہ اس لئے کہ اکثر علم تین دن میں ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک آدھ
دن دودھ کم دینے میں چارہ وغیرہ کی خرابی کا گمان ہوتا ہے۔ لیکن تین دن
کے بعد یقین ہو جاتا ہے۔ پھر جب ایسا جانور پھیر دینا چاہے اونٹ ہو۔ یا
بکری یا گائے دودھ اس کا بہت ہو یا تھوڑا ہر حال میں دودھ کے بدلے
ایک صاع کھجور کا دینا کافی ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مالک اور
لیث اور ابن ابی لیلی اور ابو یوسف اور ابو ثور اور فقہا، محدثین کا اور یہی
صحیح ہے اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ اس شہر میں جس چیز
کا خوراک میں رواج ہو اس کا ایک صاع دیدے یہ کھجور سے خاص نہیں
ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ایک طائفہ اہل عراق اور بعض مالکیہ
نے یہ کہا ہے کہ وہ جانور پھیر دے اور ایک صاع کھجور دینا ضروری نہیں
ہے بلکہ دودھ کی قیمت دینا چاہیے۔ کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر مثلی شئے
کو تلف کرے تو مثل دے ورنہ قیمت دے اور دوسری جنس کا دینا
قاعدے کے خلاف ہے اور جمہور علماء یہ جواب دیتے ہیں کہ۔ جب
حدیث صاف وارد ہو گئی تو عقلی قاعدہ سے اس پر اعتراض نہیں
کرنا چاہیے اور حکمت اس میں یہ ہے کہ عرب کی خوراک اس وقت میں
کھجور تھی اور صاع ہر صورت میں مقرر کیا گیا ہے بطور حد کے۔ تاکہ جھگڑا
نہ ہو اور اکثر گاؤں دیہات میں قیمت میں اختلاف ہوتا ہے اور فساد ہوتا
ہے تو شرع نے ایک ضابطہ قرار دیدیا تاکہ اس قسم کے جھگڑے مطلق
پیدا ہونے نہ پائیں اور اس کی مثال شرع میں موجود ہے مثلاً۔ بچہ کی
دیت ایک بردہ وغیرہ انتہی۔

بَابُ بُطْلَانِ بَيْعِ الْمَبِيْعِ قَبْلَ الْقَبْضِ

قبضہ سے پہلے خریدار کو دوسرے کے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ:۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پھر اس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کرے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں ہر چیز کو اسی پر خیال کرتا ہوں۔

ترجمہ:۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ مذہب ہے کہ اناج کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ ہر ایک شئے کی خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ بیع درست نہیں جب تک بائع کا قبضہ اس پر نہ ہووے اور عثمان بتی نے کہا ہر شے کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا صرف زمین یا مکان یا باغ وغیرہ غیر منقول کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور کسی چیز کی درست نہیں اور امام مالک نے کہا کہ سوا اناج کے اور سب چیزوں کے بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور اکثر علماء نے اس سے اتفاق کیا ہے اور بعضوں نے کہا۔ جو چیزیں ناپ اور تول کر بکتی ہیں ان میں اس حدیث کے موافق حکم ہوگا۔ اور باقی چیزوں کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے۔ لیکن عثمان بتی کا قول بالکل شاذ اور متروک ہے اور قابل عمل اور اعتبار کے نہیں ہے (نووی)

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ:۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ:۔ ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا:۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَکْتَالَہٗ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا لِمَ فَقَالَ اَلَا تَرَاھُمْ یَتَبَایَعُوْنَ بِالذَّھَبِ وَالطَّعَامُ مُرْجًا وَّ لَمْ یَقُلْ اَبُوْ کُرَیْبٍ مُرْجًا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک ناپ نہ لے طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کیوں اس کی کیا وجہ ہے انہوں نے کہا تم نہیں دیکھتے لوگوں کو اناج سونا چاندی کے بدلے میعاد پر بیچتے ہیں۔

فائدہ :۔ تو اب اگر یہ شخص قبضہ سے پہلے بیچ ڈالے گا تو مبیع کہاں سے لائے گا۔ حالانکہ بیع میں مبیع کا ہونا ضروری ہے اگر یہ بھی میعاد پر بیچے اور کم میعاد ہو پہلے میعاد سے تو وہی قباحت ہے اور جو زیادہ ہو تو گویا روپیہ کی بیع روپیہ سے ہوئی اور یہ بے فائدہ ہے اور اس میں خوف ہے ربٰو کا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو پورا نہ لے (یعنے ماپ تول نہ لے اور اس پر قبضہ نہ کرلے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَیَبْعَثُ عَلَیْنَا مَنْ یَّاْمُرُنَا بِانْتِقَالِہٖ مِنَ الْمَکَانِ الَّذِیْ ابْتَعْنَاہُ فِیْہِ اِلٰی مَکَانٍ سِوَاہُ قَبْلَ اَنْ نَّبِیْعَہٗ۔

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اناج خریدتے تھے پھر ایک شخص کو ہمارے پاس بھیجتے تھے جو ہم کو حکم کرتا اناج کو اس جگہ سے اٹھا لے جانے کا۔ جہاں خریدتے تھے۔ بیچنے سے پہلے (تاکہ قبضہ ہو جائے اس کے بعد اگر چاہے تو اور کسی کے ہاتھ بیع کرے)۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ قَالَ وَکُنَّا نَشْتَرِی الطَّعَامَ مِنَ الرُّکْبَانِ جِزَافًا فَنَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّبِیْعَہٗ حَتّٰی نَنْقُلَہٗ مِنْ مَّکَانِہٖ :۔

ترجمہ :۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اناج خریدے پھر اس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔ اور ہم اناج کو خریدا کرتے سواروں سے ڈھیر لگا کر۔ پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع کیا۔ اس ڈھیر کے بیچنے سے جب اس کو ہم اس جگہ سے نہ لیجائیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ وَیَقْبِضَہٗ :۔

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے۔ وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو پورا نہ لیلے اور قبضہ نہ کر لے (پورا لینے سے مراد یہ ہے کہ اسکو تول ماپ لے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَقْبِضَہٗ :۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا :۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّھُمْ کَانُوْا یُضْرَبُوْنَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا اَنْ یَّبِیْعُوْہُ فِیْ مَکَانِہٖ حَتّٰی یُحَوِّلُوْہُ :۔

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مار پڑتی اس بات پر کہ وہ اناج کے ڈھیر خریدتے پھر اسی جگہ پر اس کو بیچ ڈالتے قبضہ سے پہلے :۔

فائدہ :- امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ حاکم اسلام بیع فاسد کرنے والے کو تعزیر دے سکتا ہے مارسے -

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ابْتَاعُوْا طَعَامًا جُزَافًا يُضْرَبُوْنَ اَنْ يَبِيْعُوْهُ فِيْ مَكَانِهِمْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ اِلٰى رِحَالِهِمْ :-

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ میں نے دیکھا لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مار پڑتی جب وہ اناج کے ڈھیر خریدتے اسی جگہ پر اپنے مکانوں میں لیجانے سے پہلے اُن کو بیچتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَشْتَرِي الطَّعَامَ جُزَافًا فَيَحْمِلُهُ اِلٰى اَهْلِهِ :-

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ وہ اناج خریدتے تھے یوں ہی ڈھیر کا ڈھیر پھر اُسکو اٹھا لاتے اپنے گھر کو۔

فائدہ :- امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حدیث سے اناج کا ڈھیر خریدنا بغیر ماپے اور تولے درست ٹھیرا اور یہی مذہب ہے شافعی کا کہ گیہوں یا کھجور وغیرہ کا ڈھیر خریدنا حرام نہیں ہے لیکن کراہت میں اس کے دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ اگر کراہت ہے تو تنزیہی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ تنزیہی کراہت بھی نہیں ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهُ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ مَنِ ابْتَاعَ :-

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے پھر وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو ماپ نہ لے :-

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ اَحْلَلْتَ بَيْعَ الرِّبَا فَقَالَ مَرْوَانُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ :- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے مروان بن الحکم سے کہا (جو عامل تھا مدینہ کا) تونے درست کردیا ربا کی

اَحْلَلْتَ بَيْعَ الصِّكَاكِ وَقَدْ نَهَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يُسْتَوْفٰى فَخَطَبَ مَرْوَانُ النَّاسَ فَنَهٰى عَنْ بَيْعِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ فَنَظَرْتُ اِلٰى حَرَسٍ يَاْخُذُوْنَهَا مِنْ اَيْدِى النَّاسِ

بیع کو مروان نے کہا کیوں میں نے کیا کیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو نے سند (پروانہ) کی بیع جائز رکھی حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اناج کی بیع سے اُس پر قبضہ کرنے سے پہلے تب مروان نے خطبہ سنایا لوگوں کو اور منع کیا ان کی بیع سے۔ سلیمان جو راوی ہے اس حدیث کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس نے کہا میں نے دیکھا چوکیداروں کو وہ ان چھٹیوں کو چھین رہے تھے لوگوں سے۔

فائدہ :- یعنے ان لوگوں سے جنہوں نے خریدا تھا اُن کو قبضہ سے پہلے یہاں مراد اُن سندوں سے جو چھٹیاں ہیں جو حکومت سے مِلتی ہیں سالانہ معاش کی اس میں اناج ہوتا ہے اور روپیہ وغیرہ تو جس کے نام کی چھٹی نکلے اس کو چاہیے کہ اپنے قبضہ میں لاکر بیچے آپ اگر قبضہ سے پہلے بیچ ڈالے تو اس میں اختلاف ہے۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اصح یہ ہے کہ وہ جائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ جائز نہیں ہے۔ بدلیل قول ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور جس نے جائز رکھا اس نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی تاویل کی ہے اس طرح پر کہ مراد اون کی وہ بیع ہے جو مشتری نے کسی تیسرے شخص کے ہاتھ کی ہو مشتری کے قبضہ سے پہلے نہ اول بیع جو صاحب سند نے مشتری کے ہاتھ کی تو یہی بیع ثانی سے ہے: بیع اول سے اس لئے کہ صاحب سند کی ملک مستقل ہے اور وہ مشتری نہیں ہے تو اس کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے جیسے کوئی ترکہ کا مال قبضہ سے پہلے بیچ ڈالے انتہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ ؕ

ترجمہ :- جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تو کوئی اناج خریدے پھر مت بیچ اس کو جب تک اس پر قبضہ نہ کرے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ بَيْعِ صُبْرَةِ التَّمْرِ الْمَجْهُوْلَةِ الْقَدْرِ بِتَمْرٍ

کھجور کے ڈھیر کو جس کا وزن معلوم نہ ہو کھجور کے بدلے بیچنا درست نہیں ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ۔

ترجمہ :۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ڈھیر بیچنے سے جس کا وزن معلوم نہ ہو اس کھجور کے بدلے جس کا وزن معلوم ہو۔

فائدہ :۔ کیونکہ جب جنس ایک ہو تو برابر بیچنا چاہئے اور یہاں احتمال ہے کہ ایک طرف کھجوریں ماپ میں زیادہ ہوں البتہ اگر دوسری جنس کے بدلے بیچے۔ تو قباحت نہیں ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ مِنَ التَّمْرِ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ :۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ ثُبُوْتِ خِيَارِ الْمَجْلِسِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ

بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک اسی مقام میں رہیں جہاں بیع ہوئی ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

ترجمہ :۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے (بیع کو فسخ کرنے کا) جب تک دونوں جدا نہ ہوں مگر اُس بیع میں جس میں اختیار کی شرط کی گئی ہے۔

فائدہ :۔ اُس میں جدا ہونے کے بعد بھی اختیار رہتا ہے مدت معین تک۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے دلیل لی گئی ہے اختیار مجلس کی ثبوت پر بائع اور مشتری دونوں کے لئے یہاں تک کہ وہ دونوں مجلس بیع سے جدا ہوں۔ (یعنے وہاں سے اور کہیں چلے جائیں اپنے جسم سے جدا ہو جائیں) اور جمہور صحابہ اور

اور تابعین کا یہی قول ہے اور اسی طرف گئے ہیں علی ابن ابی طالب اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابو برزہ اسلمی اور طاؤس اور سعید بن المسیب اور عطا اور شریح اور حسن بصری اور شعبی اور اوزاعی اور ابن ابی ذئب اور سفیان بن عیینہ اور شافعی اور ابن مبارک اور علی بن المدینی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور ابو ثور اور عبید اور بخاری اور تمام محدثین اور امام ابو حنیفہ رح اور مالک رح نے کہا ہے کہ مجلس کا اختیار کوئی چیز نہیں ہے بلکہ جب زبان سے ایجاب اور قبول ہو گیا تو بیع لازم ہو گئی اور ربیعہ نے ایسا ہی کہا ہے اور نخعی سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور ثوری سے ایک روایت ایسی ہی ہے لیکن صحیح حدیث سے ان لوگوں کا مذہب رد ہوتا ہے اور ان کے پاس کوئی صحیح جواب نہیں ہے تو صواب وہی ہے جس کو جمہور علماء نے اختیار کیا ہے انتہی۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ :- ترجمہ :- دوسری روایت کا بھی وہی ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا اَوْ يُخَيِّرُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَاِنْ خَيَّرَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَاِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ اَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ :-

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی خرید اور فروخت کریں تو ہر ایک کو اختیار ہے (معاملہ توڑ ڈالنے کا) جب تک دونوں جدا نہ ہوں اور ایک جگہ رہیں یا ایک دوسرے کو اختیار دے (معاملہ کے نافذ کرنے کا اور بیع کے پورا کرنے کا اب اگر ایک نے اختیار دیا دوسرے کو۔ اور کہا کہ بیع کو نافذ کر دے) پھر دونوں راضی ہوئے بیع کے نفاذ پر تو بیع لازم ہو گئی اور جو دونوں جدا ہو گئے بیع کے بعد اور ان میں سے کسی نے بیع کو فسخ نہیں کیا تب بھی بیع لازم ہو گئی۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْبَيْعِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ إِذَا بَايَعَ رَجُلًا فَأَرَادَ أَنْ لَا يُقِيْلَهُ قَامَ فَمَشٰى هُنَيْهَةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ:

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی خرید اور فروخت کریں آپس میں تو ہر ایک کو اختیار رہے گا جب تک جدا نہ ہوں یا ان کی بیع بشرط خیار ہو پھر اگر بیع کو اختیار کریں تب بیع لازم ہو جائے گی ابن ابی عمر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نافع نے کہا عبداللہ بن عمر جب بیع کرتے کسی شخص سے اور یہ منظور ہوتا کہ معاملہ فسخ نہ ہو تو تھوڑی دور چلے جاتے (بیع کے بعد تاکہ جدائی ہو جائے) پھر لوٹ آتے اس کے پاس۔

فائدہ:۔ امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ روایت دلیل ہے اس امر کی کہ جدائی سے مراد بدنوں کی جدائی ہے نہ ایجاب اور قبول سے جدائی جیسے بعضوں نے تاویل کی ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ:

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیع لازم نہ ہو گی جب تک بائع اور مشتری جدا نہ ہوں مگر بیع خیار میں۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ جو استثناء حدیث میں منقول ہے الا بیع الخیار اس کی تفسیر میں تین قول ہیں ایک یہ مراد وہ خیار ہے جو بعد اتمام عقد کے ہو مجلس کی جدائی سے پہلے اور مطلب یہ ہے کہ دونوں کو اختیار رہے گا جب تک جدا نہ ہوں الا اس صورت میں کہ مجلس ہی میں یہ اختیار تمام کر دیں

مثلاً دونوں مل کر بیع کو نافذ کر دیں تو بیع لازم ہو جائے گی۔ اور اختیار کا باقی رہنا جدائی تک نہ ہو گا۔ دوسری یہ کہ مراد مستثنیٰ سے وہ بیع ہے جس میں اختیار کی شرط کی گئی ہو تین دن تک یا اس سے کم تو اس بیع میں جدائی کے ساتھ اختیار ختم نہ ہو گا۔ بلکہ مدت مشروط تک باقی رہے گا۔ تیسری یہ کہ مراد وہ بیع ہے جس میں نفی خیار کی شرط ہو اس صورت میں بیع مجلس ہی میں لازم ہو جائے گی اور اختیار نہ ہو گا اور یہ اخیر کی تفسیر اس شخص کے مذہب پر صحیح ہوگی جو اس شرط کے ساتھ بیع کو جائز رکھتا ہے اور صحیح ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ اس شرط سے بیع باطل ہو جائے گی۔ انتہی۔

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

ترجمہ:۔ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور بیان کر دیں گے (جو کچھ عیب ہے چیز میں یا قیمت میں) تو ان کی بیع میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں گے اور چھپائیں گے (عیب کو) تو ان کی بیع کی برکت مٹ جائے گی اور ان کی تجارت کو کبھی فروغ نہ ہو گا۔ حقیقت میں تجارت ہو یا زراعت یا نوکری ایمانداری اور راستبازی وہ شے ہے جس کی بدولت ہر چیز میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی ہے۔

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وُلِدَ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ وَعَاشَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ سَنَةً۔

ترجمہ:۔ دوسری روایت کا وہی ترجمہ ہے جو اوپر گذرا۔ امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہا کہ حکیم بن حزام جو راوی ہیں اس حدیث کے وہ خاص کعبے کے اندر پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس تک جیے۔

بَابُ مَنْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ

جو شخص بیع میں دھوکا کھائے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ ذَكَرَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِيَابَةَ :-

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر ہوا ایک شخص کا اُس کو لوگ فریب دیتے ہیں بیع میں تو آپ نے فرمایا اس شخص کو جب تو بیع کیا کرے تو کہدیا کر فریب نہیں ہے۔ (یعنی مجھ سے فریب نہ کیجیو اگر تو فریب کرے گا تو وہ مجھ پر لازم نہ ہوگا۔) پھر وہ جب بیع کرتا تو یہی کہتا (مگر لاخلابۃ کے بدلے اس کی زبان سے لاخیابۃ نکلتا کیونکہ وہ لام کو نہ بول سکتا)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِيَابَةَ ـ

ترجمہ :- عبداللہ بن دینار سے ایسا ہی مروی ہے مگر اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ جب بیچتا تو لاخیابۃ کہتا

فائدہ :- نووی نے کہا بعضے نسخوں میں لاخیابۃ ہے مگر وہ تصحیف ہے اور بعض نسخوں میں لاخذابۃ ہے پر صحیح وہی ہے لاخیابۃ اور اس شخص کا نام حبان بن منقذ بن عمرو انصاری تھا جو باپ ہے یحییٰ اور واسع بن حبان کا احد کے جنگ میں شریک تھا اور بعضوں نے کہا اس کا باپ منقذ تھا اس کی عمر ایک سو تیس سال کی ہوگئی تھی اور کسی لڑائی میں اُس کے سر میں پتھر کا زخم لگا تھا اس وجہ سے اس کی عقل اور زبان دونوں میں فتور آگیا تھا اور دار قطنی نے کہا کہ وہ اندھا تھا۔ اور ایک روایت میں ہے جو ثابت نہیں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے یہ ہی فرمایا تھا تو کہا کہ مجھ کو اختیار ہے تین دن تک (روایت کیا اس کو حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے کتاب المعرفۃ میں اور ابن ماجہ نے سنن میں اور دار قطنی نے اور بخاری نے تاریخ وسط میں اور

تاریخ کبیر میں اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور عبدالرزاق نے مصنف میں اور عبدالحق نے احکام میں) اب اختلاف کیا ہے علماء نے اس حدیث میں بعضوں نے یہ اختیار خاص رکھا ہے اسی شخص سے اور کہا ہے دوسرے لوگوں کو اگرچہ ان کا نقصان ہو بیع میں یہ اختیار نہیں ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام ابوحنیفہ کا اور یہی صحیح روایت ہے مالک سے اور بغدادیو مالکیہ نے کہا کہ جس کو غبن دی جائے اُس کو اختیار ہے اس حدیث کے رو سے بشرطیکہ وہ غبن تہائی قیمت تک پہونچے اس سے کم میں یہ اختیار نہ ہوگا اور صحیح اول مذہب ہے کیونکہ اختیار صحیح روایت سے ثابت نہیں ہوا انتہی مختصراً۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا بِغَيْرِ شَرْطِ الْقَطْعِ

میوہ جبتک اُس کی صلاحیت کا یقین نہ ہو درخت پر بیچنا درست نہیں جب کاٹنے کی شرط نہ ہوئی ہو

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا میووں کے بیچنے سے (درختوں پر) جب تک اُن کی صلاحیت کا یقین نہ ہو۔ منع کیا بائع کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ۔ ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گزرا:۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتَّى تَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ وَنَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ:۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور کے بیچنے سے جب تک وہ لال یا زرد نہ ہو (کیونکہ جب سرخی یا زردی اس میں آجاتی ہے تو سلامتی کا یقین ہو جاتا ہے) اسی طرح منع فرمایا بالی کے بیچنے سے جب تک سفید نہ ہو اور آفت کا ڈر نہ جائے اور منع کیا بائع کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے:۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُہٗ وَتَذْھَبَ عَنْہُ الْاٰفَۃُ قَالَ یَبْدُوْ صَلَاحُھَا حُمْرَتُہٗ وَصُفْرَتُہٗ :-

ترجمہ :- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پھل کو (درخت پر) جب تک، اس کی سلامتی معلوم نہ ہولے اور آفت کے جانے کا یقین ہو جائے۔ سلامتی معلوم ہونے سے یہ غرض ہے کہ اس میں سرخی یا زردی نمودار ہو جائے۔

عَنْ یَحْیٰی بِھٰذَا الْاِسْنَادِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُہٗ لَمْ یَذْکُرْ مَا بَعْدَہٗ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا :-

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَبْدِ الْوَھَّابِ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا :-

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِکٍ وَّعُبَیْدِ اللّٰہِ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا :-

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُہٗ

ترجمہ :- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پھل کو جب تک اس کی سلامتی معلوم نہ ہولے :-

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ فَقِیْلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا مَا صَلَاحُہٗ قَالَ تَذْھَبُ عَاھَتُہٗ :-

ترجمہ :- دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے لوگوں نے کہا عبد اللہ بن عمر سے پھل کی سلامتی سے کیا مراد ہے۔ انہوں نے کہا اس کی آفت جاتی رہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی اَوْ نَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یَطِیْبَ:۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میووں کے بیچنے سے جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں (یعنے آفت سے)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُہٗ:۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کے پھل بیچنے سے یہاں تک کہ اس کی صلاحیت ظاہر ہو۔

عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ قَالَ سَئَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ فَقَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی یَاْکُلَ مِنْہُ اَوْ یُؤْکَلَ مِنْہُ وَحَتّٰی یُوْزَنَ قَالَ فَقُلْتُ مَا یُوْزَنُ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحْزَرَ:۔

ترجمہ:۔ ابوالبختری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے (اُن کا نام سعید بن عمران تھا) میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کھجور کے درختوں کی بیع کو (یعنے ان کے پھل بیچنے کو) انھوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی بیع سے جب تک وہ کھانے کے لائق ہو اور جب تک وہ کاٹ کر رکھنے کے لائق ہو۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبْتَاعُوا الثِّمَارَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُھَا:۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پھلوں کو جب تک اُن کی صلاحیت معلوم نہ ہو۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب کاٹنے کی شرط نہ ہو بیع میں لیکن ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر کاٹنے کی شرط کیجائے پھر نہ کاٹیں تب بھی صحیح ہو جائے گی اور بائع جبر کرے گا خریدار پر کاٹ لینے کے لئے البتہ اگر دونوں راضی ہو جائیں درخت پر رہنے دینے کے لئے تو جائز ہے اور جو اس شرط سے بیچے کہ درخت پر رہنے دیں گے تو بیع باطل ہے بالاجماع اس لئے کہ کبھی پھل تلف ہو جاتا ہے تو بائع اپنے بھائی کا مال مفت اڑائے گا اور یہ منع ہے اسی طرح اگر بلا شرط بیچے تب بھی ہمارے اور جمہور علماء کے نزدیک بیع باطل ہے اور بعد صلاحیت معلوم ہو جانے کے ہر طرح سے بیع درست ہے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ اِلَّا فِي الْعَرَايَا

تر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنا حرام ہے مگر عریہ میں درست ہے

فائدہ:۔ عریہ یہ ہے کہ باغ کا مالک اپنے درختوں میں سے کچھ درخت کسی غریب کو دے اور ان درختوں پر تر میوہ لگا ہوا ہو پھر اس میوہ کو وہ غریب کسی اور کے ہاتھ یا خود مالک کے ہاتھ خشک میوہ کے بدلے بیچ ڈالے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جائز رکھا۔ تاکہ غریبوں کو ہرج نہ ہو اور بعضوں نے کہا عریہ یہ ہے کہ غریب آدمی جس کے پاس نقد روپیہ نہ ہو وہ اپنے اور اپنے عیال کے کھانے کے لئے خشک کھجور کے بدلے درختوں پر تر کھجور خریدے تو یہ جائز ہے بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہو اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور باسی کو مزابنہ کہتے ہیں جو ممنوع ہے مگر عریہ کو آپ نے مستثنیٰ کر دیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ اَنْ تُبَاعَ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منع کیا پھل کے بیچنے سے جب تک اس کی صلاحیت معلوم نہ ہو اور درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے ابن عمر نے کہا زید بن ثابت نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کی

بیع میں (عرایا جمع ہے عریہ کی جس کے معنے اوپر گذرے ہیں)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَلَا تَبْتَاعُوا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ سَوَآءً۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت خرید کرو درخت پر کے میوے کو جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو اور مت خرید کرو درخت پر کے کھجور خشک کھجور کے بدلے :۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ یُّبَاعَ ثَمَرُ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ یُّبَاعَ الزَّرْعُ بِالْقَمْحِ وَاسْتِکْرَآءُ الْاَرْضِ بِالْقَمْحِ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ وَقَالَ سَالِمٌ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَخَّصَ

حتی یبدو صلاحہ ولا تبتاعوا الثمر

ترجمہ:۔ ابن شہاب نے روایت کی سعید بن المسیب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے اور محاقلہ سے۔ مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدلے بیچی جائے۔ اور محاقلہ یہ ہے کہ بالی میں کا گیہوں یعنے کھیت بیچا جائے گیہوں کے بدلے اور منع کیا آپ نے زمین کو کرایہ پر لینے سے گیہوں کے بدلے (یعنے ان گیہوں کے بدلے جو اسی زمین سے پیدا ہوں گے) ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے

بَعْدَ ذٰلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ۔

بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو میوے کو جب تک اس کی صلاحیت معلوم نہ ہو اور مت بیچو درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے اور سالم نے کہا مجھ سے عبداللہ نے بیان کیا انھوں نے سنا زید بن ثابت سے انھوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے رخصت دی اس کے بعد عریہ میں رطب یا تمر کے بدلے میں اور سوا عریہ کے اور کسی کی اجازت نہیں دی۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ۔

ترجمہ :۔ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عریہ والے کو اس کے بیچنے کے کھجور کے بدلے اندازہ کرکے

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا۔

ترجمہ :۔ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریہ میں اور مراد عریہ سے یہ ہے کہ ایک گھر کے لوگ اندازے سے کھجور دیں اور اس کے بدلے درخت پر کے تر کھجور کھانے کو خرید لیں۔

عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَالْعَرِيَّةُ النَّخْلَةُ تُجْعَلُ لِلْقَوْمِ فَيَبِيعُونَهَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

ترجمہ :۔ یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسا ہی مروی ہے اس میں یہ ہے کہ عریہ وہ درخت ہے کھجور کا جو کسی کو دیدیا جائے پھر وہ اندازہ کرکے اس کے پھلوں کو خشک کھجور کے بدلے بیچ ڈالے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا قَالَ يَحْيَى الْعَرِيَّةُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ ثَمَرَ النَّخَلَاتِ لِطَعَامِ أَهْلِهِ رُطَبًا بِخَرْصِهَا تَمْرًا:۔

ترجمہ:۔ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریہ کی بیع میں اندازکر کے کھجور کے بدلے یحییٰ نے کہا عریہ یہ ہے کہ ایک شخص کچھ درختوں پر کے پھل اپنے گھر والوں کے کھانے کے لئے خریدے خشک کھجور کے بدلے اندازسے :۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا:۔

ترجمہ:۔ زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا میں اندازکر کے بیچنے کی ماپ سے

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَنْ تُؤْخَذَ بِخَرْصِهَا:۔ ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا:۔

عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا۔

ترجمہ:۔ نافع سے مروی ہے اسی سند سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا کی بیع کی اندازکر کے

عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ دَارِهِمْ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ أَبِيْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ

ترجمہ:۔ بشیر بن یسار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ سے روایت کیا جو ان کے گھر میں رہتے تھے ان میں سے ایک سہل بن ابی حثمہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا درخت

وَقَالَ ذٰلِكَ الرِّبَا تِلْكَ الْمُزَابَنَةُ اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرِیَّةِ النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَیْنِ یَاْخُذُهَا اَهْلُ الْبَیْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا یَاْكُلُوْنَهَا رُطَبًا:۔

پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے اور فرمایا۔ یہی سود ہے یہی مزابنہ ہے۔ مگر آپ نے اجازت دی عریہ کی بیع میں ایک درخت یا دو درخت کی کھجور کوئی گھر والا۔ (اپنے بال بچوں کے کھانے کے لئے) خرید لے اور اس کے بدلے انداز سے خشک کھجور دے تر کھجور کھانے کو:۔

عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْعِ الْعَرِیَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عریہ کی بیع میں انداز کر کے:۔

عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ دَارِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى غَيْرَ اَنَّ اِسْحَاقَ وَابْنَ مُثَنّٰى جَعَلَا مَكَانَ الرِّبَا الزَّبْنَ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ الرِّبَا:۔ **ترجمہ:**۔ وہی جو اوپر گذرا مگر بعضے راویوں نے زبن کا لفظ کہا ہے جس کے معنے وہی ہیں جو مزابنہ کے ہیں اور بعضوں نے سود کا لفظ کہا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ:۔ **ترجمہ:**۔ وہی جو اوپر گذرا:۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَسَهْلِ ابْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَصْحَابَ الْعَرَايَا فَاِنَّهٗ قَدْ اَذِنَ لَهُمْ:۔

ترجمہ:۔ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے یعنے درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے مگر عرایا والوں کو اس کی اجازت دی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا بِخَرْصِهَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِیْ خَمْسَةٍ یَشُكُّ دَاوُدُ قَالَ خَمْسَةً اَوْ دُوْنَ خَمْسَةٍ:۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا کی بیع میں انداز سے بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق تک شک ہے داؤد بن الحصین کو جو راوی ہے اس حدیث کا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَیْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ کَیْلًا وَّبَیْعُ الْکَرْمِ بِالزَّبِیْبِ کَیْلًا:۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے۔ اور مزابنہ کہتے ہیں درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے اور درخت پر کے انگور کو خشک انگور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَیْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ کَیْلًا وَّبَیْعُ الْعِنَبِ بِالزَّبِیْبِ کَیْلًا وَّبَیْعُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ کَیْلًا:۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے اور مزابنہ کہتے ہیں درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے کو اور درخت پر کے انگور خشک انگور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے (اٹکل اور انداز کر کے) اور کھیت گیہوں کا گیہوں کے بدلے بیچنے کو (اس کو محاقلہ بھی کہتے ہیں۔)

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ: ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَّبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْعِنَبِ كَيْلًا وَّعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهٖ ۔

مزابنہ سے۔ اور مزابنہ بیع ہے درخت پر کی کھجور کی خشک کھجور کے ساتھ ماپ کر کے اور درخت پر کے انگور کی خشک انگور کے ساتھ ماپ سے اسی طرح ہر پھل کی اندازے سے (اسی پھل کے بدلے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُّبَاعَ مَا فِيْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُّسَمًّى اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ ۔

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزابنہ سے۔ اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدلے بیچی جائے یعنے خشک کھجور کے ماپ معین ہوں (مثلاً چار صاع یا پانچ صاع خشک کھجور کے بدلے) اور خریدار یہ کہے کہ درخت پر کی کھجور اگر زیادہ نکلیں تو میری ہیں اور جو کم نکلیں تو میرا ہی نقصان ہوگا۔

عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

ترجمہ :۔ وہی جو پہلے گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَتْ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَّاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا وَّاِنْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَفِيْ رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ اَوْ كَانَ زَرْعًا ۔

ترجمہ :۔ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے اور وہ یہ ہے کہ اپنے باغ کا پھل اگر کھجور ہو تو خشک کھجور کے بدلے بیچے ماپ سے اور جو انگور ہو تو سوکھے انگور کے بدلے بیچے ماپ سے اور جو کھیت ہو تو سوکھے اناج کے بدلے بیچے ماپ سے

آپ نے ان سب سے منع کیا (کیونکہ سب میں احتمال ہے کمی اور بیشی کا)

عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ :- ترجمہ - وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ مَنْ بَاعَ نَخْلًا وَّ عَلَيْهَا تَمْرٌ

جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس پر کھجور لگی ہو

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ :-

ترجمہ :- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کھجور کے درخت کو بیچا۔ گابھا پیوند کرنے کے بعد تو اس پر کہ پھل بائع کے ہیں۔ مگر جب خریدار شرط کرلے۔

فائدہ :- کہ پھل میں لوں گا اور بائع راضی ہو جائے تو پھل خریدار کو ملیں گے مالک اور شافعی اور لیث اور اکثر علماء کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اگر اس درخت کا گابھا پیوند نہ ہوا ہو تو پھل خریدار کے ہوں گے۔ البتہ اگر بائع شرط کر لیوے کہ پھل میں لوں گا اور مشتری راضی ہو جائے تو پھل بائع کو ملیں گے اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک ہر صورت میں پھل بائع کے ہوں گے اور ابن ابی لیلےٰ کے نزدیک ہر حال میں خریدار کے ہوں گے (نووی مختصراً)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا نَخْلٍ اشْتُرِيَ اُصُوْلُهَا وَقَدْ اُبِّرَتْ فَاِنَّ ثَمَرَهَا لِلَّذِيْ اَبَّرَهَا اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الَّذِي اشْتَرَاهَا :-

ترجمہ :- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس درخت کی جڑیں کوئی خریدے اور اس میں گابھا پیوند ہوا ہو۔ تو پھل اسی کے ہوں گے جس نے پیوند کیا ہے مگر جب خریدار شرط کرلے کہ

فائدہ :- پھلوں کی اپنے لئے تو اسی کو ملیں گے۔ کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے

مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اس میں پیوند کرتے ہیں تو بہت پھلتا ہے عربی میں اس کو تابیر کہتے ہیں اور مُؤَبَّر اس درخت کو جس میں یہ عمل کیا گیا ہو۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرِئٍ اَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ اَصْلَھَا فَلِلَّذِیْ اَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ:۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد گابھا پیوند کرے کھجور کے درخت کو پھر بیچ ڈالے تو پھل اسی کا ہوگا مگر جس صورت میں خریدار شرط کرلے پھل کی۔

عَنْ نَافِعٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ:۔

ترجمہ:۔ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُھَا لِلَّذِیْ بَاعَھَا اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُہٗ لِلَّذِیْ بَاعَہٗ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ:۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ میں نے سنا جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص کھجور کے درخت کو تابیر کے بعد خریدے تو پھل اس کا بائع کو ملے گا جب مگر مشتری شرط کرلے پھل کی اور جو شخص کوئی بردہ خریدے اور وہ مالدار ہو تو مال بائع کا ہوگا مگر جب مشتری شرط کرلے۔

عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ:۔

ترجمہ:۔ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِمِثْلِہٖ:۔

ترجمہ:۔ دوسری روایت بھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی جیسے اوپر گذری۔

فائدہ :۔ نووی نے کہا اس حدیث میں دلالت ہے امام مالک اور شافعی کے قدیم مذہب کی کہ مالک اپنے غلام کو اگر مال کا مالک کر دے تو اس کی ملک ہو جاتی ہے لیکن پھر جب مالک غلام کو بیچے تو وہ مال کا مالک ہو جاتا ہے اور جدید قول شافعی کا اور امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ اور حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جو مال غلام کے قبضے میں ہو نہ اس کی ملک میں وہ مال بائع کا ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ کپڑے جو پہنا ہے وہ بھی

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنِ الْمُخَابَرَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا وَعَنْ بَيْعِ الْمُعَاوَمَةِ وَهُوَ بَيْعُ السِّنِيْنَ

محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ کی ممانعت اور پھل کی بیع قبل صلاحیت کے اور معاومہ کا منع ہونا

فائدہ :۔ نووی نے کہا مخابرہ اور مزابنہ اور پھل کی بیع قبل صلاحیت کے ان کا ذکر تو اوپر ہو چکا اب مخابرہ اور مزارعہ دونوں قریب قریب ہیں اور ان کے معنے یہ ہیں کہ زمین کو کرایہ دینا اس کے پیداوار کے ایک حصے پر مثلاً ثلث یا ربع یا نصف پر لیکن مزارعت میں تخم زمین کے مالک کا ہوتا ہے اور مخابرہ میں تخم کاشتکار کا ہوتا ہے۔ ایسا ہی کہا ہے ہمارے اکثر اصحاب نے اور امام شافعی کا ظاہر نص یہی ہے اور بعض اصحاب نے ہمارے اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ مزارعت اور مخابرت دونوں ایک ہی ہیں اور معاومہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے درخت کا پھل دو یا تین برس کے لئے بیچے اور یہ باطل ہے بالاجماع اس لئے کہ اس میں دھوکا ہے شاید وہ درخت نہ پھلے یا کوئی آفت نہ آجائے۔ انتہی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا يُبَاعُ إِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا۔

ترجمہ :۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے اور مزابنہ سے اور مخابرہ سے اور پھلوں کی بیع سے جب تک ان کی صلاحیت معلوم نہ ہو۔

اور نہ بیچے جائیں پھل مگر روپیہ یا اشرفی کے بدلے البتہ عرایا کی بیع درست ہے

فائدہ :- ان سب لفظوں کے معنے اوپر بیان ہو چکے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

ترجمہ - دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُطْعِمَ وَلَا تُبَاعُ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ اِلَّا الْعَرَايَا قَالَ عَطَاءٌ فَسَّرَ لَنَا جَابِرٌ قَالَ اَمَّا الْمُخَابَرَةُ فَالْاَرْضُ الْبَيْضَاءُ يَدْفَعُهَا الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فَيُنْفِقُ فِيْهَا ثُمَّ يَاْخُذُ مِنَ الثَّمَرِ وَزَعَمَ اَنَّ الْمُزَابَنَةَ بَيْعُ الرُّطَبِ فِي النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَالْمُحَاقَلَةُ فِي الزَّرْعِ عَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ يَبِيْعُ الزَّرْعَ الْقَائِمَ بِالْحَبِّ كَيْلًا۔

ترجمہ :- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ اور محاقلہ اور مزابنہ سے اور پھل کی بیع سے جب تک وہ کھانے کے لائق نہ ہوں - اور نہ بیچا جائے مگر دینار اور درہم کے بدلے البتہ عرایا درست ہیں - عطا نے کہا جابر نے ان لفظوں کے معنے بیان کیے تو کہا مخابرہ یہ ہے کہ خالی زمین ایک شخص دوسرے شخص کو دے اور وہ اس میں خرچ کرے اور پیداوار میں سے حصہ لے اور مزابنہ تر کھجور کی بیع ہے جو درخت پر لگی ہو سوکھی کھجور کے بدلے پیمانہ سے اور محاقلہ کھیت میں ایسا ہی ہے یعنے کھڑا کھیت غلہ کے عوض بیچنا ماپ سے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ :- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَ
الْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَ
اَنْ يُّشْتَرَى النَّخْلُ حَتّٰى يُشْقِهَ
وَالْاِشْقَاهُ اَنْ يَّحْمَرَّ اَوْ
يَصْفَرَّ اَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ شَيْءٌ
وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ يُّبَاعَ الْحَقْلُ
بِكَيْلٍ مِّنَ الطَّعَامِ مَعْلُوْمٍ
وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ تُبَاعَ النَّخْلُ
بِاَوْسَاقٍ مِّنَ التَّمْرِ وَ
الْمُخَابَرَةُ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ
وَاَشْبَاهُ ذٰلِكَ قَالَ زَيْدٌ
قُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ
اَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
يَذْكُرُ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ نَعَمْ :-

علیہ وسلم نے منع کیا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ سے اور کھجور کے درخت خریدنے سے جب تک ان کے پھل سرخ یا زرد (یعنے گدّر) نہ ہو جائیں۔ یا کھانے کے لائق نہ ہوں اور محاقلہ یہ ہے کہ کھڑا کھیت اناج کے بدلے بیچا جائے جو معین ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کا درخت کھجور کے بدلے بیچا جاوے اور مخابرہ یہ ہے کہ تہائی یا چوتھائی پیداوار پر زمین دے (جس کو ہمارے ملک میں بٹائی کہتے ہیں) زید نے کہا میں نے عطا بن ابی رباح سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی؟ روایت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ انھوں نے کہا ہاں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ
وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ
الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُشْقِحَ
قَالَ قُلْتُ لِسَعِيْدٍ
مَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَ
تَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا :-

ترجمہ۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے اور محاقلہ سے اور مخابرہ سے اور پھلوں کی بیع سے جب تک وہ لال اور پیلے نہ ہوں اور کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ وَالْمُعَاوَمَۃِ وَالْمُخَابَرَۃِ قَالَ اَحَدُھُمَا بَیْعُ السِّنِیْنَ ھِیَ الْمُعَاوَمَۃُ وَعَنِ الثُّنْیَا وَرَخَّصَ فِی الْعَرَایَا:۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے اور مزابنہ سے اور معاومہ سے اور مخابرہ سے اس حدیث کے دو راویوں میں سے ایک نے کہا کہ معاومہ وہ بیع ہے کئی برس کے لئے (اپنے درخت کے میوہ کی) اور منع کیا آپ نے استثنا کرنے سے (یعنے ایک مجہول مقدار نکال لینے سے جیسے یوں کہے میں نے تیرے ہاتھ یہ غلہ کا ڈھیر بیچا مگر تھوڑا اس میں سے نکال لوں گا۔ یا یہ باغ بیچا۔ مگر اس میں کے بعض درخت نہیں بیچے کیونکہ اس صورت میں بیع باطل ہو جائے گی اور جو استثنا معلوم ہو جیسے یوں کہے یہ ڈھیر غلہ کا بیچا مگر چوتھائی اس میں سے نکال لوں گا تو صحیح ہے بالاتفاق) اور اجازت دی آپ نے عرایا کی:۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یَذْکُرُ بَیْعَ السِّنِیْنَ ھِیَ الْمُعَاوَمَۃُ۔ ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا مگر اس میں معاومہ کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ کِرَاءِ الْاَرْضِ

زمین کو کرایہ پر دینے کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کِرَاءِ الْاَرْضِ وَعَنْ بَیْعِہَا السِّنِیْنَ

ترجمہ:۔ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے

وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطِيبَ :۔

اور کئی برس کے لئے بیع کرنے سے اور پھل کے بیچنے سے (جو درخت پر لگا ہو) جب تک وہ گدرے نہ ہو۔

فائدہ - نووی نے کہا علماء نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے توطاؤس اور حسن بصری نے کہا کہ زمین کا کرایہ دینا مطلقاً درست نہیں خواہ اناج کے بدل کرایہ دے یا سونے یا چاندی کے خواہ پیداوار کے کسی حصہ پر اور امام شافعی اور امام ابوحنیفہ اور اکثر علماء کے نزدیک زمین کا کرایہ دینا چاندی اور سونے اور پارچہ اور اور اشیاء کے بدل درست ہے لیکن خود اسی زمین کی پیداوار کے کسی حصے کے بدل پر درست نہیں ہے جس کو مخابرہ کہتے ہیں (اور ہندی میں بٹائی) اور ربیعہ نے کہا صرف سونے اور چاندی کے بدل درست ہے اور امام مالک نے کہا کہ سونے چاندی اور اور چیزوں کے بدل درست ہے۔ مگر اناج کے بدل درست نہیں اور امام احمد اور ابویوسف اور امام محمد اور ایک جماعت مالکیہ کے نزدیک سونے اور چاندی کے بدل اور پیداوار کے ایک حصے کے بدل بھی درست ہے اور اسی کو مزارعت کہتے ہیں اور ابن شرح اور ابن حزیمہ اور خطابی اور ہمارے اصحاب محققین نے اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی راجح ہے اور حدیث ممانعت کی یہ تاویل کی ہے کہ یہ مخالفت بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور واسطے رغبت دلانے کے ہے مفت دینے میں۔ تمام ہوا کلام نووی کا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ :۔

ترجمہ :- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ لَّمْ يَزْرَعْهَا فَلْيُزْرِعْهَا اَخَاهُ۔

ترجمہ :- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین خالی ہو تو وہ اس میں کھیتی کرے اگر خود نہ کرے تو اور کسی بھائی کو دے (بطور عاریت بلا کرایہ) وہ اس میں کھیتی کرے)۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرِجَالٍ فُضُولُ اَرْضِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلُ اَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کے پاس زمینیں تھیں جو خالی تھیں بیکار (یعنے ان میں کھیتی نہیں ہوتی تھی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ضرورت سے زیادہ زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو دے (کھیتی کے لئے) اگر وہ نہ لے تو اپنی زمین رکھ چھوڑے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُؤْخَذَ لِلْاَرْضِ اَجْرٌ اَوْ حَظٌّ۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کا کرایہ یا فائدہ لینے سے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّزْرَعَهَا وَعَجَزَ عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا اِيَّاهُ۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے اگر نہ کر سکے اور عاجز ہو اس میں کھیتی کرنے سے اپنے بھائی مسلمان کو دے اور اس سے کرایہ نہ لے۔

عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَاَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَطَاءً فَقَالَ

ترجمہ:۔ ہمام سے روایت ہے سلیمان بن موسیٰ نے عطاء

أَحَدَّثَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِيهَا قَالَ نَعَمْ :-

سے پوچھا کیا تم سے جابر بن عبد اللہ انصاری نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے۔ یا اپنے بھائی کو کھیتی کے لئے دے اور اُس کو کرایہ پر نہ چلائے انھوں نے کہا ہاں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ :-

ترجمہ :- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ سے (مخابرہ کے معنے اوپر گذر چکے)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ أَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا تَبِيعُوهَا فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا لَا تَبِيعُوهَا يَعْنِي الْكِرَاءَ قَالَ نَعَمْ -

ترجمہ :- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے پاس فاضل زمین ہو وہ اُس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کے لئے دے اور نہ بیچو اس کو۔ سلیم بن حیان نے کہا میں نے سعید بن میناء سے پوچھا بیچنے سے کیا مراد ہے کیا کرائے پر چلانا۔ انھوں نے کہا ہاں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ :- حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ہم مخابرہ (بٹائی) کیا کرتے تھے

فَنُصِيْبُ مِنَ الْقُصْرِيِّ وَ مِنْ كَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ فَلْيُحْرِثْهَا اَخَاهُ وَاِلَّا فَلْيَدَعْهَا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تو حصہ لیتے تھے اس اناج میں سے جو کوٹنے کے بعد بالیوں میں رہ جاتا ہے اس میں سے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کرنے دے اور نہیں تو پڑا رہنے دے (یعنے کرایہ پر نہ چلائے)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنَّا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاْخُذُ الْاَرْضَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بِالْمَاذِيَانَاتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ لَّمْ يَزْرَعْهَا فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ لَمْ يَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَلْيُمْسِكْهَا۔

ترجمہ: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر (بٹائی سے) جو نہروں کے کناروں پر ہو لیا کرتے تھے تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ خود اس میں کھیتی کرے نہیں تو اپنے بھائی کو مفت دے۔ نہیں تو رہنے دے (اور بٹائی پر نہ چلائے)

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَهَبْهَا اَوْ لِيُعِرْهَا۔

ترجمہ: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس کے پاس

زمین ہو وہ اس کو ہبہ کر دے یا عاریت دے۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ فَلْيُزْرِعْهَا رَجُلًا:۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا مگر اس میں یوں ہے کہ خود اس میں کھیتی کرے یا کسی اور کو کھیتی کرنے کو دے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَآءِ الْاَرْضِ قَالَ بُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِيْ نَافِعٌ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنَّا نُكْرِيْ اَرْضَنَا ثُمَّ تَرَكْنَا ذٰلِكَ حِيْنَ سَمِعْنَا حَدِيْثَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ:۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے۔ بکیر نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی نافع نے انہوں نے سنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ کہتے تھے ہم کرایہ پر دیا کرتے تھے اپنی زمین کو پھر چھوڑ دیا ہم نے جب سے رافع بن خدیج کی حدیث سنی (جو آگے آتی ہے)

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ اَرْضِ الْبَيْضَاءِ سَنَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا:۔

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالی زمین کو بیچنے سے۔ دو یا تین برس کے لئے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ سِنِيْنَ

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سال کے لئے بیع کرنے سے

(یعنی درخت کو یا زمین کو) اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے منع کیا پھل کی بیع سے کئی سال کے لئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اُس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو مفت دے اگر وہ نہ لے تو اپنی زمین رہنے دے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْحُقُولِ فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الْمُزَابَنَةُ الثَّمَرُ بِالتَّمْرِ وَالْحُقُولُ كِرَاءُ الْأَرْضِ۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منع کرتے تھے مزابنہ اور حقول سے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مزابنہ تو کھجور کی بیع ہے (جو درخت پر لگی ہو) کھجور کے بدلے اور حقول کہتے ہیں زمین کو کرایہ چلانے کو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ فِي رُؤُسِ النَّخْلِ وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَاءُ الْأَرْضِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے تو مزابنہ کھجور کا بیچنا ہے درخت پر اور محاقلہ زمین کو کرایہ پر چلانا۔

عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا لَا نَرَى بِالْخِبْرِ بَأْسًا حَتَّى كَانَ عَامُ أَوَّلَ فَزَعَمَ رَافِعٌ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ۔

ترجمہ:۔ عمرو بن دینار سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم مخابرہ میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ پہلا سال ہوا تو کہا رافع نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَتَرَكْنَاهُ مِنْ أَجْلِهِ۔

ترجمہ:۔ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو چھوڑ دیا ہم نے مخابرہ کو اس حدیث کی وجہ سے۔

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لَقَدْ مَنَعَنَا رَافِعٌ نَفْعَ أَرْضِنَا۔

ترجمہ:۔ مجاہد سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا ہم کو روک دیا رافع نے ہماری زمین کی آمدنی سے

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي

ترجمہ:۔ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مزرعہ کرایہ پر دیا کرتے تھے (لوگوں کو کھیتی کرنے کے لئے اور ان سے کرایہ لیتے زمین کا

إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمْ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ حَتّٰى بَلَغَهُ فِي آخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ يُحَدِّثُ فِيهَا بِنَهْيٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا بَعْدُ فَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا بَعْدُ قَالَ زَعَمَ ابْنُ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔ اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے خلافت میں اور شروع معاویہ کی خلافت میں۔ یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اخیر خلافت میں اُن کو خبر پہنچی کہ نافع بن خدیج اس کی ممانعت بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو وہ گئے ان کے پاس میں بھی ساتھ تھا۔ اور اُن سے پوچھا رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے مزارعوں کو کرایہ پر دینے سے یہ سن کر عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کرایہ دینا چھوڑ دیا۔ پھر جب کوئی اس کے بعد ان سے پوچھتا (اس مسئلہ کو) تو وہ کہتے خدیج کے بیٹے نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے

عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَانَ لَا يُكْرِيهَا۔

ترجمہ:۔ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر عبداللہ بن عمر نے اس کو چھوڑ دیا اور کرایہ نہیں دیتے تھے مزرعوں۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَتّٰى اَتَاهُ بِالْبَلَاطِ فَاَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ :۔

ترجمہ :۔ حضرت نافع سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ گیا رافع بن خدیج کے پاس یہاں تک کہ وہ آئے ان کے پاس بلاط میں (ایک مقام کا نام ہے متصل مسجد نبوی کے) اور انھوں نے کہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے مزرعوں کو کرائے پر دینے سے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ اَتٰى رَافِعًا فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گذرا :۔

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ يَاجُرُ الْاَرْضَ قَالَ فَنُبِّئَ حَدِيْثًا عَنْ رَافِعٍ فَانْطَلَقَ بِيْ مَعَهُ اِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهِ ذَكَرَ فِيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ فَتَرَكَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَلَمْ يَاخُذْهُ :۔

ترجمہ :۔ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما زمین کرایہ پر لیا کرتے۔ پھر اُن کو خبر دی گئی ایک حدیث کی رافع سے نافع نے کہا وہ مجھ کو لے کر ان کے پاس گئے۔ پھر رافع نے اپنے چچاؤں سے نقل کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کے کرایہ سے نافع نے کہا تو ابن عمر نے چھوڑ دیا کرایہ پر لینا :۔

عَنْ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَحَدَّثَهُ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گذرا :۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا كَانَ یُكْرِیْ اَرْضَهٗ حَتّٰی بَلَغَهٗ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجِ الْاَنْصَارِیَّ كَانَ یَنْهٰی عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَلَقِیَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ یَا ابْنَ خَدِیْجٍ مَا ذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَمِعْتُ عَمَّیَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا یُحَدِّثَانِ اَهْلَ الدَّارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَرْضَ تُكْرٰی ثُمَّ خَشِیَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ یَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَثَ فِیْ

ترجمہ:۔ سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی زمینوں کو کرایہ پر دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کو خبر پہونچی کہ رافع بن خدیج انصاری اس سے منع کرتے ہیں۔ تو عبداللہ ان سے ملے اور کہا۔ اے خدیج کے بیٹے تم کیا حدیث بیان کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کے کرایہ دینے میں۔ رافع بن خدیج نے کہا۔ میں نے اپنے دونوں چچاؤں سے سنا۔ اور وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔ وہ گھر والوں سے حدیث بیان کرتے تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے۔ عبداللہ نے کہا میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں زمین کرایہ

ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلِمَهٗ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْاَرْضِ :-

پر دی جاتی تھی - پھر عبداللہ ڈرے ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب میں کوئی نیا حکم دیا ہو جس کی خبر اُن کو نہ ہوئی تو انہوں نے چھوڑ دیا زمین کو کرایہ پر دینا :-

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُكْرِيْهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى فَجَاءَنَا ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِّنْ عُمُوْمَتِيْ فَقَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَّطَوَاعِيَةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا اَنْ نُّحَاقِلَ الْاَرْضَ فَنُكْرِيَهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى وَاَمَرَ رَبَّ الْاَرْضِ اَنْ يَّزْرَعَهَا اَوْ يُزْرِعَهَا وَكَرِهَ كِرَاءَهَا وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ :-

ترجمہ :- رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم محاقلہ کیا کرتے تھے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کرایہ دیتے زمین کو ثلث اور ربع پیداوار پر اور معین اناج کے اوپر - ایک روز ہمارے پاس کوئی چچاؤں میں سے آیا - اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہم کو اُس کام سے جس میں ہمارا فائدہ تھا - لیکن اللہ اور اُس کے رسول کی خوشی میں ہم کو زیادہ فائدہ ہے منع کیا ہم کو محاقلہ سے یعنی زمین کو کرایہ پر چلانے سے ثلث یا ربع پیداوار پر - اور حکم فرمایا کہ زمین کا مالک خود اس میں کھیتی کرے یا دوسرے کو کھیتی کے لئے دیوے اور برا جانا آپ نے کرایہ پر دینا یا اور کسی طرح پر :-

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

ترجمہ :- رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم محاقلہ

كُنَّا نُحَاقِلُ الْاَرْضَ فَنُكْرِيْهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ۔

کیا کرتے تھے یعنی کرایہ دیتے تھے زمین کو ثلث یا ربع پیداوار پر پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا۔

عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهٖ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ ظُهَيْرَ بْنَ رَافِعٍ وَهُوَ عَمُّهٗ قَالَ اَتَانِيْ ظُهَيْرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا فَقُلْتُ وَمَا ذَاكَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ سَاَلَنِيْ كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِكُمْ فَقُلْتُ نُؤَاجِرُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى الرَّبِيْعِ اَوِ الْاَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ اَوِ الشَّعِيْرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِزْرَعُوْهَا اَوْ اَزْرِعُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا۔

ترجمہ:۔ رافع سے روایت ہے ظہیر بن رافع نے ان سے ایک حدیث بیان کی اور ظہیر رافع کے چچا تھے رافع نے کہا ظہیر بن رافع میرے پاس آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ایسے کام سے جس میں ہمارا فائدہ تھا۔ میں نے کہا وہ کیا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ حق ہے انھوں نے کہا آپ نے مجھ سے پوچھا۔ تم اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ان کو کرایہ پر چلاتے ہیں اور وہ کرایہ یہ ہے کہ نہر پر جو پیداوار ہو اس کو لیتے ہیں یا چند وسق کھجور کے یا جو کے۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو۔ یا تو تم خود ان میں کھیتی کرو۔ یا دوسروں کو کھیتی کیلئے دو (بلا کرایہ) یا یوں ہی رہنے دو!۔

عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرٍ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ اَنَّهُ سَاَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ فَقُلْتُ اَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ قَالَ اَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ۔

ترجمہ:۔ حنظلہ بن قیس نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرایہ چلانا کیسا ہے انھوں نے کہا منع کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے۔ میں نے کہا کیا چاندی اور سونے کے عوض میں بھی کرایہ دینا منع ہے۔ انھوں نے کہا چاندی اور سونے کے بدل تو قباحت نہیں

عَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَاَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَاَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلِكُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَهْلِكُ هٰذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ اِلَّا هٰذَا فَلِذٰلِكَ زَجَرَ عَنْهُ وَاَمَّا شَيْءٌ مَعْلُوْمٌ مَضْمُوْنٌ فَلَا بَاْسَ بِهٖ

ترجمہ:۔ حنظلہ بن قیس انصاری نے کہا میں نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرایہ پر دینا سونے اور چاندی کے بدلے کیسا ہے انھوں نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہر کے کناروں پر اور نالیوں کے سروں پر جو پیداوار ہوتی اس کے بدل میں اور کبھی اور پیداوار پر زمین کرایہ پر چلاتے تو بعض وقت ایک چیز تلف ہو جاتی دوسری بچ جاتی اور کبھی یہ تلف ہوتی

اور وہ بچ جاتی پھر بعضوں کو کچھ کرایہ نہیں ملتا مگر وہی جو بچ رہتا اس لئے آپ نے منع فرمایا اس سے۔ لیکن اگر کرایہ کے بدل کوئی معین چیز (جیسے روپیہ اشرفی غلہ وغیرہ) جس کی ذمہ داری ہو سکے ٹھیرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كُنَّا اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ حَقْلًا قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ عَلٰى اَنَّ لَنَا هٰذِهٖ وَلَهُمْ هٰذِهٖ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ هٰذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهٖ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ وَاَمَّا الْوَرِقُ فَلَمْ يَنْهَنَا ؛۔

ترجمہ:۔ حنظلہ زرقی سے روایت ہے انھوں نے سنا رافع بن خدیج سے وہ کہتے تھے تمام انصار میں ہمارے یہاں محاقلہ زیادہ تھا۔ ہم زمین کو کرائے پر دیتے یہ کہہ کر کہ یہاں کی پیداوار ہم لیں گے۔ اور تم یہاں کی لینا۔ پھر کبھی یہاں اُگتا وہاں نہ اگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہم کو اس سے۔ لیکن چاندی کے بدل کرایہ دینا تو اس سے منع نہیں کیا۔

عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ؛۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ نَهٰى عَنْهَا وَقَالَ سَاَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللّٰهِ ؛۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن السائب سے روایت ہے۔ میں نے عبداللہ بن معقل سے پوچھا مزارعت کو انھوں نے کہا۔ مجھ سے بیان کیا ثابت بن الضحاک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے مزارعت سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا

ترجمہ:۔ عبداللہ بن السائب سے روایت ہے۔ ہم

عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَعْقِلٍ فَسَئَلْنَاہُ عَنِ الْمُزَارَعَۃِ فَقَالَ زَعَمَ ثَابِتٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُزَارَعَۃِ وَاَمَرَ بِالْمُوَاجَرَۃِ وَقَالَ لَا بَاْسَ بِھَا۔

عبداللہ بن معقل کے پاس گئے اور ان سے پوچھا۔ مزارعت (بٹائی) کو۔ انھوں نے کہا۔ ثابت نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزارعت سے۔ اور حکم کیا مواجرۃ کا (یعنے روپے اشرفی پر کرایہ چلانے کا) اور فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے

عَنْ عَمْرٍو اَنَّ مُجَاھِدًا قَالَ لِطَاؤُسٍ انْطَلِقْ بِنَا اِلَی ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ فَاسْمَعْ مِنْہُ الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَانْتَھَرَہٗ قَالَ اِنِّیْ وَاللّٰہِ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْہُ مَا فَعَلْتُہٗ وَلٰکِنْ حَدَّثَنِیْ مَنْ ھُوَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنْھُمْ یَعْنِی ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ یَّمْنَحَ الرَّجُلُ اَخَاہُ اَرْضَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْھَا خَرْجًا مَّعْلُوْمًا۔

ترجمہ:- عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجاہد نے طاؤس سے کہا ہمارے ساتھ چلو رافع بن خدیج کے بیٹے کے پاس اور ان سے حدیث سنو جس کو وہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ سے۔ انھوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ تو طاؤس نے گھرکا مجاہد کو اور کہا میں تو قسم اللہ کی اگر یہ جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے مزارعت سے تو کبھی نہ کرتا۔ لیکن مجھ سے حدیث بیان کی اس شخص نے جو زیادہ جانتا تھا۔ اوروں سے صحابہ میں یعنے ابن عباس نے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین ہبہ کر دے تو بہتر ہے کہ اُس سے کرایہ لے۔

فائدہ :- پس معلوم ہوا کہ کرایہ دینا منع نہیں لیکن مفت دینا اور اپنے بھائی مسلمان پر احسان کرنا افضل ہے۔

عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ طَاوٗسٍ اَنَّهٗ كَانَ يُخَابِرُ قَالَ عَمْرٌو فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوْ تَرَكْتَ هٰذِهِ الْمُخَابَرَةَ وَاِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى (اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ فَقَالَ اَىْ عَمْرُو اَخْبَرَنِيْ اَعْلَمُهُمْ بِذٰلِكَ يَعْنِيْ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا اِنَّمَا قَالَ يَمْنَحُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَّعْلُوْمًا۔

ترجمہ :- عمرو اور ابن طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے طاؤس رحمۃ اللہ علیہ مخابرہ کرتے تھے۔ عمرو نے کہا اے ابا عبد الرحمٰن (یہ کنیت ہے طاؤس کی) بہتر ہے اگر تم چھوڑ دو مخابرہ کو کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ سے۔ طاؤس نے کہا۔ اے عمرو مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جو صحابہ میں زیادہ جاننے والا تھا۔ یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع نہیں کیا بلکہ یوں فرمایا۔ اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت زمین دے تو بہتر ہے کرایہ لے کر دینے سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

ترجمہ :- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ یَّمْنَحَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ اَرْضَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْهَا کَذَا وَکَذَا لِشَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا هُوَ الْحَقْلُ وَهُوَ بِلِسَانِ الْاَنْصَارِ الْمُحَاقَلَۃُ :۔

ترجمہ :۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین مفت دیدے تو بہتر ہے کہ اُس سے کرایہ لیلے اتنا اتنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا یہ حقل ہے اور حقل کہتے ہیں۔ انصار کی زبان میں محاقلہ کو (اور محاقلہ کے معنے اوپر گذر چکے)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَاِنَّہٗ اَنْ یَّمْنَحَهَا اَخَاہُ خَیْرٌ لَّہٗ :۔

ترجمہ :۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس شخص کے پاس زمین ہو وہ اگر اپنے بھائی کو مستعار دے (بلا کرایہ) تو بہتر ہے اُس کے لئے۔

كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

مساقات اور مزارعہ کے مسائل

فائدہ:۔ مزارعت کے معنے اوپر گذر چکے اور مساقات یہ ہے کہ اپنے درخت کسی کو دے اور یہ کہدے کہ ان میں پانی دینا اُن کی خدمت کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپس میں بانٹ لیں گے آدھوں آدھ یا تہائی یا چوتھائی یا مانند اس کے۔ نووی نے کہا کہ مساقات جائز ہے اور یہی قول ہے مالک اور ثوری اور لیث اور شافعی اور احمد اور جمیع فقہا محدثین اور اہل ظاہر اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ اب اختلاف کیا ہے علمائے کہ مساقات کن درختوں میں درست ہے داؤد نے کہا کہ صرف کھجور کے درختوں میں درست ہے اور شافعی نے کہا کہ کھجور اور انگور میں اور مالک نے کہا کہ تمام درختوں میں درست ہے۔ انتہے مختصراً۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ:۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملہ کیا تھا خیبر والوں سے اجب خیبر فتح ہوگیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو وہاں سے نکالدینا چاہا انھوں نے کہا ہم کو رہنے دو اور جس طرح آپ کو منظور ہو ہم سے معاملہ کیجئے تب آپ نے یہ معاملہ کیا) کہ جو پیداوار ہو پھل یا اناج اس میں سے نصف ہمارا ہے اور نصف تمہارا۔

فائدہ:۔ تو پھل میں مساقاۃ کی اور اناج میں مزارعت اس حدیث سے شافعی اور اُن کے موافقین نے استدلال کیا ہے کہ مزارعت بشمول مساقات درست ہے اور علیحدہ درست نہیں اور امام مالک کے نزدیک مزارعت مطلقاً درست نہیں۔ مگر اُس زمین میں جو درختوں کے درمیان واقع ہو۔ اور

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور زفر نے کہا کہ مزارعت اور مساقات دونوں نادرست ہیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِىْ اَزْوَاجَهٗ كُلَّ سَنَةٍ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانِيْنَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَّعِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ شَعِيْرٍ فَلَمَّا وُلِّىَ عُمَرُ قَسَّمَ خَيْبَرَ خَيَّرَ اَزْوَاجَ النَّبِىِّ صلعم اَنْ يَقْطَعَ لَهُنَّ الْاَرْضَ وَالْمَاءَ اَوْ يُضْمِنَ لَهُنَّ الْاَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَاخْتَلَفْنَ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْاَرْضَ وَالْمَاءَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْاَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَ الْاَرْضَ وَالْمَاءَ ۔

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو حوالے کر دیا (خیبر والوں کے) اس شرط پر کہ جو پیدا ہو پھل یا اناج وہ آدھا ہمارا ہے اور آدھا تمہارا تو آپ اپنی بی بیوں کو ہر سال سو وسق دیتے۔ اسّی وسق کھجور کے اور بیس جو کے جب حضرت عمر نے اپنی خلافت میں خیبر کو تقسیم کر دیا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی کو اختیار دیا یا تو تم بھی زمین اور پانی کا حصہ لے لو یا اپنے وسق لیتے رہو۔ تو بعضوں نے زمین اور پانی لیا اور بعضوں نے وسق لینا منظور کیا۔ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے زمین اور پانی لیا تھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ اَوْ ثَمَرٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ

ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گزرا مگر اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ نے زمین اور پانی کو اختیار کیا۔ بلکہ یہ ہے کہ

حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ مُسْهِرٍ وَلَمْ یَذْکُرْ فَکَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَتَا الْاَرْضَ وَالْمَاءَ وَقَالَ خَیَّرَ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقْطِعَ لَهُنَّ الْاَرْضَ وَلَمْ یَذْکُرِ الْمَاءَ:۔

حضرت عمر رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کو اختیار دیا چاہیں تو وہ زمین لے لیں۔ اور پانی کا ذکر نہیں کیا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَیْبَرُ سَاَلَتْ یَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقِرَّهُمْ فِیْهَا عَلٰی اَنْ یَّعْمَلُوْا عَلٰی نِصْفِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُقِرُّکُمْ فِیْهَا عَلٰی ذٰلِكَ مَا شِئْنَا ثُمَّ سَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَزَادَ فِیْهِ وَکَانَ الثَّمَرُ یُقْسَمُ عَلَی السُّهْمَانِ مِنْ نِصْفِ خَیْبَرَ فَیَاْخُذُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْخُمُسَ:۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ جب خیبر فتح ہوا۔ تو یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ آپ ہم کو رہنے دیجئے یہیں اور جو پیدا ہو میوہ یا اناج اس میں سے آدھا آپ لیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا میں زمین دیتا ہوں تم کو اس شرط پر۔ مگر جب تک ہم چاہیں گے (اور جب چاہیں گے نکال دیں گے) پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری اتنا زیادہ ہے کہ میوے کے دو حصے کئے جاتے پانچواں حصہ اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکال لیتے (اپنے اور اپنی بی بیوں کے مصارف کے واسطے اور باقی سب مسلمانوں کو تقسیم ہوتا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ دَفَعَ اِلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلٰى اَنْ يَعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِهَا۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے درختوں کو اور زمین کو یہودیوں کے حوالے کر دیا کہ وہ اس کی خدمت کریں اپنے مال سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آدھا میوہ دیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ اَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ حِيْنَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فَاَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا فَسَئَلَتِ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقِرَّهُمْ بِهَا عَلٰى اَنْ يَكْفُوْا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہود اور نصاریٰ کو حجاز کے ملک سے نکال دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر پہ غالب ہوئے تو آپ نے چاہا یہود کو نکال دینا کیونکہ جب اس زمین پر آپ غالب ہوئے تو وہ اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کی ہو گئی اس لئے آپ نے ان کو نکالنا چاہا۔ لیکن انھوں نے کہا آپ ہم کو رہنے دیجئے ہم یہاں محنت کریں گے۔ اور آدھا میوہ لیں گے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوْا بِهَا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ أَوْ أَرِيحَاءَ۔

(آدھا آپ کو دیں گے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ہم تم کو رہنے دیتے ہیں جب ہم چاہیں گے تو نکالدیں گے پھر وہ وہیں رہے۔ حضرت عمرؓ کی خلافت میں نکالے گئے تیما یا اریحا کیطرف۔

فائدہ:- تیماء اور اریحا دونوں گاؤں ہیں اگرچہ وہ ملک عرب میں ہیں لیکن حجاز میں نہیں ہیں اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد بھی یہی تھا کہ کفار حجاز سے نکال دیئے جائیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ویسا ہی کیا۔

بَابُ فَضْلِ الْغَرْسِ وَالزَّرْعِ

درخت لگانے کی اور کھیتی کرنیکی فضیلت

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ۔

ترجمہ:- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مسلمان درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی کھائے تو لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا اور جو چوری جائے گا اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا۔ اور جو درندے کھا جائیں اس میں بھی صدقے کا ثواب ملیگا اور جو پرندے کھا جائیں اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا اور نہیں کم کریگا اُسکو کوئی مگر صدقہ کا ثواب ہوگا۔

فائدہ:- امام نووی نے کہا اس حدیث سے اور آیندہ کی حدیثوں سے درخت جمانے کی اور کھیتی کرنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اُس کا ثواب ہمیشہ جاری رہے گا جب تک وہ درخت اور کھیت قائم رہیں اور قیامت تک اُن سے پیدا ہوتا رہے اور علماء نے اختلاف

کیا ہے کہ پاکیزہ کمائی کون سی ہے بعضوں نے کہا تجارت ہے اور بعضوں نے کہا صنعت یعنے ہاتھ سے کوئی کام کرنا اور بعضوں نے کہا زراعت اور یہی صحیح ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ فِي نَخْلٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ مُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ۔

ترجمہ :۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام مبشرہ انصاریہ کے پاس گئے اس کے کھجور کے باغ میں۔ تو آپ نے فرمایا یہ درخت کھجور کے کس نے لگائے۔ مسلمان نے۔ یا کافر نے۔ اس نے کہا مسلمان نے۔ آپ نے فرمایا۔ جو مسلمان درخت جمائے یا کھیتی کرے پھر اس میں سے کوئی آدمی یا چارپایہ یا کوئی کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملیگا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَغْرِسُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ سَبُعٌ أَوْ طَائِرٌ أَوْ شَيْءٌ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ طَائِرٌ شَيْءٌ كَذَا۔

ترجمہ :۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو مسلمان درخت بٹھائے یا کھیت لگائے پھر اس میں سے کوئی درندہ یا پرندہ یا اور کوئی کھائے تو اس کو اجر ملے گا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ :۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ مَعْبَدٍ حَائِطًا فَقَالَ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ مُسْلِمٌ اَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ قَالَ فَلَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَّلَا دَابَّةٌ وَّلَا طَيْرٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةً اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ :-

علیہ وسلم ام معبد کے باغ میں گئے اور فرمایا اے ام معبد یہ درخت کھجور کے کس نے لگائے۔ مسلمان نے یا کافر نے۔ وہ بولی مسلمان نے۔ آپ نے فرمایا۔ پھر مسلمان تو کوئی درخت لگائے اس میں سے کوئی آدمی یا چارپایہ یا پرندہ کچھ کھائے تو اُس کو صدقے کا ثواب ملے گا قیامت کے دن۔

عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْ وَكُلُّهُمْ قَالُوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ :- ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ :-

ترجمہ :- انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مسلمان درخت لگائے یا کھیت پھر اس میں سے کوئی پرندہ یا آدمی یا جانور کھائے تو اُس کو صدقے کا ثواب ملیگا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ نَخْلًا لِاُمِّ مُبَشِّرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ :- انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں گئے ام مبشرہ کے جو انصار میں سے ایک عورت تھی تو آپ نے فرمایا۔

مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ اَمُسْلِمٌ اَمْ كَافِرٌ قَالُوْا مُسْلِمٌ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ:

کس نے بو یا ان کھجور کے درختوں کو مسلمان نے یا کافر نے لوگوں نے کہا مسلمان نے اخیر حدیث تک (جیسے اوپر گزرا)

بَابُ وَضْعِ الْجَوَائِحِ

آفت سے جو نقصان ہو اُس کو مجرا دینا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ:

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل بیچے پھر اس پر کوئی آفت آجائے (جس سے پھل تلف ہو جائیں) تو اب تجھے حلال نہیں ہے اس سے کچھ لینا تو کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا مال لے گا۔ کیا ناحق لے گا۔

عَنْ اَبِيْ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا اگر میوہ صلاحیت معلوم ہونے کے بعد بیچا جائے اور بائع مشتری کی تفویض کر دے پھر ہنگام سے پہلے وہ میوہ کسی آفت کی وجہ سے تلف ہو جائے تو بائع کو اُس کا نقصان دینا ہوگا یا نہ ہوگا۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے اور شافعی اور ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک یہ نقصان خریدار پر رہے گا۔ اور بائع کو کچھ غرض نہیں۔ لیکن مستحب یہ ہے کہ وہ بائع نقصان مجرا دے اور شافعی کا قول قدیم اور ایک طائفہ علماء کا مذہب یہ ہے کہ بائع کو نقصان مجرا دینا لازم ہے اور مالک کے نزدیک اگر نقصان ایک تہائی سے کم ہو تو مجرا دینا ضروری نہیں اور جو تہائی یا زیادہ ہو تو مجرا دینا واجب ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى

ترجمہ:۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ فَقُلْنَا لِاَنَسٍ مَّا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ اَرَاَيْتَكَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِيْكَ :-

منع کیا کھجور کی بیع سے درخت پر جب تک وہ رنگ نہ پکڑے۔ حمید نے کہا ہم لوگوں نے پوچھا رنگ پکڑنے کے کیا معنے انس نے کہا لال یا پیلا نہ ہو۔ بھلا تو دیکھ اگر اللہ تعالیٰ روک لے پھلوں کو (یعنے وہ نہ بڑھیں اور تلف ہوجائیں) تو تو کس چیز کے بدل اپنے بھائی کا مال حلال کرے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُزْهِيَ قَالُوْا وَمَا تُزْهِيْ قَالَ تَحْمَرُّ فَقَالَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِيْكَ :-

ترجمہ :- انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا میوہ کی بیع سے جب تک وہ رنگ نہ پکڑے لوگوں نے عرض کیا رنگ پکڑنے سے کیا مراد ہے۔ آپ نے فرمایا لال نہ ہوجائے اور فرمایا جب اللہ تعالیٰ روک لے میوہ کو تو پھر کس چیز کے بدلے تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال حلال کرے گا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ لَّمْ يُثْمِرْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَبِمَ يَسْتَحِلُّ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ :-

ترجمہ :- انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو نہ اگائے تو تم کس کے بدلے اپنے بھائی کا مال لوگے۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ :-

ترجمہ :- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا آفت کے نقصان کا مجرا دینے کا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَیْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَیْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَیْهِ فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَیْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهٖ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَیْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ :-

ترجمہ :- ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میوہ درخت پر خریدا۔ اور اس پر قرض بہت ہوگیا۔ (میوہ کے تلف ہوجانے سے یا اور کسی وجہ سے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس کو صدقہ دو لوگوں نے اُسے صدقہ دیا تب بھی اس کا قرض پورا نہیں ہوا آخر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے قرض خواہوں سے فرمایا بس اب جو مِل گیا سو لے لو اب کچھ نہیں ملے گا۔

فائدہ :- نووی نے کہا کہ اس روایت سے یہ نکلا کہ نیکی اور احسان کے لئے مدد کرنا چاہیئے اور محتاج کی دلجوئی اور اعانت ضروری ہے اور جس پر قرض ہوجائے اس کو صدقہ دینا درست ہے اور قرضدار جب مفلس ہو تو اس پر تقاضا درست نہیں نہ اس کی گرفتاری نہ قید اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور جمہور علماء کا اور ابن شریح سے یہ منقول ہے کہ اُس کو قید کرنے کے جب تک وہ قرض ادا کرے اور ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ منقول ہے کہ قرضخواہ اس کی نگرانی کریں گے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مفلس کا سارا مال باستثنا ضروری کپڑوں وغیرہ کی قرض خواہوں کے سپرد کردیا جائے گا۔

عَنْ بُكَیْرِ بْنِ الْاَشَجِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوَضْعِ مِنَ الدَّيْنِ

قرض میں سے کچھ معاف کر دینا مستحب ہے (اگر قرضدار کو تکلیف ہو)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَهُ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبَّ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی دونوں آوازیں بلند تھیں۔ ایک کہتا تھا مجھے کچھ معاف کر دے اور میرے ساتھ رعایت کر۔ دوسرا کہتا تھا قسم اللہ کی میں کبھی معاف نہیں کروں گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا وہ کہاں ہے جو اللہ کی قسم کھاتا تھا نیکی نہ کرنے پر ایک شخص بولا میں ہوں یارسول اللہ آپ نے فرمایا اس کو اختیار ہے جیسا چاہے۔

فائدہ:۔ یعنے نیکی میں کچھ جبر نہیں مگر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بھلائی نہ کرنے پر قسم کھانا مکروہ ہے اور جو کھائے تو بہتر یہ ہے کہ وہ قسم توڑ ڈالے اور کفارہ دیدے جیسے دوسری حدیث میں ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ

ترجمہ:۔ کعب بن مالک سے روایت ہے اس نے تقاضا کیا ابی حدرد کے بیٹے پر اپنے قرض کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد میں تو بلند ہوئیں آوازیں دونوں کی یہاں تک کہ

فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهٖ:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا۔ آپ گھر میں تھے آپ باہر نکلے ان دونوں کے پاس آئے اور حجرے کا پردہ اٹھایا اور پکارا۔ اے کعب بن مالک وہ بولا حاضر ہوں۔ یا رسول اللہ آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ آدھا قرضہ معاف کردے کعب نے کہا میں نے معاف کیا یا رسول اللہ تب آپ نے ابن ابی حدرد سے کہا اٹھ ادا کر قرضہ اس کا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَقَاضٰى دَيْنًا لَهٗ عَلَى ابْنِ اَبِيْ حَدْرَدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ وَهْبٍ۔ ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گزرا:۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ مَالٌ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ فَلَقِيَهٗ فَلَزِمَهٗ فَتَكَلَّمَا حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فَمَرَّ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

ترجمہ:۔ کعب بن مالک سے روایت ہے ان کا قرض آتا تھا عبداللہ بن ابی حدرد پر وہ راہ میں ملا تو کعب نے اس کو پکڑ لیا پھر دونوں کی باتیں ہونے لگیں یہاں تک کہ آوازیں بلند ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اوپر سے

يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهٖ كَأَنَّهٗ يَقُوْلُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا ؕ

گذرے اور فرمایا اے کعب اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے آدھا قرض چھوڑ دینے کا پھر کعب نے (آپ کے اشارہ کے موافق) آدھا قرض لیا اور آدھا معاف کر دیا۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مسجد میں تقاضا کرنا درست ہے اور صلح کرانا بھی درست ہے اور سفارش قبول کرنا جس امر میں گناہ نہ ہو۔ اور اشارہ کرنا۔

بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مَا بَاعَهٗ عِنْدَ الْمُشْتَرِيْ وَقَدْ أَفْلَسَ فَلَهُ الرُّجُوْعُ

اگر خریدار مفلس ہو جائے اور بائع مشتری کے پاس اپنی چیز بجنسہٖ پائے تو واپس لے سکتا ہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهٗ بِعَيْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ ؕ

ترجمہ:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا میں نے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے جو شخص اپنا مال بجنسہٖ کسی شخص یا کسی آدمی کے پاس پائے اور وہ مفلس ہو گیا ہو تو زیادہ حق دار ہے اُس مال کا اوروں سے۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے کچھ مال خریدا پھر وہ مفلس ہو گیا یا مر گیا اس کی قیمت ادا کرنے سے پہلے اور اُس کے پاس اتنا روپیہ یا مال نہیں جو اس کی قیمت کو کافی ہو اور وہ مال جو خریدا تھا بجنسہٖ موجود ہو تو امام شافعی اور ایک طائفہ علماء کا مذہب یہ ہے کہ بائع کو اختیار ہو گا خواہ اس مال کو رہنے دے اور تمام قرضخواہوں کے ساتھ سرشکن میں شریک ہو جائے اور خواہ اپنا مال بجنسہٖ پھیر لے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا بائع اور قرضخواہوں

کے برابر شریک ہو گا مال پھیر لینے کا اس کو اختیار نہیں اور امام مالک نے کہا کہ افلاس کی صورت میں مال پھیر سکتا ہے اور موت کی صورت میں سب قرض خواہوں کے برابر ہو گا۔ امام شافعی کی دلیل یہ حدیث ہے اور موت میں وہ حدیث ہے جو سنن ابوداؤد میں مروی ہے اور ابوحنیفہ نے ان حدیثوں کی تاویل کی ہے۔ جو ضعیف اور مردود ہے اور دلیل اُن کی وہ روایت ہے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حالانکہ وہ روایت ثابت نہیں ہے ان دونوں سے تمام ہوا کلام نووی :۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ مِنْ بَيْنِهِمْ فِي رِوَايَتِهِ أَيُّمَا امْرِئٍ فُلِّسَ ؛۔ **ترجمہ** :۔ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ الَّذِي يُعْدِمُ إِذَا وُجِدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعُ وَلَمْ يُفَرِّقْهُ أَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ ؛۔

ترجمہ :۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کے باب میں جو نادار ہو جائے جب اس کے پاس مال بجنسہ ملے (جو اُس نے خریدا تھا) اور اس نے اُس میں کوئی تصرف نہ کیا ہو تو وہ بائع کا ہو گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُفْلِسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ؛۔

ترجمہ :۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور اپنا مال بعینہ دوسرا کوئی شخص اُس کے پاس پائے تو وہ زیادہ حقدار ہے اس کا (بہ نسبت اور قرضخواہوں کے)

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْغُرَمَاءِ

ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ زیادہ حقدار ہے اُس کا اور قرض خواہوں سے :۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُفْلِسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَہٗ سِلْعَتَہٗ بِعَیْنِھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی مفلس ہو جائے پھر دوسرا شخص اپنا اسباب اُس کے پاس پائے تو وہ زیادہ حق دار ہے اُسکا۔

بَابُ فَضْلِ اِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالتَّجَاوُزِ فِی الْاِقْتِضَاءِ مِنَ الْمُوْسِرِ وَالْمُعْسِرِ۔

مفلس کو مہلت دینے کی اور قرض وصول کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت

عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ رُوْحَ رَجُلٍ مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَقَالُوْٓا اَعَمِلْتَ مِنَ الْخَیْرِ شَیْئًا قَالَ لَا قَالُوْا تَذَکَّرْ قَالَ کُنْتُ اُدَایِنُ النَّاسَ فَاٰمُرُ فِتْیَانِیْٓ اَنْ یُّنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَیَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُوْسِرِ قَالَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ تَجَوَّزُوْا عَنْہُ:۔

ترجمہ:۔ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے تم سے پہلے ایک شخص کی روح لے چلے تو اُس سے پوچھا تونے کوئی نیک کام کیا ہے وہ بولا۔ نہیں۔ فرشتوں نے کہا۔ یاد کر۔ وہ بولا۔ میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ پھر اپنے جوانوں کو حکم کرتا کہ جو شخص مفلس ہو۔ اُس کو مہلت دو۔ اُس پر تقاضا نہ کرو اور جو شخص مالدار ہو اُس پر آسانی کرو (نرمی کرو یا تھوڑے سے نقصان پر خیال نہ کرو۔ مثلاً روپیہ لڑا یا پھوٹا ہو تو لے لو بہت سختی نہ کرو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا (فرشتوں سے) تم بھی اُس پر آسانی کرو (اور اس کے گناہوں سے در گذر کرو)۔

فائدہ:۔ کیوں کہ یہ ہمارے بندوں پر آسانی کرتا تھا۔ سبحان اللہ خداوند کریم کی

کیسی عنایت اپنے غلاموں پر ہے کہ ایک ذراسی نیکی پر سارے گناہ آسان کر دیئے۔ اصل یہ ہے کہ خلوص اور عجز اور بندگی درکار ہے خدمت کے لئے تو ہزاروں لاکھوں کروڑوں ایسے غلام موجود ہیں جو کبھی نہیں تھکتے۔ پھر اگر خدمت بھی ہو تو سبحان اللہ کیا کہنا۔ پر غرور اور تکبر اور ریا کا نام نہ ہو ورنہ وہ خدمت سب لغو ہے ایسی عبادت سے جو غرور میں ڈالے وہ گناہ بہتر ہے جس پر بندہ اپنے مالک کے سامنے گڑگڑا دے رو دے عاجزی کرے۔

عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَجُلٌ لَقِيَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَا عَمِلْتَ قَالَ مَا عَمِلْتُ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا ذَا مَالٍ فَكُنْتُ أُطَالِبُ بِهِ النَّاسَ فَكُنْتُ أَقْبَلُ الْمَيْسُورَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعْسُورِ قَالَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ۔

ترجمہ:۔ ربعی بن حراش سے روایت ہے حذیفہ اور ابومسعود دونوں ملے تو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ایک شخص ملا اپنے پروردگار سے تو پروردگار نے پوچھا تونے کیا عمل کیا ہے۔ وہ بولا میں نے کوئی نیکی نہیں کی۔ مگر یہ کہ میں مالدار شخص تھا۔ تو لوگوں سے اپنا قرض مانگتا۔ جو مالدار ہوتا۔ اس کے کہنے کے موافق میں بیع کو توڑ ڈالتا۔ (یعنے جس معاملہ میں اس کو نقصان معلوم ہوتا اور وہ یہ چاہتا کہ معاملہ فسخ ہو جائے تو میں فسخ کر ڈالتا اپنے نفع کے لئے اس کا نقصان گوارا نہیں کرتا) اور جو مفلس ہوتا اس کو معاف کر دیتا تو پروردگار نے فرمایا (فرشتوں سے) تم بھی درگذر کرو میرے بندے سے ابومسعود نے کہا۔ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

ترجمہ:۔ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيْلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ فَاِمَّا ذَكَرَ وَاِمَّا ذُكِّرَ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فَكُنْتُ اُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَاَتَجَوَّزُ فِي السِّكَّةِ اَوْ فِي النَّقْدِ فَغُفِرَ لَهُ فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَاَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص مرگیا۔ پھر وہ جنت میں گیا اس سے پوچھا تو کیا عمل کرتا تھا۔ سو اس نے خود یاد کیا یا یاد دلایا گیا۔ اس نے کہا میں (دنیا میں) مال بیچتا تھا تو مفلس کو مہلت دیتا اور سکہ یا نقد میں درگذر کرتا (اس کے نقصان یا عیب سے اور قبول کر لیتا) اس وجہ سے میری بخشش ہوگئی ابومسعود نے کہا میں نے اس کو سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ اللهُ تَعَالٰى بِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِهٖ اٰتَاهُ اللهُ مَالًا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا قَالَ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللهَ حَدِيْثًا قَالَ يَا رَبِّ اٰتَيْتَنِيْ مَالَكَ فَكُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ فَكُنْتُ اَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ وَاُنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ فَقَالَ عُقْبَةُ ابْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ

ترجمہ:۔ حذیفہ سے روایت ہے اللہ عزوجل کے پاس اُس کا ایک بندہ لایا گیا۔ جس کو اُس نے مال دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے دنیا میں کیا عمل کیا اور اللہ سے کچھ نہیں چھپا سکتے بندے نے کہا اے میرے مالک تو نے اپنا مال مجھ کو دیا تھا میں لوگوں کے ہاتھ بیچتا تھا۔ اور میری عادت تھی درگذر کرنے کی (اور معاف کرنے کی) تو میں آسانی کرتا تھا مالدار پر اور مہلت

هٰكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

دیتا تھا نادار کو۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر میں تو زیادہ لائق ہوں معاف کرنے کے لئے تجھ سے۔ درگذر کرو میرے بندے سے۔ پھر عقبہ بن عامر جہنی اور ابومسعود انصاری نے کہا ہم نے ایسا ہی سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے۔

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوْسِرًا فَكَانَ يَاْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ يَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص کا حساب ہوا تو اس کی کوئی نیکی نہ نکلی۔ مگر اتنی کہ وہ لوگوں سے معاملہ کرتا تھا اور مالدار تھا تو اپنے غلاموں کو حکم کرتا۔ نادار کو معاف کر دینے کا۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہم زیادہ حق رکھتے ہیں معاف کرنے کا تجھ سے اور حکم دیا کہ معاف کرو اس کے گناہوں کو۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَتَجَاوَزَ عَنْهُ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا وہ اپنے نوکروں سے کہتا جو مفلس ہو اس کو معاف کر دینا شاید اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ہم کو معاف کرے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے ملا اللہ نے اس کو بخشدیا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا :-

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ طَلَبَ غَرِیْمًا لَّهٗ فَتَوَارٰی عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ مُعْسِرٌ قَالَ آللّٰهِ قَالَ آللّٰهِ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّنْجِیَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْهُ :-

ترجمہ :- عبداللہ بن ابی قتادہ روایت ہے ابوقتادہ نے اپنے ایک قرضدار کو ڈھونڈھا وہ چھپ گیا۔ پھر اس کو پایا تو وہ بولا میں نادار ہوں ابوقتادہ نے کہا اللہ کی قسم اس نے کہا اللہ کی قسم۔ تب ابوقتادہ نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس شخص کو بھلا معلوم ہو کہ اللہ اس کو نجات دے قیامت کے دن کی سختیوں سے تو وہ مہلت دے نادار کو یا معاف کردے اس کو :-

عَنْ اَیُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ :- ترجمہ :- دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا :-

بَابُ تَحْرِیْمِ مَطْلِ الْغَنِیِّ وَصِحَّةِ الْحَوَالَةِ وَاسْتِحْبَابِ قَبُوْلِهَا اِذَا اُحِیْلَ عَلٰی مَلِیٍّ

جو شخص مالدار ہو اس کو قرض ادا کرنے میں دیر کرنا حرام ہے اور جب قرض اتارا جائے مالدار پر تو اس کا قبول کر لینا مستحب ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ وَّاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰی مَلِیٍّ فَلْیَتْبَعْ :-

ترجمہ :- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مالدار ہو (یعنے اتنا کہ قرض ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو) پھر وہ دیر کرے قرض کے ادا کرنے میں تو وہ ظلم ہے اور جب تم میں سے کوئی لگا دیا جائے مالدار پر تو اس کا پیچھا کرے۔

فائدہ :۔ لگا دیا جائے یعنے حوالہ دیا جائے مثلاً زید عمرو کا مقروض ہے زید نے عمرو کو حوالہ دیا بکر پر یعنے بکر پر اپنا قرض اتار دیا۔ اس کی رضامندی سے اور عمرو کا مقابلہ کرا دیا تو عمرو کو قبول کرنا چاہئے۔ اگر بکر مالدار رہے اور بکر کا پیچھا کرنا چاہئے۔ اب یہ قبول کرنا مستحب ہے اور بعض علماء نے کہا کہ مباح ہے اور بعضوں نے کہا واجب ہے بوجہ ظاہر حدیث کے اور یہی مذہب ہے داؤد ظاہری کا (نووی)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ :۔ ترجمہ :۔ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ تَحْرِیْمِ بَیْعِ فَضْلِ الْمَاءِ الَّذِیْ یَکُوْنُ بِالْفَلَاةِ وَیُحْتَاجُ اِلَیْهِ لِرَعْیِ الْکَلَاءِ وَتَحْرِیْمِ مَنْعِ بَذْلِهٖ وَتَحْرِیْمِ بَیْعِ ضِرَابِ الْفَحْلِ۔

جو پانی جنگل میں ضرورت سے زیادہ ہو اس کا بیچنا حرام ہے جب لوگوں کو اس کی احتیاج ہو گھانس چرانے میں اور اس کا روکنا منع ہے اور نر کدانے کی اجرت لینا منع ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَاءِ :۔

ترجمہ :۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی کے بیچنے سے جو ضرورت سے زیادہ ہو۔

فائدہ :۔ نووی نے کہا دوسری روایت میں یوں ہے منع کیا زائد پانی کے روکنے سے تاکہ اس کی وجہ سے زائد گھانس رکی رہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ زائد پانی نہ بیچا جائے تاکہ اُس کی وجہ سے زائد گھانس بھی بکے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کا جنگل میں کنواں ہو اور اُس میں اُس کی ضرورت سے زیادہ پانی نکلے اور اس جنگل میں گھانس بھی ہو لیکن پانی سوا اس کنوے کے اور کہیں نہ ہو تو جانور والے اپنے جانوروں کو اس جنگل میں چرا نسکیں بغیر اس کنوے میں سے پانی پلانے کے اب کنوے والا اس کا پانی پینے کو نہ دے یا اس کی قیمت لے اور اس بہانے سے گویا گھانس کی چرائی کی بھی قیمت لے تو یہ حرام ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ضرورت سے زیادہ جو پانی جنگل میں ہو اس کو مفت دینا چاہئے کئی شرطوں سے ایک یہ کہ وہاں اور کہیں پانی نہ ہو دوسرے یہ کہ جانوروں کے پینے کے لئے دیا جائے نہ کھیتی

کے واسطے۔ تیسری یہ کہ مالک کو اس کی احتیاج نہ ہو اور مذہب صحیح یہ ہے کہ جو اپنی ملکی زمین میں کنواں یا چشمہ کھود ے تو پانی بھی اس کی ملک ہوگا۔ اور بعضوں نے کہا۔ پانی اس کی ملک نہ ہوگا۔ لیکن جب پانی کو اپنے برتن میں سے لے تو وہ ملک ہو جاتا ہے۔ یہی صواب ہے اور بعضوں نے اس پر اجماع نقل کیا ہے انتہے بالاختصار۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَیْعِ الْمَاءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَسَ نَعَنْ ذٰلِکَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ :۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی کدائی کو بیچنے سے۔ اور پانی کو بیچنے سے اور زمین کو بیچنے سے کھیتی کے لئے۔

فائدہ :۔ یعنے اس کی اجرت لینے سے۔ نووی نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے اس میں کہ اونٹ یا اور کوئی جانور نر کی کدائی کی اُجرت لینا کیسا ہے۔ تو امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور ابو ثور کا مذہب یہ ہے کہ اس کی اجرت لینا حرام ہے اور مادہ والے پر کچھ دینا واجب نہیں۔ اور ایک جماعت صحابہ اور تابعین اور مالک نے اس کو جائز رکھا ہے ایک مدت معین اور ضربات معین کے لئے اور نہی کو تنزیہی بتلایا ہے ... یعنے مزارعت سے اور اس کا بیان مفصل اوپر گذر چکا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِیُمْنَعَ بِہِ الْکَلَاُ :۔

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں روکا جائے بیکار پانی تا کہ روکی جائے اس کی وجہ سے گھانس

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوْا بِہِ الْکَلَاَ :۔

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روکو اس پانی کو جو تمہاری ضرورت سے زائد ہو گھانس کو روکنے کیلئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَاءُ

ترجمہ :۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچا جائے وہ پانی جو ضرورت سے زیادہ ہو تاکہ گھانس بکے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ السِّنَّوْرِ

کتے کی قیمت اور نجومی کی مٹھائی اور رنڈی کی خرچی اور بلی کی بیع حرام ہے

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ ...... الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ :۔

ترجمہ :۔ ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے اور کسی رنڈی فاحشہ کی خرچی سے اور نجومی کی مٹھائی سے۔

فائدہ :۔ اس سے معلوم ہوا کہ کتے کی بیع حرام ہے اور وہ صحیح نہیں ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہے اور جو کوئی کتے کو مار ڈالے۔ اگرچہ وہ تعلیم یافتہ ہو تب بھی اس پر قیمت کا تاوان نہیں اور جمہور علماء کا جیسے ابوہریرہ اور حسن بصری اور ربیعہ اور اوزاعی اور حکم اور حماد اور شافعی اور احمد اور داؤد اور ابن منذر وغیرہم کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان کتوں کی بیع درست ہے جن سے منفعت ہے اور ان کے مار ڈالنے والے پر قیمت کا تاوان ہے اور ابن منذر نے جابر اور عطا اور نخعی سے شکاری کتے کی بیع کا جواز نقل کیا ہے نہ اور کتے کا۔ اور امام مالک سے اس میں کئی روایتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس کی بیع جائز نہیں ہے۔ لیکن تلف کرنے والے پر قیمت کا تاوان ہے دوسرے یہ کہ بیع جائز ہے اور تلف کرنے والے پر تاوان بھی ہے۔ تیسرے یہ کہ بیع ناجائز اور تلف کرنے والے پر تاوان بھی نہیں ہے۔ جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے اور جو اس کی بعد آتی ہیں اور وہ جو حدیث ہے کہ منع کیا آپ نے کتے کی قیمت سے

مگر شکاری کتے کی قیمت سے اور حضرت عثمان نے ایک شخص سے کتے کا تاوان بیس اونٹ دلائے اور عمرو بن العاص کے بیٹے نے کتے کے مار ڈالنے میں اُس کا تاوان دلایا تو یہ سب روایتیں ضعیف ہیں باتفاق ائمہ حدیث کے اور میں نے اُن کو تفصیل سے شرح مہذب میں بیان کیا ہے (نووی) جو وہ زنا کی اجرت میں لیتی ہے اور یہ حرام ہے باجماع اہل اسلام۔ فائدہ جو غیب کی بات بتلانے پر اس کو اجرت ملتی ہے اور داخل ہیں اس میں پنڈت اور رمال اور جفار جو غیب کی باتیں بتائیں ان کی کمائی سب حرام ہے نووی نے کہا۔ بغوی اور قاضی عیاض نے کہا کہ اتفاق کیا ہے اہل اسلام نے کاہن کی اجرت حرام ہونے پر۔ کیونکہ وہ عوض ہے فعل حرام کا اور کھانا ہے لوگوں کا مال فریب اور جھوٹ سے اسی طرح اجرت گانے والے اور نوحہ کرنے والے کی اور یہ جو صحیح مسلم میں آیا ہے کہ لونڈیوں کی کمائی سے آپ نے منع فرمایا تو مراد وہی کمائی ہے جو زنا سے ہوئے نہ اس کمائی سے جو سلائی یا کتوائی سے ہو۔ خطابی نے کہا عراف کی کمائی بھی حرام ہے اور کاہن اور عراف میں یہ فرق ہے کہ کاہن آئندہ کی باتیں بتاتا ہے اور اسرار کے معرفت کا دعوے کرتا ہے۔ اور عراف چوری کا مال اور گمی ہوئی چیز کا پتا بتاتا ہے۔ یہ خطابی نے ابوداؤد کی کتاب البیوع پر لکھا ہے اور آخر کتاب میں یہ لکھا ہے کہ کاہن وہ ہے جو غیب دانی کا دعوٰی کرے اور لوگوں کو آیندہ ہونے والی باتیں بتلائے اور عرب میں کچھ لوگ کاہن تھے جو دعوٰی کرتے تھے بہت باتیں جاننے کا۔ بعض ان میں سے یہ کہتے تھے کہ اُن کے ساتھ جنات میں سے کوئی رفیق ہے یا کوئی جن ان کا تابع ہے جو خبریں تبلا دیتا ہے اور بعض یہ کہتے تھے کہ اُن کو ایسی سمجھ ہے جس سے وہ آئندہ کی باتیں سمجھ جاتے ہیں اور بعض ان میں سے عراف کہلاتے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے۔ جو اسباب کو دیکھ کر مقدمات سے مطلب نکالتے تھے مثلاً کوئی چیز چوری گئی تو گمان والے کو پکڑ لیتے تھے اور بعض منجم کو کاہن بولتے تھے اور یہ حدیث ان سب لوگوں کو شامل ہے اور اس حدیث سے منع ہے اُن لوگوں کی بات ماننا اور اُس پر یقین کرنا۔ لیکن طبیب تو اس کو بھی ——— کاہن یا عراف کہتے تھے پر وہ اس نہی میں داخل نہیں ہے تمام ہوا کلام خطابی کا امام ابو الحسن ماوردی نے اپنی کتاب احکام سلطانیہ کے اخیر میں لکھا ہے کہ محتسب کو روکنا چاہئے ایسے لوگوں کی کمائی سے جیسے بجوں والا اور کوئی بازی والا اور سر اپنے چاہنے دینے والے اور لینے والے کو واللہ علم انتہی۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔ ترجمہ:۔ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا۔

عن ابی مسعود

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ ؀

ترجمہ :- رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے۔ بری کمائی ہے رنڈی فاحشہ کی کمائی اور کتے کی قیمت اور پچھنی لگانے والے کی مزدوری۔

فائدہ :- نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے اس شخص کی جو پچھنے لگانے کی قیمت کو حرام جانتا ہے اور اس میں علما کا اختلاف ہے اکثر سلف اور خلف کے نزدیک یہ اجرت حرام نہیں ہے اور یہی مشہور مذہب ہے امام احمد کا اور ایک روایت میں ان سے یہ حرام ہے آزاد کو نہ غلام کو اور ان کی دلیل ہے حدیث ابن عباس کی جس کو روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی اور مزدوری دی پچھنی لگانے والے کو اور یہ حدیث محمول ہے تنزیہ پر اور اس کا مطلب یہ ہے کہ پچھنی لگانے کا پیشہ ایک ذلیل پیشہ ہے حتی المقدور دوسرا پیشہ کرنا افضل ہے

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ ؀

ترجمہ :- رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا کتے کی قیمت خبیث ہے اور رنڈی کی خرچی خبیث ہے اور پچھنی لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ؀ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ؀ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ فَقَالَ زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ؀

ترجمہ :- ابو الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے جابر سے پوچھا کتے اور بلی کی قیمت کو انھوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے۔

فائدہ:- نووی نے کہا بلی کی قیمت سے اس واسطے منع کیا کہ وہ بے کار ہے یا یہ نہی تنزیہی ہے تاکہ لوگ اس کے بیچنے لوگوں کو مفت دیا کریں اس پر بھی اگر اس سے منفعت ہو اور کوئی بیچے تو بیع صحیح ہے اور زر ثمن حلال ہے یہی ہمارا مذہب اور اکثر علما کا مذہب ہے مگر ابن منذر نے ابوہریرہ اور طاؤس اور مجاہد اور جابر بن زید سے نقل کیا ہے کہ اس کی بیع جائز نہیں ہے اور حجت ان کی یہی حدیث ہے

بَابُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِ اقْتِنَائِهَا إِلَّا لِصَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ أَوْ مَاشِيَةٍ وَنَحْوِ ذَالِكَ-

کتوں کے قتل کا حکم پھر اس حکم کا منسوخ ہونا اور اس امر کا بیان کہ کتے کا پالنا حرام ہے مگر شکار یا کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کیلئے یا ایسے ہی اور کوئی کام کے واسطے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ:-

ترجمہ:- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کے مار ڈالنے کا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَأَرْسَلَ فِي أَقْطَارِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُقْتَلَ:-

ترجمہ:- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کے مار ڈالنے کا پھر بھیجا آپ نے لوگوں کو مدینہ کے سب طرف کتوں کو مارنے کیلئے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَتُتْبَعُ فِي الْمَدِينَةِ وَأَطْرَافِهَا

ترجمہ:- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے کتوں کے قتل کا تو ملیں ڈھونڈھے لگا مدینہ کے شہر میں اور اس کے چاروں

فَلَا نَدَعُ كَلْبًا إِلَّا قَتَلْنَاهُ حَتّٰى أَنَّا لَنَقْتُلُ كَلْبَ الْمُرَيَّةِ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَتْبَعُهَا۔

طرف کتوں کے پھر کوئی کتا ہم نہیں چھوڑتے تھے جس کو مار نہ ڈالا ہو یہاں تک کہ ہم نے دودھ والی اونٹنی کے ساتھ ساتھ جو کتا رہتا تھا دیہات والوں میں اس کو بھی مار ڈالا۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا علما نے اتفاق کیا ہے کہ کاٹنے والے کتے کو مار ڈالنا چاہئے۔ لیکن اختلاف کیا ہے اس کتے کے مارنے میں جس سے کوئی نقصان نہیں تو ہمارے اصحاب میں سے امام الحرمین نے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سب کتوں کو مار ڈالنے کا حکم کیا تھا پھر وہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپ نے منع کیا کتوں کے قتل سے مگر وہ کتا جو کالا بھجنگ ہو پھر یہ قاعدہ قرار پایا کہ ہر کتے کا قتل منع ہے خواہ وہ کالا ہو یا اور کوئی رنگ کا ہو جو نقصان نہ دے اور قاضی عیاض نے کہا کہ بہت علما نے ان ہی حدیثوں سے تمسک کیا ہے جو کتوں کے قتل کے باب میں آئیں ہیں۔ لیکن مستثنیٰ کیا ہے ان میں سے شکاری کتوں کو اور یہی مذہب ہے امام مالک اور ان کے اصحاب کا انتہے مختصراً۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ مَاشِيَةٍ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا إِنَّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ زَرْعًا۔

ترجمہ:۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کے مار ڈالنے کا مگر شکاری کتا یا بکریوں کے مندے کا کتا یا اور جانوروں کی حفاظت کا لوگوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھیت کے کتے کو بھی مستثنیٰ کرتے ہیں عبد اللہ بن عمر نے کہا بیشک ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کھیت بھی ہے۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے حضرت ابو ہریرہ کی تحقیر منظور

نہیں ہے اور نہ ان کی روایت میں کوئی شک تھی بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چونکہ کھیت تھا۔ اور ان کو اس کی حفاظت کے لئے کتے کا پالنا ضروری تھا اس لئے انھوں نے یہ لفظ یاد رکھا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مجھے یاد نہ رہا اور حاصل یہ ہے کہ کھیت کا لفظ کچھ صرف ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نقل نہیں کیا بلکہ ایک جماعت صحابہ نے نقل کیا ہے اور جو صرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے تب بھی وہ روایت مقبول اور کافی ہوتی اس لئے کہ صحابہ سب ثقہ ہیں۔ اب کتوں کے پالنے میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے کتا پالنا حرام ہے اور شکار یا کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لئے درست ہے اور گھر کی حفاظت کے لئے پالنے میں اختلاف ہے۔ صحیح تر قول یہ ہے کہ جائز ہے اُن پر قیاس کرکے انتہی مختصراً

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اَنَّ الْمَرْاَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ:-

ترجمہ:- جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا کتوں کے مارنے کا یہاں تک کہ عورت جنگل سے آتی اپنا کتا لے کر تو ہم اس کو بھی مار ڈالتے پھر آپ نے منع کیا کتوں کے قتل سے اور فرمایا مار ڈالو ایک سان سیاہ کتے کو جس کی آنکھ پر دو سفید ٹیکے ہوں وہ شیطان ہوتا ہے۔

فائدہ:- یعنے شریر ہوتا ہے اکثر ایسا کتا کاٹ کھاتا ہے تکلیف دیتا ہے۔ امام احمد اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ ایسے کتے کا شکار بھی درست نہیں کیونکہ وہ شیطان ہے۔ اور شافعی اور مالک اور جمہور علماء کے نزدیک اُس کا بھی شکار درست ہے اور حکم اُس کا مثل اور کتوں کے ہے (نووی)

عَنِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ:- ابن مغفل سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ :-

نے کتوں کے مارنے کا پھر فرمایا کتے کیا بگاڑتے ہیں اُن کا پھر اجازت دی شکاری کتا اور ریوڑ کا کتا پالنے کی۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ یَحْیٰی وَرَخَّصَ فِیْ کَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّیْدِ وَالزَّرْعِ :-

ترجمہ :- دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ اجازت دی آپ نے بکریوں کے کتے اور شکار کے کتے اور کھیت کے کتے کی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَةٍ اَوْ ضَارٍ یًا نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ -

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی کتا پالا سوا اُس کتے کے جو جانوروں کی حفاظت کے لئے ہو یا شکاری ہو تو اُس کا ثواب ہر روز دو قیراط کے برابر کم ہوگا۔

فائدہ :- قیراط پانچ جو کا ہوتا ہے۔ اب علماء نے اختلاف کیا ہے کہ یہ نقصان گذشتہ اعمال کے ثواب میں سے ہوگا یا آئندہ اعمال کے اور ایک قیراط دن کے اعمال میں سے گھٹے گا ایک رات کے یا ایک فرض میں سے ایک نفل میں سے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کتا پالنے سے فرشتوں کے آنے میں ہرج ہوتا ہے۔ یا آنے جانے والوں کو اس کے بھونکنے سے تکلیف ہوتی ہے یا پالنے والے کے کپڑے اور برتن نجس ہو جانیکی وجہ سے (نووی)۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ مَاشِیَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے بشرطیکہ وہ

كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ ۔

شکاری یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط گھٹتے جائیں گے ۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ ۔

ترجمہ :۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے سوا شکاری کتے یا ریوڑ کے تو اس کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہونگے ۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ ۔

ترجمہ :۔ سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے سوا جانوروں کی حفاظت کے لئے یا شکاری کتے کی اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا ۔ عبد اللہ نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھیت کا کتا زیادہ کیا ہے ۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ قَالَ سَالِمٌ

ترجمہ :۔ سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی اپنے باپ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص کتا پالے مگر وہ شکاری یا جانوروں کی

وَكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَوْ كَلْبُ حَرْثٍ وَكَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ۔

حفاظت کے لئے نہ ہو تو اس کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے سالم نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے اور کھیت کا نہ ہو اور اُن کا کھیت بھی تھا۔ اس وجہ سے انھوں نے یاد رکھا اس لفظ کو)

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا اَهْلِ دَارٍ اتَّخَذُوْا كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ كَلْبَ صَائِدٍ نُقِصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ

ترجمہ:۔ سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس گھر کے لوگوں نے کتا رکھا اور وہ جانوروں کی حفاظت کے لئے یا شکاری نہ ہو ان کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہونگے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ زَرْعٍ اَوْ غَنَمٍ اَوْ صَيْدٍ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ:۔

ترجمہ:۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا رکھے مگر وہ کھیت کا یا بکریوں یا شکار کا کتا نہ ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز ایک قیراط کے برابر کم ہو گا۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا کسی روایت میں ایک قیراط ہے کسی میں دو قیراط شاید یہ مطلب ہو گا کہ مدینہ میں اگر پالے تو دو قیراط نقصان ہو گا۔ کیونکہ مدینہ منورہ متبرک ہے اور فضیلت رکھتا ہے اور شہروں پر پس وہاں بے ضرورت کتا رکھنا زیادہ گناہ ہے اور باہر پالے تو ایک قیراط ہو گا اور بعضوں نے کہا کہ یہ اختلاف کتوں کی قسم پر ہے جو کتا زیادہ موذی ہو اس میں دو قیراط نقصان ہو گا ورنہ ایک قیراط ہو گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰی كَلْبًا لَیْسَ بِكَلْبِ صَیْدٍ وَّلَا مَاشِیَةٍ وَّلَا اَرْضٍ فَاِنَّهٗ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ قِیْرَاطَانِ كُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِی الطَّاهِرِ وَلَا اَرْضٍ :-

ترجمہ :- ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے اور وہ شکاری نہ ہو اور نہ جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو زمین کے (یعنی کھیت کے) تو اس کے ثواب میں سے دو قیراط کا ہر روز نقصان ہوگا۔ اور ابو الطاہر کی روایت میں ولا ارض کا لفظ نہیں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِیَةٍ اَوْ صَیْدٍ اَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ قَالَ الزُّهْرِیُّ فَذُكِرَ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ یَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا هُرَیْرَةَ كَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ :-

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے مگر کتا ریوڑ کا یا شکار کا یا کھیت کا۔ اس کے ثواب میں ہر روز کا گھٹاؤ ہوگا۔ زہری نے کہا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ذکر ہوا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کا کہ کھیت کے کتے کو بھی مستثنیٰ کرتے ہیں تو انھوں نے کہا رحم کرے اللہ ابو ہریرہ پر وہ کھیت والے تھے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ یَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِیَةٍ

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو شخص کتا رکھے اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم کیا جائیگا مگر کھیت کا کتا یا ریوڑ کا :-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔ ترجمہ:۔ دونوں روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ کَلْبًا لَیْسَ بِکَلْبِ صَیْدٍ وَّلَا غَنَمٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا رکھے اور وہ شکاری یا بکریوں کی حفاظت کے لئے نہ ہو تو اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کا نقصان ہوگا۔

عَنْ سُفْیَانَ بْنِ اَبِیْ زُهَیْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ شَنُوْءَةَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا لَّا یُغْنِیْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ قَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ۔

ترجمہ:۔ سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے اور وہ ایک شخص تھے شنوءہ کے قبیلہ میں سے اور صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انھوں نے کہا میں نے سنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے۔ جو شخص کتا پالے اور وہ کام نہ آئے اس کے کھیت کے یا تھن کے (یعنے جانوروں کی حفاظت کے لئے) اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کا گھٹاؤ ہوگا۔ سائب بن یزید نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا تم نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ انھوں نے کہا ہاں قسم ہے اس مسجد کے رب کی۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّهٗ وَفَدَ عَلَیْهِمْ سُفْیَانُ بْنُ اَبِیْ زُهَیْرٍ الشَّنَائِیُّ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ حِلِّ اُجْرَةِ الْحِجَامَةِ
پچھنے لگانے کی اجرت حلال ہے

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ اَبُوْطَيْبَةَ فَاَمَرَلَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّكَلَّمَ اَهْلَهُ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ اَوْهُوَ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمْ:۔

ترجمہ:۔ حمید سے روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں نے پوچھا پچھنے لگانے والے کی کمائی کو۔ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی ابوطیبہ کے ہاتھ سے پھر حکم کیا آپ نے دو صاع اناج اُس کو دینے کا اس نے بیان کیا یہ اپنے لوگوں سے تو انھوں نے ہلکا کر دیا اس کے محصول کو (یعنے اُس خراج کو جو اُس سے لیتے تھے اور فرمایا آپ نے افضل دوا اُن کی جن سے تم علاج کرتے ہو۔ پچھنے لگانا ہے۔

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ فَلَا تُعَذِّبُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ:۔

ترجمہ:۔ حمید سے روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا حجام کی کمائی کیسی ہے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل اُن چیزوں میں جن سے تم دوا کرتے ہو حجامت ہے (یعنے پچھنے لگانا) اور قسط بحری یعنے دریائی کوٹ۔ اور مت ایذا دو اپنے بچوں کو حلق دبا کر۔

فائدہ:۔ جس کو عود ہندی کہتے ہیں گرم وخشک ہے معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہے اور سرد وتر بیماریوں میں نہایت مفید ہے۔ عذرہ یعنے درد حلق کی بیماری میں۔ بلکہ عود ہندی لگانا کافی ہے یا کھلانا:۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ فَاَمَرَلَهُ بِصَاعٍ اَوْ مُدٍّ اَوْ مُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيْهِ فَخُفِّفَ عَنْ ضَرِيْبَتِهِ

ترجمہ :۔ حمید سے روایت ہے میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام ہمارا بلایا وہ حجام تھا (یعنے پچھنی لگاتا تھا) پھر اس نے پچھنی لگائی آپ کے، آپ نے حکم کیا ایک صاع یا ایک مُد یا دو مُد اناج اس کو دینے کا اور گفتگو آئی اس کے باب میں تو گھٹا دیا گیا محصول اس کا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ۔

ترجمہ :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی اور حجام کو اس کی مزدوری دی اور ناک مبارک میں دوا ڈالی۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ حَجَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ لِبَنِيْ بَيَاضَةَ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْرَهُ وَكَلَّمَ سَيِّدَهُ فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ ضَرِيْبَتِهِ وَلَوْ كَانَ سُحْتًا لَمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ :۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنی لگائی بنی بیاضہ (ایک قبیلہ ہے انصار میں سے) کے ایک غلام نے پھر آپ نے اُس کو اجرت دی اور اس نے اپنے مالک سے اُس کا ذکر کیا اس نے اُس کا محصول کم کر دیا (جو روزانہ اس سے ٹھہرا تھا۔ اُس کو خارجہ کہتے ہیں اور یہ جائز ہے) اور اگر حجامت کی اجرت حرام ہوتی تو آپ کبھی اس کو نہ دیتے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْخَمْرِ

شراب بیچنا حرام ہے

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ اللّٰهَ سَيُنْزِلُ فِيْهَا اَمْرًا فَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ وَلْيَنْتَفِعْ بِهٖ قَالَ فَمَا لَبِثْنَا اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ اَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَعِنْدَهٗ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ وَلَا يَبِعْ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُمْ مِنْهَا فِيْ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ فَسَفَكُوْهَا:-

ترجمہ:- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خطبہ میں مدینہ میں اے لوگو اللہ تعالیٰ اشارہ کرتا ہے۔ شراب کی حرمت کا۔ اور شاید کہ کوئی حکم اس کے باب میں اتارے اس لئے جس کے پاس شراب ہو وہ بیچ ڈالے اور اس کی قیمت سے فائدہ اٹھائے ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا چند روز گذرے تھے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا شراب کو اب جس کے پاس شراب ہو اور اس کو یہ حرمت کی آیت پہونچ جاوے تو وہ نہ پیئے نہ بیچے ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تب جن لوگوں کے پاس شراب تھی وہ اس کو مدینہ کے راستہ پر لائے اور بہا دیا۔

فائدہ:- جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس وقت تک شراب حرام نہ تھی لوگ پیا کرتے تھے بعضوں نے آپ سے پوچھا تو یہ آیت اوتری يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ اخیر تک اس آیت میں یہ فرمایا کہ شراب میں اگرچہ فائدہ ہے۔ مگر ضرر زیادہ ہے اس سے لوگوں نے

شراب پینا نہ چھوڑا تو دوسری ایک سخت آیت اتری یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَنْتُمْ سُکٰرٰی آخر تک اس آیت میں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع کیا مگر صاف شراب پینا حرام نہیں کیا لیکن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوگیا کہ اب آیندہ اللہ جل جلالہ کا ارادہ یہ ہے کہ شراب کو بالکل حرام کر دے تب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک کسی شئے کے باب میں کوئی حکم نہ اترے جب تک کسی طرح کی تکلیف نہیں ہے اور اس مسئلہ میں خلاف ہے علما اصول کا جو مشہور ہے۔ صحیح یہ ہے کہ قبل شرع کے وارد ہونے کے نہ حکم ہے نہ تکلیف کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا دوسرا قول یہ ہے کہ اصل اشیاء میں حرمت ہے جب تک شرع وارد نہ ہو۔ تیسرا قول یہ ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے۔ چوتھا قول یہ ہے توقف کرنا چاہیے انتہے۔ پھر نووی نے کہا کہ شراب کا بیچنا بالاجماع حرام ہے اور علت اس کی امام شافعی رحمۃ اللہ تعالے علیہ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ نجس ہے۔ اور کوئی مباح منفعت اس سے حاصل نہیں ہو سکتی تو مثل اور نجاسات کے جیسے گوہ اور کبوتر کی بیٹ اس کی بیع حرام ہے اسی طرح ان درندہ جانوروں کی بیع جن میں کوئی فائدہ نہیں نہ وہ شکار کے کام آتے ہیں جیسے نیولا سانپ وغیرہ اُن کی بیع بھی ناجائز ہے۔ اور یہ جو دوسری حدیث میں آیا ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کرتا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام کرتا ہے مراد اس سے وہی چیزیں ہیں جو کھانے کے لئے ہوں برخلاف اُن چیزوں کے جو اور کام کی ہوں جیسے غلام۔ خچر۔ گدھا کہ اُن کا کھانا حرام ہے پر بیچنا جائز ہے اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں اور جو درست ہوتا تو حضرتؐ حکم فرما دیتے بلکہ منع کرتے اس کے ضائع کرنے سے جیسے پہلے حرمت کے آپ نے حکم فرمایا تھا اس کے بیچ ڈالنے کا اور جیسے مردہ بکری کے مالکوں سے فرمایا تھا کہ تم نے اُس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا۔ یہی قول ہے شافعیؒ اور احمدؒ اور ثوریؒ اور مالکؒ کا صحیح تر روایت میں۔ اور جائز رکھا ہے اس کو اوزاعی اور لیث اور ابوحنیفہؒ اور مالکؒ نے ایک روایت میں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَۃَ السَّبَائِیِّ رَجُلٍ مِّنْ

ترجمہ:۔ عبدالرحمن بن وعلہ سبائی سے روایت ہے

اَهْلِ مِصْرَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَمَّا یُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اِنَّ رَجُلًا اَهْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاوِیَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ حَرَّمَهَا قَالَ لَا فَسَارَّ اِنْسَانًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهٗ فَقَالَ اَمَرْتُهٗ بِبَیْعِهَا فَقَالَ اِنَّ الَّذِیْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَیْعَهَا قَالَ فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتّٰی ذَهَبَ مَا فِیْهَا ؕ

جو مصر کا رہنے والا تھا اس نے پوچھا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انگور کے شیرہ کو ابن عباس نے کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مشک شراب کی تحفہ لایا آپ نے فرمایا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو اس نے کہا نہیں تب اس نے کان میں دوسرے سے بات کی۔ آپ نے فرمایا تو نے کیا بات کی وہ بولا میں نے کہا بیچ ڈال اس کو۔ آپ نے فرمایا جس نے اس کا پینا حرام کیا ہے اس نے اس کا بیچنا حرام کیا ہے۔ یہ سن کر اس شخص نے مشک کا منہ کھول دیا اور جو کچھ اس میں تھا سب بہ گیا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ؕ ترجمہ دوسری روایت کا بھی عبد اللہ بن عباس سے ایسی ہی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰیَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَرَاَهُنَّ عَلَی النَّاسِ ثُمَّ نَهٰی عَنِ التِّجَارَةِ فِی الْخَمْرِ ؕ

ترجمہ:۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب سورۂ بقر کی اخیر آیتیں اوتریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور وہ آیتیں لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اور منع کیا انکو شراب کی سوداگری سے

فائدہ :- قاضی عیاض نے کہا شراب کی حرمت تو سورۂ مائدہ میں ہے اور وہ ربا کی آیت سے بہت پہلے اتری ہے کیونکہ ربا کی آیت سب سے آخر میں اتری ہے۔ تو احتمال ہے کہ یہ ممانعت تحریم کے بعد ہو یا خمر کی تحریم کے وقت۔ آپ نے تجارت خمر کو بھی حرام کر دیا ہو پھر بیان کیا دوبارہ تاکہ خوب مشہور ہو جائے اور شاید اس مجلس میں ایسے لوگ ہوں جن کو تجارت کی حرمت کی خبر نہ ہوئی ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

ترجمہ :- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب سورہ بقر کی اخیر آیتیں اتریں سود کے باب میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف نکلے اور حرام کیا شراب کی سوداگری کو۔

بَابُ تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ

شراب اور مردار اور سور اور بتوں کی بیع حرام ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهُ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَتُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ

ترجمہ :- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس سال مکہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے مکہ میں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا ہے شراب اور مردار اور سور اور بتوں کی بیع کو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مردار کی چربی تو کشتیوں میں لگائی جاتی ہے

فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ۔

اور کھالوں میں ملی جاتی ہے۔ اور لوگ اُس سے روشنی کرتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں وہ حرام ہے پھر فرمایا اُسی وقت اللہ تعالیٰ تباہ کرے یہود کو جب اللہ تعالیٰ نے اُن پر چربی کو حرام کیا (یعنے کھانا اس کا) تو انھوں نے اس کو پگھلایا۔ پھر بیچ کر اس کی قیمت کھائی ۔

فائدہ :- نوویؒ نے کہا یہ جو آپ نے فرمایا (نہیں وہ حرام ہے) اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا بیچنا کسی حال میں درست نہیں کیونکہ اس کی بیع حرام ہے نہ یہ کہ چربی سے منفعت اٹھانا حرام ہے۔ اور شافعی اور اصحاب شافعی کا مذہب یہی ہے کہ مردار کی چربی سے نفع اٹھانا جائز ہے جیسے کشتیوں میں لگانا یا چراغ روشن کرنا وغیرہ جو کھانے میں داخل نہیں اور نہ آدمی کے بدن میں لگے اور یہی قول ہے عطا بن ابی رباح اور محمد بن جریر طبری کا اور جمہور علماء کے نزدیک اس سے کوئی منفعت لینا درست نہیں کیونکہ مردار سے نفع اٹھانے کی ممانعت مطلق ہے مگر جو خاص کی گئی جیسے دباغت کی ہوئی کھال۔ اب اگر تیل یا گھی نجس ہو جائے تو اُس سے روشنی کرنے میں یا اور کوئی استعمال میں سوا کھانے یا بدن میں لگانے کے جیسے صابون بنانے یا جانوروں کے کھلانے میں اختلاف ہے سلف کا لیکن ہمارے صحیح مذہب میں وہ جائز ہے اور قاضی عیاض نے اس کو نقل کیا ہے امام مالک اور بہت سے صحابہ سے اور شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب اور لیث بن سعید سے اور کہا کہ ایسا ہی منقول ہے۔ حضرت علی اور ابن عمر اور ابو موسیٰ اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ بن عمر سے اور ان کے اصحاب اور لیث وغیرہم نے نجس تیل کا بیچنا جب اس کی نجاست بیان کر دے جائز رکھا ہے اور عبدالملک بن ماجشون اور ..... اور احمد بن حنبل اور احمد بن صالح کے نزدیک ان میں سے کوئی منفعت اٹھانا درست نہیں واللہ اعلم۔ علما نے کہا ہے مردار کی بیع میں کافر کی لاش کی بیع بھی داخل ہے جب وہ جنگ میں مارا جائے اور کافر اُس کو خریدنا چاہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ نوفل بن عبداللہ مخزومی کو مسلمانوں نے جنگ خندق میں مار ڈالا تھا

ے صحیح مذہب محمدی ہے۔ حنفی۔ شافعی مالکی۔ حنبلی کہلوانا بدعت ہے ۱۲ منہ

پھر کافر اس کی نعش کے لئے دس ہزار درہم جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دینے لگے لیکن آپ نے نہ لئے اور نعش اُن کے حوالے کر دی تو علت ان چیزوں کے بیع کے منع ہونے کی نجاست ہے پھر ہر نجس کی بیع ناجائز ہے اور بت کے بیچنے سے ممانعت اس لئے ہے کہ اُس سے کوئی منفعت نہیں پھر اگر اس کے ٹکڑوں سے توڑ کر کوئی نفع ہوتا ہو تو اُس کی بیع میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک منع ہے بوجہ اطلاق نہی کے اور بعضوں کے نزدیک منفعت کی صورت میں جائز ہے۔ جب کوئی منفعت نہ ہو لیکن مردار اور شراب اور سور کی بیع تو باجماع اہل اسلام حرام ہے انتہی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ۔ ترجمہ:۔ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر پہونچی کہ سمرہ نے شراب بیچا انھوں نے کہا اللہ کی مار سمرہ پر کیا اس کو خبر نہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے لعنت کی یہودیوں پر ان پر چربی کا کھانا حرام ہوا تو چربی کو گلایا پھر اُس کو بیچا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

ترجمہ:۔ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمَ فَبَاعُوْهَا وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ یہود کو تباہ کرے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ان پر چربیوں کو پھر انھوں نے اس کو بیچ ڈالا اور اس کا پیسہ کھایا۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللہُ الْیَھُوْدَ حَرَّمَ عَلَیْھِمُ الشَّحْمَ فَبَاعُوْہُ وَاَکَلُوْا ثَمَنَہٗ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا :۔

بَابُ الرِّبَا

سود کے بیان میں

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مسلمانوں نے ربا یعنے سود کی حرمت پر اجماع کیا ہے اگر چہ اس کی جزئیات میں اختلاف کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاَحَلَّ اللہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا یعنے حلال کیا اللہ تعالیٰ نے بیع کو اور حرام کیا ربا کو اور حدیثیں اس باب میں بہت ہیں اور مشہور ہیں ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حدیثوں میں نص کیا ہے ربا کی حرمت پر چھ چیزوں میں، سونا اور چاندی اور گیہوں اور جَو اور کھجور اور نمک میں اب اہل ظاہر کا یہ قول ہے کہ سوا ان چیزوں کے اور کسی چیز میں ربا نہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک قیاس نہیں ہوسکتا اور باقی تمام علما نے یہ کہا ہے کہ ربا ان چھ چیزوں سے خاص نہیں ہے بلکہ جہاں حرمت کی علت پائی جائے گی وہاں ربا حرام ہوگا۔ اور اختلاف کیا انھوں نے علت میں تو شافعی کے نزدیک علت ثمن اور طعم ہے اور مالک کے نزدیک ثمن اور اذخار اور ابوحنیفہ کے نزدیک وزن اور کیل اور سعید بن المسیب اور احمد اور امام شافعی کے نزدیک طعم اور وزن یا کیل اس صورت میں خربوزہ یا سفرجل یا اور میووں میں جو نپ تُل کر نہیں بکتے ربا حرام نہ ہوگا۔ اب اجماع کیا ہے علماء نے کہ بیع ربوی کی دوسرے ربوی کے بدلے جب علت مختلف ہو تو کم و بیش اور ادہار دونوں طرح درست ہے مثلاً بیع سونے کی گیہوں کے بدلے یا چاندی کی جو کے بدلے اور جو جنس ایک ہو تو کمی اور بیشی اور ادہار دونوں نادرست ہے اور جو جنس مختلف ہو۔ لیکن علت ایک ہو جیسے سونے کی بیع چاندی کے بدلے یا گیہوں کی جَو کے بدلے تو ادہار نادرست ہے لیکن کمی بیشی درست ہے انتہی مختصراً۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ ترجمہ :۔ ابو سعید الخدری سے روایت ہے کہ فرمایا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا
الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا
بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى
بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ
اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى
بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا
بِنَاجِزٍ :-

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ
قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ
اِنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ
يَاْثُرُ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ فَذَهَبَ
عَبْدُ اللّٰهِ وَنَافِعٌ مَعَهٗ وَ
فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ رُمْحٍ قَالَ نَافِعٌ
فَذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَنَا
مَعَهٗ وَاللَّيْثِيُّ حَتّٰى دَخَلَ
عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ
فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اَخْبَرَنِيْ
اَنَّكَ تُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ
اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَعَنْ بَيْعِ
الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ
فَاَشَارَ اَبُوْ سَعِيْدٍ بِاِصْبَعَيْهِ
اِلٰى عَيْنَيْهِ وَاُذُنَيْهِ فَقَالَ
اَبْصَرَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ اُذُنَايَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہ بیچو سونا سونے سے
مگر برابر برابر اور کم زیادہ
نہ بیچو۔ اور نہ بیچو چاندی
چاندی کے بدلے مگر برابر
برابر اور کم زیادہ نہ کرو اور
ادھار نہ بیچو۔

ترجمہ:۔ نافع سے روایت
ہے بنی لیث کے ایک شخص
نے عبداللہ بن عمر سے کہا کہ
ابوسعید اس کو نقل کرتے
ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے قتیبہ کی روایت
میں ہے یہ سن کر عبداللہ
بن عمر چلے اور نافع ان کے
ساتھ تھے۔ اور ابن رمح
کی روایت میں ہے نافع
نے کہا عبداللہ بن عمر چلے اور
میں ان کے ساتھ تھا اور بنی
لیث کا وہ شخص بھی ساتھ تھا
یہاں تک کہ ابوسعید خدری
کے پاس پہنچے عبداللہ نے
کہا مجھ سے اس شخص نے
کہا تم یہ بیان کرتے ہو کہ
جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا چاندی
کو چاندی کے بدلے بیچنے
سے مگر برابر برابر اور سونے
کو سونے کے بدلے بیچنے سے

بِالذَّهَبِ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا شَيْئًا غَائِبًا مِنْهُ بِنَاجِزٍ إِلَّا يَدًا بِيَدٍ۔

مگر برابر برابر یہ سن کر ابو سعید نے اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں اور کانوں کی طرف اشارہ کیا پھر کہا میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مت بیچو سونے کو سونے کے بدلے اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ بیچو اور ادھار نہ بیچو مگر دست بدست۔

عَنْ نَافِعٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ۔

ترجمہ:- ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو سونے کے بدلے میں سونا اور نہ چاندی کے بدلے میں چاندی مگر تول کر برابر برابر ٹھیک ٹھیک۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ

ترجمہ:- عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو ایک دینار کو بدلے میں دو دینار کے اور نہ ایک درم کو بدلے میں دو درم کے۔

فائدہ:- کیونکہ جنس ایک ہے اور ایسی حالت میں کمی اور بیشی حرام ہے گو ایک مال کھرا ہو اور دوسرا کھوٹا ہو اور جو ضرورت آن پڑے تو چاندی کو سونے کے بدل بیچ کر پھر سونے کے بدل اس چاندی کو خرید لے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ

ترجمہ:- مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے میں آیا

أَقُولُ مَنْ يَّصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِيكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

یہ کہتا ہوا کون بیچتا ہے روپوں کو سونے کے بدلے طلحہ بن عبید اللہ نے کہا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ اپنا سونا مجھ کو دے پھر ٹھہر کر آ جب لڑکا ہمارا آئے گا تو تیرے روپے دے دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہرگز نہیں۔ تو اس کے روپے اسی وقت دے دے یا اُس کا سونا پھیر دے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چاندی کا بیچنا سونے کے بدل ربا ہے مگر دست بدست۔ اور گیہوں کا بیچنا گیہوں کے بدل ربا ہے مگر دست بدست اور جَو کا بیچنا جَو کے بدلے ربا ہے مگر دست بدست اور کھجور کا بیچنا کھجور کے بدلے ربا ہے مگر دست بدست۔

فائدہ:۔ یعنی دونوں طرف سے مال نقد ہونا چاہیے اسی مجلس میں اور ادھار نا جائز ہے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

ترجمہ:۔ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ فَجَاءَ أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ قَالُوا أَبُو الْأَشْعَثِ فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْ أَخَانَا حَدِيثَ

ترجمہ:۔ حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے میں شام میں چند لوگوں کے بیچ میں بیٹھا تھا۔ اتنے میں ابو الاشعث آیا۔ لوگوں نے کہا ابو الاشعث وہ بیٹھ گیا میں نے اُس سے

عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ غَزَوْنَا غَزَاةً وَعَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ فَغَنِمْنَا غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَكَانَ فِيمَا غَنِمْنَا آنِيَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلاً أَنْ يَبِيعَهَا فِي أَعْطِيَاتِ النَّاسِ فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ فَبَلَغَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَامَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ إِلاَّ سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى فَرَدَّ النَّاسُ مَا أَخَذُوا فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَلاَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ قَدْ كُنَّا نَشْهَدُهُ وَنَصْحَبُهُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ فَقَامَ عُبَادَةُ فَأَعَادَ الْقِصَّةَ فَقَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ

کہا تم میرے بھائی سے عبادہ بن صامت کی حدیث بیان کرو۔ اس نے کہا اچھا۔ ہم نے ایک جہاد کیا اس میں معاویہ سردار تھے تو بہت چیزیں لوٹ میں حاصل کیں ان میں ایک برتن بھی تھا چاندی کا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا اس کے بیچنے کا لوگوں کی تنخواہ پر۔ اور لوگوں نے جلدی کی اس کے لینے میں یہ خبر عبادہ بن صامت کو پہونچی وہ کھڑے ہوئے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ منع کرتے تھے سونے کو سونے کے بدلے میں بیچنے سے اور چاندی کو چاندی کے بدلے اور گیہوں کو گیہوں کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے اور کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے مگر برابر برابر۔ نقدا نقد پھر جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو ربا ہو گیا۔ یہ سن کر لوگوں نے جو لیا تھا پھیر دیا۔ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر پہنچی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ أَوْ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَصْحَبَهُ فِي جُنْدِهِ لَيْلَةً سَوْدَاءَ قَالَ حَمَّادٌ هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ :-

وہ خطبہ پڑھنے لگے کھڑے ہو کر کیا حال ہے لوگوں کا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیثیں روایت کرتے ہیں جن کو ہم نے نہیں سنا اور ہم آپ کے پاس حاضر رہے اور آپ کی صحبت میں رہے۔ پھر عبادہ کھڑے ہوئے اور قصہ بیان کیا بعد اُس کے کہا ہم تو وہ حدیث ضرور ہی بیان کریں گے جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اگرچہ معاویہ کو بُرا معلوم ہو یا یوں کہا۔ اگرچہ معاویہ کی ذلت ہو میں پروا نہیں کرتا اگر اُن کے ساتھ نہ رہوں ان کے لشکر میں تاریک رات میں۔ حماد نے بھی کہا یا ایسا ہی کہا۔

فائدہ :- یعنے جب صدقات میں سے حصہ ملے گا تو قیمت اس کی لے لیں گے غرض ادھار بیچنے کا حکم کیا۔ معاویہ کی یہ دلیل کافی نہیں کیونکہ حاضر رہنے اور صحبت رکھنے سے ہر بات کا سننا ضروری نہیں اور اسی وجہ سے بہت حدیثیں ایک صحابی نے سنیں دوسرے نے نہیں سنیں۔

عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ :-

ترجمہ :- دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا :-

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ :-

ترجمہ :- عبادہ بن صامت سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو سونے کو بدلے میں سونے کے اور چاندی کو بدلے میں چاندی کے اور گیہوں کو بدلے میں گیہوں کے اور جَو کو بدلے میں جَو کے اور کھجور کو بدلے میں کھجور کے اور نمک کو بدلے میں نمک کے برابر برابر ٹھیک ٹھیک نقدا نقد پھر جب قسم بدل جائے (مثلاً گیہوں جَو کے بدلے۔) تو جس طرح چاہے بیچو (کم وبیش) پر نقدا نقد ہونا ضروری ہے۔

فائدہ :۔ نووی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اور گیہوں علیحدہ علیحدہ قسم ہیں اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابو حنیفہ اور ثوری اور فقہا محدثین کا اور مالک اور لیث اور اوزاعی اور اکثر علمائے مدینہ اور علمائے متقدمین شام کے نزدیک وہ دونوں ایک قسم ہیں اور یہی منقول ہے عمر اور سعد اور سلف سے اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ باجرا ایک قسم ہے اور جوار دوسری قسم ہے اور چاول تیسری قسم ہے مگر لیث اور ابن وہب کے نزدیک یہ تینوں ایک قسم میں داخل ہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلذَّھَبُ بِالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃُ بِالْفِضَّۃِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ یَدًا بِیَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی اَلْاٰخِذُ وَالْمُعْطِیْ فِیْہِ سَوَآءٌ۔

ترجمہ :۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو سونے کو سونے کے بدلے میں اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں اور گیہوں کو گیہوں کے بدلے میں اور جو کو جو کے بدلے میں اور کھجور کو کھجور کے بدلے میں اور نمک کو نمک کے بدلے میں برابر برابر نقدا نقد پھر جو کوئی زیادہ دے، یا زیادہ لے تو سود ہو گیا لینے والا اور دینے والا برابر ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلذَّھَبُ بِالذَّھَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَذَکَرَ بِمِثْلِہٖ۔

ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَۃُ بِالْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو کھجور کو کھجور کے بدلے اور گیہوں کو گیہوں کے بدلے اور

يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى إِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ۔

اور جو کو جو کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے برابر برابر نقدا نقد پھر جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا مگر جب قسم بدل جائے (تو زیادتی اور کمی درست ہے)

عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَدًا بِيَدٍ۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں نقدا نقد کا ذکر نہیں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا۔

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیچو سونے کو سونے کے بدل تول کر برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے بدل تول کر برابر برابر جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا۔

ترجمہ:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار کو بدلے دینار کے بیچو اور درم کو بدلے درم کے اور کوئی زیادہ نہ ہو ایک دوسرے سے۔

عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَمِيمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔ ترجمہ۔ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيكٌ لِي وَرِقًا بِنَسِيئَةٍ إِلَى الْمَوْسِمِ أَوْ إِلَى الْحَجِّ فَجَاءَ إِلَيَّ فَأَخْبَرَنِي فَقُلْتُ هٰذَا أَمْرٌ لَا يَصْلُحُ

ترجمہ:۔ ابو المنہال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میرے ایک شریک نے چاندی بیچی ادھار حج کے موسم تک

قَالَ قَدْ بِعْتُهُ فِي السُّوقِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَهُوَ رِبًا وَأْتِ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ تِجَارَةً مِنِّي فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ

وہ مجھ سے پوچھنے آیا میں نے کہا یہ تو درست نہیں اس نے کہا میں نے بازار میں بیچی اور کسی نے منع نہیں کیا۔ پھر میں براء بن عازب کے پاس آیا ان سے پوچھا۔ انھوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور ہم ایسی بیع کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا اگر نقدا نقد ہو تو قباحت نہیں اور جو ادھار ہو تو سود ہے اور تو زید بن ارقم رض کے پاس جا ان کی سوداگری مجھ سے زیادہ ہے (تو وہ اس مسئلہ سے بخوبی واقف ہوں گے) میں ان کے پاس گیا۔ اور ان سے پوچھا تو انھوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَهُوَ أَعْلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ ثُمَّ قَالَا نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا :-

ترجمہ :- ابو المنہال سے روایت ہے میں نے براء بن عازب سے پوچھا صرف کو (یعنے چاندی یا سونے کے بدلے چاندی یا سونا بیچنا کیسا ہے) انھوں نے کہا زید بن ارقم سے پوچھ وہ زیادہ جانتے ہیں میں نے زید سے پوچھا انھوں نے کہا براء سے پوچھ وہ زیادہ جانتے ہیں پھر دونوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو سونے کے بدلے ادھار بیچنے

فائدہ :- اگر دست بدست ہو تو کچھ قباحت نہیں ہے جیسے اوپر گذر چکا ؛

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ

ترجمہ :- ابو بکرہ سے روایت ہے منع کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو

بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَشْتَرِيَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا وَنَشْتَرِيَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ ؛

چاندی کے بدلے اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر اور حکم کیا ہم کو چاندی خریدنے کا سونے کے بدل جس طرح سے ہم چاہیں اور سونا خریدنے کا چاندی کے بدل جس طرح ہم چاہیں ایک شخص نے ان سے پوچھا اور کہا نقداً نقداً انھوں نے کہا میں نے ایسا ہی سنا۔

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ: ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيهَا خَرَزٌ وَذَهَبٌ وَهِيَ مِنَ الْمَغَانِمِ تُبَاعُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالذَّهَبِ الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ فَنُزِعَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ ؛

ترجمہ :۔ فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ کے پاس ایک ہار لایا گیا۔ اس میں نگ تھے۔ اور سونا بھی تھا وہ لوٹ کا مال تھا۔ جو بک رہا تھا۔ آپ نے حکم کیا اس کا سونا جدا کیا گیا پھر آپ نے فرمایا اب سونے کو سونے کے بدل بیچو برابر تول کر۔

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جب سونا کسی اور چیز کے ساتھ لگا ہو تو اس کا بیچنا سونے کے بدل درست نہیں جب تک سونا علیحدہ نہ کیا جائے۔ اب سونے کو سونے کے بدل برابر برابر تول کر بیچنا چاہیے اور دوسری شئے کو اختیار ہے جتنے داموں پر چاہے بیچے یہی حکم ہے جب کسی شئے میں چاندی لگی ہو اور وہ چاندی کے بدلے بیچی جائے اور یہی منقول ہے حضرت عمر

اور ابن عمرؓ اور جماعت سلف سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا. اور ابو حنیفہ اور ثوری اور حسن بن صالح کے نزدیک اس کا علیحدہ کرنا ضروری نہیں. اور اس کی بیع اُس سونے سے زیادہ کے بدلے میں جتنا اُس شے میں لگا ہے، یا اس چاندی سے زیادہ کے بدلے میں جتنی اس میں لگی ہو درست ہے اور اس سے کم یا برابر سونے اور چاندی کے بدل درست نہیں اور مالک کے نزدیک اگر سونا یا چاندی تہائی یا تہائی سے کم ہو تو وہ تابع ہو جائے گا اور اس کی بیع ہر طرح درست ہے اور حماد بن ابی سلیمان کے نزدیک ہر حال میں درست ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے حدیث کے (انتہی مختصراً)

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا. فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ

ترجمہ:۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے خیبر کے روز ایک ہار خریدا بارہ اشرفیوں میں۔ اس میں سونا تھا اور نگ تھی۔ جب میں نے سونا جدا کیا تو اس میں بارہ اشرفیوں سے زیادہ سونا نکلا میں نے بیان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا وہ ہار نہ بیچا جائے جب تک اس کا سونا علیحدہ نہ کیا جائے

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ترجمہ:۔ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ نُبَايِعُ الْيَهُوْدَ الْاُوْقِيَّةَ الذَّهَبَ بِالدِّيْنَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ.

ترجمہ:۔ فضالہ بن عبید سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے خیبر کے دن اور یہودیوں سے معاملہ کرتے تھے ایک اوقیہ (چالیس درم) سونے کا دو یا تین دیناروں کے بدل تب جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا مت بیچو سونا سونے کے بدلے مگر تول کر (برابر برابر)

عَنْ حَنَشٍ اَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي غَزْوَةٍ فَطَارَتْ لِي وَلِاَصْحَابِي قِلَادَةٌ فِيهَا ذَهَبٌ وَوَرِقٌ وَجَوْهَرٌ فَاَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِيَهَا فَسَاَلْتُ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ فَقَالَ اِنْزِعْ ذَهَبَهَا فَاجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ وَاجْعَلْ ذَهَبَكَ فِي كِفَّةٍ ثُمَّ لَا تَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ:۔

ترجمہ:۔ حنش سے روایت ہے میں فضالہ بن عبید کے ساتھ تھا ایک جہاد میں تو میرے اور میرے یاروں کے حصے میں ایک ہار آیا جس میں سونا اور چاندی اور جواہر سب تھے۔ میں نے اس کو خریدنا چاہا اور فضالہ سے پوچھا انھوں نے کہا اس کا سونا جدا کر کے ایک پلڑے میں رکھ اور اپنا سونا ایک پلڑے میں پھر نہ لے مگر برابر برابر کیونکہ میں نے سنا ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر وہ نہ لے مگر برابر برابر:۔

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ اَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعِ قَمْحٍ فَقَالَ بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَاَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرًا اَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِنِّي كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ معمر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے اپنے غلام کو ایک صاع گیہوں کا دیکر بھیجا اور کہا اس کو بیچ کر جو لیکر آ۔ وہ غلام لے کر گیا اور ایک صاع اور کچھ زیادہ جو لیے۔ جب معمر کے پاس آیا۔ اور اُن کو خبر کی تو معمر نے کہا تو نے ایسا کیوں کیا۔ جا اور پھیر کر آ۔ اور مت لے مگر برابر برابر۔

يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيْرُ قِيْلَ فَإِنَّهُ لَيْسَ بِمِثْلِهِ قَالَ فَإِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَ :-

کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اناج بدلے اناج کے برابر بیچو۔ اور ان دنوں ہمارا اناج جو تھی لوگوں نے کہا اور جو گیہوں میں فرق ہے (تو کمی بیشی جائز ہے) انھوں نے کہا مجھے ڈر ہے کہیں دونوں ایک جنس کا حکم رکھتے ہوں۔

فائدہ :- امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا امام مالک نے اس روایت سے دلیل لی ہے کہ گیہوں اور جو ایک جنس ہے اور جب وہ ایک دوسرے کے بدلے بیچے جائیں تو اُن میں کمی ناجائز ہے اور ہمارا اور علماء کا یہ قول ہے کہ گیہوں اور جو دونوں علیحدہ علیحدہ قسمیں ہیں اور ان میں کمی اور بیشی درست ہے جیسے گیہوں اور چاول ہیں اور دلیل ہماری وہ ہے جو گذر چکا کہ آپ نے فرمایا جب قسمیں بدل جائیں تو جس طرح چاہو بیچو۔ اور ابوداؤد اور نسائی نے عبادہ بن صامت سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گیہوں کو جو کے بدلے بیچنے میں اگرچہ جو زیادہ ہوں قباحت نہیں بشرطیکہ دست بدست ہوں اور معمر کی یہ روایت حجت کے لائق نہیں ہے کیونکہ اس میں یہ کہاں ہے کہ گیہوں اور جو ایک جنس ہے۔ بلکہ معمر نے احتیاطاً ڈر کر اس سے پرہیز کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِيْ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ فَاسْتَعْمَلَهُ عَلٰى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَشْتَرِيْ

ترجمہ :- ابوہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی میں سے ایک شخص کو عامل کیا خیبر کا وہ جنیب (عمدہ قسم کی کھجور) کھجور لے کر آیا۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا۔ کیا خیبر میں سب کھجور ایسی ہی ہوتی ہے

الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوْا وَلٰكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ أَوْ بِيْعُوْا هٰذَا وَاشْتَرُوْا بِثَمَنِهِ مِنْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ الْمِيْزَانُ۔

وہ بولا نہیں قسم خدا کی یا رسول اللہ ہم یہ کھجور ایک صاع جمع (خراب قسم کی کھجور) کے دو صاع دیکر خریدتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا مت کرو بلکہ برابر برابر بیچو یا ایک کو بیچ کر اس کی قیمت کے بدل دوسری خرید لو اور ایسا ہی اگر تول کر بیچو تو بھی برابر برابر بیچو۔

فائدہ:۔ امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا شاید اس عامل کو اس وقت تک اس بیع کی حرمت معلوم نہ ہوئی ہوگی کیونکہ ربا کی حرمت کا شروع زمانہ تھا یا اور کسی وجہ سے اور اس روایت سے ہمارے اصحاب نے دلیل دی ہے کہ عینہ کی بیع حرام نہیں ہے اور وہ ایک حیلہ ہے جس سے سود کی غرض حاصل ہو جاتی ہے وہ یہ ہے کہ کسی شخص کو سو روپیہ لینا منظور ہوں اور سود سمیت دو سو دینا ہوں تو وہ صاف طور پر سو روپیہ قرض نہ لے بلکہ دو سو روپیہ کو ایک شے مہاجن سے مول لے لے۔ پھر سو روپیہ کو اس کے ہاتھ بیچکر وہ سو روپیہ اپنے کام میں لائے اور دو سو روپیہ مہاجن کے اپنی معیاد پر ادا کرے اور یہ بیع شافعی اور دوسرے علماء کے نزدیک حرام نہیں ہے لیکن مالک اور احمد نے حرام کہا ہے۔

مترجم کہتا ہے۔ شافعی کا یہ مذہب صحیح نہیں ہے اور دوسری حدیثوں میں عینہ کی بیع پر وعید آئی ہے اور وہ سود خواروں کی ایجاد ہے اور حیلہ اللہ جل جلالہٗ کے سامنے مفید نہیں وہ نیت اور ارادے کو خوب جانتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ

ترجمہ:۔ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ ہم ایک صاع اس کے دو صاع کے بدلے اور دو صاع تین صاع کے بدلے لیتے ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خَبْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا :- بقیہ ص ۳۱۹ :- ایسا مت کرو جمع کو روپیوں کے بدلے بیچ - پھر روپیوں سے جنیب خرید کرلے :-

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ جَاءَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا فَقَالَ بِلَالٌ تَمْرٌ كَانَ عِنْدَنَا رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِمَطْعَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ سَهْلٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عِنْدَ ذٰلِكَ :-

ترجمہ :- ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ برنی (ایک عمدہ قسم ہے) کھجورے کر آئے - جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - یہ کہاں سے لائے - بلال نے کہا میرے پاس خراب قسم کی کھجور رکھی - تو دو صاع اس کے دے کر میں نے ایک صاع اس کا آپ کے کھانے کے لئے خریدا - جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - افسوس یہ تو عین سود ہے ایسا مت کر - لیکن جب تو کھجور خریدنا چاہے تو اپنی کھجور بیچ ڈال پھر اس کی قیمت کے بدلے دوسری کھجور خریدلے :-

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا التَّمْرُ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِعْنَا تَمْرَنَا صَاعَیْنِ بِصَاعٍ مِّنْ ھٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا الرِّبٰوا فَرُدُّوْہُ ثُمَّ بِیْعُوْا تَمْرَنَا وَاشْتَرُوْا لَنَا مِنْ ھٰذَا۔

ترجمہ:- ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور آئی۔ آپ نے فرمایا یہ کھجور ہماری کھجور سے بہت عمدہ ہے۔ ایک شخص بولا۔ یارسول اللہ ہم نے اپنی کھجور کے دو صاع دے کر اس کے ایک صاع لئے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ تو ربا ہو گیا۔ اس کو پھیر دو اور پہلے ہماری کھجور بیچو پھر اس کی قیمت میں سے یہ کھجور ہمارے لئے خرید لو:۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ فَکُنَّا نَبِیْعُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا صَاعَیْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَّلَا صَاعَیْ حِنْطَۃٍ بِصَاعٍ وَّلَا دِرْھَمٍ بِدِرْھَمَیْنِ۔

ترجمہ:- حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم کو جمع کھجور ملا کرتی تھی۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک میں۔ اور اس میں سب کھجوریں ملی رہتی تھیں۔ تو ہم دو صاع اس کے ایک صاع کے بدلے بیچتے تھے یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا کھجور کے دو صاع ایک صاع کے بدلے نہ بیچنا چاہیئے اسی طرح گیہوں کے دو صاع ایک صاع کے بدلے اور ایک درم دو درم کے بدلے نہ بیچنا چاہیئے۔

عَنْ اَبِی نَضْرَۃَ قَالَ سَئَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ اَیَدًا بِیَدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا بَاْسَ بِہٖ فَاَخْبَرْتُ اَبَا سَعِیْدٍ فَقُلْتُ اِنِّیْ سَئَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ اَیَدًا بِیَدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا بَاْسَ بِہٖ قَالَ اَوْ قَالَ ذٰلِكَ اِنَّا سَنَكْتُبُ اِلَیْہِ فَلَا یُفْتِیْكُمُوْہُ قَالَ فَوَاللّٰہِ لَقَدْ جَآءَ بَعْضُ فِتْیَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَاَنْكَرَہٗ فَقَالَ كَاَنَّ ھٰذَا لَیْسَ مِنْ تَمْرِ اَرْضِنَا قَالَ كَانَ فِیْ تَمْرِ اَرْضِنَا اَوْ فِیْ تَمْرِنَا الْعَامَ بَعْضُ الشَّیْءِ فَاَخَذْتُ ھٰذَا وَزِدْتُ بَعْضَ الزِّیَادَۃِ فَقَالَ اَضْعَفْتَ اَرْبَیْتَ لَا تَقْرَبَنَّ ھٰذَا اِذَا رَابَكَ مِنْ تَمْرِكَ شَیْءٌ فَبِعْہُ ثُمَّ اشْتَرِ الَّذِیْ تُرِیْدُ مِنَ التَّمْرِ۔

ترجمہ:۔ ابونضرہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے پوچھا صرف کو (یعنے سونے چاندی کی بیع کو چاندی سونے کے بدلے) انھوں نے کہا کیا نقداً نقد میں نے کہا ہاں۔ انھوں نے کہا۔ نقداً نقد میں کچھ قباحت نہیں۔ میں نے ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تھا صرف کو۔ انھوں نے کہا نقداً نقد۔ میں نے کہا ہاں۔ انھوں نے کہا نقداً نقد میں کچھ قباحت نہیں۔ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ کیا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ نے ایسا کہا۔ ہم ان کو لکھیں گے۔ وہ تم کو ایسا فتویٰ نہیں دینگے اور کہا قسم خدا کی۔ بعض جوان آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھجورلے کر آئے۔ آپ نے اس کو نیا سمجھا۔ اور فرمایا۔ یہ تو ہمارے ملک کی نہیں ہے۔ انھوں نے کہا اس سال میں ہمارے ملک کی کھجور میں کچھ نقصان تھا۔ تو میں نے یہ کھجور لی اور اس کے

بدلے میں زیادہ کھجوریں دیں۔ آپ نے فرمایا تونے زیادہ دیا تو سود دیا۔ اب اس کے پاس نہ جانا۔ جب تم کو اپنی کھجور میں کچھ نقصان معلوم ہو تو اس کو بیچ ڈالو۔ پھر جو کھجور پسند کرو۔ وہ خرید کر لو۔

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ عَنِ الصَّرْفِ فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا فَإِنِّي لَقَاعِدٌ عِنْدَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ مَا زَادَ فَهُوَ رِبًا فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ لِقَوْلِهِمَا فَقَالَ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ صَاحِبُ نَخْلَةٍ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ طَيِّبٍ وَكَانَ تَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اللَّوْنَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّى لَكَ هٰذَا قَالَ انْطَلَقْتُ بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ هٰذَا الصَّاعَ فَإِنَّ سِعْرَ هٰذَا فِي السُّوقِ كَذَا وَسِعْرَ هٰذَا كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ أَرْبَيْتَ

ترجمہ:۔ ابو نضرہ سے روایت ہے میں نے ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا صرف کو۔ انھوں نے اس میں کوئی قباحت نہیں دیکھی (اگرچہ کمی بیشی ہو بشرطیکہ نقداً نقد ہو) پھر میں بیٹھا تھا ابو سعید خدری کے پاس ان سے میں نے پوچھا صرف کو۔ انھوں نے کہا جو زیادہ ہو وہ ربا ہے۔ میں نے اس کا انکار کیا بوجہ ابن عمر اور ابن عباس کے کہنے کے۔ انھوں نے کہا میں تجھ سے نہیں بیان کروں گا۔ مگر جو سنا میں نے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ کے پاس ایک کھجور والا ایک صاع عمدہ کھجور لے کر آیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجور اسی قسم کی تھی۔ تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کھجور

إِذَا أَرَدْتَ ذٰلِكَ فَبِعْ تَمْرَكَ بِسِلْعَةٍ ثُمَّ اشْتَرِ بِسِلْعَتِكَ أَيَّ تَمْرٍ شِئْتَ قَالَ أَبُو سَعِيْدٍ فَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ أَحَقُّ أَنْ يَكُوْنَ رِبًا أَمِ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ بَعْدُ فَنَهَانِي وَلَمْ آتِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ فَحَدَّثَنِي أَبُو الصَّهْبَاءِ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِمَكَّةَ فَكَرِهَهُ۔

کہاں سے لایا وہ بولا میں دو صاع کھجور کے لیکر گیا اور اُن کے بدلے ایک صاع اس کھجور کا خریدا۔ کیونکہ اس کا نرخ بازار میں ایسا ہے اور اُس کا نرخ ایسا ہے آپ نے فرمایا۔ خرابی ہو تیری سود دیا تو نے۔ جب تو ایسا کرنا چاہے تو اپنی کھجور کسی اور شے کے بدلے بیچ ڈال پھر اُس شے کے بدلے جو کھجور تو چاہے خرید کرلے۔ ابوسعید نے کہا تو کھجور جب بدلے کھجور کے دی جائے اس میں سود ہو۔ تو چاندی جب چاندی کے بدلے دی جائے (کم یا زیادہ) تو اُس میں سود ضرور ہوگا۔ (اگرچہ نقدا نقد) ابونضرہ نے کہا پھر میں ابن عمر کے پاس آیا اس کے بعد تو انھوں نے بھی منع کیا۔ اس سے (شاید اُن کو ابوسعید کی حدیث پہنچ گئی ہو) اور ابن عباس کے پاس میں نہیں گیا۔ لیکن مجھ سے ابوالصہباء نے حدیث بیان کی۔ انھوں نے پوچھا ابن عباس سے اس کو مکہ میں تو مکروہ کہا انھوں نے۔

فائدہ:۔ پہلے ابن عمر اور ابن عباس کا یہ مذہب تھا کہ جب نقدا نقد بیع ہو تو کمی اور بیشی سے ربا نہیں ہوتا۔ اگرچہ ایک ہی جنس ہو اور جائز رکھتے تھے ایک درہم کی بیع کو دو درہم کے بدلے اور ایک دینار کی دو دینار کے بدلے اور ایک صاع کھجور کو دو صاع کھجور کے بدلے اسی طرح گیہوں اور تمام ربوی اجناس میں وہ کم و بیش بیچنا جائز رکھتے تھے۔ بشرطیکہ دست بدست ہو اور جو ادھار ہو تو ربا ہو جائے گا۔ پھر ان دونوں صاحبوں نے اپنے قول سے رجوع کیا اور ایک جنس میں کم و بیش بیچنے کی حرمت کے قائل ہو گئے۔

عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ:۔ ابوصالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے ابوسعید الخدری

يَقُوْلُ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ غَيْرَ هٰذَا قَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقُلْتُ اَرَاَيْتَ هٰذَا الَّذِيْ تَقُوْلُ اَشَيْئٌ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ وَجَدْتَهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَجِدْهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ ؏

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے دینار بدلے دینار کے اور درم بدلے درم کے برابر برابر بیچنا چاہیے جو زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہے۔ میں نے کہا ابن عباس تو اور کچھ کہتے ہیں انھوں نے کہا میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور میں نے کہا تم جو یہ کہتے ہو۔ تو کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا قرآن میں پایا ہے۔ انھوں نے کہا نہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہ قرآن مجید میں پایا۔ بلکہ مجھ سے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ربا ادھار میں ہے (تو اس سے میں یہ سمجھا کہ اگر نقد انقد

کمی بیشی کے ساتھ بھی ہو تو ربا نہیں ہے۔)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ ؏

ترجمہ:۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھ سے اسامہ بن زید نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود ادھار میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبًا فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسامہ بن زید سے روایت کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ربا نہیں ہے نقدا نقد میں۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ فِي الصَّرْفِ شَيْئٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ شَيْئٌ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَلَّا لَا أَقُولُ أَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِهِ وَأَمَّا كِتَابُ اللّٰهِ فَلَا أَعْلَمُهُ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ :۔

ترجمہ:۔ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے ابوسعید خدری ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے اور ان سے پوچھا تم جو بیع صرف کے باب میں کہتے ہو۔ تو کیا تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ یا اللہ تعالیٰ کے کلام مجید میں پایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہرگز نہیں میں تم سے نہ کہونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو میں نہیں جانتا (یہ عاجزی کے طور پر کہا۔) لیکن مجھ سے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سود ادھار میں ہے۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا بعض علماء نے کہا ہے کہ اسامہ کی یہ روایت منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے اور اجماع کیا ہے اہل اسلام نے کہ وہ متروک العمل ہے اور بعضوں نے اس کی تاویل کی ہے کہ وہ محمول ہے ان اموال پر جو ربوی نہیں ہیں

جیسے بیع دین کے ساتھ دین کی معیاد پر اس طرح پر کہ ایک کپڑا معلوم الصفت قرض ہو پھر اس کو بیچے ایک بردے معلوم الصفت کے بدلے تو اگر نقد بیچے تو جائز ہے۔ یا وہ محمول ہے اجناس مختلفہ پر یعنی کہ ان میں کمی بیشی ربا نہیں ہے۔ بلکہ ادھار ربا ہے۔ یا وہ مجمل ہے اور ابو سعید اور عبادہ کی حدیث مبین ہے اور عمل واجب ہے مبین پر انتہے مختصراً۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ قَالَ قُلْتُ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ قَالَ اِنَّمَا نُحَدِّثُ بِمَا سَمِعْنَا :-

ترجمہ:- عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کھانے والے پر۔ اور سود کھلانے والے پر۔ روای نے کہا میں نے پوچھا سود کا حساب لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر تو انھوں نے کہا ہم اتنی ہی حدیث بیان کریں گے۔ جتنی ہم نے سنی ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَ كَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَآءٌ :-

ترجمہ:- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر اور سود لکھنے والے پر اور سود کے گواہوں پر اور فرمایا وہ سب برابر ہیں۔

فائدہ:- گناہ میں معاذ اللہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ باطل اور حرام پر مدد کرنا بھی حرام ہے۔ اب جو مولوی اور منصف سود کا فیصلہ کرتے ہیں اور سود لاتے ہیں یا جو اہلکار اور منشی سود کا حساب لکھتے ہیں وہ بھی ملعون اور مردود ہیں۔ اس سے ان کو توبہ کرنا چاہیے، اور ایسی نوکری پر خاک ڈالنا چاہیے۔

بَابُ اَخْذِ الْحَلَالِ وَتَرْكِ الشُّبُهَاتِ

حلال لینا اور مشتبہ مال سے پرہیز کرنا

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاَهْوَى النُّعْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِاِصْبَعَيْهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَّاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَّبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَّا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَّقَعَ فِى الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِى الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِى الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ ۔

ترجمہ:۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اور اشارہ کیا نعمان نے اپنی انگلیوں سے دونوں کانوں کی طرف) آپ فرماتے ہیں۔ مقرر حلال کھلا ہے اور حرام بھی کھلا ہے۔ لیکن حلال و حرام کے درمیان ایسی چیزیں ہیں جو دونوں سے ملتی ہیں یعنے اُن میں شبہ ہے اُن کو بہت لوگ نہیں جانتے تو جو شبہوں سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا۔ اور جو شبہوں میں پڑا وہ آخر حرام میں بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنی یعنے روکی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہے اس کے جانور رمنی کو بھی چر جائیں گے۔ خبردار رہو ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہے خبردار رہو خدا تعالیٰ کا رمنہ اُس کے حرام کی ہوئی چیزیں ہیں جان رکھو بیشک بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اگر وہ سنور گیا تو سارا بدن سنور گیا اور جو وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑ گیا یاد رکھو وہ ٹکڑا دل ہے۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ یہ حدیث بہت بڑے کام کی ہے۔ اس میں بہت سے فائدے ہیں۔ اور یہ ان حدیثوں میں کی ایک حدیث ہے جن پر اسلام کا مدار ہے۔ ایک جماعت نے کہا یہ حدیث تہائی ہے اسلام کی اور دو تہائیاں یہ دو حدیثیں ہیں۔ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ اور من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ اور ابو داؤد سجستانی نے کہا کہ اسلام کا مدار چار حدیثوں پر ہے۔ تین یہی جو بیان ہوئیں اور چوتھی یہ حدیث لا یؤمن اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ :- اور بعضوں نے کہا یہ حدیث ازھد فی الدنیا یحبک اللہ وازھد فیما فی ایدی الناس یحبک الناس۔ علماء کرام نے اس حدیث کی عظمت کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کھانے پینے اور لباس وغیرہ سب کی درستی بیان کر دی اور یہ بھی فرمایا کہ شبہ کی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ اس سے دین اور آبرو دونوں کی سلامتی ہے۔ اور شبہوں میں پڑنے سے ڈرا دیا اور اس کی مثال دی رمنہ سے پھر بیان فرمایا اس چیز کو جو انسان کے بدن میں سب چیزوں سے بڑی ہے وہ کیا ہے۔ دل۔ اس کی درستی سے سارا بدن درست ہوتا ہے اور اس کے بگڑنے سے سارا بدن بگڑ جاتا ہے۔ اور یہ جو آپ نے فرمایا مقرر حلال کھلا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں تین قسم کے کام اور چیزیں ہیں۔ ایک تو وہ جو صاف اور کھلم کھلا حلال ہیں۔ جیسے روٹی میوہ زیتون کا تیل شہد دودھ حلال جانور کا انڈا حلال جانور کا۔ اور اس کے سوا اور حلال کھانے۔ اسی طرح بات کرنا دیکھنا چلنا وغیرہ کہ یہ سب حلال ہیں اور ان کی حلت میں کوئی شک نہیں ہے۔ دوسری وہ جو صاف صاف کھلم کھلا حرام ہیں جیسے شراب اور سور۔ مردار۔ پیشاب۔ بہتا ہوا خون اسی طرح زنا اور جھوٹ اور غیبت اور چغلخوری اور اجنبی عورت کی طرف دیکھنا اور مانند ان کے جو کام ہیں۔ تیسرے وہ جو نہ کھلم کھلا حلال ہیں نہ صاف صاف حرام ہیں اسی واسطے بہت لوگوں کو اُن کا علم نہیں جیسے عوام کو لیکن علماء ان کی حلت یا حرمت کسی دلیل سے نکال لیتے ہیں۔ پھر جب کوئی شے ایسی ہو اور اس میں کوئی نص یا اجماع نہ ہو تو مجتہد اس کے لئے اجتہاد کرتے ہیں۔ پھر اس کو حلال سے ملاتے ہیں یا حرام سے کسی دلیل شرعی سے۔ پھر اگر حلال سے ملایا تو وہ شے حلال ہوگئی اور کبھی حلت کی دلیل ایسی ہوتی ہے جس میں احتمال رہتا ہے تو تقویٰ یہ ہے کہ

اس شے کو ترک کرے اور وہ اسی مضمون میں داخل ہے کہ جس نے شبہ کی چیزوں یا کاموں کو ترک کیا۔ وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا اب جس میں مجتہد کو کوئی بات نہ کھلے تو وہ حلال ہوگی یا حرام یا اس میں توقف ہوگا اس باب میں تین مذاہب ہیں۔ جن کو قاضی عیاض نے نقل کیا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں وہی حکم ہوگا۔ جو اشیاء میں ہے۔ قبل وارد ہونے شرع کے اور ان میں چار مذہب ہیں صحیح یہ ہے کہ نہ اس کو حلال کہیں گے نہ حرام نہ مباح کیونکہ اہل حق کے نزدیک تکلیف شرع ہی سے ثابت ہوتی ہے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ وہ حرام ہے تیسرا یہ ہے کہ مباح ہے چوتھا توقف انتہے ما قال النووی۔

عَنْ زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔ ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ذَكَرِيَّا أَتَمُّ مِنْ حَدِيْثِهِمْ وَأَكْثَرُ۔ ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِحِمْصٍ وَّهُوَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ إِلٰى قَوْلِهٖ يُوْشِكُ أَنْ يَّقَعَ فِيْهِ۔

ترجمہ:۔ نعمان بن بشیر بن سعد سے روایت ہے۔ جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ خطبہ سناتے تھے لوگوں کو حمص (ایک شہر کا نام ہے شام میں) میں اور کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری۔

يُوْشِكُ أَنْ يَّقَعَ فِيْهِ تک

بَابُ بَيْعِ الْبَعِيْرِ وَاسْتِثْنَاءِ رُكُوْبِهٖ

اونٹ کا بیچنا اور سواری کی شرط کر لینا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَهٗ قَدْ اَعْيَا فَاَرَادَ اَنْ يُسَيِّبَهٗ قَالَ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لِيْ وَضَرَبَهٗ فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهٗ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ فَبِعْتُهٗ بِاُوْقِيَّةٍ وَاسْتَثْنَيْتُ عَلَيْهِ حُمْلَانَهٗ اِلٰى اَهْلِيْ فَلَمَّا بَلَغْتُ اَتَيْتُهٗ بِالْجَمَلِ فَنَقَدَنِيْ ثَمَنَهٗ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاَرْسَلَ فِيْ اِثْرِيْ فَقَالَ اَتُرَانِيْ مَاكَسْتُكَ لِاٰخُذَ جَمَلَكَ خُذْ جَمَلَكَ وَدَرَاهِمَكَ فَهُوَ لَكَ

ترجمہ: جابر بن عبداللہ سے روایت ہے وہ جا رہے تھے ایک اونٹ پر جو تھک گیا تھا انھوں نے چاہا اس کو آزاد کر دینا۔ (یعنی چھوڑ دینا جنگل میں) جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آن کر ملے اور میرے لئے دعا کی اور اونٹ کو مارا! پھر وہ ایسا چلا کہ وہ ایسا کبھی نہیں چلا تھا (یہ آپ کا معجزہ تھا) آپ نے فرمایا اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال ایک اوقیہ پر (دوسری روایت میں پانچ اوقیہ ہیں اور ایک اوقیہ زیادہ دیا۔ اور ایک روایت میں دو اوقیہ اور ایک درم یا دو درم ہیں۔ اور ایک روایت میں سونے کا ایک اوقیہ اور ایک روایت میں چار دینار اور بخاری نے ایک روایت میں آٹھ سو درم اور ایک روایت میں بیس دینار اور ایک روایت میں چار اوقیے نقل کئے ہیں) میں نے کہا نہیں پھر آپ نے فرمایا اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال میں نے ایک اوقیہ پر آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ اور شرط کر لی اس پر سواری کی اپنے گھر تک جب میں اپنے گھر پہونچا تو اونٹ آپ کے پاس لیکر آیا آپ نے اس کی قیمت میرے حوالے کی میں لوٹا۔ پھر آپ نے مجھ کو بلا بھیجا اور فرمایا کیا میں تجھے قیمت کم کرتا تھا تیرا اونٹ لینے کے لئے اپنا اونٹ لیجا اور روپیہ بھی تیرا ہے۔

فائدہ:۔ یہ ایک ادنیٰ نمونہ ہے آپ کی سخاوت اور احسان کا۔ نووی نے کہا کہ امام احمد اور ان کے موافقین نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جانور کی بیع اس شرط سے درست ہے کہ مالک اپنی سواری اس پر ٹھہرا لے اور امام مالک کے نزدیک یہ شرط اس وقت جائز ہے جب مسافت سواری کی قلیل ہو۔ اور شافعی اور ابوحنیفہ اور باقی علماء کے نزدیک یہ شرط جائز نہیں خواہ مسافت قلیل ہو یا کثیر اور جابر کی حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خریدنا منظور نہ تھا صرف جابر پر احسان کرنا منظور تھا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاحَقَ بِيْ وَتَحْتِيْ نَاضِحٌ لِّيْ قَدْ أَعْيَا وَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ قَالَ فَقَالَ لِيْ مَا لِبَعِيْرِكَ قَالَ قُلْتُ عَلِيْلٌ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ فَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ قَالَ فَقَالَ لِيْ كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيْعُنِيْهِ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَّنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلٰى أَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتّٰى أَبْلُغَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ عَرُوْسٌ

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو آپ مجھ سے ملے (راہ میں) اور میری سواری میں ایک اونٹ تھا پانی کا وہ تھک گیا تھا اور بالکل چل نہ سکتا تھا آپ نے پوچھا تیرے اونٹ کو کیا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا وہ بیمار ہے یہ سن کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہٹے اور اونٹ کو ڈانٹا اور اس کے لئے دعا کی پھر وہ ہمیشہ سب اونٹوں کے آگے ہی چلتا رہا۔ آپ نے فرمایا اب تیرا اونٹ کیسا ہے میں نے کہا اچھا ہے آپ کی دعا کی برکت سے۔ آپ نے فرمایا میرے ہاتھ بیچتا ہے

فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى انْتَهَيْتُ فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي فِيهِ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ مَا تَزَوَّجْتَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَهُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوُفِّيَ وَالِدِي أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ إِلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ.

مجھے شرم آئی اور ہمارے پاس اور کوئی اونٹ پانی لانے کے لئے نہ تھا۔ آخر میں نے کہا ہاں بیچتا ہوں پھر میں نے اس اونٹ کو آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا اس شرط سے کہ میں اس پر سواری کروں گا مدینے تک۔ پھر میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں نوشہ ہوں (یعنے ابھی میرا نکاح ہوا ہے) مجھے اجازت دیجئے (لوگوں سے پہلے مدینہ جانے کی) آپ نے اجازت دی میں لوگوں سے آگے بڑھ کر مدینہ آپہونچا۔ وہاں میرے ماموں ملے۔ اور اونٹ کا حال پوچھا میں نے سب حال بیان کیا۔ انھوں نے مجھ کو ملامت کی کہ ایک ہی اونٹ تھا تیرے پاس اور گھر والے بہت ہیں۔ اس کو بھی تو نے بیچ ڈالا۔ اور اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ خداوند کریم کو جابر کا فائدہ منظور ہے) جابر نے کہا جب میں نے آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا تو نے کنواری سے شادی کی ہے یا نکاحی سے۔ میں نے کہا نکاحی سے۔ آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اس سے کھیلتا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرا باپ مرگیا یا شہید ہوگیا میری

کئی بہنیں چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی۔ تو مجھے برا معلوم ہوا کہ میں شادی کر کے اور ایک لڑکی لاؤں۔ ان کے برابر جو نہ ان کو ادب سکھائے اور نہ ان کو دبائے۔ اس لئے میں نے ایک نکاحی سے شادی کی تاکہ ان کو ادب اور تمیز سکھائے۔ جابر نے کہا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے۔ میں اونٹ صبح ہی لے کر گیا آپ نے اس کی قیمت مجھ کو دی اور اونٹ بھی پھیر دیا۔

عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَلَّ جَمَلِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَفِيْهِ قَالَ لِيْ بِعْنِيْ جَمَلَكَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيْهِ قَالَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيْهِ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ لِرَجُلٍ عَلَيَّ اُوْقِيَّةَ ذَهَبٍ فَهُوَ لَكَ بِهَا قَالَ قَدْ اَخَذْتُهٗ فَتَبَلَّغْ عَلَيْهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ اَعْطِهٖ اُوْقِيَّةً مِّنْ ذَهَبٍ وَّزِدْهُ قَالَ فَاَعْطَانِيْ اُوْقِيَّةً مِّنْ ذَهَبٍ وَّزَادَنِيْ قِيْرَاطًا قَالَ فَقُلْتُ لَا تُفَارِقُنِيْ زِيَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ:- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم لوگ مکہ سے مدینہ کو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو میرا اونٹ بیمار ہو گیا اور بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ اور اس روایت میں یہ ہے کہ پھر آپ نے فرمایا میرے ہاتھ اپنا یہ اونٹ بیچ ڈال۔ میں نے کہا وہ آپ ہی کا ہے یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال میرے ہاتھ میں نے کہا نہیں وہ آپ کا ہے یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال میرے ہاتھ میں نے کہا۔ تو ایک شخص کا میرے اوپر ایک اوقیہ سونا ہے۔ آپ ایک اوقیہ سونے کے بدلے یہ اونٹ لے لیجئے آپ نے فرمایا میں نے لیا پھر تو پہونچ جائے گا۔ اسی اونٹ پر مدینہ تک۔ جابر نے کہا جب میں مدینہ میں آیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ فِي كِيسٍ لِي فَأَخَذَهُ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ :۔

توجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا اس کو ایک اوقیہ سونے کا دیدے اور کچھ زیادہ دے تو بلال نے مجھ کو ایک اوقیہ سونے کا دیا اور ایک قیراط زیادہ دیا۔ میں نے کہا یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو زیادہ دیا ہے وہ ہمیشہ میرے پاس رہے (بطور تبرک کے) تو ایک تھیلی میں وہ میرے پاس رہا۔ یہاں تک کہ شام والوں نے یوم الحرہ کو چھین لیا۔

فائدہ :۔ یوم الحرہ وہ دن ہے جب شام والوں نے یزید کی سلطنت میں مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا اور مدینہ والوں کو قتل اور تاراج کیا تھا۔ یہ واقعہ ۶۳ھ ہجری میں ہوا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفَ نَاضِحِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فَنَخَسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِي ارْكَبْ بِسْمِ اللّٰهِ وَزَادَ أَيْضًا قَالَ فَمَا زَالَ يَزِيدُنِي وَيَقُولُ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ :۔

ترجمہ :۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں تو میرا اونٹ پیچھے رہ گیا۔ اور بیان کیا حدیث کو اور کہا اس میں پھر کھونسا دیا اُس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر مجھ سے کہا سوار ہو جا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور یہ بھی زیادہ کیا کہ آپ مجھ کو زیادہ دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے اللہ بخش دے تجھ کو۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَعْيَا بَعِيرِي قَالَ فَنَخَسَهُ

ترجمہ :۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرا اونٹ خستہ ہو گیا تھا آپ نے اُسے

فَوَثَبَ فَكُنْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَحْبِسُ خِطَامَهُ لِأَسْمَعَ حَدِيثَهُ فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِعْنِيهِ فَبِعْتُهُ مِنْهُ بِخَمْسِ أَوَاقٍ قَالَ قُلْتُ عَلَى أَنَّ لِي ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ بِهِ فَزَادَنِي أُوقِيَّةً ثُمَّ وَهَبَهُ لِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ٹھونسا دیا وہ کودنے لگا۔ اس کے بعد میں اس کی نکیل کھینچتا کہ آپ کی بات سنوں۔ لیکن اس کو تھام نہ سکتا (ایسا تیز چلنے لگا) آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آن کر ملے اور فرمایا اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال۔ میں نے آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ پانچ اوقیہ پر اور میں نے یہ شرط کرلی کہ مدینہ منورہ تک میں اس پر سواری کروں گا۔ آپ نے فرمایا۔ مدینہ تک تو سوار رہ۔ جب میں مدینہ پہونچا تو وہ اونٹ آپ کی خدمت میں لے کر آیا۔ آپ نے ایک اوقیہ اور زیادہ دیا۔ اور اونٹ بھی مجھ کو بخش دیا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ أَظُنُّهُ قَالَ غَازِيًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ يَا جَابِرُ أَتَوَفَّيْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ:

ترجمہ: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ راوی نے کہا جابر نے شاید جہاد کا سفر کہا پھر بیان کیا سارا قصہ اتنا زیادہ ہے آپ نے فرمایا اے جابر تو نے قیمت پائی جابر نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ قیمت لے اور اونٹ بھی لے اور اونٹ بھی لے:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ اشْتَرٰی مِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعِیْرًا بِوُقِیَّتَیْنِ وَدِرْهَمٍ اَوْ دِرْهَمَیْنِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا اَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَاَکَلُوْا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ اَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ الْمَسْجِدَ فَاُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ وَوَزَنَ لِیْ ثَمَنَ الْبَعِیْرِ فَاَرْجَحَ لِیْ۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ مجھ سے خریدا دو اوقیہ اور ایک درم کو۔ یا دو درم کو۔ پھر جب آپ صرار (ایک مقام کا نام ہے مدینہ منورہ کے پاس اور خطابی نے کہا وہ ایک کنواں ہے مدینہ سے تین میل پر عراق کے راہ پر اور بعضوں نے اس کو ضرار ضاد معجمہ سے پڑھا ہے اور خطاء ہے) میں پہونچے تو حکم دیا ایک گائے کاٹنے کا۔ وہ کاٹی گئی اور سب لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ جب آپ مدینہ منورہ میں آئے تو حکم کیا مجھ کو مسجد میں جانے کا اور دو رکعت نماز پڑھنے کا اور اونٹ کی قیمت مجھ کو تول کر دی اور زیادہ دی۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گائے کا ذبح کرنا اولیٰ ہے نحر سے اور نحر بھی جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو سفر سے لوٹ کر آئے اُس کو پہلے مسجد میں جانا اور دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دن کو بھی نفل کی دو ہی دو رکعتیں پڑھنا چاہیے جیسے رات کو اور ہمارا اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ اور اس کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا۔ اور اس حدیث سے بہت سے فائدے معلوم ہوئے۔ ایک تو بڑا معجزہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ خستہ اور ماندہ اونٹ کو دم بھر میں چاق اور چست کر دیا۔ دوسرے سوال کرنا بیع کا شی کے مالک سے۔ تیسری چکانے کا جواز۔ چوتھے اپنے ماتحت لوگوں کا حال پوچھنا اور ان کی کیفیت دریافت کرنا اور ان کو نیک صلاح دینا پانچویں باکرہ سے نکاح مستحب ہونا۔ چھٹے بی بی سے کھیلنے کا استحباب ساتویں جابر کی فضیلت کہ انھوں نے اپنا حظ نفس چھوڑا اور بہنوں کی تعلیم کو مقدم رکھا۔ آٹھویں سفر سے آتے وقت مسجد میں جانے اور دو رکعت نفل

پڑھنے کا استحباب نویں نیک راہ بتانے کا استحباب دسویں معاملہ میں زیادہ دینے کا ثواب گیارہویں ثمن کے وزن کی اجرت بایع پر ہونا بارہویں آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا جواز تیرہویں لشکر کے بعض لوگوں کو اجازت لے کر لوٹنے کا جواز چودہویں وکالت کا جواز اداۓ حقوق میں انتھی ماقال النووی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِثَمَنٍ قَدْ سَمَّاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْأُوقِيَّتَيْنِ وَالدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قَسَمَ لَحْمَهَا:۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ یہی قصہ جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ مجھ سے خریدا اس قیمت پر جو آپ نے مقرر کی۔ اور نہ اوقیوں کا ذکر کیا نہ ایک درم نہ دو درموں کا۔ اور کہا کہ آپ نے حکم کیا ایک گائے کے نحر کرنے کا پھر اس کا گوشت بانٹا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قَدْ أَخَذْتُ جَمَلَكَ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ:۔

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ میں نے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تو اس پر چڑھکر جا مدینہ تک۔

بَابُ جَوَازِ اقْتِرَاضِ الْحَيَوَانِ وَ اسْتِحْبَابِ تَوْفِيَتِهِ خَيْرًا مِّمَّا عَلَيْهِ

جانوروں کا قرض لینا درست ہے اور اُس سے بہتر جانور دینا مستحب ہے

عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ يَّقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُوْ رَافِعٍ فَقَالَ لَمْ أَجِدْ فِيْهَا إِلَّا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ إِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً :-

ترجمہ :- ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے اونٹ کا بچھڑا قرض لیا (یعنی چھ برس سے کم کا) پھر آپ کے پاس صدقے کے اونٹ آئے آپ نے ابو رافع کو حکم کیا اس کا اونٹ ادا کرنے کا ابو رافع آپ کے پاس آئے لوٹ کر اور کہا کہ صدقہ کے اونٹوں میں (ویسا کوئی بچھڑا) نہیں۔ اس سے بہتر پورے سات برس کے اونٹ ہیں آپ نے فرمایا وہی اس کو دیدے اچھے وہ لوگ ہیں جو قرض کو اچھی طرح سے ادا کریں۔

عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَّوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللّٰهِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً :-

ترجمہ :- ابو رافع سے روایت ہے جو مولیٰ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے. کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ کا جوان بچھڑا قرض لیا پھر بیان کیا اسی طرح اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا بہتر بندے اللہ کے وہ ہیں جو اچھی طرح سے قرض ادا کریں۔

فائدہ :- نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جانور کے قرض لینے میں تین مذہب ہیں ایک تو شافعی اور مالک اور جمہور علماء کا کہ سب جانوروں کا قرض لینا درست ہے مگر لونڈی، اُس شخص کو قرض لینا درست نہیں جو اُس سے جماع کر سکے اور جو جماع نہ کر سکے جیسے اس کا محرم یا عورت یا خنثی تو درست ہے اور دوسرا مذہب مزنی اور ابن جریر اور داؤد کا کہ لونڈی کا قرض لینا بھی درست ہے اسی طرح تمام حیوانات کا۔ تیسرا مذہب ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا کہ کسی جانور کا قرض لینا درست نہیں اور یہ حدیث رد کرتی ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو اور اُن کا دعویٰ کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ بغیر دلیل کے قبول نہیں ہو سکتا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قرض ادا کرتے وقت اُس سے بہتر زیادہ دینا مستحب اور عمدہ صفت ہے اور یہ منع نہیں کیونکہ بلا شرط ہے اور منع وہ ہے جس میں شرط کی جائے۔ انتہے مختصراً۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا فَقَالَ لَهُمُ اشْتَرُوْا لَهٗ سِنًّا فَاَعْطُوْهُ اِیَّاهُ فَقَالُوْا اِنَّا لَا نَجِدُ اِلَّا سِنًّا هُوَ خَیْرٌ مِّنْ سِنِّهٖ قَالَ فَاشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِیَّاهُ فَاِنَّ مِنْ خَیْرِكُمْ اَوْ خَیْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

ترجمہ :- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض آتا تھا اس نے آپ کو سخت کہا صحابہ نے قصد کیا اس کو سزا دینے کا آپ نے فرمایا مقروض کا حق ہے اس کو کہنا زیبا ہے (یہ اخلاق دلیل ہیں نبوت کے) پھر آپ نے صحابہ سے فرمایا ایک اونٹ خرید کرکے اس کو دو۔ انھوں نے کہا ہم کو تو اس کے اونٹ سے بہتر ملتا ہے آپ نے فرمایا وہی خرید کر اُس کو دو۔ کیونکہ بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کریں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِنًّا فَاَعْطَاهُ سِنًّا فَوْقَهُ وَ قَالَ خِیَارُكُمْ مَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً۔

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ قرض لیا پھر اس سے بڑھ کر ایک اونٹ دیا اور فرمایا بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جو اچھی طرح قرض ادا کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ یَتَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعِیْرًا فَقَالَ اَعْطُوْهُ سِنًّا فَوْقَ سِنِّهٖ وَقَالَ خَیْرُكُمْ حَسَنُكُمْ قَضَاءً۔

ترجمہ :۔ ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اونٹ کا تقاضا کرنے آیا۔ آپ نے فرمایا اس سے بہتر اونٹ اس کو دے دو اور فرمایا اچھا تم میں وہ ہے جو قرض کو اچھی طرح ادا کرے۔

بَابُ جَوَازِ بَیْعِ الْحَیْوَانِ بِالْحَیْوَانِ مِنْ جِنْسِهٖ مُتَفَاضِلًا

جانور کو جانور کے بدل کم زیادہ بیچنا درست ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ یَشْعُرْ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَیِّدُهٗ یُرِیْدُهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِیْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَیْنِ اَسْوَدَیْنِ ثُمَّ لَمْ یُبَایِعْ اَحَدًا بَعْدَهٗ حَتّٰی یَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ۔

ترجمہ :۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک غلام آیا اور اس نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر آپ کو معلوم نہ تھا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک آیا اس کے لینے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو بیچ ڈال میرے ہاتھ آپ نے دو کالے غلام دیکر اس کو خرید لیا۔ اس کے بعد کسی سے آپ بیعت نہ لیتے جب تک یہ پوچھ نہ لیتے غلام ہے (یا آزاد ہے) وہ

فائدہ:- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس کا مالک بھی مسلمان ہوگا۔ اسی لئے اس نے دو کالے غلاموں کے بدلے بیچ ڈالا۔ اور ظاہر یہ ہے کہ وہ غلام بھی مسلمان ہوں گے۔ اور نہیں جائز ہے مسلمان غلام کی بیع کافر کے ہاتھ اور احتمال ہے کہ اس کا مالک کافر ہو اور یہ دونوں کالے غلام بھی کافر ہوں اور اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال خلق ثابت ہوتا ہے آپ نے یہ پسند نہ کیا کہ وہ غلام جس نے بیعت کی تھی اور آپ کی صحبت چاہی ناامید پھرا جائے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک غلام کے بیچ دو غلاموں کے بدلے درست ہے خواہ قیمت برابر ہو یا کم و بیش اور اس پر اجماع ہے علما کا جب دست بدست بیع ہو۔ اور یہی حکم ہے تمام جانوروں کا اور جو ادھار بیچے تو وہ بھی جائز ہے شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک اور ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

بَابُ الرَّهْنِ وَجَوَازِهٖ فِي الْحَضَرِ كَالسَّفَرِ

گرو رکھنا سفر اور حضر دونوں میں جائز ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيْئَةٍ فَاَعْطَاهُ دِرْعًا لَهٗ رَهْنًا:۔

ترجمہ:- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا ادھار۔ پھر آپ نے زرہ اس کے پاس گرو رکھدی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا وَرَهَنَهٗ دِرْعًا مِنْ حَدِيْدٍ:۔

ترجمہ:- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا۔ اور اپنے لوہے کی زرہ اس کے پاس گرو کردی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ وَرَهَنَهٗ دِرْعًا لَهٗ مِنْ حَدِيْدٍ: ترجمہ:- وہی جواوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ نے میعاد پر غلہ خریدا:-

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ حَدِيْدٍ

ترجمہ:- وہی جواوپر گذرا اس میں لوہے کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ:- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ذمی کافروں سے معاملہ کرنا درست ہے اور جو مال ان کے ہاتھ میں ہے وہ ان کے ملک میں ہوگا۔ اور یہ بھی بیان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی کمی تھی اور فقر سے رغبت تھی۔ اور یہ بھی نکلا کہ رہن کرنا جائز ہے اسی طرح آلات حرب کا رہن کرنا ذمی کافروں کے پاس اور رہن حضر میں جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ اور احمد اور اکثر علما کا۔ مگر مجاہد اور داؤد نے یہ کہا ہے کہ رہن صرف سفر میں درست ہے بدلیل اس آیت کے وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ آخر تک اور جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے اور یہودی سے یہ معاملہ کرنے کی وجہ یہی ہے کہ جواز اس کا معلوم ہو یا اور صحابہ کے پاس اس وقت اُن کی حاجت سے زیادہ اناج نہ ہوگا اور بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ صحابہ کرام آپ کی رہن قبول نہ کرتے اور آپ سے دام نہ لیتے اس لئے آپ نے یہودی سے معاملہ کیا اور اجماع کیا مسلمانوں نے اہل ذمہ سے معاملہ کرنے کے جواز پر لیکن مسلمان کو درست نہیں ہے حربی کافروں کے ہاتھ ہتھیار اور آلات حرب کا بیچنا نہ قرآن کا ہدیہ کرنا نہ مسلمان غلام کافر کے ہاتھ بیچنا۔

بَابُ السَّلَمِ

سلم کا بیان

فائدہ:- سلم اور سلف اور قرض اس بیع کو کہتے ہیں جس میں قیمت پیشگی دی جاتی ہے اور مال دینے کے لئے ایک مدت معین ہوتی ہے یا اسی وقت لیا جاتا ہے اور اتفاق کیا ہے اہل اسلام نے اس کے جواز پر:-

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ

ترجمہ :- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو تشریف لائے اور لوگ سلف کرتے تھے میووں میں ایک سال دو سال کے لئے تب آپ نے فرمایا جو کوئی سلف کرے کھجور میں تو سلف کرے مقرر ماپ میں یا مقرر تول میں مقرر میعاد تک۔

فائدہ :- یعنے سلم جائز ہے بشرطیکہ جس مال کے لئے سلم کی جائے اس کا مقدار معلوم ہو ماپ یا تول سے یا گز سے یا شمار سے ماپ تول میووں اور اناج وغیرہ میں اگر کپڑے میں اور شمار جانور میں اسی طرح اگر میعاد ٹھیرے تو وہ بھی معلوم ہو اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ میعاد کا ہونا سلم میں ضروری ہے بلکہ بلا میعاد بھی سلم درست ہے شافعی علیہ الرحمۃ کا یہی قول ہے اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک میعاد کا ہونا ضرور ہے (نووی مختصراً)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُوْنَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْلَفَ فَلَا يُسْلِفْ اِلَّا فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ۔

ترجمہ :- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگ سلف کرتے تھے تو آپ نے فرمایا جو کوئی سلف کرے وہ معین ماپ میں کرے معین تول میں۔

عَنْ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ۔

ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا۔ اس روایت میں میعاد معین کا ذکر نہیں ہے۔

عَنْ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ بِاِسْنَادِھِمْ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَةَ فَذَکَرَ فِیْهِ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔ اس میں میعاد معین کا ذکر ہے

بَابُ تَحْرِیْمِ الْاِحْتِکَارِ فِی الْاَقْوَاتِ

احتکار انسان اور حیوان کی خوراک میں حرام ہے

فائدہ:۔ احتکار کے معنے غلہ یا گھانس دانہ وغیرہ خرید نا پھر اُس کو رکھ چھوڑنا مہنگائی میں بیچنے کے لئے یہ حرام ہے انہی چیزوں میں جو آدمی یا جانور کی خوراک ہیں بشرطیکہ گرانی کے زمانے میں خرید کیا جائے اور تجارت کے لئے خریدے اور جو اپنے اور گھر والوں کے خوراک کے لئے خریدے تو حرام نہیں ہے اسی طرح اُن چیزوں میں جو خوراک نہیں ہیں (نووی مختصراً)

عَنْ یَحْیٰی وَھُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ یُحَدِّثُ اَنَّ مَعْمَرًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ فَقِیْلَ لِسَعِیْدٍ فَاِنَّكَ تَحْتَکِرُ قَالَ سَعِیْدٌ اِنَّ مَعْمَرًا الَّذِیْ کَانَ یُحَدِّثُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ کَانَ یَحْتَکِرُ۔

ترجمہ:۔ یحیٰی بن سعید سے روایت ہے سعید بن المسیب روایت کرتے تھے معمر حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی احتکار کرے وہ گنہگار ہے لوگوں نے سعید بن المسیب سے کہا تم تو خود احتکار کرتے ہو انھوں نے کہا معمر جنھوں نے یہ حدیث روایت کی وہ بھی احتکار کرتے تھے

فائدہ:۔ ابن عبد البر نے کہا یہ دونوں شخص تیل کا احتکار کرتے ہیں اور وہ حرام نہیں ہے یا وہ احتکار کرتے تھے جو جائز ہے۔ مثلاً جس وقت گرانی یا احتیاج نہ ہو اس لئے کہ احتکار کی حرمت کی علت یہی ہے کہ عامہ خلائق کو تکلیف نہ ہو۔ اب اگر کسی شخص کے پاس غلہ ہو اور لوگوں کو اس کی احتیاج ہو۔ مثلاً سوا اس کے اور کہیں غلہ نہ ملے اور وہ نہ بیچے تو حاکم جبراً بکوا دے۔

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحْتَکِرُ اِلَّا خَاطِئٌ :-

ترجمہ :- معمر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احتکار نہ کریگا مگر گنہگار

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِیْ مَعْمَرٍ اَحَدِ بَنِیْ عَدِیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ یَحْیٰی :- ترجمہ - وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ

بیع میں قسم کھانے کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلرِّبْحِ۔

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قسم چلانے والی ہے اسباب کی مٹانے والی ہے نفع کی ۔

فائدہ :- یعنی اگرچہ قسم کھانے سے خریدار دھوکے میں آجاتا ہے اور مال نکل جاتا ہے پر ایسے شخص کو برکت نہیں ہوتی اور آیندہ نفع مٹ کر نقصان لاحق ہوتا ہے اور دکان برباد ہو جاتی ہے

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِیَّاکُمْ وَکَثْرَةَ الْحَلِفِ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّہٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ :-

ترجمہ :- ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم بہت قسم کھانے سے بیع میں اس لئے کہ وہ مال کی نکاسی کرتی ہے پھر میٹ دیتی ہے (برکت کو)

بَابُ الشُّفْعَةِ

باب شفعہ کے بیان میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ شَرِیْکٌ فِیْ رَبْعَۃٍ اَوْ نَخْلٍ فَلَیْسَ لَہٗ اَنْ یَّبِیْعَ حَتّٰی یُؤْذِنَ شَرِیْکَہٗ فَاِنْ رَضِیَ اَخَذَ وَاِنْ کَرِہَ تَرَکَ :-

ترجمہ :- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی شریک ہو زمین میں یا باغ میں تو اس کو اپنا حصہ بیچنا درست نہیں (اور کسی کے ہاتھ) جب تک اپنے شریک کو اطلاع نہ دے پھر اگر وہ راضی ہو تو لے لے اور اگر ناراض ہو تو چھوڑ دے۔

فائدہ :- نووی نے کہا شریک کو سب کے نزدیک شفعہ کا استحقاق ہے جب تک جائداد کی تقسیم نہ ہو جائے اور شفعہ خاص ہے جائداد غیر منقولہ سے اور نہیں ہے شفعہ جانور یا کپڑے اور مال یا متاع میں قاضی عیاض نے کہا یہ قول شاذ ہے کہ شفعہ اسباب میں ہے اور یہی روایت ہے عطا سے اور ہر ایک شے میں یہاں تک کہ کپڑے میں بھی اور یہ ابن منذر نے عطا سے نقل کیا ہے اور جائداد قسمت شدہ میں شفعہ جوار سے ثابت ہوتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے امام شافعی اور مالک اور احمد اور جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ جوار سے شفعہ نہیں ہوتا اور ابن منذر نے عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور سعید بن المسیب اور سلمان بن یسار اور عمر بن عبد العزیز اور زہری اور یحییٰ انصاری اور ابو الزناد اور ربیعہ اور مالک اور اوزاعی اور مغیرہ اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک جوار سے شفعہ ثابت ہوتا ہے اور ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے دلیل کی ہے کہ شفعہ اسی عقار میں ہے جو قابل قسمت ہو تو حمام صغیر یا چکی میں شفعہ نہیں ہے اور اس شخص نے بھی دلیل لی ہے جو غیر قابل قسمت میں بھی شفعہ کا قائل ہوا ہے اور شریک کا لفظ عام ہی شامل ہے۔ مسلمان اور کافر اور ذمی کو

مسلمان پر دعوے شفعہ کا ہو سکتا ہے۔ جیسے مسلمانوں کو ذمی پر یہی قول ہے۔ شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا۔ اور شعبی اور حسن اور احمد کے نزدیک ذمی کو مسلمان پر شفعہ نہیں ہے اور اعرابی کو شفعہ ہے جیسے شہر سے کو۔ یہی قول ہے شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحٰق اور ابن منذر اور جمہور علماء کا۔ اور شعبی نے کہا جو شہر میں نہیں رہتا اس کو شفعہ نہیں ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا جب تک اطلاع نہ دے تو اطلاع دینا ہمارے نزدیک مستحب ہے۔ اور بغیر اطلاع کے بیچنا مکروہ تنزیہی ہے حرام نہیں ہے اور جو اطلاع دینے کے بعد شریک نے اجازت دے دی تو۔ پھر شفعہ کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ یہی قول ہے شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کا اور حکم اور ثوری اور ابو عبید اور ایک طائفہ اہل حدیث کے نزدیک۔ پھر دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں ان دونوں مذہبوں کے موافق۔ واللہ اعلم (نووی)

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ فَاِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ ؏

ترجمہ :۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا ہر ایک مشترک مال میں جو بٹا نہ ہو۔ زمین ہو یا باغ۔ ایک شریک کو درست نہیں کہ دوسرے شریک کو اطلاع دیئے بغیر اپنا حصہ بیچ ڈالے۔ پھر دوسرے شریک کو اختیار ہے چاہے لے چاہے نہ لے۔ اب اگر بغیر اطلاع کے بیچ ڈالے تو وہ شریک زیادہ حق دار ہے (غیر شخص سے اسی دام کو خود لے سکتا ہے)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شِرْكٍ

ترجمہ :۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے شفعہ ہر ایک

فِی اَرْضٍ اَوْ رَبْعٍ اَوْ حَائِطٍ لَا یَصْلُحُ اَنْ یَّبِیْعَ حَتّٰی یَعْرِضَ عَلٰی شَرِیْکِهٖ فَیَاْخُذَ اَوْ یَدَعَ فَاِنْ اَبٰی فَشَرِیْکُهٗ اَحَقُّ بِهٖ حَتّٰی یُؤْذِنَهٗ۔

شریک کا مال میں ہے۔ زمین اور گھر اور باغ میں ایک شریک کو درست نہیں کہ اپنا حصہ بیچے جب تک دوسرے شریک سے کہہ نہ لے پھر وہ لے یا چھوڑ دے اگر نہ کہے تو دوسرا شریک زیادہ حقدار ہے جب تک اس کو خبر نہ ہو (اور وہ چھوڑ نہ دے)

بَابُ غَرْزِ الْخَشَبِ فِیْ جِدَارِ الْجَارِ

ہمسایہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْنَعْ اَحَدُکُمْ جَارَهٗ اَنْ یَّغْرِزَ خَشَبَةً فِیْ جِدَارِهٖ قَالَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَالِیْ اَرَاکُمْ عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِیَنَّ بِهَا بَیْنَ اَکْتَافِکُمْ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم سے اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے (کیونکہ یہ مروت کے خلاف ہے۔ اور اپنا کوئی نقصان نہیں۔ بلکہ اگر ہمسایہ اُدھر چھت ڈالے تو اور دیوار کی حفاظت ہے) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے (لوگوں سے) میں دیکھتا ہوں تم اس حدیث سے دل چراتے ہو قسم اللہ کی میں اس کو بیان کرونگا تم لوگوں میں۔

فائدہ:۔ اصل ترجمہ یہ ہے کہ میں ڈالوں گا اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں میں یا تمہارے اطراف میں اگر اکنافکم۔ نون سے پڑھیں۔ اب اختلاف کیا ہے علما نے کہ آیا یہ حکم وجوب کے لئے ہے یا استحباب کے۔ اصح یہ ہے کہ استحباب ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا اور احمد اور ابو ثور اور اصحاب حدیث کے نزدیک واجب ہے۔

عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ :- ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ وَغَصْبِ الْاَرْضِ وَغَيْرِهَا

ظلم کرنا اور دوسرے کی زمین چھیننا حرام ہے

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِّنْ اَرْضٍ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ:-

ترجمہ :- سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک بالشت برابر زمین ظلم سے لے لیگا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو سات زمینوں کا طوق پہنا دے گا۔

فائدہ :- نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے بھی سات طبقے ہیں جیسے آسمان سات ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ اور مماثلت کی تاویل ہیات یا شکل سے خلاف ہے۔ ظاہر کے اسی طرح سے سات زمینوں سے سات اقلیمیں مراد لینا۔ یہ بھی بعید ہے ورنہ ایک اقلیم کی ایک بالشت بھر زمین غصب کرنے سے ساتوں اقلیم کی زمین کا طوق بنانے کوئی وجہ نہ تھی برخلاف اس کے جب زمین کے سات طبقہ ہوں۔ کیونکہ ایک بالشت بھر کے بھی سات طبقہ ہوں گے جو تابع ہونگے اس کے اور طوق بنانے سے یہ غرض ہے کہ اس کو تکلیف دیجائے گی اس کے اٹھانے کی اور گردن کے طوق کی طرح پہنائی جائے گی اور اس کی گردن لمبی کردی جائے گی واللہ اعلم۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَرْوٰى خَاصَمَتْهُ فِيْ بَعْضِ دَارِهٖ فَقَالَ دَعُوْهَا وَاِيَّاهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ :- سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے (جو بڑے صحابی ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے) اروی بنت اویس لڑی گھر کی زمین میں انھوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طُوِّقَهُ فِي سَبْعِ أَرَضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاجْعَلْ قَبْرَهَا فِي دَارِهَا قَالَ فَرَأَيْتُهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُولُ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي الدَّارِ مَرَّتْ عَلَى بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَوَقَعَتْ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا۔

کہا جانے دو اور دیدو اسکو (جو دعویٰ کرتی ہے) کیونکہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص بالشت برابر زمین ناحق لے لے اللہ اس کو ساتوں زمین کا طوق پہنا دے گا قیامت کے روز یا اللہ اگر اروی جھوٹی ہے تو اس کی بینائی کھو دے اور گھر ہی میں اس کی قبر بنا دے۔ راوی نے کہا پھر میں نے اروی کو دیکھا اندھی ہو گئی تھی دیواروں کو ٹٹولتی تھی اور کہتی تھی سعید کی کی بددعا مجھے لگی ہے۔ ایک روز وہ جا رہی تھی اپنے گھر میں تو کنوے میں گر پڑی وہی اس کی قبر ہو گئی (معاذ اللہ ظلم اور ایذا رسانی کی یہی سزا ہے)

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ أَرْوَى بِنْتَ أُوَيْسٍ ادَّعَتْ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَخَاصَمَتْهُ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ:- ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے اپنے باپ سے سنا کہ اروی بنت اویس نے دعویٰ کیا سعید بن زید پر کہ انھوں نے میری زمین کچھ لیلی ہے۔ پھر جھگڑا کیا مجھ سے مروان بن حکم کے پاس (جو حاکم تھا مدینہ کا) سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بھلا میں اس کی زمین لوں گا۔ اور میں سن چکا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ سَعِيدٌ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَعَمِّ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا ثُمَّ بَيْنَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ ۔

مروان نے پوچھا تم کیا سن چکے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ انھوں نے کہا میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص بالشت بھر زمین کسی کی ظلم سے اوڑا لے تو اللہ تعالیٰ اس کو سات زمین تک کا طوق پہنا دیگا مروان نے کہا اب میں تم سے گواہ نہیں مانگنے کا۔ اس کے بعد سعید نے کہا یا اللہ اگر اروی جھوٹی ہے تو اس کی آنکھ اندھی کردے اور اس کی زمین میں اس کو مارا۔ روای نے کہا۔ پھر اروی مری نہیں یہاں تک کہ اندھی ہوگئی اور ایک روز وہ اپنی زمین میں جارہی تھی گڑھے میں گری اور مرگئی ۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ ۔

ترجمہ:۔ سعید بن زید سے روایت ہے میں نے سنا رسول جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص ایک بالشت بھر زمین لے ظلم سے اللہ تعالیٰ اس کا طوق پہنادے گا سات زمینوں میں سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا طَوَّقَهُ اللّٰهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص بالشت بھر زمین ناحق نہ لے۔ نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کا طوق پہنادے گا سات زمینوں تک قیامت کے دن ۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمِهِ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ وَأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ۔

ترجمہ:- محمد بن ابراہیم سے روایت ہے ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا ان کے اور ان کی قوم کے بیچ میں جھگڑا تھا ایک زمین میں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے۔ اور ان سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا اے ابو سلمہ بچارہ زمین سے (یعنے ناحق کسی کی زمین لینے سے) اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلم کرے بالشت بھر زمین کے برابر اللہ تعالیٰ اُس کو سات زمین کا طوق پہنادے گا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ قَدْرِ الطَّرِيقِ إِذَا اخْتَلَفُوا فِيهِ

جب راہ میں اختلاف ہو تو کتنی راہ رکھنا چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَ أَذْرُعٍ۔

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم راہ میں اختلاف کرو تو اس کی چوڑان سات ہاتھ رکھ لو۔

فائدہ:- کیونکہ اس قدر کافی ہے آدمی اور جانور کے گذرنے کے لئے نووی علیہ الرحمہ نے کہا یہ اختلاف کی صورت میں ہے۔ لیکن اگر زمین والے باہمی متفق ہوں تو جس طرح چاہیں رستہ نکالیں اُن پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

کتاب الفرائض

ترکہ کے حصّوں کے مسائل

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ:

ترجمہ:۔ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وارث ہوگا کافر مسلمان کا نہ مسلمان کافر کا:۔

فائدہ ا:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس پر اجماع ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا لیکن مسلمان تو وہ بھی کافر کا وارث نہ ہوگا۔ جمہور علماء کے نزدیک۔ اور ایک طائفہ کے نزدیک وارث ہوگا۔ اور یہی مذہب ہے معاذ بن جبل اور معاویہ اور سعد بن المسیب کا اور صحیح جمہور کا قول ہے اور مرتد بھی مسلمان کا وارث نہ ہوگا۔ اسی طرح مسلمان مرتد کا۔ امام شافعی اور مالک اور ربیعہ اور ابن ابی لیلے کے نزدیک بلکہ اس کا مال مسلمانوں کی لوٹ میں شریک کیا جائے گا۔ اور امام ابوحنیفہ اور اہل کوفہ اور اوزاعی اور اسحاق کے نزدیک مسلمان مرتد کا وارث ہوگا اور یہی مروی ہے علی اور ابن مسعود اور جماعت سلف سے لیکن ثوری اور ابوحنیفہ کے نزدیک جو مال اس نے ارتداد کی حالت میں کمایا وہ مسلمانوں کا ہوگا۔ اور دوسرے علماء کے نزدیک سب اس کے وارثوں کا ہوگا۔ جو مسلمان ہیں۔ لیکن کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے جیسے یہودی نصرانی کا اور نصرانی یہودی کا اور مجوسی یہودی یا نصرانی کا اور امام مالک کے نزدیک نہ ہوگا۔ امام شافعی نے کہا ہے کہ حربی ذمی کا وارث نہ ہوگا۔ نہ ذمی حربی کا۔ اسی طرح اگر دو حربی دو مختلف سلطنتوں میں ہوں وہ بھی آپس میں وارث نہ ہوں گے جب ان دو سلطنتوں میں جنگ ہو۔ انتہے مختصراً۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَھْلِھَا فَمَا بَقِیَ فَھُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حصہ والوں کو ان کے حصے دیدو پھر جو بچے وہ اس شخص کا ہے جو سب سے زیادہ میت سے نزدیک ہو۔

فائدہ:۔ یعنے عصبہ کو دیدو۔ لیکن عصبہ قریب کے ہوتے ہوئے عصبہ بعید وارث نہ ہوگا۔ حصہ والے یعنے اصحاب الفرائض وہ لوگ ہیں جن کے حصے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مقرر کردیے۔ جیسے۔ بیٹی۔ ماں۔ باپ۔ خاوند۔ جورو بہن۔ وغیرہ اب میت کا مال بعد ادائے قرض اور وصیت کے جو بچے گا وہ حصوں کے موافق پہلے اُن وارثوں کو ملیگا اس کے بعد جو بچ رہے گا۔ وہ نزدیک کے عصبہ کو دیا جائے گا۔ اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور نزدیک عصبہ کے ہوتے ہوئے دور والا وارث نہ ہوگا۔ مثلاً کسی نے بیٹی بھائی اور چچا کو چھوڑا۔ بیٹی کو آدھا مال ملے گا۔ اور باقی بھائی کو اور چچا کو کچھ نہ ملے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَھْلِھَا فَمَا تَرَکَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْسِمُوا الْمَالَ بَیْنَ اَھْلِ الْفَرَائِضِ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَمَا تَرَکَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بانٹ دو مال کو اصحاب فرائض میں موافق اللہ تعالیٰ کی کتاب کے پھر جو بچ رہے اُن سے۔ وہ نزدیک والے مرد کا حصہ ہے (مثلاً بیٹے کا یا پوتے کا اس کے بعد باپ کا اس کے بعد بھائی یا دادا کا اس کے بعد بھتیجے کا یا بھتیجے کے بیٹوں یا پوتوں کا۔

اس کے بعد چچا کا اس کے بعد چچا کے بیٹوں کا اس کے بعد باپ کے چچا کا اس کے بعد ان کے بیٹوں کا۔ اس کے بعد دادا کے چچا کا اس کے بعد اس کے بیٹوں کا۔ اس کے بعد باپ کے دادا کے چچا کا۔ اس کے بعد اس کے بیٹوں کا۔ علیٰ ہذا القیاس اور حقیقی مقدم ہوگا علاتی پر اور علاتی بھائی حقیقی بھتیجے پر مقدم ہوگا۔

عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ وَرَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ۔ ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ يَعُوْدَانِيْ مَاشِيَانِ فَاُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَاَفَقْتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ میں بیمار ہوا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر دونوں پاؤں پیدل میرے پوچھنے کو آئے میں بے ہوش ہو گیا تو۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ پھر وضو کا پانی میرے اوپر ڈالا مجھے ہوش ہو گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کا کیا فیصلہ کروں آپ نے کچھ جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ میراث کی آیت اتری يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔ اخیر تک

فائدہ:۔ امام نووی نے کہا اس حدیث سے بیمار پرسی کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیمار پرسی کے لئے پیدل جانا بہتر ہے۔ اور وضو کے پانی ڈالنے سے یہ بات نکلی کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے۔ جیسے ان کے بچے ہوئے کھانے یا پانی وغیرہ سے اور ان کے ساتھ کھانے اور پینے سے۔ اور ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ مستعمل پانی وضو یا غسل کا پاک ہے اور رد کیا ہے ابو یوسف کے قول کا

جوائس کی نجاست ۔ قائل ہیں حالانکہ یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ مراد وضو کے پانی سے وہ ہو جو بدن میں وضو کے بعد بچ رہا ہو۔ لیکن زیادہ برکت تو اسی پانی میں ہوگی جو آپ کے اعضائے شریفہ سے وضو میں لگا ہو۔ اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مریض کی وصیت جائز ہے ۔ اگرچہ بعض وقت اس کی عقل جاتی رہے ۔ بشرطیکہ وصیت حالت افاقہ اور ہوش میں ہو۔ انتہے مختصراً۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي بَنِي سَلِمَةَ يَمْشِيَانِ فَوَجَدَنِي لَا اَعْقِلُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ مِنْهُ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ فِي مَالِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَنَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِي اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ :۔

ترجمہ :۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے بیمار پرسی کی میری جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر نے بنی سلمہ میں پیدل آکر تو دیکھا مجھے بے ہوش آپ نے پانی منگایا اور وضو کیا۔ پھر اس پانی میں سے تھوڑا مجھ پر چھڑکا مجھے ہوش آگیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں اپنے مال میں کیا کروں (یعنے کیونکر بانٹوں) تب یہ آیۃ اتری۔ یُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِي اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ اخیر تک۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُوْلُ عَادَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضٌ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي قَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ

ترجمہ :۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی اور میں بیمار تھا۔ آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور دونوں پیدل آئے۔ مجھکو بے ہوش پایا تو جناب رسول خدا

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ عَلَیَّ مِنْ وَّضُوْءِہٖ فَاَفَقْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَصْنَعُ فِیْ مَالِیْ قَالَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ شَیْئًا حَتّٰی نَزَلَتْ اٰیَۃُ الْمِیْرَاثِ:۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا۔ مجھے ہوش آگیا دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال میں کیا کروں آپ نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت اُتری:۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِیْضٌ لَّا اَعْقِلُ فَتَوَضَّاَ فَصَبُّوْا عَلَیَّ مِنْ وَّضُوْءِہٖ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا یَرِثُنِیْ کَلَالَۃٌ فَنَزَلَتْ اٰیَۃُ الْمِیْرَاثِ فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَۃِ قَالَ ھٰکَذَا اُنْزِلَتْ:۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں بیمار تھا بے ہوش آپ نے وضو کیا لوگوں نے آپ کے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا مجھے ہوش آگیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ترکہ تو کلالہ کا ہوگا (کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو نہ باپ۔ اُس کی تفسیر آگے آئے گی) تب میراث کی آیت اتری۔ شعبہ نے کہا میں نے محمد بن منکدر سے کہا۔ یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَۃِ:۔ انھوں نے کہا اسی طرح اتری۔

عَنْ شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ حَدِیْثِ وَھْبِ ابْنِ جَرِیْرٍ فَنَزَلَتْ اٰیَۃُ الْفَرَائِضِ وَفِیْ حَدِیْثِ النَّضْرِ وَالْعَقَدِیِّ فَنَزَلَتْ اٰیَۃُ الْفَرْضِ وَلَیْسَ فِیْ رِوَایَۃِ اَحَدٍ مِّنْھُمْ قَوْلُ شُعْبَۃَ لِابْنِ الْمُنْکَدِرِ: **ترجمہ**۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خَطَبَ یَوْمَ جُمُعَۃٍ فَذَکَرَ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ لَآ اَدَعُ بَعْدِیْ شَیْئًا اَھَمَّ عِنْدِیْ مِنَ الْکَلَالَۃِ مَا رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَیْءٍ مَّا رَاجَعْتُہٗ فِی الْکَلَالَۃِ وَمَا اَغْلَظَ لِیْ فِیْ شَیْءٍ مَّا اَغْلَظَ لِیْ فِیْہِ حَتّٰی طَعَنَ بِاِصْبَعِہٖ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ یَا عُمَرُ اَلَا تَکْفِیْکَ اٰیَۃُ الصَّیْفِ الَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ النِّسَآءِ وَاِنِّیْ اِنْ اَعِشْ اَقْضِ فِیْھَا بِقَضِیَّۃٍ یَقْضِیْ بِھَا مَنْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَمَنْ لَّا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ :-

ترجمہ :- معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ پڑھا جمعہ کے دن تو ذکر کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور ذکر کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پھر کہا میں اپنے بعد کوئی مسئلہ ایسا مشکل نہیں چھوڑتا جیسے کلالہ کا مسئلہ۔ اور میں نے کوئی مسئلہ ایسا بار بار نہیں پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے کلالہ کا پوچھا۔ اور آپ نے بھی ایسی سختی کسی بات میں نہیں کی مجھ سے جیسے کلالہ میں کی۔ یہاں تک کہ اپنی انگلی مبارک میرے سینے میں کوچی اور فرمایا اے عمر تجھ کو بس نہیں ہے وہ آیت جو گرمی کے موسم میں اتری سورہ نساء کے اخیر میں۔ پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اگر میں جیوں گا۔ تو کلالہ کے باب میں ایسا حکم (صاف صاف) دوں گا کہ اس کے موافق ہر شخص فیصلہ کرے جو قرآن پڑھتا ہے اور جو نہیں پڑھتا۔

فائدہ :- حضرت عمرؓ نے کلالہ کے فیصلہ میں دیر کی اس لئے کہ انھوں نے خوب غور نہ کیا ہوگا اور ان کی رائے جب تک قائم نہ ہوئی ہوگی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سختی کی تاکہ وہ بھروسہ نہ کرلیں اس پر جو وارد ہے نص میں اور استنباط اور غور اور فکر چھوڑ نہ دیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم تو استنباط واجبات ضروری میں سے ہے کیونکہ نصوص صریحہ بہت قلیل ہیں اور اگر استنباط چھوڑ دیا جائے

تو بہت سے واقعات میں فیصلہ دشوار ہوگا۔ اب کلالہ کے اشتقاق میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ اکثر کے نزدیک وہ تکلل سے نکالا گیا ہے جس کے معنے ایک کنارے میں پڑ جانا مثلاً چچا کا بیٹا وہ کلالہ ہے کیونکہ نسب کے خط سے ایک طرف پڑ گیا ہے اور بعضوں نے کہا تکلل کے معنے گھیرنے کے ہیں۔ اور اسی سے ہے اکلیل جو سر کو گھیرتی ہے اور بعضوں نے کہا کل الشئے سے نکلا ہے جب وہ شے دور ہو۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کلالہ سے آیت میں کیا مراد ہے کئی اقوال پر۔ ایک یہ ہے کہ کلالہ سے مراد وراثت ہے جب میت کی اولاد نہ ہو نہ والد ہو۔ دوسرے یہ کہ کلالہ اس میت کا نام ہے جسکا نہ ولد ہو نہ والد۔ خواہ وہ میت مرد ہو یا عورت۔ تیسرے یہ کہ کلالہ ان وارثوں کو کہتے ہیں جن میں نہ ولد ہو نہ والد۔ چوتھی یہ کہ کلالہ اس مال موروث کو کہتے ہیں۔ شیعہ کہتے ہیں کہ کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو اگرچہ اس کا باپ یا دادا ہو تو وہ بھائیوں کو میراث دلاتے ہیں۔ باپ کے ساتھ۔ قاضی عیاض نے کہا اور یہ منقول ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ لیکن یہ روایت باطل ہے۔ صحیح نہیں۔ صحیح وہی ہے جو جماعت علماء نے کہا اور بعض علماء نے اجماع نقل کیا ہے اس پر کہ کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو نہ باپ۔ اگر وارثوں میں دادا بھی ہو تو وہ کلالہ ہوں گے یا نہیں۔ اس میں اختلاف ہے اور جب وارثوں میں بیٹی ہو تو وہ کلالہ ہوں گے۔ جمہور علماء کے نزدیک۔ کیونکہ بھائی بہن بیٹی کے ساتھ وارث ہوتے ہیں۔ اور ابن عباس کے نزدیک بیٹی کے ہوتے ہوئے بہن کو کچھ نہ ملے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَلَهٗ اُخْتٌ ؕ۔ اور یہی مذہب ہے داؤد کا۔ اور شیعوں نے کہا بیٹی ہونے سے وارث کلالہ نہ ہوں گے۔ کیونکہ ان کے نزدیک بیٹی کے ہوتے ہوئے بہنوں کو کچھ نہیں ملتا۔ اور سب مال بیٹی کا ہے (نووی مختصراً)

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ؕ۔ ترجمہ۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ

ترجمہ:۔ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اخیر آیت جو اتری یہ ہے۔ یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالہ۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْكَلٰلَةِ وَاٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ بَرَآءَةٌ۔

ترجمہ:۔ براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے اخیر آیت جو اتری کلالہ کی آیت ہے اور اخیر سورت جو اتری سورۂ برائت ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ اٰخِرَ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ تَامَّةً سُوْرَةُ التَّوْبَةِ وَاَنَّ اٰخِرَ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْكَلَالَةِ۔

ترجمہ:۔ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اخیر سورت جو پوری اتری سورۂ توبہ ہے اور اخیر آیت جو اتری کلالہ کی آیت ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ كَامِلَةً:۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ يَسْتَفْتُوْنَكَ

ترجمہ:۔ براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔۔۔ آخیر آیت جو اُتری یستفتونک ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَسْئَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ مِنْ قَضَاءٍ فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ وَاِلَّا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنازہ آتا تھا۔ اور وہ قرض دار ہوتا۔ آپ پوچھتے کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جو اس کے قرضہ کو کافی ہو۔ اگر لوگ کہتے ہاں چھوڑا ہے تو نماز پڑھتے اور نہیں تو لوگوں سے فرما دیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے کھول دیا آپ پر مال کو آپ نے فرمایا۔ میں زیادہ عزیز ہوں مومنوں کا خود اُن کی جانوں سے (یہ انتہائی محبت ہے کہ خود ان سے زیادہ ان کا دوست ہوئے) اب جو کوئی قرضدار مرے تو قرض کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے۔ اور جو کوئی مال چھوڑ کر مرے تو وہ اُس کے وارثوں کا ہے۔

فائدہ :- نووی نے کہا. آپ قرضدار پر اس لئے نماز نہ پڑھتے. تاکہ اور لوگ جو زندہ ہیں اُن کو ڈر پیدا ہو۔ اور وہ قرض کی ادائیگی میں کوشش کریں. ایسا نہ ہو کہ مر جائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر نماز نہ پڑھیں اور یہ ابتدائے اسلام میں تھا. جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنا مال نہ تھا۔ کہ لوگوں کا قرض اپنے پاس سے ادا کرتے۔ یہ حدیث بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ایک بڑی دلیل ہے۔ سوا انہی کے اور کسی میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ لوگوں کا قرض اپنے ذمہ لے اور مال اُن کے وارثوں کو دلائے ۔ بعضوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قرض مسلمانوں کے مال میں سے دلاتے اور بعضوں نے کہا خاص اپنے مال میں سے اور بعضوں نے کہا یہ فعل آپ پر واجب تھا. بعضوں نے کہا آپ تبرعاً کرتے تھے اور ہمارے اصحاب نے اختلاف کیا ہے کہ جو کوئی قرضدار مرے اُس کا قرضہ بیت المال سے ادا کیا جائے یا نہیں۔ (نووی مختصراً)

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنْ عَلَى الْاَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِهٖ فَاَيُّكُمْ مَا تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَاَنَا مَوْلَاهُ وَاَيُّكُمْ تَرَكَ مَالًا فَاِلَى الْعَصَبَةِ مَنْ كَانَ ۔

ترجمہ :- حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے زمین پر کوئی ایسا مومن نہیں جس کے ساتھ سب سے زیادہ میں قریب نہ ہوں توجو کوئی تم میں سے قرضہ یا بال بچے چھوڑ جائے۔ میں اس کا مددگار ہوں۔ (یعنے اس کا قرض ادا کرنا اس کے بال بچوں کی پرورش میرے ذمہ ہے) اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارث کا ہے جو کوئی ہو۔

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ

ترجمہ :- ہمام بن منبہ سے روایت ہے وہ یہ ہے جو

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَيُّكُمْ مَا تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيْعَةً فَادْعُوْنِيْ فَاَنَا وَلِيُّهُ وَاَيُّكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا فَلْيُؤْثَرْ بِمَالِهِ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانَ :۔

حدیث بیان کی ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بیان کیں کئی حدیثیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نزدیک زیادہ ہوں ان مومنوں کا خود ان کی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بموجب (اس آیت اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ) پھر جو تم میں سے قرض یا بال بچے چھوڑ جائے مجھ کو بلاؤ میں ان کا ذمہ دار ہوں اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے تو اس کا عصبہ لے جو کوئی ہو۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيْنَا :۔

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بوجھ چھوڑ جائے (قرض یا بال بچے) وہ ہماری طرف ہے۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ غُنْدَرٍ فَمَنْ تَرَكَ كَلًّا وَلِيْتُهُ :۔ ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گذرا۔

کِتَابُ الْهِبَاتِ
ہبہ اور صدقہ کے مسائل

بَابُ كَرَاهَةِ شِرَآءِ الْاِنْسَانِ مَا تَصَدَّقَ بِهٖ مِمَّنْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ

جس کو جو چیز صدقہ دے پھر اُس سے وہی چیز خرید نا مکروہ ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ عَتِيْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهٗ صَاحِبُهٗ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ بَائِعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَئَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ:-

ترجمہ :- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے ایک عمدہ گھوڑا خدا کی راہ میں دیا۔ پھر جس کو دیا تھا اُس نے اس کو تباہ کر دیا۔ میں سمجھا کہ یہ اس کو اب سستے دام میں بیچ ڈالے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا۔ مت خرید کر اُسکو اور مت پھیر اپنے صدقے کو اس لئے کہ صدقہ لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اُس کو کھانے جاتا ہے۔

فائدہ :- نووی نے کہا یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور صدقہ میں لوٹانا درست نہیں البتہ اگر اپنی اولاد کو ہبہ کرے تو رجوع کر سکتا ہے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ لَا تَبْتَعْهُ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ:- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے مت خرید اسکو اگرچہ وہ تجھے ایک درم کو دے

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهٗ عِنْدَ صَاحِبِهٖ وَقَدْ اَضَاعَهٗ وَكَانَ قَلِیْلَ الْمَالِ فَاَرَادَ اَنْ یَّشْتَرِیَهٗ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَاِنْ اُعْطِیْتَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ مَثَلَ الْعَائِدِ فِیْ صَدَقَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ :-

ترجمہ :- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے ایک گھوڑا دیا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں پھر دیکھا تو وہ جس کے پاس تھا اس نے تباہ کر دیا اس کو (گھاس اور دانے کی بے خبری سے) اور وہ نادار تھا تو حضرت عمر نے چاہا پھر خریدنا اُس کا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس آئے۔ آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا۔ مت خرید اُس کو اگرچہ ایک درم کو ملے۔ کیونکہ مثال اس کی جو لوٹتا ہے اپنے صدقے میں۔ مثال کتے کی ہے لوٹتا ہے قے کر کے پھر کھانے کو۔

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ حَدِیْثَ مَالِكٍ وَّرَوْحٍ اَتَمُّ وَاَكْثَرُ :-

ترجمہ :- وہی جو اوپر گزرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهٗ یُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ یَّبْتَاعَهٗ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ :-

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک گھوڑا دیا خدا کی راہ میں پھر دیکھا ـــــ تو وہ گھوڑا بک رہا تھا۔ انھوں نے اس کو خریدنا چاہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا مت خرید اس کو اور مت لوٹا اپنے صدقے کو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكٍ :- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا :-

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ رَاٰھَا تُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ یَّشْتَرِیَھَا فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِکَ یَا عُمَرُ:- ترجمہ:- وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ فرمایا آپ نے مت لوٹ اپنے صدقے میں اے عمر۔

بَابُ تَحْرِیْمِ الرُّجُوْعِ فِی الصَّدَقَۃِ

صدقہ دے کر لوٹانا حرام ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِیْ یَرْجِعُ فِیْ صَدَقَتِہٖ کَمَثَلِ الْکَلْبِ یَقِیْئُ ثُمَّ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ فَیَاْکُلُہٗ۔

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اس کی جو لوٹاتا ہے اپنے صدقے کو مثال کتے کی ہے قے کر کے پھر جاتا ہے اس کے کھانے کو۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ یَذْکُرُ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ:- ترجمہ:- وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَہٗ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِھِمْ

ترجمہ:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ یَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ

ترجمہ:- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے۔

الَّذِیْ یَتَصَدَّقُ بِصَدَقَتِهٖ ثُمَّ یَعُوْدُ فِیْ صَدَقَتِهٖ کَمَثَلِ الْکَلْبِ یَقِیْٓءُ ثُمَّ یَاْکُلُ قَیْئَهٗ۔

مثال اُس شخص کی جو صدقہ دے پھر اس کو لینا چاہے کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے پھر قے کو کھاتا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِهٖ:۔ پھر کھانے جائے اس کو۔

ترجمہ :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ میں لوٹنے والا مثل اس کے ہے۔ جو قے کر کے

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ؕ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ کَالْکَلْبِ یَقِیْٓءُ ثُمَّ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ۔

ترجمہ :۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کو لوٹانے والا مثل کتے کے ہے۔ جو قے کر کے پھر اپنی قے کو کھانے جاتا ہے۔

بَابُ کَرَاهِیَةِ تَفْضِیْلِ بَعْضِ الْاَوْلَادِ فِی الْهِبَةِ

بعض لڑکوں کو کم دینا اور بعض کو زیادہ مکروہ ہے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اَبَاهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَتٰی بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ نَحَلْتُ ابْنِیْ هٰذَا غُلَامًا

ترجمہ :۔ نعمان بن بشیر کو ان کے باپ بشیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے۔ اور کہا میں نے اپنے اس لڑکے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے

كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْجِعْهُ :-

آپ نے پوچھا تو نے اپنے اور لڑکوں کو بھی ایسا ہی ایک ایک غلام دیا ہے اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اس سے بھی پھیر لے :-

فائدہ :- اس حدیث سے یہ نکلا کہ اپنی اولاد کو صدقہ دے کر اس سے رجوع کر سکتا ہے اور وہ منع نہیں ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اولاد کو دینے میں برابری کرنا چاہیے۔ اور لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں اور بعضوں نے لڑکے کے دو حصے رکھے ہیں۔ اور لڑکی کا ایک۔ اگر ایک کو زیادہ دے اور دوسرے کو کم تو امام شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے اور حرام نہیں ہے۔ اور ہبہ صحیح ہے اور طاوس اور عروہ اور مجاہد اور ثوری اور احمد اور اسحٰق کے نزدیک یہ حرام ہے اور ہبہ باطل ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَتَى بِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ أَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَكُلَّ بَنِيكَ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ عُيَيْنَةَ أَكُلَّ وَلَدِكَ وَرِوَايَةِ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ بَشِيرًا جَاءَ بِالنُّعْمَانِ ۔

ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا۔ صرف چند لفظوں کا اختلاف ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ وَقَدْ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْغُلَامُ قَالَ أَعْطَانِيهِ أَبِي قَالَ

ترجمہ :- نعمان بن بشیر کے باپ نے ان کو ایک غلام دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیسا غلام ہے۔ انھوں نے کہا۔ میرے باپ نے مجھ کو دیا ہے

نُحْلَ إِخْوَتِهِ أَعْطَيْتَهُ كَمَا أَعْطَيْتَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

آپ نے ان کے باپ سے کہا کیا تو نے نعمان کے سب بھائیوں کو ایسا ہی غلام دیا ہے۔ جیسا نعمان کو دیا ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اس سے بھی پھیر لے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ تَصَدَّقَ عَلَيَّ أَبِي بِبَعْضِ مَالِهِ فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلَى صَدَقَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ قَالَ لَا قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ أَبِي فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ۔

ترجمہ: نعمان بن بشیر سے روایت ہے۔ میرے باپ نے کچھ مال اپنا مجھے ہبہ کیا میری ماں عمرہ بنت رواحہ بولی میں جب خوش ہوں گی تو اس پر گواہ کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ نے پوچھا کیا تو نے اپنی سب اولاد کو ایسا ہی دیا ہے اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ سے ڈرو اور انصاف کرو اپنے مال میں پھر میرے باپ نے وہ ہبہ پھیر لیا۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْ أَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ مِنْ مَالِهِ لِابْنِهَا فَالْتَوَى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَا لَهُ فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: نعمان بن بشیر سے روایت ہے ان کی ماں بنت رواحہ نے ان کے باپ سے سوال کیا کہ اپنے مال میں سے کچھ ہبہ کر دیں اُن کے بیٹے کو (یعنی نعمان کو) لیکن بشیر نے ایک سال تک ٹالا۔

عَلٰی مَا وَهَبْتَ لِابْنِيْ فَاَخَذَ اَبِيْ بِيَدِيْ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ هٰذَا ابْنَتَ رَوَاحَةَ اَعْجَبَهَا اَنْ اُشْهِدَكَ عَلَى الَّذِيْ وَهَبْتُ لِابْنِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيْرُ اَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهٗ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِيْ اِذًا فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ عَلٰی جَوْرٍ :-

پھر وہ مستعد ہوئے ہبہ کرنے کو تو ان کی ماں بولی میں راضی نہیں ہوں گی جب تک تم گواہ نہ کردو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ہبہ پر تو میرے باپ نے میرا ہاتھ پکڑا۔ اور میں ان دنوں لڑکا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس کی ماں بنت رواحہ نے یہ چاہا ہے کہ آپ گواہ ہوجائیں اس ہبہ پر جو میں نے اس لڑکے کو کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اے بشیر کیا سوا اس کے اور بھی تیرے لڑکے ہیں۔ بشیر نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا ان کو بھی تو نے ایسا ہی ہبہ کیا ہے بشیر نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو پھر مجھے گواہ مت کر کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں ہوتا۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا اَشْهَدُ عَلٰی جَوْرٍ :-

ترجمہ :- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اور بھی تیرے بیٹے ہیں۔ بشیر نے کہا۔ ہاں آپ نے فرمایا۔ اور بیٹوں کو بھی تو نے ایسا ایسا ہی دیا ہے۔ بشیر نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو پھر میں گواہ نہیں ہوتا ظلم پر۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْهِ لَا تُشْهِدْنِيْ عَلٰى جَوْرٍ۔

ترجمہ:۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے باپ سے مت گواہ کر مجھ کو ظلم پر:۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ انْطَلَقَ بِيْ اَبِيْ يَحْمِلُنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْهَدْ اَنِّيْ قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ كَذَا وَكَذَا مِنْ مَالِيْ فَقَالَ اَكُلَّ بَنِيْكَ قَدْ نَحَلْتَ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ النُّعْمَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ ثُمَّ قَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا:۔

ترجمہ:۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میرے باپ مجھ کو اٹھا کر لے گئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ اور کہا۔ کہ یا رسول اللہ آپ گواہ رہئے کہ میں نے نعمان کو فلاں فلاں چیز اپنے مال میں سے ہبہ کی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا سب بیٹوں کو تو نے ایسا ہی دیا ہے۔ جیسے نعمان کو دیا ہے۔ میرے باپ نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تو پھر مجھ کو گواہ نہ کر۔ اور کسی کو کر لے۔ بعد اس کے فرمایا۔ کیا تو خوش ہے اس سے کہ سب برابر ہوں تیرے ساتھ نیکی کرنے میں میرا باپ بولا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ تو پھر ایسا مت کر (یعنے ایک کو دے ایک کو نہ دے)

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ نَحَلَنِيْ اَبِيْ

ترجمہ:۔ نعمان بن بشیر سے روایت ہے۔ میرے باپ نے

نَحْلًا ثُمَّ اَتٰى بِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهٗ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ اَعْطَيْتَهٗ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ اَلَيْسَ تُرِيْدُ مِنْهُمُ الْبِرَّ مِثْلَ مَا تُرِيْدُ مِنْ ذَا قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُحَمَّدًا فَقَالَ اِنَّمَا حَدَّثْتُ اَنَّهٗ قَالَ قَارِبُوْا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ۔

مجھ کو کچھ ہبہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر گیا آپ کو گواہ بنانے کے لیے۔ آپ نے پوچھا۔ کیا تم نے اپنے سب لڑکوں کو ایسا ہی دیا ہے۔ میرا باپ بولا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تو نہیں چاہتا کہ تیرے سب لڑکے نیک ہوں۔ جیسے اس لڑکے کو چاہتا ہے۔ اس نے کہا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا میں نہیں گواہ ہوتا۔ ابن عون نے کہا میں نے یہ حدیث محمد سے بیان کی انھوں نے کہا مجھ سے نعمان نے یہ بیان کیا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابری کرو اپنی اولاد کو دینے میں۔

عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَتْ اِمْرَاَةُ بَشِيْرٍ اَنْحِلْ ابْنِيْ غُلَامَكَ وَاَشْهِدْ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَاَلَتْنِيْ اَنْ اَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِيْ وَقَالَتْ اَشْهِدْ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَهٗ اِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بشیر کی عورت نے اپنے خاوند سے کہا یہ غلام میرے بیٹے کو ہبہ کر دے اور گواہ کر دے اس پر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا کہ فلاں کی بیٹی نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کروں اور آپ کو گواہ کر دوں آپ نے فرمایا اس کے اور

يَصْلُحُ هٰذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ۔

بھی بھائی ہیں۔ اس نے کہا ہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا تو نے ان سب کو یہی دیا ہے جو اس کو دیا۔ وہ بولا نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر تو یہ درست نہیں اور میں تو گواہ نہیں بنوں گا۔ مگر حق پر۔

بَابُ الْعُمْرٰى

عمریٰ کا بیان

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا عمریٰ کہتے ہیں یوں کہنے کو یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کے لئے دیا۔ یا زندگی بھر کے لئے یا جب تک تو جیئے یا باقی رہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا کہ عمرے کی تین صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ یوں کہے کہ میں نے یہ گھر تجھے عمر بھر کے لئے دیا۔ پھر جب تو مر جائے تو وہ تیرے وارثوں یا پس ماندوں کا ہے۔ یہ عمریٰ تو بلا خلاف صحیح ہے اور مثل ہبہ کے ہے اس صورت میں موہوب لہ کی وفات کے بعد وہ گھر اس کے وارثوں کا ہوگا۔ اگر وارث نہ ہو تو بیت المال میں داخل ہوگا پر عمریٰ کرنے والے کو پھر نہ ملے گا۔ دوسرے یہ کہ یوں کہے کہ میں نے تجھے عمر بھر کے لئے دیا پس صرف اسی قدر اور کچھ نہ کہے اس میں شافعی کے دو قول ہیں۔ اصح یہ ہے کہ یہ بھی صحیح ہے اور اس کا حکم بھی۔ اول کا سا ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ عقد باطل ہے۔ اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ۔ شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ وہ گھر حین حیات اس کے قبضہ میں رہے گا۔ اور بعد اس کے وفات کے عمریٰ کرنے والے کو مل جائے گا۔ اگر وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو ملے گا۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ قول قدیم یہ ہے کہ وہ عاریت کی مثل ہوگا۔ جب چاہے عمریٰ دینے والا اس کو پھیر لے۔ اگر وہ مر جائے تو یہ حق اس کے وارثوں کو حاصل ہوگا۔ تیسرے یہ کہ یوں کہے کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کے لئے دیا۔ جب تو مر جائے تو گھر میرا ہے یا میرے وارثوں کا۔ اس کی صحت میں خلاف ہے۔ بعضوں کے نزدیک باطل ہے اور اصح یہ ہے کہ یہ عقد بھی صحیح ہے اور اس کا حکم بھی، اول کا سا ہے۔ اور دلیل اس کی احادیث صحیحہ ہیں۔ اور شروط فاسدہ لغو ہیں اور جس کو عمرے دیا وہ اس گھر کا مالک ہوگا۔ اور امام احمد کے نزدیک عمریٰ مطلق صحیح ہے اور موقت صحیح نہیں اور امام مالک کے نزدیک سب صورتوں میں عمرے سے منفعت اٹھانے کا حق معمر لہ کو حاصل ہوگا۔ اور ملک عمریٰ کرنے والے کی بدستور قائم رہے گی اور ابو حنیفہ کے نزدیک عمریٰ صحیح ہے

اور ان کا مذہب وہی ہے جو شافعی کا ہے اور یہی قول ہے ثوری اور حسن بن صالح اور ابو عبیدہ کا۔ انتہے بلفظہ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰی لَہٗ وَلِعَقِبِہٖ فَاِنَّہَا لِلَّذِیْ اُعْطِیَہَا لَا تَرْجِعُ اِلَی الَّذِیْ اَعْطَاہَا لِاَنَّہٗ اَعْطٰی عَطَاءً وَقَعَتْ فِیْہِ الْمَوَارِیْثُ:

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص عمریٰ کرے کسی کے لئے اور اس کے وارثوں کے لئے (یعنے یوں کہے کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کو دیا۔ پھر تیرے بعد تیرے وارثوں کو) تو وہ اُسی کا ہو جائے گا۔ جس کو عمرے دیا گیا (یعنے معمر لہ کا) اور دینے والے کی طرف نہ لوٹے گا اس لئے کہ اس نے دیا۔ اس طرح جس میں ترکہ ہو گیا (یعنے وارثوں کا حق ہو گیا)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰی لَہٗ وَلِعَقِبِہٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُہٗ حَقَّہٗ فِیْہَا وَہِیَ لِمَنْ اُعْمِرَ وَلِعَقِبِہٖ غَیْرَ اَنَّ یَحْیٰی قَالَ فِیْ اَوَّلِ حَدِیْثِہٖ اَیُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰی فَہِیَ لَہٗ وَلِعَقِبِہٖ:۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر بن عبداللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا۔ میں نے سنا۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو کوئی عمریٰ کرے کسی کے لئے اور اُس کے وارثوں کے لئے تو۔ اُس نے اپنا حق کھو دیا۔ اب وہ معمر لہ کا ہو گا۔ اور اس کے وارثوں کا۔ یحییٰ کی روایت میں یوں ہے۔ جو کوئی عمرے کرے تو وہ معمر لہ کا ہے اور اس کے وارثوں کا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ رَجُلًا عُمْرٰی لَہٗ وَلِعَقِبِہٖ فَقَالَ لَہٗ قَدْ اَعْطَیْتُکَھَا وَعَقِبَکَ مَا بَقِیَ مِنْکُمْ اَحَدٌ فَاِنَّمَا لِمَنْ اُعْطِیَھَا فَاِنَّھَا لَا تَرْجِعُ اِلٰی صَاحِبِھَا مِنْ اَجْلِ اَنَّہٗ اَعْطٰی عَطَاءً وَّقَعَتْ فِیْہِ الْمَوَارِیْثُ۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عمریٰ دے دوسرے کو اس کی زندگی تک اور اس کے بعد اس کے وارثوں کو اور یوں کہے یہ میں نے تجھے دیا اور تیرے بعد تیرے وارثوں کو جب تک ان میں سے کوئی باقی رہے تو وہ اسی کا ہوگا جس کو عمریٰ دیا جائے۔ اور عمرے دینے والے کو نہ ملے گا۔ اس لئے کہ اس نے اس طرح دیا جس میں میراث ہوگئی

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِنَّمَا الْعُمْرٰی الَّتِیْ اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقُوْلَ ھِیَ لَکَ وَلِعَقِبِکَ فَاَمَّا اِذَا قَالَ ھِیَ لَکَ مَا عِشْتَ فَاِنَّھَا تَرْجِعُ اِلٰی صَاحِبِھَا قَالَ مَعْمَرٌ وَّکَانَ الزُّھْرِیُّ یُفْتِیْ بِہٖ:۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ عمریٰ جس کو جائز رکھا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہے کہ عمرے دینے والا یوں کہے کہ یہ تیرا ہے اور تیرے وارثوں کا ہے۔ اور جو یوں کہے۔ یہ تیرا ہے جب تک تو جئے تو وہ اس کے مرنے کے بعد عمرے دینے والے کے پاس چلا جائے گا۔ معمر نے کہا زہری ایسا ہی فتوے دیتے تھے

" " " " "

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِیْمَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰی لَہٗ وَلِعَقِبِہٖ فَہِیَ لَہٗ بَتْلَۃً لَا یَجُوْزُ لِلْمُعْطِیْ فِیْہَا شَرْطٌ وَّلَا ثُنْیَا قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ لِاَنَّہٗ اَعْطٰی عَطَاءً وَّقَعَتْ فِیْہِ الْمَوَارِیْثُ فَقَطَعَتِ الْمَوَارِیْثُ شَرْطَہٗ۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جو کوئی عمریٰ دے ایک شخص کو۔ اور اس کے بعد اس کے وارثوں کو تو قطعی عمریٰ کی ملک ہو جاتا ہے۔ اب کوئی شرط یا استثنا عمریٰ دینے والے کا جائز نہ ہوگا۔ ابو سلمہ نے کہا اس لئے کہ اس نے وہ عطا کی جس میں میراث ہو گئی اور میراث نے اس کی شرط کو کاٹ دیا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرٰی لِمَنْ وُّہِبَتْ لَہٗ۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ اسی کو ملے گا جس کو دیا جائے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِہٖ: ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْسِکُوْا عَلَیْکُمْ اَمْوَالَکُمْ وَلَا تُفْسِدُوْہَا فَاِنَّہٗ مَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰی فَہِیَ لِلَّذِیْ اُعْمِرَہَا حَیًّا وَّمَیِّتًا وَّلِعَقِبِہٖ۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روکے رہو اپنے مالوں کو اور مت بگاڑو ان کو کیونکہ جو کوئی عمریٰ دے وہ اسی کا ہوگا۔ جس کو دیا جائے زندہ ہو یا مردہ اور اس کے وارثوں کو۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ خَيْثَمَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ جَعَلَ الْاَنْصَارُ يُعْمِرُوْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ۔

ترجمہ:۔ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ انصار عمریٰ کرنے لگے۔ مہاجرین کے لئے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روکے رہو اپنے مالوں کو۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَعْمَرَتِ امْرَاَةٌ بِالْمَدِيْنَةِ حَائِطًا لَهَا ابْنًا لَهَا ثُمَّ تُوُفِّيَ وَتُوُفِّيَتْ بَعْدَهُ وَتَرَكَ وَلَدًا وَلَهُ اِخْوَةٌ بَنُوْنَ لِلْمُعْمِرَةِ فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمِرَةِ رَجَعَ الْحَائِطُ اِلَيْنَا وَقَالَ بَنُو الْمُعْمَرِ بَلْ كَانَ لِاَبِيْنَا حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى طَارِقٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ فَدَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرٰى لِصَاحِبِهَا فَقَضٰى بِذٰلِكَ طَارِقٌ ثُمَّ كَتَبَ

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ایک عورت نے مدینہ میں اپنے بیٹے کو ایک باغ دیا عمریٰ کے طور پر۔ پھر وہ بیٹا مر گیا۔ اس کے بعد عورت مر گئی اور اولاد چھوڑی اور بھائی۔ تو عورت کی اولاد نے کہا۔ باغ پھر ہماری طرف آ گیا اور لڑکے کے بیٹے نے کہا باغ ہمارے باپ کا تھا۔ اس کی زندگی اور موت میں۔ پھر دونوں نے جھگڑا کیا۔ طارق کے پاس جو

إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ وَأَخْبَرَهُ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ صَدَقَ جَابِرٌ فَأَمْضَى ذَلِكَ طَارِقٌ فَإِنَّ ذَلِكَ الْحَائِطَ لِبَنِي الْمُعْمَرِ حَتَّى الْيَوْمِ:۔

جو مولیٰ تھے عثمان بن عفان کے انھوں نے جابر کو بلایا اور جابر نے گواہی دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر کہ عمرٰے اسی کا ہے جس کو دیا جائے پھر یہی حکم کیا طارق نے بعد اس کے عبد الملک بن مروان کو لکھا۔ اور یہ بھی لکھا کہ جابر نے ایسی گواہی دی ہے۔ عبد الملک نے کہا جابر سچ کہتے ہیں۔ پھر طارق نے وہ حکم جاری کر دیا۔ اور وہ باغ آج تک اس کے لڑکے کی اولاد کے پاس ہے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ طَارِقًا قَضَى بِالْعُمْرَى لِلْوَارِثِ لِقَوْلِ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:۔

ترجمہ:۔ سلیمان بن یسار سے روایت ہے طارق نے فیصلہ کیا عمرٰے کا معمرلہ کے وارث کے لئے بوجہ حدیث جابر کے جو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ:۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرٰی جائز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْعُمْرَى مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا:۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرٰی میراث ہے اس کی جس کو عمرٰی دیا گیا ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ترجمہ:۔ ابی ہریرۃ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعُمْرٰی جَائِزَۃٌ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ جائز ہے۔

عَنْ قَتَادَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ مِیْرَاثٌ لِاَھْلِھَا اَوْ قَالَ جَائِزَۃٌ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

کِتَابُ الْوَصِیَّۃِ
وصیّت کے مسائل

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَہٗ شَیْءٌ یُرِیْدُ اَنْ یُوْصِیَ فِیْہِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَ وَصِیَّتُہٗ مَکْتُوْبَۃٌ عِنْدَہٗ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو لائق نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی چیز ہو جس کے لئے وہ وصیت کرنا چاہے اور دو راتیں گذارے بے وصیت لکھی ہوئی

فائدہ:۔ یعنے جس شخص کے پاس حقوق یا اموال ہوں اور اس کو وصیت ضروری ہو تو بہتر یہ ہے کہ وصیت لکھ کر ہر وقت اپنے پاس رہنے دے۔ ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور وصیت نہ لکھ سکے۔

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّھُمَا قَالَا وَلَہٗ شَیْءٌ یُوْصِیْ فِیْہِ وَلَمْ یَقُوْلَا یُرِیْدُ اَنْ یُوْصِیَ فِیْہِ:۔ ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَالُوْا جَمِيْعًا لَهٗ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ فَاِنَّهٗ قَالَ يُرِيْدُ اَنْ يُّوْصِيَ فِيْهِ كَرِوَايَةِ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا :-

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَّهٗ شَيْءٌ يُّوْصِيْ فِيْهِ يَبِيْتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ عِنْدَهٗ مَكْتُوْبَةٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ اِلَّا وَعِنْدِيْ وَصِيَّتِيْ :-

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انھوں نے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا کسی مسلمان کو لائق نہیں ہے جس کے پاس کوئی شئے ہو وصیت کرنے کے قابل وہ تین راتیں گذارے۔ مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونا چاہئے۔ عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے جب سے یہ حدیث سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روز سے ایک رات بھی میرے اوپر ایسی نہیں گذری کہ میرے پاس میری وصیت نہ ہو۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَمْرٍو ابْنِ الْحَارِثِ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا :-

فائدہ :- نووی نے کہا اجماع کیا ہے اہل اسلام نے کہ وصیت مامور ہے لیکن ہمارا اور جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ وصیت مستحب ہے۔ واجب نہیں ہے اور داؤد اور اہل ظاہر نے کہا کہ وہ واجب ہے لیکن اگر کسی آدمی پر قرض ہو یا امانت ہو تو بالاتفاق واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ لکھ کر اس پر گواہی کرادے اور جو امر دینا ہو اس کو درج کرتا رہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک بات لکھے۔ بلکہ اہم امورات کا لکھنا کافی ہے۔

عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَّجَعٍ اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ بِيْ مَاتَرٰى مِنَ الْوَجَعِ وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ اَفَاَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ قَالَ لَا الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ فِيْ امْرَاَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَّ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ

ترجمہ:۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی حجۃ الوداع میں اور میں ایسے درد میں مبتلا تھا کہ موت کے قریب ہو گیا تھا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے جیسا درد ہے آپ جانتے ہیں۔ اور میں مالدار آدمی ہوں۔ اور میرا وارث سوا ایک بیٹی کے اور کوئی نہیں ہے کیا میں دو تہائی مال خیرات کر دوں۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ میں نے کہا آدھا مال خیرات کر دوں۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں ایک تہائی خیرات کر اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تو جو خرچ کرے گا۔ خدا کی رضامندی کے لئے اور اس کا ثواب تجھے ملیگا یہاں تک کہ اس لقمے کا بھی جو تو اپنی جورو کے منہ میں ڈالے۔

وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ دَرَثٰى لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ۔

میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں پیچھے رہ جاؤں گا اپنے اصحاب کے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تو پیچھے رہے گا۔ (یعنی زندہ رہے گا) پھر ایسا عمل کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشی منظور ہو تو تیرا درجہ بڑھے گا۔ اور بلند ہوگا۔ اور شاید تو زندہ رہے۔ یہاں تک کہ فائدہ ہو تجھ سے بعض لوگوں کو اور نقصان ہو بعض لوگوں کو۔ یا اللہ میرے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے اور مت پھیر اُن کو اُن کی ایڑیوں پر لیکن تباہ بیچارہ سعد بن خولہ ہے اس کے لئے رنج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے کہ وہ مر گیا مکہ میں۔

فائدہ: نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عیادت مریض کی مستحب ہے اور مال جمع کرنا جائز ہے۔۔۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر وارث مال دار ہوں تو ایک تہائی مال کی وصیت کرے اور جو محتاج ہوں تو تہائی سے بھی کم وصیت کرنا مستحب ہے اور اجماع کیا ہے علما نے کہ جس شخص کے وارث موجود ہوں اس کی وصیت تہائی سے زیادہ میں جاری نہ ہوگی۔ مگر وارثوں کی اجازت سے اور جس کے وارث نہیں ہیں اس کی بھی وصیت تہائی مال سے زیادہ صحیح نہ ہوگی۔ ہمارے اور جمہور علما کے نزدیک۔ اور ابو حنیفہ اور اسحٰق اور احمد کے نزدیک ایک روایت میں صحیح ہے۔۔۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عزیز پر احسان کرنا اور زیادہ ثواب ہے اور عملوں کا ثواب نیت سے ہے۔ جب خدا کی اطاعت کی نیت سے ہے تو مباح میں بھی ثواب ہے جیسے کھانا عبادت کی طاقت کے لئے اور سونا عبادت کے لئے بیدار ہونے کے واسطے اور بی بی سے صحبت کرنا زنا سے بچنے کے لئے۔۔۔ یعنی مکہ میں رہ جاؤں گا سعد ڈرے کہ کہیں مکہ میں نہ مر جاؤں۔ حالانکہ وہاں سے ہجرت کر چکا ہوں اور صحابہ مکروہ جانتے تھے مکہ میں مر جانا۔ کس لئے کہ اُس کو چھوڑ دیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے واسطے قاضی عیاض نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ہجرت کا حکم بعد فتح مکہ کے بھی باقی تھا اور بعضوں نے کہا یہ حکم اُن لوگوں کے لئے ہے جو مکہ سے فتح کے پہلے ہجرت کر چکے تھے۔ لیکن جس نے بعد ہجرت کی اس کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا صحیح نکلا۔ اور ایسا ہی ہوا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ رہے یہاں تک کہ عراق فتح کیا۔۔۔

فائدہ ہوا مسلمانوں کو دین اور دنیا کا اور نقصان ہوا کافروں کو جو مارے گئے اور قید ہوئیں اُن کی عورتیں لونڈیاں بنیں۔ قاضی نے کہا مہاجر اگر مکہ میں مرے تو اس کی ہجرت باطل نہ ہوگی بشرطیکہ ضرورت سے ہو اور بعضوں نے کہا باطل ہو جائیگی اور بعضوں نے کہا ہجرت خاص اہل مکہ پر فرض ہوئی تھی۔ ..... یہ راوی کا قول ہے حدیث نہیں ہے۔ حدیث یہیں تک ہے کہ تباہ بیچارہ سعد بن خولہ ہے اور یہ سعد بن ابی وقاص کا کلام ہے یا زہری کا یہ سعد بن خولہ وہ شخص ہے جس نے ہجرت نہیں کی مکہ سے اور وہیں مرگیا۔ اور بخاری نے کہا کہ اس نے ہجرت کی تھی اور بدر کی لڑائی میں شریک تھا۔ پھر مکہ میں آن کر مرگیا۔ ابن ہشام نے کہا کہ اس نے دوسری ہجرت حبشہ کی طرف کی تھی اور بدر میں موجود تھا۔ پھر مکہ میں مراحجۃ الوداع میں ۱۰ھ یا ۹ھ میں۔ تو اس کی تباہی کا سبب یہی ہے کہ اس کی ہجرت بگڑ گئی اور جہاں سے ہجرت کی تھی وہیں مرا اگرچہ یہ موت اس کے اختیار میں نہ تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاں سے ہجرت کی جائے پھر وہاں مرنا خوب نہیں ہے اور اس سے ہجرت کے ثواب میں خلل پڑتا ہے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔ ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ يَعُوْدُنِيْ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ هَاجَرَ مِنْهَا۔ ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔ اس میں سعد بن خولہ کا ذکر نہیں ہے یہ ہے کہ اُنھوں نے بُرا جانا مرنا اس زمین میں جہاں سے ہجرت کی ہے۔

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرِضْتُ فَاَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ دَعْنِيْ اَقْسِمْ مَالِيْ حَيْثُ شِئْتُ فَاَبٰى قُلْتُ فَالنِّصْفُ قَالَ فَاَبٰى قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ

ترجمہ:۔ سعد سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہلا بھیجا مجھے اجازت دیجئے اپنا مال بانٹنے کی جس کو چاہوں۔ آپ نے نہ مانا۔ میں نے کہا آدھا

فَسَكَتَ بَعْدَ الثُّلُثِ قَالَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا۔

مال بانٹنے کی اجازت دیجئے۔ آپ نے نہ مانا۔ میں نے کہا تہائی مال کی اجازت دیجئے آپ چپ ہو رہے پھر اس کے بعد تہائی مال بانٹنا جائز ہوا۔

عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ نہیں ہے پھر اس کے بعد تہائی بانٹنا جائز ہوا۔

عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أُوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَالنِّصْفُ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ أَبِالثُّلُثِ فَقَالَ نَعَمْ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ۔

ترجمہ:۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میری عیادت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ میں نے عرض کیا۔ کیا میں وصیت کروں اپنے سارے مال کے لئے آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا۔ کیا میں وصیت کروں آدھے مال کے لئے۔ آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تہائی کے لئے آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اور تہائی بھی بہت ہے۔

عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وُلْدِ سَعْدٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ يَعُودُهُ بِمَكَّةَ فَبَكَى فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ قَالَ قَدْ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ

ترجمہ:۔ سعد کے تینوں بیٹوں نے کہا اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں بیمار پرسی کے لئے وہ رونے لگے۔ آپ نے پوچھا تو کیوں روتا ہے سعد نے کہا۔ مجھے ڈر ہے کہیں مر جاؤں اس زمین میں جس سے ہجرت کی تھی۔

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ مَالًا کَثِیْرًا وَاِنَّمَا یَرِثُنِیْ ابْنَتِیْ اَفَاُوْصِیْ بِمَالِیْ کُلِّہٖ قَالَ لَا قَالَ فَبِالثُّلُثَیْنِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالنِّصْفِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالثُّلُثِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرًا اِنَّ صَدَقَتَکَ مِنْ مَالِکَ صَدَقَۃٌ وَاِنَّ نَفَقَتَکَ عَلٰی عِیَالِکَ صَدَقَۃٌ وَاِنَّ مَا تَاکُلُ امْرَاَتُکَ مِنْ مَالِکَ صَدَقَۃٌ وَاِنَّکَ اَنْ تَدَعَ اَھْلَکَ بِخَیْرٍ اَوْ قَالَ بِعَیْشٍ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَھُمْ یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَقَالَ بِیَدِہٖ۔

میں نے جیسے سعد بن خولہ مرگیا۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اچھا کردے سعد کو تین بار۔ پھر سعد نے کہا یارسول اللہ میرے پاس بہت مال ہے۔ اور میری وارث ایک بیٹی ہے کیا میں سارے مال کی وصیت کردوں (فقرا اور مساکین کیلئے) آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا اچھا دو تہائی مال کی آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا اچھا نصف کی آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا تہائی کی۔ آپ نے فرمایا ہاں تہائی اور تہائی بہت ہے اور تو جو صدقہ دے اپنے مال میں سے وہ تو صدقہ ہے اور جو خرچ کرتا ہے اپنے بال بچوں پہ وہ بھی صدقہ ہے اور جو تیری بی بی کھاتی ہے تیرے مال میں سے وہ بھی صدقہ ہے اور جو تو اپنے لوگوں کو بھلائی سے اور عیش سے چھوڑ جائے (یعنے مالدار اور غنی) تو یہ بہتر ہے اس سے کہ تو چھوڑ جائے اُن کو لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے اشارہ کیا آپ نے اپنے دست مبارک سے۔

عَنْ ثَلٰثَۃٍ مِنْ وُلْدِ سَعْدٍ قَالُوْا مَرِضَ سَعْدٌ بِمَکَّۃَ فَاَتَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُہٗ بِنَحْوِ حَدِیْثِ الثَّقَفِیِّ: ترجمہ۔ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثَلٰثَۃٌ مِنْ وُلْدِ سَعْدِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کُلُّھُمْ یُحَدِّثُنِیْہِ مِثْلَ حَدِیْثِ صَاحِبِہٖ

قَالَ مَرِضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ بِنَحْوِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ الْحِمْيَرِيِّ۔ ترجمہ۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوْا مِنَ الثُّلُثِ إِلَى الرُّبُعِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ وَفِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ كَبِيْرٌ أَوْ كَثِيْرٌ۔

ترجمہ:۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا۔ کاش لوگ ثلث سے کم کر کے چوتھائی کی وصیت کریں کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثلث بہت ہے۔

فائدہ:۔ تو ثلث سے کم وصیت کرنا زیادہ بہتر ہے اور یہی قول ہے جمہور علما کا حضرت ابوبکرؓ نے خمس کی وصیت کی اور حضرت علیؓ نے بھی اور ابن عمرؓ اور اسحاق نے ربع کی اور بعضوں نے سدس کی بعضوں نے عشر کی اور حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ جس کے وارث بہت ہوں اس کو بالکل وصیت نہ کرنا مستحب ہے جب مال تھوڑا ہو۔

بَابُ وُصُوْلِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ إِلَى الْمَيِّتِ

صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِيْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوْصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ أَنْ تَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

ترجمہ:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرا باپ مرگیا۔ اور مال چھوڑ گیا۔ اور اس نے وصیت نہیں کی کیا اس کے گناہ بخشے جائیں گے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں آپ نے فرمایا۔ ہاں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ اُفْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَلِيْ اَجْرٌ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ :-

ترجمہ :- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ میری ماں ناگہاں مرگئی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کر سکتی تو ضرور صدقہ دیتی۔ تو مجھے ثواب ملے گا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں آپ نے فرمایا۔ ہاں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ اُفْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوْصِ وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ ۔

ترجمہ :- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میری ماں یکایک مرگئی اور اس نے وصیت نہیں کی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرتی تو ضرور صدقہ دیتی کیا اُس کو ثواب ملے گا۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں آپ نے فرمایا۔ ہاں ملے گا۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا اَبُوْ اُسَامَةَ وَرَوْحٌ فَفِيْ حَدِيْثِهِمَا فَهَلْ لِيْ اَجْرٌ كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَاَمَّا شُعَيْبٌ وَجَعْفَرٌ فَفِيْ حَدِيْثِهِمَا اَفَلَهَا اَجْرٌ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ ۔

ترجمہ :- وہی جو اوپر گزرا۔

فائدہ :- نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ دینا مستحب ہے اور اُس کو ثواب پہونچتا ہے اور صدقہ دینے والے کو بھی ثواب ہے اور یہ حدیثیں خاص کرتی ہیں اس آیت کو۔

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی :- اور اجماع کیا ہے مسلمانوں نے کہ وارث پر میت کی طرف سے صدقہ واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے - اور جو قرض ہو میت پر اس کے ترکے سے ادا کرنا اس کا واجب ہے خواہ میت وصیت کرے یا نہ کرے اور یہ راس المال سے دیا جائے گا - اب خواہ وہ قرض بندے کا ہو یا اللہ کا جیسے زکوٰۃ اور حج اور نذر اور کفارہ اور صوم کا فدیہ اور اگر ترکہ نہ ہو تو وارث پر ادا کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے ۔

بَابُ مَا يَلْحَقُ الْاِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهٖ

مرنے کے بعد انسان کو کس چیز کا ثواب پہنچتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ :-

ترجمہ :- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مر جاتا ہے آدمی تو اس کا عمل موقوف ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے - ایک صدقہ جاریہ کا - دوسرے علم کا جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں ، تیسرے نیکبخت بچے کا جو دعا کرے اس کیلئے

فائدہ :- نووی نے کہا علماء نے کہا ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا عمل موقوف ہو جاتا ہے اور اب نیا ثواب اس کو حاصل نہیں ہوتا مگر ان تین چیزوں سے کیونکہ میت ان کا سبب پڑتا ہے اولاد تو اسی کی کمائی ہے اسی طرح وہ علم جس کو دنیا میں چھوڑ گیا تعلیم ہو یا تصنیف ہو - اسی طرح صدقہ جاریہ جیسے وقف اور اس حدیث سے بڑی فضیلت نکلی - اس نکاح کی جو ولد صالح کی امید سے کیا جائے اور اس میں دلیل ہے صحت وقف کی اور اس کی کثرت ثواب کی اور بیان ہے علم کی فضیلت کا اور ترغیب ہے اس کے حاصل کرنے اور پھیلانے اور چھوڑ جانے کی تعلیم یا تصنیف سے یا شرح سے اور ضروری ہے کہ تمام علموں میں سے وہ علم اختیار کرے جو سب سے زیادہ

مفید ہے پھر جو اس کے بعد پھر جو اس کے بعد۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ دعا کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ اسی طرح صدقہ کا اور اسی طرح ادائے قرض کا اور اس پر اجماع ہے اور حج میں اختلاف ہے اور روزہ میت کا ولی اس کی طرف سے رکھ سکتا ہے۔ لیکن قرآن کا پڑھنا اور ثواب اس کا میت کو پہنچانا یا نماز پڑھنا تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور علما کا یہ مذہب ہے کہ ان چیزوں کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا اور اس میں اختلاف ہے اور اس کا بیان اوپر گذر چکا۔

بَابُ الْوَقْفِ

وقف کا بیان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَیْبَرَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَاْمِرُہٗ فِیْھَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَیْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ ھُوَ اَنْفَسُ عِنْدِیْ مِنْہُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ بِہٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَھَا وَتَصَدَّقْتَ بِھَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِھَا عُمَرُ اَنَّہٗ لَا یُبَاعُ اَصْلُھَا وَلَا تُبَاعُ وَلَا تُوْرَثُ وَلَا تُوْھَبُ قَالَ فَتَصَدَّقَ عُمَرُ فِی الْفُقَرَآءِ وَفِی الْقُرْبٰی وَفِی الرِّقَابِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَالضَّیْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک زمین ملی خیبر میں تو وہ آئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کرنے اس باب میں انھوں نے کہا۔ یا رسول اللہ مجھے خیبر میں ایک زمین ملی ہے۔ ایسا عمدہ مال مجھ کو کبھی نہیں ملا آپ کیا حکم کرتے ہیں اس کے باب میں۔ آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو زمین کی ملکیت کو روک رکھے (یعنی اصل زمین کو) اور صدقہ دے اس کو (یعنی اس کی منفعت کو) پھر حضرت عمر نے اس کو

وَلِيَهَا اَنْ يَاكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ قَالَ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُحَمَّدًا فَلَمَّا بَلَغْتُ هٰذَا الْمَكَانَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَاثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَاَنْبَاَنِيْ مَنْ قَرَاَ هٰذَا الْكِتَابَ اَنَّ فِيْهِ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا ۔

تصدق کیا اس شرط پر کہ اصل زمین نہ بیچی جائے نہ خریدی جائے نہ وہ کسی کی میراث میں آئے نہ ہبہ کی جائے۔ اور تصدق کیا اس کو فقیروں اور رشتہ داروں اور بردوں میں (یعنے ان کی آزادی میں مدد دینے کے لئے) اور مسافروں میں اور ناتوان لوگوں میں (یا مہمان کی مہمانی میں) اور جو کوئی اس کا انتظام کرے وہ اس میں سے کھائے دستور کے موافق یا کسی دوست کو کھلائے لیکن مال اکٹھا نہ کرے (یعنے روپیہ جوڑنے کی نیت سے اس میں تصرف نہ کرے)

عَنْ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ وَاَزْهَرَ انْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهٖ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ وَحَدِيْثُ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ فِيْهِ مَا ذَكَرَ سُلَيْمٌ قَوْلُهٗ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مُحَمَّدًا اِلٰى اٰخِرِهٖ

ترجمہ:- وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا مِنْ اَرْضِ خَيْبَرَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالًا اَحَبَّ اِلَيَّ وَلَا اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَحَدَّثْتُ مُحَمَّدًا وَمَا بَعْدَهٗ

ترجمہ:- وہی جو اوپر گذرا۔

فائدہ :- نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے اس بات کی کہ وقف صحیح ہے اور یہی ہمارا اور جمہور علما کا مذہب ہے اور اجماع ہے مسلمانوں کا مساجد کے وقف اور سقایوں کے وقف پر اور وقف کرنے والے کی شرطیں صحیح ہیں اور وقف کی بیع یا ہبہ یا میراث درست نہیں ہے اور وقف صدقہ جاریہ ہے۔

بَابُ تَرْكِ الْوَصِيَّةِ لِمَنْ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ

جس کے پاس کوئی شئے قابل وصیت کے نہ ہو اس کو وصیت نہ کرنا درست ہے

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَلِمَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ أَوْ فَلِمَ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ۔

ترجمہ :- طلحہ بن مصرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفے سے پوچھا کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی (مال وغیرہ کے لئے) انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر مسلمانوں پر کیوں وصیت فرض ہوئی۔ یا ان کو کیوں وصیت کا حکم ہوا انھوں نے کہا آپ نے وصیت کی۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا۔ یہ جو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہیں کی اس کا مطلب یہ ہے کہ ثلث مال کی یا اور کسی قدر مال کی وصیت نہیں کی اس لئے کہ آپ کے پاس مال نہ تھا یا یہ مطلب ہے کہ حضرت علی یا اور کسی کو اپنا وصی نہیں بنایا جیسے شیعہ گمان کرتے ہیں اور وہ جو آپ کی زمین خیبر اور فدک میں تھی تو اس کو آپ نے اپنی زندگی ہی میں

مسلمانوں کے لئے وقف کردیا تھا اور یہ جو دوسری احادیث میں ہے کہ آپ نے وصیت کی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی یا اہل بیت کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے کی یا مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکالنے کی، یا سفارت کی خاطر کرنے کی تو یہ اس وصیت میں داخل نہیں ہیں اس صورت میں مخالفت نہ ہوگی انتہی۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ قُلْتُ فَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ بِالْوَصِيَّةِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الْوَصِيَّةُ ۔ ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا أَوْصٰى بِشَيْءٍ :۔

ترجمہ :۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی (کسی مال کے لئے)

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ : ترجمہ۔ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ذَكَرُوْا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتٰى أَوْصٰى إِلَيْهِ فَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلٰى صَدْرِيْ أَوْ قَالَتْ حِجْرِيْ فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ

ترجمہ :۔ اسود بن یزید سے روایت ہے لوگوں نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ذکر کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انھوں نے کہا آپ نے ان کو کب وصی بنایا میں

اِحْتَنَثَ فِیْ حَجْرِیْ وَمَا شَعَرْتُ اَنَّہٗ مَاتَ فَمَتٰی اَوْصٰی اِلَیْہِ:۔

آپ کو اپنے سینے سے لگائی بیٹھی تھی یا آپ میری گود میں تھے اتنے میں آپ نے طشت منگایا۔ پھر آپ گر پڑے میری گود میں اور مجھے خبر نہیں ہوئی کہ آپ نے انتقال کیا۔ پھر علی کو کیونکر وصیت کی۔

فائدہ:۔ شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر کو اپنا وصی اور جانشین بنا گئے تھے اور اس سے غرض یہ ہے کہ جناب امیر کی خلافت بلا فصل ثابت کریں۔ اہل سنت کو جناب امیرؓ کی فضیلت اور بزرگی اور قربت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار نہیں ہے مگر جو امر حدیث صحیح سے ثابت نہ ہو اس کو کیوں کر قبول کریں۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَوْمُ الْخَمِیْسِ وَمَا یَوْمُ الْخَمِیْسِ ثُمَّ بَکٰی حَتّٰی بَلَّ دَمْعُہُ الْحَصٰی فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبَّاسٍ وَمَا یَوْمُ الْخَمِیْسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَعُہٗ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ اَکْتُبْ لَکُمْ کِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدِیْ فَتَنَازَعُوْا وَمَا یَنْبَغِیْ عِنْدَ نَبِیٍّ تَنَازُعٌ وَقَالُوْا مَا شَاْنُہٗ اَھَجَرَ اسْتَفْھِمُوْہُ قَالَ دَعُوْنِیْ فَالَّذِیْ اَنَا فِیْہِ خَیْرٌ اُوْصِیْکُمْ بِثَلَاثٍ اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا

ترجمہ:۔ سعید بن جبیر سے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جمعرات کا دن کیا ہے۔ جمعرات کا دن پھر روئے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے کنکریاں تر ہو گئیں میں نے کہا اے ابن عباس جمعرات کے دن سے کیا غرض ہے۔ انہوں نے کہا۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی سختی ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ میرے پاس لاؤ۔ (دوات اور تختی) میں ایک کتاب لکھدوں تم کو تاکہ تم گمراہ نہ ہو میرے بعد یہ سن کر لوگ جھگڑنے لگے۔ اور پیغمبر کے پاس جھگڑا نہیں

كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَأُنْسِيتُهَا قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

چاہتے اور کہنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ کیا آپ سے بھی لغو صادر ہو سکتا ہے پھر سمجھ لو آپ سے۔ آپ نے فرمایا ہٹ جاؤ میرے پاس سے میں جس کام میں مصروف ہوں وہ بہتر ہے (اس سے جس میں تم مشغول ہو جھگڑے اور بک بک میں) میں تم کو تین باتوں کی وصیت کرتا ایک تو یہ کہ مشرکوں کو نکال دینا جزیرہ عرب سے۔ دوسری جو سفارتیں آئیں ان کی خاطر اسی طرح کرنا جیسے میں کیا کرتا تھا (تاکہ اور قومیں خوش ہوں اور ان کو اسلام کی طرف رغبت ہو) اور تیسری بات ابن عباس نے نہیں کہی یا سعید نے کہا۔ میں بھول گیا۔

فائدہ :۔ صحیح مسلم کی روایت میں اہجر ہے بہمزہ استفہام اور یہ صحیح ہے اس روایت سے جس میں ہجر یا ہجر ہے۔ اصل میں معنے ہجر بضم ہا کے ہذیان اور فحش گوئی کے ہیں اور یہ امر صحابہ سے بعید ہے کہ حضرت کی نسبت ایسا کلمہ نکالیں خصوصاً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ تو معنے اہجر کے یہ ہیں کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ہذیان ہو سکتا ہے یعنے نہیں ہو سکتا یہ استفہام انکاری ہے تو اچھی طرح سمجھ لو اس صورت میں مقصود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رد کرنا تھا اُن لوگوں پر جنھوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مبارک کی تعمیل نہ کی اور یہ خیال کیا کہ آپ پر بیماری کی سختی ہے معلوم نہیں اس وقت آپ کیا فرما رہے ہیں کہ تمہارا یہ خیال لغو ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہذیان صادر ہونا محال ہے۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اگر ہجر کی روایت بغیر ہمزہ صحیح ہو تو کہنے والے کی خطا ہے۔ اس نے بغیر سمجھے بوجھے ایسا لفظ کہدیا اور یہ بعید نہیں پریشانی اور اضطراب اور رنج کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی وجہ سے تو چاہئے تھا یوں کہنا یہ بیماری کی سختی ہے لیکن ہجر کا لفظ زبان سے نکل گیا۔ نہایہ میں ہے اہجر یعنے کیا آپ کا کلام مختلف ہو گیا ہے بوجہ بیماری کے تو یہ استفہام ہے نہ اخبار جس کے معنے فحش اور ہذیان کے ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ حضرت عمر کا قول ہے اور اُن کے ساتھ یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ ایسا لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بولیں اور مجمع البحار میں ہے کہ اس کے معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کیا آپ نے چھوڑ دیا۔ تم کو تو ہجر ضد ہے وصل کی اور ایک

روایت میں اہجر ہے۔ باب افعال سے جس کے معنے افحش کے ہیں یعنے غلط کہا اور خطا کی اور ایک روایت میں اہجر آ ہے انتہے - امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا - یہ بات جان لینا چاہیے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہیں - کذب سے یا تغییر احکام شرعیہ سے حالت صحت اور مرض دونوں میں اور معصوم ہیں اس سے کہ جس امر کے پہنچانے کا آپ کو حکم ہوا اُس کو نہ پہنچائیں لیکن بیماری اور درد دکھ سے معصوم نہیں ہیں جن میں کسی طرح کا نقص یا آپ کے درجہ کا انحطاط نہ ہو - اور نہ شریعت کا فساد ہو اور جب آپ پر سحر ہوا تھا - تو آپ کو یہ خیال آتا کہ فلاں کام کر چکے ہیں حالانکہ اُس کو نہ کیا ہوتا مگر یہ نہیں ہوا کہ آپ نے برخلاف احکام سابقہ کے کوئی حکم دیا ہو - جب یہ بات جان لی تو اب یہ سنو کہ علماء نے اختلاف کیا ہے اس کتاب میں کہ آپ کو کیا لکھنا منظور تھا بعضوں نے یہ کہا ہے کہ آپ کو منظور تھا خلیفہ کا معین کرنا تاکہ آئندہ جھگڑا فساد نہ ہو - اور بعضوں نے کہا آپ کی یہ غرض تھی کہ ضروریات دین کا خلاصہ لکھوا دیں تاکہ آئندہ اُن کی نسبت اختلاف نہ ہو اور سب لوگ متفق رہیں منصوص پر اور پہلے آپ نے اس کتاب کے لکھوانے کا ارادہ کیا - جب معلوم ہوا کہ اسی میں مصلحت ہے کہ کتاب نہ لکھی جائے تو آپ نے اس حکم اور ارادے کو موقوف رکھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت جو کہا - کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہے - اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے اور کافی ہے ہمکو اللہ تعالیٰ کی کتاب - یہ دلیل ہے حضرت عمر کی انتہائی سمجھ اور باریک نظر کی اس واسطے کہ انھوں نے یہ خیال کیا ایسا نہ ہو کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعض ایسی مشکل باتیں لکھوا دیں جن کی تعمیل صحابہ سے نہ ہو سکے اور وہ گنہگار ہوں تو انھوں نے کہا کافی ہے ہمکو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے ہم نے کتاب میں کوئی بات نہیں چھوڑی اور فرماتا ہے - آج میں نے تمہارا دین پورا کر دیا تو اُن کو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو پورا کر چکا ہے - اور آپ کی سب امت گمراہ نہ ہو گی اس لیے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام دینا چاہا - ایسی تکلیف کی حالت میں اور حضرت عمر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے زیادہ سمجھ دار تھے - امام بیہقی نے دلائل النبوۃ کے آخیر میں لکھا ہے کہ حضرت عمر کی نیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راحت دینا تھی بیماری کی حالت میں - اور اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی منظور ہوتا کہ کتاب لکھی جائے تو آپ ضرور لکھوا دیتے اور صحابہ کرام کے اختلاف سے حکم الٰہی کو موقوف نہ رکھتے - کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا - بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ - جیسے آپ نے دین کی تمام باتیں پہونچانے میں

کسی مخالف کی مخالفت یا دشمن کی دشمنی کا خیال نہیں کیا اور جیسے ان باتوں کا آپ نے حکم دے
ہی دیا کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکالدو وغیرہ وغیرہ بیہقی نے کہا سفیان بن عیینہ نے
اہل علم سے نقل کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی خلافت کے لئے لکھوادیں لیکن جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ تقدیر الٰہی یوں ہی ہے۔ تو
آپ لکھوانا موقوف رکھا جیسے شروع بیماری میں بھی آپ نے لکھوانا چاہا تھا۔ پھر فرمایا ہائے
سر اور چھوڑ دیا لکھوانا اور فرمایا انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور انکار کرتے ہیں مومنین مگر
ابو بکر کو اور جتا دیا حضرت ابو بکر کو اپنی خلافت کے لئے ان کو نماز میں امام کر کے بیہقی
نے کہا اگر غرض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احکام دین کو لکھوانا تھا تو حضرت عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے خیال کیا کہ احکام دین کے خود اللہ تعالیٰ پورے کر چکا ہے۔ اور
فرماتا ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ۔ اور کوئی واقعہ قیامت
تک ایسا نہ ہوگا۔ جس کے لئے صراحۃً یا اشارۃً قرآن اور حدیث میں بیان نہ ہوئے
تو ایسے کام کے لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف
دینا مناسب نہ سمجھا ایسی بیماری کی حالت میں اور اس میں یہ بھی غرض تھی کہ اجتہاد
اور استنباط کا باب بند نہ ہو جائے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے تھے
جب حاکم سوچ کر حکم دے پھر ٹھیک کرے تو اس کو دو اجر ہیں اور جو غلطی کرے تو ایک
اجر ہے اور یہ دلیل ہے اس امر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے کاموں
کو علماء کی رائے پر چھوڑ دیا۔ تو حضرت عمر نے بھی اُن کا چھوڑنا اسی حال میں مناسب جانا۔
کیونکہ اس میں درجہ ملے گا علماء کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی آرام حاصل
ہوگا۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس امر میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
پر انکار نہیں کیا اور خاموش ہو رہے یہ دلیل ہے ان کی رائے کے ساتھ موافقت
کرنے کی۔ خطابی نے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول اس امر پر محمول نہ کرنا
چاہیے کہ انھوں نے غلطی کا وہم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یا اور کسی
طرح کا گمان کیا جو آپ کے ساتھ لائق نہیں مگر جب انھوں نے دیکھا کہ آپ پر
مرض کی بہت شدت ہے اور وفات آپ کی قریب ہے تو اُن کو ڈر ہوا کہ شاید آپ یہ بات
بیماری کی حالت میں بغیر ارادے کے کر رہے ہوں تو منافقوں کو موقع ملے دین
میں اعتراض کرنے کا۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ سے گفتگو
کیا کرتے بعض کاموں میں جب تک آپکا ارادہ قطعی نہ ہوتا جیسے حدیبیہ کے دن گفتگو
کی اور قریش کے ساتھ صلح کرنے میں گفتگو کی البتہ جب آپ کسی کام کا حتمی طور پر حکم
کرتے تو کسی کو گفتگو کی مجال نہ رہتی اور اکثر علما اس طرف ہیں کہ آپ سے ان کاموں

میں خطا ہوسکتی ہے جو صرف اپنی رائے سے دین اور خدائے تعالیٰ کی طرف سے اس میں کوئی حکم نہ اترے لیکن اس پر اجماع ہے کہ آپ اس خطا پر ثابت اور قائم نہیں رہ سکتے اور یہ بات معلوم ہے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا درجہ سب مخلوقات سے زیادہ کیا ہے اس پر بھی آپ لوازم بشریت سے پاک نہ تھے اور نماز میں آپ کو سہو ہوا پس گمان ہوسکتا ہے کہ بیماری میں بھی ایسی کوئی بات پیدا ہو اسی خیال سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ دریافت کرنے کا حکم دیا۔ خطابی نے کہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میری امت کا اختلاف رحمت ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کو بہتر سمجھا اور اس حدیث پر صرف دو آدمیوں نے اعتراض کیا ہے ایک تو بے دین تھا۔ یعنے جاحظ اور دوسرا حماقت میں مشہور یعنے اسحاق بن ابراہیم موصلی اس نے اپنی کتاب اغانی کے شروع میں اہل حدیث کی برائی کی ہے اور کہا ہے کہ اگر اختلاف رحمت ہو تو اتفاق عذاب کا ہوگا اور اس کا جواب یہ ہے کہ اختلاف کے رحمت ہونے سے اتفاق کا عذاب ہونا ضرور نہیں اور ایسے لزوم کا قائل وہی ہوگا۔ جو جاہل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رات کو تمہارے لئے رحمت کیا تو کیا اس سے دن عذاب ہوگا۔ خطابی نے کہا اختلاف تین قسم کا ہے ایک تو اختلاف اثبات صانع اور اس کی توحید میں اور اس کا انکار کفر ہے۔ دوسری اس کی صفات اور مشیت میں اور اس کا انکار بدعت ہے۔ تیسرے فرعی احکام میں جیسے کسی شے کی طہارت یا نجاست یا حدث یا غیر حدث میں اختلاف پس اس کو اللہ تعالیٰ نے رحمت کیا ہے۔ اور یہی اختلاف مراد ہے حدیث میں ہے اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ۔ مازری نے کہا اگر کوئی اعتراض کرے کہ صحابہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف ایسے موقعہ میں کیونکر جائز ہوا حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف حکم دیا کہ میرے پاس دوات کاغذ لاؤ تاکہ میں ایک کتاب لکھوں تو یہ اختلاف نافرمانی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہر ایک امر وجوب کے لئے نہیں ہوتا اور قرائن سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے تو صحابہ کو اس کا قرینہ معلوم ہوا ہوگا۔ کہ آپ کا یہ حکم اختیاری تھا نہ وجوبی پھر انھوں نے اختیار کیا نہ لکھنے کو۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے اسی کو مقتضی ہوئی اور شاید وہ یہ سمجھے کہ یہ حکم آپ سے بلا قصد مصمم صادر ہوا اور یہی مراد ہے ہجر سے انتہے ملخصاً۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث بڑی ہی نازک حدیث ہے اور شیعوں نے اس کو دلیل گردانا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرنے کے لئے حالانکہ اگر تسلیم کر لیا جائے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خطا ہوئی تو اس میں کیا استبعاد ہے۔ کیونکہ ہم

حضرت عمر کو خطا سے معصوم نہیں سمجھتے اور ایسی خطا خصوصاً ایسی پریشانی اور رنج
کی حالت میں جیسا حضرت کی بیماری سے صحابہ کو تھی باعث طعن نہیں ہو سکتے۔ اکثر
جب رنج اور مصیبت میں انسان بدحواس ہو جاتا ہے تو دل قابو میں نہیں رہتا۔
زبان کا ذکر کیا ہے پس صرف ایسی ایک محتمل بات سے جس کی تاویل صحیح بھی ہو سکتی
ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل اور مناقب متعددہ کو چھوڑ کر ان پر ملامت
کرنا انہی کی بیدینی اور ناخدا ترسی ہے واللہ علیٰ ذلک شہید۔

نووی نے کہا اصمعی نے کہا جزیرہ عرب انتہائے عدن سے لیکر عراق تک ہے
طول میں اور جدہ سے لے کر اطراف شام تک عرض میں اور ہروی نے مالک
سے نقل کیا ہے کہ جزیرہ عرب سے مدینہ مراد ہے اور صحیح مشہور مالک سے یہ ہے
کہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن مراد ہے اور اس حدیث سے دلیل لی ہے۔
مالک اور شافعی اور علما نے اور انھوں نے کافروں کے نکالنے
کو واجب کہا ہے عرب سے اور کہا ہے کہ کافروں کو عرب میں رہنے کی اجازت
نہیں دینا چاہئے لیکن شافعی نے اس حدیث کو خاص کیا ہے جزیرہ عرب کے
ایک حصے سے اور وہ حجاز کا حصہ ہے جس میں مکہ اور مدینہ اور یمامہ داخل ہے۔ نیز
یمن وغیرہ علما نے کہا ہے کہ کفار کو عرب میں مسافرت کرنے سے منع نہ کیا جائے گا
لیکن وہاں تین دن سے زیادہ ٹھہرنے سے منع کیا جائے گا۔ حضرت امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس میں سے مکہ اور حرم مکہ مستثنیٰ ہے وہاں کافر کو داخل ہونے
کی بھی اجازت نہ دی جائے گی اگر پوشیدہ چلا جائے تو اس کا نکالنا فوراً واجب
ہے۔ اگر وہاں مر جائے اور دفن ہو جائے تو اس کی نعش نکال ڈالیں گے جب تک
اس میں تغیر نہ ہوا ہو۔ یہی قول ہے جمہور فقہا کا اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے
کافر کو حرم میں جانے کی اجازت دی ہے۔ اور دلیل جمہور کی یہ قول ہے اللہ
تعالیٰ کا فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا انتہی
علماء نے اختلاف کیا ہے کہ وہ تیسری بات کیا تھی بعضوں نے کہا کہ وہ اسامہ
کے لشکر کا سامان کر دینا ہے اور قاضی عیاض نے کہا وہ تیسری بات یہ ہو گی کہ میری قبر
کو وثن نہ بنا لینا یعنے جیسے بتوں کی پرستش ہوتی ہے اس طرح میری قبر کی پرستش نہ
کرنے لگنا اور بعضوں نے کہا وہ یہود کا نکالنا تھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ
يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ

ترجمہ :- ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے انھوں کہا پنجشنبہ کا دن

الْخَمِيسِ ثُمَّ جَعَلَ تَسِيلُ
دُمُوعُهُ حَتّٰى رَأَيْتُ عَلٰى
خَدَّيْهِ كَأَنَّهَا نِظَامُ
اللُّؤْلُؤِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ائْتُونِي بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ
أَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ أَكْتُبْ
لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا
بَعْدَهُ أَبَدًا فَقَالُوا إِنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَهْجُرُ ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا
حُضِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي
الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلُمَّ أَكْتُبْ
لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّونَ
بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ
الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ
حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ
فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ
فَاخْتَصَمُوا مِنْهُمْ مَنْ
يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ

اور کیا ہے پنجشنبہ کا دن پھر
اُن کے آنسو بہنے لگے، دونوں
گالوں پر جیسے موتی کی لڑی
انھوں نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میرے پاس ہڈی اور دوات
یا تختی اور دوات لاؤ
لاؤ میں ایک کتاب لکھوا دوں
کہ تم گمراہ نہ ہو۔ لوگ کہنے لگے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم بیماری کی شدت میں بے
اختیار کچھ کہہ رہے ہیں ۔

ترجمہ: ۔ عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات کا وقت قریب پہنچا
تو اس وقت حجرے کے
اندر کئی آدمی تھے ان میں
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ بھی تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
آؤ تم کو میں ایک کتاب لکھ دیتا
ہوں تم گمراہ نہ ہو گے ۔
اس کے بعد حضرت عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پہ بیماری کی شدت ہے اور تمہارے
پاس قرآن موجود ہے بس کرتی ہے
ہم کو اللہ کی کتاب ۔

لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْاِخْتِلَافَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنْ اِخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ۔

اور گھر میں جو لوگ تھے انھوں نے اختلاف کیا کسی نے کہا دوات وغیرہ لاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب لکھوادیں گے اس کے بعد تم گمراہ نہ ہوگے اور بعضوں نے حضرت عمر کی رائے کے موافق کہا جب ان کی بک بک زیادہ ہوئی اور اختلاف بہت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو آپ نے فرمایا اُٹھو جاؤ۔ عبیداللہ نے کہا۔ ابن عباس کہتے تھے بڑی مصیبت ہوئی بڑی مصیبت ہوئی یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے اختلاف اور غل کی وجہ سے کتاب نہ لکھوا سکے۔

فائدہ:۔ یہ حضرت عمر کی رائے جو انھوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حال کو دیکھ کر ظاہر کی اور آپ کی تکلیف کو گوارہ نہ کیا اور نہ اللہ تعالیٰ خود اپنی کتاب مجید میں فرماتا ہے مَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ اللہ کی کتاب ہم کو حکم کرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور تابعداری کرنے کے لئے اور ایک حدیث میں ہے کہ نہ پاؤں میں تم میں کسی کو تکیہ کئے ہوئے اپنی چھپرکٹ پر میرا حکم اُسے پہنچے اور وہ یہ کہے میں نہیں جانتا۔ میں نے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پایا اس کی پیروی کی اور دوسری حدیث میں ہے کہ میں دیا گیا قرآن مجید اور مانند اس کی اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر یہ کتاب لکھی جاتی تو اس سے ہدایت ہوتی پر جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی ویسا ہی ہوا اور اسی میں کچھ بہتری ہوگی۔

كِتَابُ النَّذْرِ
نذر کے مسائل

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِهِ عَنْهَا:

ترجمہ:- عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے مسئلہ پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری ماں پر نذر تھی اور وہ اس کے ادا کرنے سے پیشتر ہی مرگئی آپ نے فرمایا تو ادا کر دے اس کی طرف سے

فائدہ:- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اجماع کیا ہے مسلمانوں نے صحت نذر پر اور اس کے پورا کرنے کے وجوب پر اگر نذر عبادت ہو۔ اور گناہ یا مباح کی نذر منعقد نہ ہوگی اور اس پر کفارہ نہیں ہے اور یہی اکثر علماء کا قول ہے۔ اور امام احمد اور ایک طائفہ کے نزدیک اس میں کفارہ ہے قسم کا اور میت کی طرف سے مالی حقوق بالاتفاق اس کا وارث ادا کر سکتا ہے اور بدنی میں اختلاف ہے۔ پھر مالی حقوق کا ادا کرنا ہر طرح واجب ہے خواہ وصیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ امام شافعی کا یہی قول ہے اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر وصیت کی ہے تو واجب ہے ورنہ واجب نہیں ہے اور سعد کی ماں کی نذر مطلق تھی۔ یا روزے کی نذر تھی یا عتق تھا یا صدقہ اس میں اختلاف ہے۔ لیکن ہر حال میں وارث پر ایفائے نذر اسی وقت واجب ہے جب میت مال چھوڑ جائے اور جو مال نہ چھوڑے تو مستحب ہے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اللَّيْثِ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ :- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَنْهَانَا عَنِ النَّذْرِ وَيَقُوْلُ اِنَّهٗ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الشَّحِيْحِ :-

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہم کو منع کرنے لگے نذر سے اور فرماتے تھے نذر کسی بلا کو نہیں پھیرتی (جو تقدیر میں آنے والی ہے) لیکن نذر کی وجہ سے بخیل کے پاس سے مال نکلتا ہے۔

فائدہ :- یعنے مومن کو چاہیے کہ عبادت خالص خدا کی رضامندی کے لئے کرے۔ نہ اپنے مطلبوں اور مرادوں کے عوض میں یہ تو ایک تجارت ٹھہری اور تقدیر پر یقین رکھے یہ اعتقاد نہ کرے کہ نذر سے تقدیر پلٹ جائیگی جب اللہ تعالیٰ کی نذر کا یہ حال ہو کہ اُس سے حضرتؐ منع کریں تو اور بزرگوں کی نذر معاذ اللہ کیونکر درست ہوگی اور اس سے کیونکر بلا رد ہوگی یہ جاہلوں کے خیال ہیں۔ خدا تعالیٰ اُن سے بچائے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَّلَا يُؤَخِّرُهٗ وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَخِيْلِ۔

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نذر کسی شَے کو نہ آگے کر سکتی ہے نہ پیچھے (بلکہ جو وقت جس کام کا تقدیر میں لکھا ہے اسی وقت پر ہوگا) بلکہ نذر بخیل کے دل سے مال نکالتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَاْتِيْ بِخَيْرٍ وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ :-

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نذر سے۔ اور فرمایا اس سے

کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنے کوئی آنے والی بلا نہیں رکتی اور تقدیر نہیں پھرتی) بلکہ بخیل کے دل سے مال نذر کے سبب سے نکلتا ہے (یعنے بخیل یوں تو خیرات نہیں کرتا جب آفت آتی ہے تو نذر ہی کے بہانے روپیہ دیتا ہے اور مسکینوں کو فائدہ ہوتا ہے)

عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ :- **ترجمہ**:- وہی جو اوپر گذرا :-

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذُرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْقَدَرِ شَیْئًا وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِیْلِ :-

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نذر مت کرو کیونکہ نذر سے تقدیر نہیں پھرتی صرف بخیل سے مال جدا ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا یَرُدُّ مِنَ الْقَدَرِ وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِیْلِ :-

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نذر سے اور فرمایا۔ اس سے تقدیر نہیں پھرتی۔ بلکہ بخیل کا مال نکلتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ النَّذْرَ لَا یُقَرِّبُ مِنَ ابْنِ اٰدَمَ شَیْئًا لَمْ یَكُنِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدَّرَهٗ لَهٗ

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نذر کسی چیز کو آدمی سے نزدیک نہیں کرتی جو اللہ تعالیٰ نے

وَلٰكِنَّ النَّذْرَ يُوَافِقُ الْقَدَرَ فَيُخْرَجُ بِذٰلِكَ مِنَ الْبَخِيْلِ مَا لَمْ يَكُنِ الْبَخِيْلُ يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَ۔

اُس کی تقدیر میں نہیں لکھی لیکن نذر موافق ہوتی ہے تقدیر کے تو نکلتا ہے نذر کی وجہ سے بخیل کے پاس سے وہ مال جس کو وہ نہیں چاہتا تھا نکالنا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ: ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَتْ ثَقِيْفُ حُلَفَاءَ لِبَنِیْ عُقَيْلٍ فَاَسَرَتْ ثَقِيْفُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ عُقَيْلٍ وَاَصَابُوْا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ فَاَتٰی عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی الْوَثَاقِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَاَتَاهُ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ قَالَ بِمَ اَخَذْتَنِیْ وَبِمَ اَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ قَالَ اِعْظَامًا لِّذٰلِكَ اَخَذْتُكَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيْفَ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ

ترجمہ:- عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ثقیف اور بنی عقیل میں دوستی تھی حلف کے ساتھ۔ تو ثقیف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے دو شخصوں کو قید کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بنی عقیل میں سے ایک شخص کو گرفتار کر لیا اور عضباء (نام ہے حضرتؐ کے ناقہ کا) کو بھی اس کے ساتھ پکڑا۔ پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے وہ بندھا ہوا تھا۔ اس نے کہا یا محمد یا محمد آپ اس کے پاس گئے اور پوچھا کیا کہتا ہے۔ وہ بولا آپ نے مجھے کس قصور

وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا
رَقِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ
مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ
قَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ
أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ
ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَادَاهُ فَقَالَ
يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ
فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي
جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَمْآنُ
فَاسْقِنِي قَالَ هٰذِهِ حَاجَتُكَ
فَفُدِيَ بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ وَ
أُسِرَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
وَأُصِيبَتِ الْعَضْبَاءُ فَكَانَتِ
الْمَرْأَةُ فِي الْوَثَاقِ وَكَانَ
الْقَوْمُ يُرِيحُونَ نَعَمَهُمْ
بَيْنَ يَدَيْ بُيُوتِهِمْ
فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ
مِنَ الْوَثَاقِ فَأَتَتِ الْإِبِلَ
فَجَعَلَتْ إِذَا دَنَتْ مِنَ
الْبَعِيرِ رَغَا فَتَتْرُكُهُ
حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْعَضْبَاءِ
فَلَمْ تَرْغُ قَالَ وَهِيَ نَاقَةٌ
مُنَوَّقَةٌ فَقَعَدَتْ فِي عَجُزِهَا
ثُمَّ زَجَرَتْهَا فَانْطَلَقَتْ
وَنَذِرُوا بِهَا فَطَلَبُوهَا
فَأَعْجَزَتْهُمْ قَالَ وَنَذَرَتْ
لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ نَجَّاهَا
اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهَا

میں پکڑا اور حاجیوں کے
سردار (یعنی عضباء) کو
کس قصور میں پکڑا۔ آپ
نے فرمایا۔ بڑا قصور ہے اور
میں نے تجھے پکڑا ہے تیرے
دوست ثقیف کے قصور
کے بدلے یہ کہہ کر آپ چلے
اس نے پھر پکارا یا محمد یا محمد
اور آپ نہایت رحمدل
اور مہربان تھے۔ آپ پھر
لوٹے اس کی طرف اور
پوچھا کیا کہتا ہے۔ وہ بولا
میں مسلمان ہوں۔ آپ
نے فرمایا اگر تو اس وقت
یہ کہتا جب تو اپنے کام
کا مختار تھا۔ (یعنی گرفتار
نہیں ہوا تھا) تو بالکل
نجات پاتا۔ پھر آپ لوٹے۔
اس نے پھر پکارا یا محمد
یا محمد۔ آپ پھر آئے اور
پوچھا کیا کہتا ہے وہ بولا
میں بھوکا ہوں۔ مجھے کھانا
کھلائیے۔ اور پیاسا ہوں
مجھے پانی پلائیے۔
آپ نے فرمایا یہ لے۔
(یعنی کھانا پانی اسکو دیا)
پھر وہ ان دو شخصوں کے
بدلے چھوڑا گیا۔ جن کو
ثقیف نے قید کر لیا تھا

لَتَنْحَرَنَّهَا فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ رَاٰهَا النَّاسُ فَقَالُوْا الْعَضْبَاءُ نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّهَا نَذَرَتْ اِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بِئْسَ مَا جَزَتْهَا نَذَرَتْ لِلّٰهِ اِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ لَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ۔

راوی نے کہا۔ انصار میں کی ایک عورت قید ہوگئی اور عضبا بھی قید ہوگئی۔ پھر وہ عورت بند میں تھی۔ اور کافر اپنے جانوروں کو آرام دے رہے تھے اپنے گھروں کے سامنے وہ ایک رات بھاگ نکلی بند میں سے اور اونٹوں کے پاس آئی جس اونٹ کے پاس جاتی وہ آواز کرتا وہ اس کو چھوڑ دیتی یہاں تک کہ عضباء کے پاس آئی اس نے آواز نہیں کی۔ اور وہ بڑی غریب اونٹنی تھی۔ عورت اُس کی پیٹھ پر بیٹھ گئی۔ پھر ڈانٹا اس کو وہ چلی کافروں کو خبر ہو گئی وہ عضباء کے پیچھے چلے (اپنی اپنی اونٹنی پر سوار ہو کے) لیکن عضباء نے ان کو تھکا دیا (یعنے کوئی پکڑ نہ سکا عضباء ایسی تیز رو تھی) اس عورت نے نذر کی اللہ کی کہ اگر عضباء مجھے بچا لے جائے تو میں اُس کی قربانی کروں گی۔ جب وہ عورت مدینہ میں آئی اور لوگوں نے دیکھا اور انھوں نے کہا یہ تو عضباء ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی وہ عورت بولی میں نے نذر کی ہے۔ اگر عضباء پر اللہ تعالیٰ مجھے نجات دے تو اس کو نحر کروں گی یہ سن کر صحابہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے (تعجب سے) فرمایا سبحان اللہ کیا برا بدلہ اس عورت نے عضبا کو (یعنے عضباء نے تو اس کی جان بچائی اور وہ عضبا کی جان لینا چاہتی ہے) اس نے نذر کی کہ اگر اللہ تعالیٰ عضباء کے پیٹھ پر اُس کو نجات دے تو وہ عضباء ہی کی قربانی کرے گی۔ جو نذر گناہ کے لئے کی جائے وہ پوری نہ کی جائے اور نہ وہ نذر جس کا انسان مالک نہیں اور ابن حجر کی روایت میں ہے۔ نہیں ہے نذر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں۔

فائدہ:- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کوئی کافر قید ہو اور پھر مسلمان ہو جائے تو اس کو قتل نہ کریں گے۔ لیکن اس کو غلام بنانا یا اس کے بدل روپیہ یا دوسرا شخص لینا یا مفت چھوڑ دینا درست ہے اور جو قید سے پہلے مسلمان ہو تو وہ اور مسلمانوں کی طرح بالکل آزاد رہے گا۔۔۔ اس موقعہ پر ایک نقل مجھ کو یاد آئی ہے۔ ایک افغان نے کسی عالم سے تمام علم تحصیل کیا۔ جب فارغ ہوا۔ تو ایک روز چھری تیز کر کے اپنے استاد کے پاس تنہائی میں پہنچا۔ اور کہنے لگا۔ آپ نے مجھ پر اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ اس کا بدلہ میں دنیا میں کچھ نہیں کر سکتا مگر ایک بدلہ میں نے سوچ کر نکالا ہے۔ استاد نے پوچھا وہ کیا ہے۔ شاگرد نے کہا میں اس چھری سے آپ کو شہید کرتا ہوں آپ مزے سے جنت کو سدھاریے اور میں دوزخ سمجھ لوں گا۔ استاد بہت گھبرائے انھوں نے سوچ کر یہ کہا کہ تدبیر تو تم نے خوب نکالی لیکن ذرا میں غسل کر لوں اور کپڑے بدل لوں اتنی مہلت دو شاگرد نے کہا بہت اچھا اور حجرہ سے باہر آیا استاد نے حجرے کا دروازہ بند کیا اور چلانا شروع کیا یارو۔ دوڑو یہ مجھے مارے ڈالتا ہے بستی والے جمع ہوئے اور شاگرد کو ملامت کی اس نے کہا واہ عجب الٹا زمانہ ہے میں نے تو استاد کی بھلائی کے لئے اپنا جہنمی ہونا قبول کیا تھا اگر ان کی عقل ایسی اوندھی ہے تو مجھے کیا غرض ہے کہ ان کو شہید کا درجہ دلاؤں۔۔۔ اگرچہ جانور کا نحر کرنا گناہ نہیں پر یہ اخلاق سے بعید ہے کہ وہ جانور سواری کا ہو اور عمدہ سواری دیتا ہو اور وقت پر کام آیا ہو اسی کی قربانی کرے۔ علاوہ اس کے عضبا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی تھی وہ اس عورت کی ملک نہ تھی۔ پھر پرائے جانور کی قربانی کرنا گناہ میں داخل ہے۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو شخص نذر کرے گناہ کرنے کی جیسے شراب پینے کی تو وہ نذر باطل ہے اور اس میں کفارہ وغیرہ کچھ نہیں۔ مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور داؤد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام احمد کے نزدیک اس میں کفارہ ہے قسم کا۔

عَنْ اَیُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ وَفِيْ حَدِيْثِهٖ اَيْضًا فَاَتَتْ

ترجمہ:- وہی جو اوپر گذرا۔ حماد کی روایت میں ہے کہ عضباء بنی عقیل کے ایک شخص کی تھی اور حاجیوں کے ساتھ جو اونٹنیاں آگے رہتی تھیں ان میں سے تھی

عَلٰی نَاقَةٍ ذَلُوْلٍ مُجَرَّسَةٍ وَفِیْ حَدِیْثِ الثَّقَفِیِّ وَهِیَ نَاقَةٌ مُّدَرَّبَةٌ:۔

اور اس روایت میں یہ ہے کہ وہ عورت ایک اونٹنی کے پاس آئی جو غریب تھی۔ ملائم اور ثقفی کی روایت میں ہے اور وہ اونٹنی تھی غریب۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی شَیْخًا یُهَادٰی بَیْنَ ابْنَیْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ یَّمْشِیَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی عَنْ تَعْذِیْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِیٌّ وَاَمَرَهٗ اَنْ یَّرْکَبَ:۔

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا۔ جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں تکیہ لگائے جا رہا تھا۔ آپ نے پوچھا اس کا کیا حال ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اس نے نذر کی ہے پیدل چلنے کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اس عذاب دینے سے اور حکم کیا اس کو سوار ہو جانے کا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَ شَیْخًا یَمْشِیْ بَیْنَ ابْنَیْهِ یَتَوَکَّأُ عَلَیْهِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ هٰذَا قَالَ ابْنَاهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَانَ عَلَیْهِ نَذْرٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ارْکَبْ اَیُّهَا الشَّیْخُ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ وَاللَّفْظُ لِقُتَیْبَةَ وَابْنِ حُجْرٍ:۔

ترجمہ:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں ٹیکا دیکر چل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو کیا ہوا ہے اس کے بیٹوں نے کہا یا رسول اللہ اس پر نذر ہے (پیدل حج پر جانے کی) جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوار ہو جا اے بوڑھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ محتاج نہیں ہے تیرا اور تیری نذر کا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ :- ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِیْ اَنْ تَمْشِیَ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ حَافِیَةً فَاَمَرَتْنِیْ اَنْ اَسْتَفْتِیَ لَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَیْتُهٗ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْکَبْ :-

ترجمہ :- عقبہ بن عامر سے روایت ہے میری بہن نے نذر کی کہ بیت اللہ تک ننگے پاؤں جائے گی۔ تو حکم کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کا میں نے پوچھا۔ آپ نے فرمایا پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ اَنَّهٗ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِیْ وَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُفَضَّلٍ وَلَمْ یَذْکُرْ فِی الْحَدِیْثِ حَافِیَةً وَزَادَ وَکَانَ اَبُو الْخَیْرِ لَا یُفَارِقُ عُقْبَةَ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا اس میں ننگے پاؤں کا ذکر نہیں ہے

عَنْ یَحْیَی بْنِ اَیُّوْبَ اَنَّ یَزِیْدَ بْنَ اَبِیْ حَبِیْبٍ اَخْبَرَهٗ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا :-

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بوڑھے کی حدیث تو محمول ہے اس پر جو عاجز ہو جائے چلنے سے وہ تو سوار ہو لیوے اور ایک قربانی کرے اور عقبہ کی بہن کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تک طاقت ہو تو پاؤں سے چلے۔ پھر جب تھک جائے تو سوار ہو لے اس حدیث میں بھی دم دے۔ اور یہی قول ہے شافعی اور ایک جماعت کا اور ننگے پاؤں چلنے کی صورت میں جوتا پہننا درست ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَفَّارَةُ النَّذْرِ کَفَّارَةُ الْیَمِیْنِ :-

ترجمہ :- عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ محمول ہے نذر لجاج پر اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کوئی کہے اگر میں زید سے بات کروں تو ایک حج کرنا خدا کے لئے مجھ پر لازم ہے۔ پھر وہ بات کرے، تو اس کو اختیار ہوگا

خواہ قسم کا کفارہ دے یا نذر کو بجالائے اور امام احمد کے نزدیک مقبول ہے نذر معصیت پر جیسے کوئی نذر کرے شراب پینے کی یا اور کسی گناہ کی تو وہ کفارہ دے مثل کفارہ قسم کے اور ایک جماعت فقہا اہلحدیث کا مذہب یہ ہے کہ ہر نذر میں اُس کو اختیار ہے خواہ نذر پوری کرے خواہ کفارہ دے۔

كِتَابُ الْاِيْمَانِ
قسموں کے مسائل

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

خدائے تعالیٰ کے سوا اور کسی کی قسم کھانے کی ممانعت

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْهٰكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا ذَاكِرًا وَّلَا اٰثِرًا۔

ترجمہ:۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے تم کو باپ دادا کی قسم کھانے سے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا قسم اللہ کی میں نے نہیں قسم کھائی۔ باپ دادا کی جب سے میں نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ اپنی طرف سے نہ دوسرے کی طرف سے۔

فائدہ:۔ علماء کرام نے کہا ہے حکمت اس ممانعت کی یہ ہے کہ قسم سے عظمت

نکلتی ہے اس شخص کی جس کی قسم کھاتے ہیں اور عظمت حقیقی خدا تعالیٰ ہی کے لئے ہے پس نہ مشابہ کیا جائے گا اس کے۔ اور کوئی۔ اور ابن عباس سے منقول ہے کہ اگر میں خدا کی قسم سو بار کھاؤں پھر پورا نہ کروں تو بہتر ہے اس سے کہ اور کسی کی قسم کھاؤں اور پورا کروں۔ اگر کوئی کہے کہ ایک حدیث میں خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افلح وابیہ ان صدق۔ اور اس کے باپ کی قسم کھائی۔ جواب اس کا یہ ہے کہ یہ بطور عادت کے زبان سے نکل گیا۔ اور وہاں قسم کی نیت نہ تھی۔ اور اللہ تعالیٰ جو اپنی مخلوقات کی قسم کھاتا ہے وہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے پس وہ شرکت دیتا ہے اپنی مخلوقات کو ایک دوسرے پر قسم کھا کر۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے علما کے نزدیک غیر اللہ کی قسم کھانا مکروہ ہے حرام نہیں ہے

عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهَا وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا وَلَمْ يَقُلْ ذَاكِرًا وَّلَا اٰثِرًا۔

ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ بِمِثْلِ رِوَايَةِ يُوْنُسَ وَمَعْمَرٍ۔

ترجمہ :۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا عمر کو قسم کھاتے ہوئے اپنے باپ کی پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ رَكْبٍ وَّعُمَرُ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَنَادَاهُمْ

ترجمہ :۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چند سواروں میں اور وہ قسم کھا رہے تھے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهٰكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ ؛۔

اپنے باپ کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا اُن کو اور فرمایا خبردار رہو۔ اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے تم کو اپنے باپ دادا کی قسم کھانے سے۔ پھر جو کوئی تم میں سے قسم کھانا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا چپ رہے (یعنے قسم ہی نہ کھائے ضرورت کیا ہے)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِاٰبَآئِهَا قَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ ؛۔

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص قسم کھانا چاہے وہ قسم نہ کھائے مگر اللہ کی قریش اپنے باپ دادوں کی قسم کھایا کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قسم کھاؤ اپنے باپ دادوں کی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهِ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ؛۔

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص تم میں سے قسم کھائے لات (اور عزیٰ) کی (یہ دونوں بت تھے جاہلیت کے زمانے میں جن کو لوگ پوجا کرتے تھے) وہ کہے لا الہ الا اللہ۔ اور جو کوئی کہے دوسرے سے آ میں تجھ سے جوا کھیلوں تو وہ صدقہ دے :۔

فائدہ:- کیونکہ اس نے وہ کام کیا جو کافر کرتے ہیں۔ اور بتوں کی تعظیم کرنا کفر ہے۔ نووی نے کہا جب کوئی قسم کھائے لات اور عزیٰ کی یا اور کسی بت کی یا یوں کہے اگر میں ایسا کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا اسلام سے بری ہوں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بری ہوں تو اس کی قسم منعقد ہی نہ ہوگی۔ اور اس کو استغفار کرنا اور کلمہ پڑھنا چاہیے اور کفارہ لازم نہ ہوگا اور ابوحنیفہ کے نزدیک کفارہ لازم ہوگا۔ مگر مبتدع یا بری من النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا یہودی یا نصرانی کی صورت میں۔ تاکہ وہ کفارہ ہو جائے اس گناہ کا۔ خطابی نے کہا اتنا صدقہ دے جتنے سے وہ جوا کھیلنے والا تھا۔ مگر صحیح یہ ہے کہ مقدار کی کوئی خصوصیت نہیں ہے جتنا ہو سکے اتنا صدقہ دے۔ قاضی عیاض نے کہا اس حدیث سے جمہور علماء کا مذہب صحیح ہوتا ہے کہ گناہ جب دل میں جم جائے تو وہ بھی گناہ ہوتا ہے۔ اور اس کا بیان شروع کتاب میں تفصیل سے گذرا (نووی)

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَدِيثُ مَعْمَرٍ مِثْلُ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ هَذَا الْحَرْفُ يَعْنِي قَوْلَهُ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ لَا يَرْوِيهِ أَحَدٌ غَيْرُ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَلِلزُّهْرِيِّ نَحْوٌ مِنْ تِسْعِينَ حَدِيثًا يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشَارِكُهُ فِيهِ أَحَدٌ بِأَسَانِيدَ جِيَادٍ۔ ترجمہ:- وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِآبَائِكُمْ۔

ترجمہ:- عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کھاؤ قسم بتوں کی اور نہ اپنے باپ داداؤں کی۔

بَابُ

نَدْبِ مَنْ حَلَفَ يَمِيْنًا فَرَاَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اَنْ يَّاْتِيَ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّ يُكَفِّرَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ :-

جو شخص قسم کھائے کسی کام پر پھر اُس کے خلاف کو بہتر سمجھے تو اُس کو کرے اور قسم کا کفارہ دے

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَلَبِثْنَا مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُتِيَ بِاِبِلٍ فَاَمَرَلَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا اَوْ قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللّٰهُ لَنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَاَتَوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَا اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

ترجمہ :- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ چند اشعریوں کے ساتھ آپ سے سواری مانگنے کے لئے۔ آپ نے فرمایا۔ قسم خدا کی میں تم کو سواری نہیں دونگا۔ اور میرے پاس کوئی سواری نہیں جو تم کو دوں۔ پھر ٹھیرے رہے ہم جتنا خدا تعالیٰ نے چاہا۔ بعد اس کے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹ آئے۔ آپ نے حکم دیا ہم کو سفید کوہان کے تین اونٹ دینے کا جب ہم چلے تو ہم نے کہا یا بعضوں نے ہم میں سے کہا

لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ ثُمَّ اَرٰى خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ بِيَمِيْنِيْ وَاَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔

اللہ تعالیٰ برکت نہ دے ہم کو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سواری مانگی تو آپ نے قسم کھائی ہم کو سواری نہ ملے گی۔ پھر آپ نے ہم کو سواری دی لوگوں نے آن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو سوار نہیں کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے سوار کیا۔ اور میں تو اگر خدا چاہے کسی بات کی قسم نہ کھاؤں گا۔ پھر اس سے بہتر دوسرا کام دیکھوں گا۔ مگر اپنی قسم کا کفارہ دوں گا۔ اور وہ کام کروں گا جو بہتر ہے۔

فائدہ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے اور اس کے بعد جو حدیثیں آتی ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ قسم کھانے کے بعد اگر اس کا توڑنا بہتر معلوم ہو تو توڑ ڈالے اور کفارہ دے۔ اور اس پر اتفاق ہے علماء کرام کا اور کفارہ قسم توڑنے سے پہلے واجب نہ ہوگا۔ اور توڑنے کے بعد کفارہ دینا درست ہے لیکن قسم سے پہلے کفارہ درست نہیں اس پر بھی اتفاق ہے۔ اور اختلاف ہے اس میں کہ توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست ہے یا نہیں تو مالک اور اوزاعی اور ثوری اور شافعی کے نزدیک درست ہے اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک درست نہیں۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَصْحَابِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْئَلُهٗ لَهُمُ الْحُمْلَانَ اِذْ هُمْ مَعَهٗ فِيْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوْكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اَصْحَابِيْ اَرْسَلُوْنِيْ اِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ عَلٰى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهٗ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا اَشْعُرُ فَرَجَعْتُ حَزِيْنًا

ترجمہ:۔ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میرے ساتھیوں نے مجھ کو بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری مانگنے کو جب وہ آپ کے ساتھ گئے تھے۔ جیش العسرہ یعنے غزوہ تبوک میں۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میرے ساتھیوں نے مجھے بھیجا ہے آپ کے پاس سواری کے لئے آپ نے فرمایا قسم خدا کی

مِنْ مَّنْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَّخَافَةِ اَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فِیْ نَفْسِهٖ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ اِلٰی اَصْحَابِیْ فَاَخْبَرْتُهُمُ الَّذِیْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَلْبَثْ اِلَّا سُوَيْعَةً اِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُّنَادِیْ اَیْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ فَاَجَبْتُهٗ فَقَالَ اَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْكَ فَلَمَّا اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ هٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ وَهٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ وَهٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ لِسِتَّةِ اَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِيْنَئِذٍ مِّنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ اِلٰی اَصْحَابِكَ فَقُلْ اِنَّ اللّٰهَ اَوْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلٰی هٰؤُلَاءِ فَارْكَبُوْهُنَّ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَانْطَلَقْتُ اِلٰی

میں تم کو سواری نہ دونگا اور اتفاق سے جب میں نے یہ کہا آپ غصہ میں تھے مجھے معلوم نہ تھا میں رنجیدہ ہو کر لوٹا اور دو باتوں کا مجھ کو رنج تھا۔ ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سے۔ اور دوسرے اس خیال سے کہ کہیں آپ کو مجھ سے رنج نہ ہوا ہو۔ میں اپنے یاروں کے پاس آیا۔ اور اُن کو جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہہ سنایا۔ تھوڑی دیر میں ٹھیرا تھا کہ بلال کی آواز میں نے سنی عبداللہ بن قیس (یہ نام ہے ابوموسیٰ اشعری کا) کون ہے۔ میں نے جواب دیا۔ انھوں نے کہا۔ چل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے بلاتے ہیں۔ میں آپ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا یہ جوڑے اور یہ جوڑا اور یہ جوڑا اونٹوں کا سب چھ اونٹ جن کو آپ نے سعد سے خریدا تھا۔ اور اُن کو لے جا۔ اپنے یاروں کے پاس

أَصْحَابِي بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هٰؤُلَاءِ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلٰى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَأَلْتُهُ لَكُمْ وَمَنْعَهُ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ إِعْطَاءَهُ إِيَّايَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ فَقَالُوا لَهُ وَاللّٰهِ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسٰى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتّٰى أَتَوُا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوهُمْ بِمَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسٰى سَوَاءً :-

اور کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے یا اس کے رسول نے یہ سواری تم کو دی ہے۔ تو سوار ہو اس پر۔ ابو موسیٰ نے کہا میں وہ اونٹ لیکر اپنے یاروں کے پاس گیا۔ اور اُن سے کہا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو یہ سواریاں دی ہیں. لیکن میں تم کو نہیں چھوڑونگا جب تک تم میں سے کچھ لوگ میرے ساتھ نہ چلیں ان لوگوں کے پاس جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا انکار سنا ہے۔ پھر دینا آپ کا اس کے بعد تم یہ گمان نہ کرنا میں نے تم سے وہ کہدیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا (چونکہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ سے سواری دینے کا انکار کیا اور انھوں نے اپنے یاروں سے کہدیا۔ بعد اس کے آپ نے سواریاں دیں تو ابو موسیٰ ڈرے کہیں میرے یار یہ نہ سمجھیں کہ اس نے اپنی طرف سے بات بنالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار نہ کیا ہوگا۔ اس لئے مقابلہ کرانا چاہا) میرے یاروں نے کہا قسم خدا کی تم ہمارے نزدیک سچے ہو اور جو تم چاہتے ہو ہم ویسا ہی کریں گے۔ (یعنی تمہارے ساتھ چلیں گے) پھر ابو موسیٰ اُن میں سے کئی آدمیوں کو

لے کر گئے ان لوگوں کے پاس جنہوں نے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار اور بعد اس کے دینا سنا تھا۔ اور ان لوگوں نے ویسا ہی بیان کیا۔ ابو موسیٰ کے یاروں سے جیسے ابو موسے نے ان سے بیان کیا تھا۔

عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسٰی فَدَعَا بِمَائِدَتِهٖ وَعَلَيْهَا لَحْمُ دَجَاجٍ فَدَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَيْمِ اللّٰهِ اَحْمَرُ شَبِيْهٌ بِالْمَوَالِیْ فَقَالَ لَهٗ هَلُمَّ فَتَلَكَّاَ فَقَالَ هَلُمَّ فَاِنِّیْ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ رَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اَطْعَمَهٗ فَقَالَ هَلُمَّ اُحَدِّثْكَ عَنْ ذٰلِكَ اِنِّیْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِیْ مَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَدَعَا بِنَا فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰی قَالَ فَلَمَّا

ترجمہ:۔ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ میں ابو موسیٰ کے پاس تھا انھوں نے اپنا دسترخوان منگوایا اس پر مرغ کا گوشت تھا ایک شخص آیا بنی تیم اللہ میں سے سرخ رنگ کا جیسے غلام ہوتے ہیں۔ ابو موسیٰ نے اُس سے کہا آؤ (یعنے کھانے میں شریک ہو۔) اس نے تامل کیا۔ پھر ابو موسیٰ نے کہا۔ آؤ کیونکہ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے یہ گوشت کھاتے ہوئے وہ مرد بولا۔ میں نے مرغ کو کچھ کھاتے دیکھا۔ (یعنے نجاست وغیرہ) تو مجھے گھن آئی۔ میں نے قسم کھالی اب اس کا گوشت نہ کھاؤں گا۔ ابو موسیٰ نے کہا۔ آ اور شریک ہو۔ میں تجھسے قسم کی حدیث بھی بیان کرتا ہوں میں جناب رسول خدا

اِنْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ اَغْفَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهٗ لَا يُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ وَاِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَّا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا اَفَنَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَآ اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ وَّتَحَلَّلْتُهَا فَانْطَلِقُوْا فَاِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اپنے چند اشعری یاروں کے ساتھ سواری کو۔ آپ نے فرمایا۔ میرے پاس سواری نہیں ہے۔ اور میں قسم خدا کی تم کو سواری نہیں دوں گا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم ٹھیرے رہے۔ بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انٹوں کی لوٹ آئی آپ نے ہم کو بلا بھیجا۔ اور پانچ اونٹ دلوائے سفید کوہان کے جب ہم چلے تو ایک نے دوسرے سے کہا ہم نے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلادی وہ قسم جو آپ نے کھائی تھی (کہ ہم کو سواری نہ دینگے اور یاد نہ دلایا ہم نے آپ کو) برکت نہ ہو ہم کو پھر ہم لوٹے آپ کے پاس اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ہم آئے تھے آپ کے پاس سواری مانگنے کو تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہم کو سواری نہ دیں گے پھر آپ نے سواری دی ہم کو اور آپ بھول گئے یارسول اللہ اپنی قسم کو آپ نے فرمایا میں تو قسم خدا کی اگر اللہ تعالیٰ چاہے کوئی قسم نہ کھاؤں گا۔ پھر اس سے بہتر دوسری بات دیکھوں گا تو جو بہتر بات ہے وہ کروں گا۔ اور قسم کھول ڈالوں گا۔ سو تم جاؤ تم کو اللہ نے سواری دی ہے (اسی طرح تو بھی اپنی قسم کو توڑ اور مرغ کا گوشت جو حلال ہے اس کو کھا)

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِیِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَیِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ وُدٌّ وَّاِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فِيْهِ لَحْمُ دَجَاجٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ :- **ترجمہ** :- وہی جو اوپر گذرا :-

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسٰى وَاقْتَصُّوْا جَمِيْعًا الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا :-

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَهُوَ يَاْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا نَسِيْتُهَا :-

ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی میں نہیں بھولا قسم کو۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ مَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ وَاللّٰهِ مَا اَحْمِلُكُمْ ثُمَّ بَعَثَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ ذَوْدٍ بُقْعِ الذُّرٰى فَقُلْنَا اِنَّا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَحْمِلَنَا فَاَتَيْنَاهُ فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ اَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ :-

ترجمہ :- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سواری مانگنے کو آپ نے فرمایا۔ میرے پاس سواری نہیں ہے اور میں تم کو قسم خدا کی سواری نہیں دوں گا۔ پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پاس تین اونٹ بھیجے۔ جن کی کوہان چت کبری تھی ہم نے کہا ہم آپ کے پاس گئے تھے سواری مانگنے کو تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہم کو سواری نہ دیں گے پھر ہم آپ کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا میں کسی بات پر قسم نہیں کھاتا پھر دوسری بات بہتر پاتا ہوں تو وہ بہتر کام کرتا ہوں (اور قسم کا کفارہ دیدیتا ہوں)

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کُنَّا مُشَاۃً فَاَتَیْنَا نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُہٗ بِنَحْوِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ:

ترجمہ:۔ ابو موسیٰ سے روایت ہے ہم پیدل تھے سفر میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگنے گئے پھر بیان کیا حدیث اسی طرح جیسے اوپر گذری

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَعْتَمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی اَھْلِہٖ فَوَجَدَ الصِّبْیَۃَ قَدْ نَامُوْا فَاَتَاہُ اَھْلُہٗ بِطَعَامِہٖ فَحَلَفَ اَنْ لَا یَاْکُلُ مِنْ اَجْلِ صِبْیَتِہٖ ثُمَّ بَدَا لَہٗ فَاَکَلَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا فَلْیَاْتِھَا وَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ:۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص کو دیر ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر وہ اپنے گھر گیا تو بچوں کو دیکھا وہ سوگئے ہیں اس کی عورت کھانا لائی اس نے قسم کھالی میں نہ کھاؤں گا اپنے بچوں کی وجہ سے پھر اس کو کھانا مناسب معلوم ہوا۔ اور اس نے کھالیا بعد اس کے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور آپ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا جو شخص حلف کرے کسی بات پر پھر دوسری بات اس سے بہتر سمجھے تو کرے اور قسم کا کفارہ دے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی خَیْرًا مِّنْھَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلْیَفْعَلْ:۔

ترجمہ:۔ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص قسم کھائے کسی بات کی پھر دوسری بات اس سے بہتر سمجھے تو کفارہ دے قسم کا اور بہتر بات کرے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا فَلْیَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَّلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِهٖ۔

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص قسم کھائے کسی بات کی پھر اس کا خلاف بہتر سمجھے تو جو بہتر سمجھے وہ کرے اور قسم کا کفارہ دے۔

عَنْ سُهَیْلٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ مَالِكٍ فَلْیُکَفِّرْ یَمِیْنَهٗ وَلْیَفْعَلِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ۔

ترجمہ:۔ اس میں یہ ہے کہ کفارہ دے قسم کا اور جو کام بہتر ہے وہ کرے۔

عَنْ تَمِیْمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ اِلٰی عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَسَاَلَهٗ نَفَقَةً فِیْ ثَمَنِ خَادِمٍ اَوْ فِیْ بَعْضِ ثَمَنِ خَادِمٍ فَقَالَ لَیْسَ عِنْدِیْ مَا اُعْطِیْكَ اِلَّا دِرْعِیْ وَمِغْفَرِیْ فَاَکْتُبُ اِلٰی اَهْلِیْ اَنْ یُّعْطُوْکَهُمَا قَالَ فَلَمْ یَرْضَ فَغَضِبَ عَدِیٌّ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اُعْطِیْكَ شَیْئًا ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ رَضِیَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ ثُمَّ رَاٰی اَتْقٰی لِلّٰهِ مِنْهَا فَلْیَاْتِ التَّقْوٰی

ترجمہ:۔ تمیم بن طرفہ سے روایت ہے ایک فقیر مانگنے کو آیا عدی بن حاتم کے پاس اور سوال کیا اُن سے ایک غلام کی قیمت کا یا کوئی حصہ اس کی قیمت کا عدی نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے مگر میری زرہ اور خود تو میں اپنے گھر والوں کو لکھتا ہوں۔ تجھے دینے کے لئے وہ راضی نہ ہوا۔ عدی کو غصہ آیا اور کہا قسم خدا کی میں تجھے کچھ نہیں دوں گا۔ پھر وہ شخص راضی ہو گیا۔ عدی نے کہا اگر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا

مَا حَنِثْتُ يَمِينِي :- ہوتا۔ آپ فرماتے تھے جو شخص قسم کھائے پھر دوسری بات اس سے بڑھ کر پرہیزگاری کی سمجھے تو وہ بات کرے تو میں اپنی قسم نہ توڑتا (اور تجھے کچھ نہ دیتا)۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَتْرُكْ يَمِينَهُ :-

ترجمہ :- عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص قسم کھائے۔ پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو اس کو کرے اور قسم کو چھوڑ دے۔

عَنْ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى الْيَمِينِ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْهَا وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ :-

ترجمہ :- عدی سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قسم کھائے پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے تو کفارہ دے قسم کا اور جو کام بہتر ہو وہ کرے۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَٰلِكَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ مِائَةَ دِرْهَمٍ فَقَالَ تَسْأَلُنِي مِائَةَ دِرْهَمٍ وَأَنَا ابْنُ حَاتِمٍ وَاللهِ لَا أُعْطِيكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ

ترجمہ :- عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص ان کے پاس آیا اور سو درم مانگنے لگا انھوں نے کہا تو مجھ سے سو درم مانگتا ہے اور میں حاتم کا بیٹا ہوں قسم خدا تعالیٰ کی میں تجھے نہ دونگا پھر کہا میں ایسا ہی کرتا

رَاٰى خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَاتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ:۔

(یعنی تجھے نہ دیتا) اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے جو شخص قسم کھائے کسی کام کی پھر اس سے بہتر دوسرا کام سمجھے تو جو بہتر ہے وہ کرے۔

عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَدِىَّ بْنَ حَاتِمٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَلَكَ اَرْبَعُ مِائَةٍ فِىْ عَطَائِىْ:۔

ترجمہ:۔ تمیم بن طرفہ سے روایت ہے میں نے عدی بن حاتم سے سنا ایک شخص نے ان سے سوال کیا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ عدی نے کہا تو چار سو درم لے میری تنخواہ میں سے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا تَسْئَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى اَمْرٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَائْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ:۔

ترجمہ:۔ عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عبدالرحمٰن بن سمرہ مت درخواست کر حکومت کی کیوں کہ اگر درخواست پر تجھے حکومت ملے گی تو خدا تعالیٰ تیری مدد نہ کرے گا۔ اور جو بغیر درخواست کے ملے تو خدا تعالیٰ تیرا مددگار رہے گا۔ اور جب تو کسی کام پر قسم کھائے پھر اس کے خلاف بہتر سمجھے تو کفارہ دے قسم کا اور جو کام بہتر ہے وہ کر۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ فِىْ حَدِيْثِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيْهِ ذِكْرُ الْاِمَارَةِ:۔ ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ اَلْيَمِيْنِ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ

قسم کھلانے والے کی نیت کے موافق قسم ہوگی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ وَقَالَ عَمْرٌو يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا . قسم تیری اُسی مطلب پر ہوگی جس پر تیرا صاحب تجھے سچا سمجھے ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ ۔

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم کا مطلب قسم کھلانے والے کی نیت کے موافق ہوگا ۔

فائدہ :- ان حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ جب قاضی یا اور کوئی شخص کو قسم دے اور وہ مکاری سے اپنے تئیں گناہ سے بچانے کے لئے قسم کھائے اور اُس کا مطلب دوسرا رکھے تو یہ مکر اس کو فائدہ نہ دے گا اور قسم کا گناہ اس پر پڑیگا ۔ اور اس پر اجماع ہے (نووی)

بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِی الْيَمِيْنِ وَغَيْرِهَا

قسم میں انشاء اللہ کہنا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ لِسُلَيْمَانَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ سِتُّوْنَ امْرَاَةً فَقَالَ لَاَطُوْفَنَّ عَلَيْهِنَّ

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیبیاں تھیں انھوں نے کہا

اللَّيْلَةَ فَتَحْمِلُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَتَلِدُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا وَاحِدَةٌ فَوَلَدَتْ نِصْفَ إِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ اسْتَثْنَى لَوَلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ

میں ان سب کے پاس ایک رات میں ہو آؤں گا۔ اور سب کو پیٹ رہے گا پھر ہر ایک ان میں سے ایک لڑکا جنے گی۔ جو سوار ہو کر خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ (پھر حضرت سلیمان علیہ السلام ان سب کے پاس گئے) لیکن کوئی حاملہ نہیں ہوئی سوا ایک اور عورت کے وہ بھی آدھا بچہ جنی (جو کسی کام کا نہ نکلا) جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ تعالیٰ کہتے تو ہر ایک عورت ایک لڑکا جنتی اور سوار ہوتا خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث میں کئی فائدے ہیں ایک تو یہ جو کام آئندہ کرنے کو کہے اس کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ کہے دوسرے جب حلف کے ساتھ ان شاء اللہ کہے تو حلف نہ ٹوٹے گی۔ کیونکہ حلف منعقد ہی نہ ہوگی بشرطیکہ حلف کے ساتھ ہی کہے اور جو بعد کہے تو جائز نہ ہوگا۔ اور طاؤس اور حسن سے منقول ہے کہ اسی مجلس میں کہہ سکتا ہے اور سعید بن جبیر سے کہ چار مہینے تک کہہ سکتا ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ ہمیشہ کہہ سکتا ہے۔ جب یاد آئے اسی طرح اگر طلاق یا عتاق میں انشاء اللہ لگائے تو طلاق اور عتاق واقع نہ ہوگا۔ اور ضرور ہے کہ زبان سے کہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک دل سے نیت بھی کافی ہے (نووی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِغُلَامٍ يُقَاتِلُ فِي

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت سلیمان بن داؤد علیہما الصلوٰۃ والسلام پیغمبر نے کہا میں اس رات کو ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا

سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ اَوِ الْمَلَكُ قُلْ اِنْشَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَلَمْ تَاتِ وَاحِدَةٌ مِنْ نِسَائِهِ اِلَّا وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ غُلَامٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ قَالَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ

(ایک روایت میں نوّے ہیں ایک میں ننانوے اور ایک میں سو) ہر ایک ان میں سے ایک لڑکا جنے گی جو جہاد کرے گا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں ان کے ساتھی یا فرشتے نے کہا کہو انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن انھوں نے نہیں کہا وہ بھول گئے پھر کوئی عورت نہیں جنی البتہ ایک جنی وہ بھی آدھا بچہ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر وہ انشاء اللہ تعالیٰ کہتے تو ان کی بات نہ جاتی اور ان کا مطلب پورا ہو جاتا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ:۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَاَطِيفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِينَ امْرَاَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَاَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقِيلَ لَهُ قُلْ اِنْشَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ فَاطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَاحِدَةٌ نِصْفَ اِنْسَانٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا حضرت سلیمان بن داؤد علیہما الصلوٰۃ والسلام نے کہا میں رات کو ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا۔ اور ہر ایک۔ ایک لڑکا جنے گی جو جہاد کرے گا خدا تعالیٰ کی راہ میں ان سے کہا گیا انشاء اللہ کہو انھوں نے نہیں کہا اور رات کو سب کے پاس ہو آئے کوئی نہ جنی مگر ایک عورت وہ بھی آدھا بچہ تب رسول اللہ

لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهٖ :-

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو ان کی بات نہ جاتی اور انکا مطلب پورا ہوتا

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ اِمْرَاَةً كُلُّهَا تَاْتِىْ بِفَارِسٍ يُّقَاتِلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ فَجَآءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَّاَيْمُ الَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت سلیمان بن داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا میں اس رات کو نوّے عورتوں کے پاس ہو آؤں گا۔ ہر ایک سے ایک لڑکا ہوگا۔ جو سوار ہوکر خدا کی راہ میں جہاد کریگا۔ ان کا ساتھی (کوئی آدمی ہوگا یا فرشتہ) بولا۔ کہو انشاء اللہ انھوں نے نہیں کہا (بھول گئے) پھر وہ سب عورتوں کے پاس گئے۔ لیکن کوئی حاملہ نہ ہوئی۔ ایک ہوئی وہ بھی ایک ٹکڑا آدمی کا جنی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو سب کی سب (عورتیں لڑکے جنتیں اور سب لڑکے) جہاد کرتے سوار ہوکر خدا کی راہ میں سب ملکر۔

عَنْ اَبِى الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ كُلُّهَا تَحْمِلُ غُلَامًا يُّجَاهِدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِصْرَارِ فِي الْيَمِينِ فِيمَا يَتَأَذَّى بِهِ أَهْلُ الْحَالِفِ مِمَّا لَيْسَ بِحَرَامٍ

جب قسم سے گھر والوں کا نقصان ہو تو قسم نہ توڑنا منع ہے بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَأَنْ يَلَجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللّٰهُ :-

ترجمہ:- ہمام بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ حدیثیں بیان کی ہیں ہم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ ان میں سے یہ ایک حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی مقرر تم میں سے کسی کا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والوں کے حق میں کھائی ہو۔ زیادہ گناہ ہے اس کے لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے سے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔

فائدہ:- یعنے ہر چند قسم کا پورا کرنا بہتر ہے لیکن جس میں اپنے گھر والوں کا نقصان ہو ایسی قسم کا توڑنا ضروری ہے اور جو نہ توڑیگا وہ گنہ گار ہوگا۔ بشرطیکہ قسم کا توڑنا کوئی گناہ کی بات نہ ہو مثلاً یوں کہے میں بی بی کے ساتھ کھانا نہ کھاؤنگا یا اس سے بات نہ کروں گا یا بازار سے اس کے لئے کوئی چیز نہ لاؤں گا۔ ایسی قسموں کا توڑ ڈالنا بہتر ہے اور کفارہ دیدینا اور جو اُس کا توڑنا گناہ ہو مثلاً یوں کہے کہ بیوی کے ساتھ شراب نہ پیوں گا یا جوا نہ کھیلوں گا۔ تو ایسی قسم کو پورا کرنا ضروری ہے۔

بَابُ نَذْرِ الْكَافِرِ وَمَا يَفْعَلُ فِيهِ إِذَا أَسْلَمَ

کافر کفر کی حالت میں کوئی نذر مانے پھر مسلمان ہو جائے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ :-

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یارسول اللہ میں نے جاہلیت کے زمانے میں نذر مانی تھی کہ کعبہ کی مسجد کے اندر ایک رات اعتکاف کروں گا۔ آپ نے فرمایا پھر پورا کر اپنی نذر کو۔

فائدہ :- نووی نے کہا مالک اور ابوحنیفہ اور ہمارے اکثر اصحاب کے نزدیک کافر کی نذر ہی صحیح نہیں اور بعضوں کے نزدیک صحیح ہے بدلیل اس حدیث کے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتکاف بغیر روزے کے صحیح ہے اور یہی قول ہے۔ شافعی اور حسن بصری اور ابوثور اور داؤد اور ابن منذر کا۔ اور یہی اصح روایت ہے امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفْصٌ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ عُمَرَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَالثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِمَا اعْتِكَافُ لَيْلَةٍ وَأَمَّا فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ حَفْصٍ ذِكْرُ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا۔ شعبہ کی روایت میں ایک دن کا اعتکاف ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ بِالْجِعْرَانَۃِ بَعْدَ اَنْ رَّجَعَ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَذَرْتُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اَنْ اَعْتَکِفَ یَوْمًا فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَکَیْفَ تَرٰی قَالَ اذْھَبْ فَاعْتَکِفْ یَوْمًا قَالَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاہُ جَارِیَۃً مِّنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا اَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبَایَا النَّاسِ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَصْوَاتَھُمْ یَقُوْلُوْنَ اَعْتَقَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا ھٰذَا فَقَالُوْا اَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبَایَا النَّاسِ فَقَالَ عُمَرُ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اذْھَبْ اِلٰی تِلْکَ الْجَارِیَۃِ فَخَلِّ سَبِیْلَھَا۔

اور آپ جعرانہ (ایک مقام کا نام ہے) میں تھے طائف سے لوٹنے کے بعد تو کہا یا رسول اللہ میں نے نذر کی تھی جاہلیت میں ایک دن مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی تو آپ کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جا اور اعتکاف کر ایک دن حضرت عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے ایک لونڈی اُن کو عنایت کی تھی۔ جب آپ نے سب قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کی آوازیں سنی وہ کہہ رہے تھے ہم کو آزاد کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا ہے۔ قیدیوں کو۔ حضرت عمرؓ نے (اپنے بیٹے سے) کہا اے عبداللہ اس لونڈی کے پاس جا۔ اور اس کو بھی چھوڑ دے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافَ يَوْمٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ۔

ترجمہ:۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے حنین سے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا آپ سے اُس نذر کو جو انھوں نے جاہلیت میں کی تھی۔ ایک دن کے اعتکاف کی۔ پھر اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عُمْرَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَقَالَ لَمْ يَعْتَمِرْ مِنْهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نَذَرَ اعْتِكَافَ لَيْلَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَمَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ۔ ترجمہ:۔ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرے کا ذکر آیا جعرانہ سے انھوں نے کہا آپ نے عمرہ نہیں کیا جعرانہ سے۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا عبداللہ بن عمر کو شاید اس کا علم نہ ہوگا امام مسلم نے کتاب الحج میں انس سے روایت کیا کہ آپ نے عمرہ باندھا حنین کے سال جعرانہ سے اور اثبات مقدم ہے نفی پر۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِهٰذَا الْحَدِيثِ فِي النَّذْرِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا اعْتِكَافُ يَوْمٍ۔ ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ صُحْبَةِ الْمَمَالِيكِ

غلام لونڈی سے کیونکر سلوک کرنا چاہیئے

عَنْ زَاذَانَ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ اَتَیْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَقَدْ اَعْتَقَ مَمْلُوْکًا قَالَ فَاَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ عُوْدًا اَوْ شَیْئًا فَقَالَ مَا فِیْهِ مِنَ الْاَجْرِ مَا یَسْوٰی هٰذَا اِلَّا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَطَمَ مَمْلُوْکَهٗ اَوْ ضَرَبَهٗ فَکَفَّارَتُهٗ اَنْ یُّعْتِقَهٗ۔

ترجمہ:۔ زاذان ابی عمر سے روایت ہے میں ابن عمر کے پاس آیا انھوں نے ایک غلام آزاد کیا تھا تو زمین سے لکڑی یا کچھ چیز اٹھا کر کہا اس میں اتنا بھی ثواب نہیں ہے مگر میں نے سنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے۔ یا لگائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے

فائدہ:۔ یہ آزاد کرنا استحباباً ہے نہ وجوباً اس پر اجماع ہے (نووی)

عَنْ زَاذَانَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ دَعَا بِغُلَامٍ لَّهٗ فَرَاٰی بِظَهْرِهٖ اَثَرًا فَقَالَ اَوْجَعْتُکَ قَالَ لَا قَالَ فَاَنْتَ عَتِیْقٌ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ شَیْئًا مِّنَ الْاَرْضِ قَالَ مَا لِیْ فِیْهِ مِنَ الْاَجْرِ مَا یَزِنُ هٰذَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَّهٗ حَدًّا لَمْ یَاْتِهٖ اَوْ لَطَمَهٗ فَاِنَّ کَفَّارَتَهٗ اَنْ یُّعْتِقَهٗ۔

ترجمہ:۔ زاذان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے ایک غلام کو بلایا اور اس کے پیٹ پر نشان دیکھا تو کہا میں نے تجھے تکلیف دی اس نے کہا نہیں حضرت عبداللہ نے کہا تو آزاد ہے۔ پھر زمین پر سے کوئی چیز اٹھائی اور کہا اس کے آزاد کرنے میں اتنا بھی ثواب نہیں ملا۔ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص غلام بن کئے حد لگا دے (یعنے ناحق مارے) یا طمانچہ

لگے تو اس کا کفارہ یعنے اتارا یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔

عَنْ فِرَاسٍ بِاِسْنَادِ شُعْبَةَ وَاَبِي عَوَانَةَ اَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ مَهْدِيٍّ فَذَكَرَ فِيْهِ حَدًّا لَمْ يَاْتِهِ وَفِي حَدِيْثِ وَكِيْعٍ مَنْ لَطَمَ عَبْدَهٗ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَدَّ :۔ ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَهَرَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ قُبَيْلَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِيْ فَدَعَاهُ وَدَعَانِيْ ثُمَّ قَالَ امْتَثِلْ مِنْهُ فَعَفَا ثُمَّ قَالَ كُنَّا بَنِيْ مُقَرِّنٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا اِلَّا خَادِمٌ وَّاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا اَحَدُنَا فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقُوْهَا قَالُوْا لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ فَلْيَسْتَخْدِمُوْهَا فَاِذَا اسْتَغْنَوْا عَنْهَا فَلْيُخَلُّوْا سَبِيْلَهَا :۔

ترجمہ :۔ معاویہ بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا پھر میں بھاگ گیا ظہر سے تھوڑے پہلے آیا۔ اور اپنے باپ کے پیچھے نماز پڑھی انھوں نے غلام کو بلایا اور مجھ کو بھی بلایا۔ پھر کہا غلام سے بدلے اس سے اس نے معاف کر دیا سوید نے کہا ہم مقرن کے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک میں تھے ہمارے پاس صرف ایک لونڈی تھی۔ اس کو ہم میں سے کسی نے طمانچہ مارا۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اس کو آزاد کر دو لوگوں نے کہا ان کے پاس اور کوئی شخص خدمت کے لئے نہیں ہے آپ نے فرمایا اچھا اس سے خدمت لیں جب ان کو اس کی ضرورت نہ رہے تو اس کو آزاد کر دیں۔

فائدہ :۔ یعنے تو بھی اس کو طمانچہ لگا سبحان اللہ غلام لونڈی رکھنا ان لوگوں کا حق تھا جو اولاد کی طرح ان کی تعلیم اور تربیت کرتے تھے جو آپ کھاتے تھے وہی ان کو کھلاتے تھے جو آپ پہنتے وہی ان کو پہناتے تھے اپنے ساتھ کھلاتے پلاتے تھے طاقت سے زیادہ ان سے کام نہ لیتے تھے کبھی مارتے پیٹتے نہ تھے۔ اگر کوئی انکا بچہ مارتا تو اس کو بھی وہی سزا دیتے جو اس نے غلام لونڈی کے ساتھ کیا۔

نووی نے کہا یہ غلام کے دل خوش کرنے کے لئے سوید نے کہا ورنہ طمانچہ میں قصاص نہیں ہے۔ صرف تعزیر واجب ہے۔

عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ عَجِلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مُقَرِّنٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهَا۔

ترجمہ :- ہلال بن یساف سے روایت ہے ایک شخص نے جلدی کی اور اپنی لونڈی کو طمانچہ مار دیا۔ سوید بن مقرن نے کہا تجھے اور کوئی جگہ نہ ملی سوا اس کے۔ عمدہ چہرے کے مجھ کو دیکھ میں ساتواں بیٹا تھا مقرن کا (یعنے ہم سات بھائی تھے) اور صرف ایک لونڈی تھی سب سے چھوٹے بھائی نے اس کو ایک طمانچہ ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اس کے آزاد کرنے کا۔

عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ الْبَزَّ فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ أَخِي النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ لِرَجُلٍ مِنَّا كَلِمَةً فَلَطَمَهَا فَغَضِبَ سُوَيْدٌ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ

ترجمہ :- ہلال بن یساف سے روایت ہے ہم کپڑا بیچتے تھے سوید بن مقرن کے گھر میں جو نعمان بن مقرن کے بھائی تھے۔ ایک لونڈی وہاں نکلی اور اس نے ہم میں سے کسی کو کوئی بات کہی تو اس نے لونڈی کو طمانچہ مارا سوید غصہ ہوئے پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا۔

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ أَنَّ جَارِيَةً لَهُ لَطَمَهَا إِنْسَانٌ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدٌ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ إِخْوَةٍ لِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ :- سوید بن مقرن سے روایت ہے ان کی لونڈی کو ایک آدمی نے طمانچہ مارا سوید نے کہا تجھ کو معلوم نہیں منہ پر مارنا حرام ہے اور مجھ کو دیکھ میں ساتواں بھائی تھا رسول اللہ صلی اللہ

وَمَا لَنَا خَادِمٌ غَيْرُ وَاحِدٍ فَعَمَدَ أَحَدُنَا فَلَطَمَهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهَا۔

علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا۔ اس کو اپنے بھائیوں میں سے ایک نے طمانچہ مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے حکم دیا اس کے آزاد کرنے کا۔

عَنْ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مَا اسْمُكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ:-

ترجمہ:- وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ فَلَمْ أَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ فَلَمَّا دَنَا مِنِّي إِذَا هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ فَأَلْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِي فَقَالَ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ أَنَّ اللّٰهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقُلْتُ لَا أَضْرِبُ مَمْلُوكًا بَعْدَهُ أَبَدًا:-

ترجمہ:- ابومسعود بدری سے روایت ہے میں اپنے غلام کو مار رہا تھا۔ کوڑے سے ایک آواز میں نے پیچھے سے سنی جیسے کوئی کہتا ہے جان لے ابومسعود میں غصے میں تھا۔ کچھ نہیں سمجھا جب وہ آواز قریب پہنچی میں نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ فرما رہے ہیں جان لے ابومسعود جان لے ابومسعود میں نے اپنا کوڑا ہاتھ سے پھینک دیا آپ نے فرمایا۔ اے ابو مسعود جان لے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے میں نے کہا اب میں کبھی کسی غلام کو نہ ماروں گا۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِ الْوَاحِدِ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَسَقَطَ مِنْ يَدِي السَّوْطُ مِنْ هَيْبَتِهِ:- ترجمہ:- وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ کو

دیکھ کر ہیبت سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِّیْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِیْ صَوْتًا اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اَللّٰہُ اَقْدَرُ عَلَیْكَ مِنْكَ عَلَیْہِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھُوَ حُرٌّ لِّوَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ۔

ترجمہ:۔ ابومسعود انصاری سے روایت ہے میں اپنے غلام کو مار رہا تھا اتنے میں میں نے پیچھے سے ایک آواز سنی جان ابومسعود بیشک اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ وہ آزاد ہے اللہ کے لئے آپ نے فرمایا اگر تو ایسا نہ کرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا دیتی یا تجھ سے لگجاتی۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّہٗ كَانَ یَضْرِبُ غُلَامَہٗ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ قَالَ فَجَعَلَ یَضْرِبُہٗ فَقَالَ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَلّٰہُ اَقْدَرُ عَلَیْكَ مِنْكَ عَلَیْہِ قَالَ فَاَعْتَقَہٗ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے۔ غلام کہنے لگا اللہ کی پناہ وہ اور مارنے لگے غلام نے کہا رسول اللہ کی پناہ ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی اللہ تجھ پر اتنی طاقت رکھتا ہے کہ تو اتنی اس غلام پر نہیں رکھتا۔ ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غلام کو آزاد کر دیا۔

عَنْ شُعْبَةَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْكُرْ قَوْلَہٗ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ نہیں ہے اللہ کی پناہ اللہ کے رسول کی پناہ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْکَهٗ بِالزِّنَا یُقَامُ عَلَیْهِ الْحَدُّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ کَمَا قَالَ ۔

ترجمہ :۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے غلام یا لونڈی کو زنا کی تہمت لگائے اس پر قیامت کے دن حد پڑے گی مگر جب وہ سچا ہو۔

فائدہ :۔ یعنے دنیا میں تو غلام لونڈی کے قذف سے حد نہیں کیونکہ وہ محصن نہیں لیکن تعزیر دی جائے گی پر آخرت میں اگر تہمت غلط ہے تو پوری سزا ملے گی۔

عَنْ فُضَیْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهِمَا سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیَّ التَّوْبَةِ :۔

ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں نے سنا حضرت القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو نبی تھے توبہ کے۔ (یہ آپ کا ایک نام ہے اس لئے توبہ آپ کی امت پر آسان ہوگئی۔ اگلی امتوں پر توبہ جب قبول ہوتی جب اپنے تئیں مار ڈالتے)

عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ مَرَرْنَا بِاَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَیْهِ بُرْدٌ وَعَلٰی غُلَامِهٖ مِثْلُهٗ فَقُلْنَا یَا اَبَا ذَرٍّ لَوْ جَمَعْتَ بَیْنَهُمَا کَانَتْ حُلَّةً فَقَالَ اِنَّهٗ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ مِّنْ اِخْوَانِیْ کَلَامٌ وَّکَانَتْ اُمُّهٗ اَعْجَمِیَّةً فَعَیَّرْتُهٗ بِاُمِّهٖ فَشَکَانِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ :۔ معرور بن سوید سے روایت ہے ہم ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے ربذہ میں۔ (ربذہ ایک مقام کا نام ہے) وہ ایک چادر اوڑھے تھے۔ ان کا غلام بھی ویسے ہی چادر پہنے تھا۔ ہم نے کہا اے ابوذر اگر تم یہ دونوں چادریں لے لیتے تو ایک جوڑا ہو جاتا انھوں نے کہا مجھ میں اور ایک میرے

فَلَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ سَبَّ الرِّجَالَ سَبُّوا أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ۔

بھائی میں لڑائی ہوئی اس کی ماں عجمی تھی۔ میں نے اس کو ماں کی گالی دی اس نے میری شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ جب میں آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا۔ اے ابوذر تجھ میں جاہلیت ہے (یعنے جاہلیت کے زمانے کا اثر باقی ہے جس زمانے میں لوگ اپنے ماں باپ سے فخر کرتے تھے اور دوسروں کے ماں باپ کو حقیر سمجھتے تھے) میں نے کہا یا رسول اللہ جو کوئی لوگوں کو گالی دے گا۔ لوگ اس کے ماں باپ کو گالی دیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ اے ابوذر تجھ میں جاہلیت ہے (یعنے اگر اس نے تجھ کو برا کہا تھا تو اس کا بدلہ یہ تھا کہ تو بھی اس کو برا کہے نہ کہ اس کے ماں باپ کو) وہ تمہارے بھائی ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ غلام تھا مگر ابوذر نے اس کو بھائی کہا۔ کیونکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھائی کہا) اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیچے ان کو کر دیا۔ (یعنے تمہارے ملک میں) تو کھلاؤ ان کو جو تم کھاتے ہو۔ اور پہناؤ ان کو جو تم پہنتے ہو۔ اور مت تکلیف دو ان کو ان کی سکت سے زیادہ اگر ایسا کام لو تو تم بھی اس میں شریک ہو۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بَعْدَ قَوْلِهِ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ قُلْتُ عَلَى حَالِ سَاعَتِي مِنَ الْكِبَرِ

ترجمہ:- وہی جو اوپر گذرا۔ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ میں جاہلیت ہے تو ابوذر نے کہا

قَالَ نَعَمْ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ نَعَمْ عَلٰی حَالِ سَاعَتِكَ مِنَ الْكِبَرِ وَفِیْ حَدِیْثِ عِیْسٰی فَاِنْ كَلَّفَهٗ مَا یَغْلِبُهٗ فَلْیَبِعْهُ وَفِیْ حَدِیْثِ زُهَیْرٍ فَلْیُعِنْهُ عَلَیْهِ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ فَلْیَبِعْهُ وَلَا فَلْیُعِنْهُ اِنْتَهٰی عِنْدَ قَوْلِهٖ وَلَا یُكَلِّفُهٗ مَا یَغْلِبُهٗ:۔

عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ رَاَیْتُ اَبَاذَرٍّ وَّعَلَیْهِ حُلَّةٌ وَّعَلٰی غُلَامِهٖ مِثْلُهَا فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَذَكَرَ اَنَّهٗ سَابَّ رَجُلًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَیَّرَهٗ بِاُمِّهٖ قَالَ فَاَتَی الرَّجُلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ امْرُءٌ فِیْكَ جَاهِلِیَّةٌ اِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَیْدِیْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ یَدِهٖ فَلْیُطْعِمْهُ مِمَّا یَاْكُلُ وَلْیُلْبِسْهُ مِمَّا یَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا یَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِیْنُوْهُمْ عَلَیْهِ۔

اپنے بڑھاپے پر میری آپ نے فرمایا ہاں! اور ایک روایت میں یہ ہے کہ تیرے اسنے بڑھاپے پر اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو ایسے کام کی تکلیف دے تو اس کو بیچ ڈالے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اس کو تکلیف نہ دے ایسے کام کی بس۔

ترجمہ:۔ معرور بن سوید سے روایت ہے میں نے ابوذر کو دیکھا وہ ایک جوڑا پہنے تھے اور ان کا غلام بھی ویسا ہی جوڑا پہنے تھا میں نے پوچھا یہ کیا ہے انھوں نے کہا مجھ سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص سے گالی گلوچ ہوئی میں نے اس کو ماں کی گالی دی۔ (نووی نے کہا وہ شخص حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے) اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے مجھ سے فرمایا۔ تجھ میں جاہلیت ہے وہ تمہارے بھائی ہیں تمہارے غلام ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے ہاتھوں کے نیچے کر دیا پھر جسکا بھائی اس کے ہاتھ کے تلے ہو وہ اس کو کھلائے جو خود کھاتا ہے۔

اور پہناوے جو خود پہنتا ہے۔ اور مت کہو ان کو وہ کام کرنے کو جس میں عاجز ہو جائیں۔ اگر کہو تو خود بھی ان کی مدد کرو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِلْمَمْلُوْکِ طَعَامُهٗ وَکِسْوَتُهٗ وَلَا یُکَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا یُطِیْقُ ۔

ترجمہ :۔ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کو کھانا اور کپڑا دو اور اتنا ہی کام لو جس کی طاقت ہو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِکُمْ خَادِمُهٗ طَعَامَهٗ ثُمَّ جَاءَهٗ بِهٖ وَقَدْ وَلِیَ حَرَّهٗ وَدُخَانَهٗ فَلْیُقْعِدْهُ مَعَهٗ فَلْیَاْکُلْ فَاِنْ کَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْهًا قَلِیْلًا فَلْیَضَعْ فِیْ یَدِهٖ مِنْهُ اُکْلَةً اَوْ اُکْلَتَیْنِ قَالَ دَاؤُدُ یَعْنِیْ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَیْنِ ۔

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم سے کسی کے لئے اس کا خادم کھانا تیار کرے۔ پھر لے کر آئے اور وہ اٹھا چکا ہو کھانا پکانے کی گرمی اور دھواں تو اس کو اپنے ساتھ بٹھا لے۔ اور کھائے اور اگر کھانا تھوڑا ہو تو لقمہ دو لقمہ اس کے لئے رکھ چھوڑے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ اِذَا نَصَحَ لِسَیِّدِهٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَیْنِ ۔

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ جب خیرخواہی کرے اپنے مالک کی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے تو اس کا دوہرا ثواب ہوگا۔ (بہ نسبت آزاد شخص کے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكٍ :- ترجمہ۔ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ بِیَدِہٖ لَوْلَا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ اُمِّیْ لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَمُوْتَ وَاَنَا مَمْلُوْكٌ قَالَ وَبَلَغَنَا اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَمْ یَکُنْ یَحُجُّ حَتّٰی مَاتَتْ اُمُّہٗ لِصُحْبَتِھَا قَالَ اَبُو الطَّاھِرِ فِیْ حَدِیْثِہٖ لِلْعَبْدِ الْمُصْلِحِ :-

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام نیک ہو اُس کو دوہرا ثواب ہے (ایک تو اپنے مالک کی خیرخواہی کا دوسرے خدا تعالیٰ کی عبادت کا) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے اگر جہاد نہ ہوتا اور حج اور ماں کے ساتھ سلوک کرنا تو میں یہ خواہش کرتا کہ غلام ہو کر مروں۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج نہیں کیا اپنی ماں کی خدمت میں رہے۔ جب تک وہ مر نہ لیں۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ غلام پر حج ہے نہ جہاد اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حج کو نہیں گئے تو وہ نفل حج تھا نہ فرض کیونکہ فرض حج تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر چکے تھے۔ اور نفل حج سے والدین کی خدمت زیادہ ضروری ہے۔

عَنِ ابْنِ شِھَابٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ بَلَغَنَا وَمَا بَعْدَہٗ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا :-

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدَّی الْعَبْدُ حَقَّ مَوَالِیْہِ

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بندہ (یعنی غلام)

كَانَ لَهُ أَجْرَانِ قَالَ فَحَدَّثْتُهَا كَعْبًا فَقَالَ كَعْبٌ لَيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ وَلَا عَلَى مُؤْمِنٍ مُزْهِدٍ :-

اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔ راوی کہتا ہے میں نے یہ حدیث کعب سے بیان کی انہوں نے کہا اسکا حساب بھی نہ ہوگا۔ (کیونکہ اس کی نیکی بہت ہے اور گناہ کم) اور نہ اس مومن کا جو محتاج ہو۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ أَنْ يُتَوَفّٰى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهِ نِعِمَّا لَهُ

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا اچھا ہے وہ غلام جو مر جائے اللہ کی عبادت اور اپنے مالک کی خدمت اچھی طرح کرتا ہوا کیا اچھا ہے وہ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيْمَةَ الْعَدْلِ فَأَعْطٰى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ :-

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ ساجھی کے بردے میں سے آزاد کردے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو باقی حصہ کی قیمت ہے تو ٹھیک ٹھیک باقی (حصہ یا) حصوں کی وہ اپنے ساجھیوں کو ادا کرے اور بردہ اسکی طرف سے آزاد ہوگا اور نہیں تو جتنا حصہ اس کا آزاد ہوا اتنا ہی سہی۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان حدیثوں کا بیان کتاب العتق میں مفصل گذر چکا اور امام مسلم نے اپنی عادت کے خلاف ان حدیثوں کو مکرر بیان کیا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْکًا لَّہٗ مِنْ مَّمْلُوْکٍ فَعَلَیْہِ عِتْقُہٗ کُلُّہٗ اِنْ کَانَ لَہٗ مَالٌ یَبْلُغُ ثَمَنَہٗ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ مَالٌ عَتَقَ مِنْہُ مَا عَتَقَ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنا حصہ ساجھی کے بردے میں سے آزاد کر دے اس پر باقی حصہ بھی آزاد کرنا واجب ہے اگر اس کی قیمت کے موافق مال رکھتا ہو ورنہ جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہوگا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِیْبًا لَّہٗ فِیْ عَبْدٍ فَکَانَ لَہٗ مِنَ الْمَالِ قَدْرُ مَا یَبْلُغُ قِیْمَتَہٗ قُوِّمَ عَلَیْہِ قِیْمَۃَ عَدْلٍ وَّاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْہُ مَا عَتَقَ۔ ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِھِمْ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ مَالٌ فَقَدْ عَتَقَ مِنْہُ مَا عَتَقَ اِلَّا فِیْ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ وَیَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ فَاِنَّھُمَا ذَکَرَا ھٰذَا الْحَرْفَ فِی الْحَدِیْثِ وَقَالَا لَا نَدْرِیْ اَھُوَ شَیْءٌ فِی الْحَدِیْثِ اَوْ قَالَہٗ نَافِعٌ مِّنْ قِبَلِہٖ وَلَیْسَ فِیْ رِوَایَۃِ اَحَدٍ مِّنْھُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِیْ حَدِیْثِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ:۔ ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَیْنَہٗ

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

وَبَيْنَ آخَرَ قُوِّمَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ قِيمَةَ عَدْلٍ لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ مُوسِرًا:۔

ایسا بردہ آزاد کرے۔ جو ساجھی کا ہو تو اس کی ٹھیک قیمت کم نہ زیادہ لگائیں گے۔ اور اس کے مال میں سے آزاد ہوگا اگر وہ مالدار ہو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ عَتَقَ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ آزاد کر دے بردے میں تو باقی حصہ بھی اس کے مال میں سے آزاد ہوگا۔ اگر اس کے پاس اتنا مال ہو اس حصہ کی قیمت کے برابر۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ يَضْمَنُ:۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بردہ ساجھی کا ہو۔ اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے۔ وہ دوسرے حصہ کے بھی دام دے گا۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكٍ فَهُوَ حُرٌّ مِنْ مَالِهِ:۔

ترجمہ:۔ جو آزاد کر دے ایک حصہ بردے کا تو وہ کل آزاد ہوگا اس کے مال میں سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنا حصہ آزاد کر دے کسی بردے کا اس کا چھڑانا

غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ :- بھی اسی کے مال میں سے ہو اگر مال نہ ہو تو بردے سے محنت مزدوری کرائیں گے مگر اس پر جبر نہ ہوگا۔

عَنْ أَبِي عُرُوْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيْثِ عِيْسٰى ثُمَّ يُسْتَسْعٰى فِي نَصِيْبِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ لَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَزَّأَهُمْ أَثْلَاثًا ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَّ قَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِيْدًا :-

ترجمہ :- عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے اپنے مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کردیا اور اس کے پاس سوا ان کے اور کوئی مال نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور ان کی تین ٹکڑیاں کیں بعد اس کے قرعہ ڈالا اور جن دو غلاموں کے نام نکلا وہ آزاد ہوئے اور باقی چار غلام رہے اور آپ نے میت کے حق میں سخت لفظ فرمایا۔

فائدہ :- نووی رحمہ نے کہا دوسری روایت میں وہ سخت لفظ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اگر ہم ایسا جانتے تو اس پر نماز نہ پڑھتے اور اس حدیث سے تمسک کیا ہے۔ مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور داؤد اور ابن جریر نے ایسی صورتوں میں قرعہ ڈالنے کے لئے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ قرعہ باطل ہے اور ہر ایک غلام کا ایک ثلث آزاد ہوگا۔ اور یہ مذہب مردود ہے صحیح حدیث سے اور رد کرتا ہے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کا یہ مضمون کہ آپ نے دو کو آزاد کیا اور چار کو غلام رکھا اور شعبی اور نخعی اور شریح اور حسن نے ابو حنیفہ سے اتفاق کیا ہے اور یہی منقول ہے ابن مسیب سے انتہے مختصراً

عَنْ أَيُّوْبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا حَمَّادٌ فَحَدِيْثُهٗ كَرِوَايَةِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَأَمَّا

ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا ثقفی کی روایت میں ہے کہ ایک مرد انصاری نے

الثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ فَأَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ۔

اپنے مرتے وقت وصیت کی اور چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَحَمَّادٍ:- ترجمہ:- وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ جَوَازِ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

مدبر کی بیع درست ہے

(مدبر وہ غلام جس کو مالک نے کہدیا ہو کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ قَالَ عَمْرٌو وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلٍ

ترجمہ:- جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک مرد انصاری نے اپنا غلام آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد اور اس کے سوا اور کوئی مال اس کے پاس نہ تھا یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اس غلام کو کون خریدتا ہے مجھ سے نعیم بن عبداللہ نے اس کو آٹھ سو درم کے بدلے خرید لیا اور آپ نے وہ غلام ان کے حوالے کر دیا۔ عمرو بن دینار نے کہا وہ غلام قبطی تھا اور عبداللہ بن زبیر کی خلافت کے پہلے سال میں مرا۔

فائدہ:- نووی علیہ الرحمتہ نے کہا۔ شافعی کا مذہب یہی ہے کہ مدبر کی بیع اس کے مولیٰ کی موت سے پہلے درست اور امام ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک درست نہیں۔

عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ دَبَّرَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ غُلَامًا لَّهُ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ فَاشْتَرَاهُ ابْنُ النَّحَّامِ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْاَوَّلِ فِيْ اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ:۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انصار میں ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اُس کے پاس اور کچھ مال نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بیچا تو نحام کے بیٹے نے اس کو خریدا وہ غلام قبطی تھا اور عبداللہ بن زبیر کی خلافت کے پہلے سال مرا:۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا نحام کا بیٹا جو اس روایت میں مذکور ہے وہ غلط ہے اور صحیح نحام ہے اور نحام لقب ہے نعیم بن عبداللہ کا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا تو وہاں نعیم کا نحمہ سنا اور نحمہ آواز کو کہتے ہیں۔ انتہی۔

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُدَبَّرِ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا:۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهُمْ فِيْ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ كُلُّ هٰؤُلَاءِ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَمَّادٍ وَّابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:۔ ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا:۔

كِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِيْنَ وَالْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ

قسامہ لڑائی قصاص اور دیت کے مسائل

بَابُ الْقَسَامَةِ

باب قسامت کے بیان میں

فائدہ:- قسامت یہ ہے کہ جب خون اقرار اور گواہی سے ثابت نہ ہو اور محلہ والوں پر شبہ ہو تو اُن کو جمع کر کے ان سے قسم لینا کہ ہم نے اس کو قتل نہیں کیا نہ ہم اس کے قاتل کو پہچانتے ہیں۔ یا مقتول کے وارثوں سے قسم لینا اور اس کا بیان آگے آتا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ يَحْيَى وَحَسِبْتُ قَالَ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَ اللَّهِ

ترجمہ:- سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے یحییٰ نے کہا شاید بشیر نے رافع بن خدیج کا بھی نام لیا کہ اُن دونوں نے کہا عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید دونوں نکلے جب خیبر میں پہونچے تو الگ الگ ہو گئے پھر محیصہ نے

ابْنِ سَهْلٍ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فِي السِّنِّ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ وَتَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ.... أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى عَقْلَهُ:۔

دیکھا کہ عبداللہ بن سہل کو کسی نے مار کر ڈال دیا ہے انھوں نے دفن کیا عبداللہ کو پھر آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ اور حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بن سہیل عبدالرحمٰن سب میں چھوٹے تھے۔ انھوں نے چاہا بات کرنا اپنے دونوں ساتھیوں سے۔ پہلے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو سن میں بڑا ہے اس کی بڑائی کر (یعنے اس کو بات کرنے دے حالانکہ عبدالرحمٰن مقتول کے حقیقی بھائی تھے اور محیصہ اور حویصہ چچا کے بیٹے تھے پر یہاں دعوی سے غرض نہ تھی صرف واقعات سننے تھے)۔ عبدالرحمٰن چپ ہو رہا اور حویصہ اور محیصہ نے باتیں کیں عبدالرحمٰن بھی ان کے ساتھ بولا پھر بیان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ بن سہل کے مارے جانے کے مقام کو آپ نے فرمایا ان تینوں سے تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے مورث کا خون حاصل کرتے ہو (یعنے قصاص یا دیت اور وارث تو صرف عبدالرحمٰن تھے

لیکن آپ نے تینوں کی طرف خطاب کیا اور غرض یہی تھی کہ عبدالرحمن قسم کھائیں) تینوں نے کہا ہم کیونکر قسم کھائیں خون کے وقت ہم نہ تھے۔ آپ نے فرمایا تو پھر یہود پچاس قسمیں کھا کر اس الزام سے بری ہو جائیں گے۔ انھوں نے کہا ہم کافروں کی قسمیں کیونکر قبول کریں گے۔ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال دیکھا تو دیت دی (اپنے پاس سے)

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا۔ قسامت کے باب میں یہی حدیث اصل ہے۔ اور اسی سے اخذ کیا ہے تمام علماء نے سوا ایک جماعت کے جس نے قسامت کا انکار کیا ہے۔ اب اختلاف کیا ہے علماء نے اس کی کیفیت میں اور اختلاف کیا ہے کہ قسامت سے قصاص ہو سکتا ہے۔ یا نہیں مالک اور لیث اور اوزاعی کے نزدیک اس سے قصاص ہو سکتا ہے۔ اور شافعی کا قول قدیم بھی یہی ہے اور اہل کوفہ کے نزدیک اس سے قصاص نہ ہوگا۔ صرف دیت لازم آئیگی اور شافعی کا بھی صحیح قول یہی ہے اور اختلاف ہے کہ قسامت میں کون قسمیں کھائیگا۔ تو مالک اور شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک مقتول کے وارث پچاس قسمیں کھائیں گے اگر وہ نہ کھائیں تو جن پر شبہ ہو ان سے قسمیں لئے جائیں اور اہل کوفہ کے نزدیک قسمیں ان ہی پر ہوں گی جو مدعی علیہ ہیں۔ اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے اس مقدمہ میں دیت دی۔ کس لئے کہ وارث نے خود بھی حلف نہ کی اور نہ حلف لینے پر راضی ہوا۔ اور یہ دیت آپ نے تبرعاً دی۔ اس خیال سے کہ عبداللہ کا خون ضائع نہ جائے اور ایک روایت میں ہے کہ صدقے کے اونٹوں میں سے آپ نے سو اونٹ دیدیئے اور امام کو ایسے مقدمات میں روپیہ صرف کرنا درست ہے (انتہیٰ مختصراً)۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةَ ابْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُودَ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَابْنَا عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ

ترجمہ:۔ سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ محیصہ بن مسعود اور عبداللہ بن سہل دونوں خیبر کی طرف گئے اور کھجور کے درختوں میں جدا ہو گئے۔ عبداللہ بن سہل مارے گئے۔ لوگوں نے یہود پر گمان کیا (یعنی

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِيْ اَمْرِ اَخِيْهِ وَهُوَ اَصْغَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ اَوْ قَالَ لِيَبْدَاِ الْاَكْبَرُ فَتَكَلَّمَا فِيْ اَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْسِمُ خَمْسُوْنَ مِنْكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ قَالُوْا اَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِيْ نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْاِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا قَالَ حَمَّادٌ هٰذَا اَوْ نَحْوَهُ ۔

یہودیوں نے مارا ہوگا۔) پھر عبداللہ کا بھائی عبدالرحمٰن آیا۔ اور اس کے چچا کے بیٹے حویصہ اور محیصہ یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے عبدالرحمٰن اپنے بھائی کا حال بیان کرنے لگا۔ اور وہ تینوں میں چھوٹا تھا۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑائی کر بڑے کی یا بڑے کو کہنا چاہئے۔ پھر حویصہ اور محیصہ نے حال بیان کیا عبداللہ بن سہل کا۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے پچاس آدمی یہود کے کسی آدمی پر قسم کھائیں۔ (کہ وہ قاتل ہے) وہ اپنے گلے کی رسی دیدیگا (یعنے اپنے تئیں سپرد کردیگا تمہارے قتل کے لئے)۔ انھوں نے کہا جب یہ واقعہ ہوا تو ہم نے نہیں دیکھا۔ ہم کیونکر قسم کھائیں گے۔ آپ نے فرمایا تو یہود پچاس قسمیں کھا کر اپنے تئیں پاک کریں گے۔ انھوں نے کہا۔ یا رسول اللہ وہ لوگ کافر ہیں آخر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت دی عبداللہ بن سہل کی۔ سہل نے کہا میں ان اونٹوں کے باندھنے کی جگہ گیا تو اُن میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قیامت سے قصاص بھی ہو سکتا ہے۔ جب تو فرمایا کہ وہ اپنے گلے کی رسی سپرد کر دے گا۔ اور جن کے نزدیک قصاص نہیں ہو سکتا وہ کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ اپنے تئیں سپرد کر دیگا دیت دینے کے لئے واللہ اعلم۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَعَقَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ وَلَمْ يَقُلْ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَرَكَضَتْنِيْ نَاقَةٌ

ترجمہ:۔ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح جیسے اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت اپنے پاس سے دی۔ اور اس میں یہ نہیں ہے کہ ایک اونٹنی نے مجھ کو لات ماری۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّيْنِ ثُمَّ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَاَهْلُهَا يَهُوْدُ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَوُجِدَ فِيْ شَرَبَةٍ مَقْتُوْلًا فَدَفَنَهٗ صَاحِبُهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَشٰى اَخُو الْمَقْتُوْلِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ

ترجمہ:۔ بشیر بن یسار سے روایت ہے عبد اللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید انصاری جو بنی حارثہ میں سے تھے۔ خیبر کو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں۔ اور ان دنوں وہاں امن و امان تھا۔ اور یہودی وہاں رہتے تھے۔ پھر وہ دونوں جدا ہوئے اپنے کاموں کو تو عبد اللہ بن سہل مارے گئے۔ اور ایک حوض میں ان کی نعش ملی محیصہ نے اس کو دفن کیا پھر مدینہ میں آیا اور

تَعَالٰى عَنْهُمْ فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَيْثُ قُتِلَ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ وَّهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ مَّنْ اَدْرَكَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَهُمْ تَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ اَوْصَاحِبَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا فَزَعَمَ اَنَّهُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلَهُ مِنْ عِنْدِهٖ :-

عبدالرحمن بن سہل مقتول کا بھائی اور محیصہ اور حویصہ (چچازاد بھائی) ان تینوں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عبد اللہ کا حال بیان کیا۔ اور جہاں وہ مارا گیا تھا۔ تو بشیر نے روایت کی ان لوگوں سے جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اس نے پایا کہ آپ نے فرمایا ان سے تم پچاس قسمیں کھاتے ہو. اور اپنے قاتل کو لیتے ہو انھوں نے کہا یارسول اللہ ہم نے نہیں دیکھا نہ ہم وہاں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا۔ تو پھر یہود اپنے تئیں صاف کریں گے۔ تمہارے الزام سے پچاس قسمیں کھاکر۔ انھوں نے کہا یارسول اللہ ہم کیونکر قبول کریں گے۔ قسمیں کافروں کی۔ آخر بشیر نے کہاکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ کی دیت اپنے پاس سے دی۔

عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ يُقَالُ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ قَالَ

يَحْيَىٰ فَحَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ لَقَدْ رَكَضَتْنِي فَرِيضَةٌ مِّنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ بِالْمِرْبَدِ :- ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ سہل نے یہ کہا مجھ کو ایک اونٹنی نے ان اونٹنیوں میں سے لات ماری تھان میں۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْهُمُ انْطَلَقُوا إِلَىٰ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِّنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ؏

ترجمہ :- سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے چند لوگ ان کی قوم میں سے خیبر کو گئے۔ وہاں الگ الگ ہوگئے۔ پھر ایک ان میں سے مقتول ملا اور بیان کیا حدیث کو اخیر تک۔ اور کہا کہ برا جانا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خون ضایع ہونا تو سو اونٹ دیئے صدقہ کے اونٹوں میں سے دیت کے لئے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ رِجَالٍ مِّنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَىٰ خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي عَيْنٍ أَوْ فَقِيرٍ فَأَتَىٰ يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّىٰ قَدِمَ عَلَىٰ

ترجمہ :- سہل بن ابی حثمہ کو خبر دی اس کی قوم کے بڑے لوگوں نے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ دونوں خیبر کی طرف گئے تکلیف کی وجہ سے جو ان پر آئی تو محیصہ سے کسی نے کہا۔ عبداللہ بن سہل مارے گئے۔ اور ان کی نعش چشمہ یا کنواں میں پھینک دی ہے۔ وہ یہود کے پاس آئے اور انھوں نے کہا

قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذٰلِكَ
ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ
الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ
مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ
الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرْ
كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ
حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ
وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ
فَكَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ
فِي ذٰلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَ
اللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ
وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ
أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ
صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ
فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ
قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ
إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

قسم خدا کی تم نے اس کو
مارا ہے۔ یہودیوں نے
کہا۔ قسم خدا کی ہم نے
اس کو نہیں مارا۔ پھر وہ
اپنی قوم کے پاس آئے
اور ان سے بیان کیا۔ پھر
محیصہ اور ان کا بھائی حویصہ
جو اس سے بڑا تھا۔ اور
عبد الرحمٰن بن سہل تینوں
آئے۔ (جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس) محیصہ نے
بات کرنا چاہا وہی خیبر گیا
تھا۔ (عبد اللہ کے ساتھ)
تو جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
محیصہ سے۔ بڑے کی بڑائی کر
کر اور بڑے کو کہنے دے
پھر حویصہ نے بات کی بعد
اس کے محیصہ نے جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یا تو یہود
تمہارے ساتھی کی دیت
دیں۔ یا جنگ کریں۔ پھر
جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہود کو لکھا
اس بارے میں۔ انھوں
نے جواب میں لکھا قسم
خدا کی ہم نے نہیں مارا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتّٰى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ فَقَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ :-

اس کو۔ تب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خویصہ محیصہ۔ اور عبدالرحمٰن سے فرمایا تم قسم کھاتے ہو اور اپنے ساتھی کا خون لیتے ہو۔ انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو یہود قسم کھائیں گے۔ تمہارے لئے انھوں نے کہا وہ مسلمان نہیں ہیں (اُن کی) قسم کا کیا اعتبار۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت اپنے پاس سے دی اور سو اونٹ اُن کے پاس بھیجے یہاں تک کہ اُن کے گھر میں گئے سہل نے کہا ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ :-

ترجمہ :- ایک صحابی سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو اسی طور پر باقی رکھا۔ جیسے جاہلیت کے زمانہ میں تھی۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا قسامت سات صورتوں میں ہوگی۔ ایک تو یہ کہ مقتول مرتے وقت کہہ جائے کہ مجھ کو فلاں نے مارا۔ یا زخمی کیا ہے۔ اگرچہ اس پر نشان نہ ہو۔ اور یہ قول مالک اور لیث کا ہے دوسرے یہ کہ شبہ ہو جیسے ایک شخص عادل کی گواہی ہو یا ایسے چند لوگوں کی جو عادل نہیں ہیں۔ مالک اور لیث اور شافعی کے نزدیک۔ تیسری یہ کہ دو عادل گواہی دیں کہ فلاں نے زخمی کیا ہے۔ پھر چند روز زخم کے بعد جی کر مرجائے لیکن اچھا نہ ہو گیا ہو۔ مالک اور لیث کے نزدیک۔ اور شافعی اور ابوحنیفہ کے نزدیک اس صورت میں قصاص ہے۔ چوتھی یہ کہ مقتول متہم کے پاس ملے یا اُس سے قریب یا متہم ادھر سے آرہا ہو۔ اس کے پاس آلۂ قتل ہو یا۔ اس پر نشان ہو۔ خون وغیرہ کا اور درندے کا وہاں گمان نہ ہو یا چند لوگ ایک شخص کے پاس سے جدا ہوں اور وہ مارا گیا ہو اس صورت میں

مالک اور شافعی کے نزدیک قسامت ہوگی۔ پانچویں یہ کہ دو گروہ لڑیں۔ پھر ان میں ایک مقتول ملے تو قسامت واجب ہوگی۔ مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک۔ اور مالک سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ جس گروہ کا ہو اس کی دیت دوسرے گروہ والوں پر لازم ہوگی۔ اور جو کسی گروہ کا نہ ہو تو دونوں گروہوں پر دیت لازم ہوگی۔ چھٹی یہ کہ ازدحام اور ہجوم میں کوئی مرا ہوا ملے۔ شافعی کے نزدیک اور مالک کے نزدیک وہ ہدر ہے۔ اور ثوری اور اسحاق کے نزدیک اس کی دیت بیت المال سے دی جائے گی۔ ساتویں یہ کہ مقتول کی نعش کسی محلہ یا قبیلہ یا مسجد میں کسی محلہ والوں کی ملے تو امام مالک اور لیث اور شافعی اور احمد اور داؤد کے نزدیک صرف اتنی بات سے قسامت نہ ہوگی بلکہ خون ہدر ہوگا۔ اس لئے کہ بعض وقت ایک آدمی دوسرے کو مار کر اپنے دشمنوں کے محلہ میں ڈال دیتا ہے تاکہ وہ پکڑے جائیں۔ مگر شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جب نعش اس کے دشمنوں کے محلے میں ملے تو جیسے خیبر کا قصہ ہے کہ انصار اور یہود میں عداوت تھی۔ تو قسامت واجب ہوگی۔ اور امام احمد سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رح اور ثوری اور اہل کوفہ کے نزدیک قسامت صرف اسی صورت میں ہے کہ نعش کسی محلے یا گاؤں میں ملے اور اس پر مار کا نشان ہو اور کسی صورت میں نہیں۔ اگر نعش مسجد میں ملے تو اہل محلہ کو حلف دیں گے۔ اور دیت بیت المال میں سے دی جائے گی یہ جب ہے کہ محلہ والوں پر دعوے کیا جائے اور اوزاعی نے کہا کہ جب محلہ میں نعش ملے تو قسامت واجب ہوگی گو اس پر مار کا نشان نہ ہو انتہی مختصراً۔

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ نَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ قَتِيْلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُوْدِ:۔

ترجمہ:۔ ابن شہاب سے ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کا حکم کیا درمیان انصار کے ایک مقتول پر کہ جس کے قتل کا انھوں نے دعویٰ کیا تھا یہود پر۔

عَنْ نَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا:۔

بَابُ حُكْمِ الْمُحَارِبِيْنَ وَالْمُرْتَدِّيْنَ!

لڑنے والوں کا اور اسلام سے پھر جانے والوں کا حکم

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْ تَخْرُجُوْا اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا ثُمَّ مَالُوْا عَلَى الرِّعَاءِ فَقَتَلُوْهُمْ وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَاسْتَاقُوْا ذَوْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِيْ اَثَرِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا:۔

ترجمہ :۔ انس بن مالک سے روایت ہے کچھ لوگ عرنیہ کے (ایک قبیلہ ہے) جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ میں آئے اور اُن کو وہاں کی ہوا موافق نہ آئی۔ استسقاء ہو گیا۔ تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو صدقے کے اونٹوں میں جاؤ۔ (جو شہر کے باہر رہتے تھے جنگل میں) اور ان کا دودھ اور موت پیو۔ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ اور اچھے ہو گئے۔ پھر جھکے چرواہوں پر (جو مسلمان تھے۔) اور ان کو مار ڈالا اور اسلام سے پھر گئے۔ اور اونٹوں کو بھگا لے گئے۔ یہ خبر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے ان کے پیچھے لوگوں کو روانہ کیا وہ پکڑے آئے تب آپ نے اُن کے ہاتھ اور پاؤں کٹوائے اور اُن کی آنکھوں میں سلائیاں پھروائیں یا آنکھیں پھوڑیں اور میدان میں انکو ڈالدیا وہ مر گئے۔

فائدہ:۔ مالک اور احمد کے اصحاب نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جو جانور حلال ہے اس کا موت اور گوبر پاک ہے اور ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ یہ دوا کے لئے حکم دیا۔ اور دوا کے واسطے ہر ایک نجاست کا استعمال درست ہے سوا خمر اور مسکرات کے (انتہی ما قال النووی)

یہ حدیث محاربین اور مرتدین کی سزا میں اصل ہے اور موافق ہے اس آیہ کے اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔ اخیر تک اور اختلاف کیا ہے علما نے اس بات میں تو امام مالک کے نزدیک امام کو اختیار ہے کہ ان سزاؤں میں سے جو آیت میں مذکور ہیں (قتل کرنا۔ سولی دینا۔ ہاتھ پاؤں کاٹنا۔ قید کرنا) جو سزا چاہے دے۔ مگر قتل کی صورت میں اس کا قتل ضروری ہے۔ اور ابو حنیفہ اور ابو مصعب کے نزدیک ہر صورت میں امام کو اختیار ہے۔ اور شافعی اور باقی علماء کے نزدیک اگر محاربین نے صرف قتل کیا ہے اور مال نہیں لیا تو وہ قتل کئے جائیں گے اور قتل بھی کیا اور مال بھی لیا تو قتل کئے جائیں گے اور سولی دیئے جائیں گے اور جو صرف مال لیا تو ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے۔ اور جو صرف ڈرایا اور دھمکایا تو ان کو جلا کر سزا دیں گے۔ اور نفی سے یہی مراد ہے اور یہ محاربہ عام ہے شہر میں ہو یا جنگل میں اور ابو حنیفہ کے نزدیک شہر میں یہ حکم نہ ہوگا اور علماء نے کہا کہ آنکھوں کا پھوڑنا یہ واقعہ مثلہ کی ممانعت سے پہلے تھا تو منسوخ ہے اور بعضوں نے کہا منسوخ نہیں اور آپ نے قصاصاً ایسا کیا کیونکہ انھوں نے بھی چرواہوں کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا۔ (نووی)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُکْلٍ ثَمَانِیَۃً قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَایَعُوْہُ عَلَی الْاِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْاَرْضَ وَسَقِمَتْ اَجْسَامُھُمْ فَشَکَوْا ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَخْرُجُوْنَ

ترجمہ:۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آٹھ آدمی عکل۔ (ایک قبیلہ ہے) کے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیعت کی اسلام پر۔ پھر ان کو ہوا ناموافق ہوئی اور ان کے بدن بیمار ہو گئے۔

مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَقَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَصَحُّوا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَطَرَدُوا الْإِبِلَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ ثُمَّ نُبِذُوا فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا وَقَالَ ابْنُ صَبَّاحٍ فِي رِوَايَتِهِ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ قَالَ وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ :۔

انھوں نے شکوہ کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم ہمارے چرواہے کے ساتھ جاتے ہو اونٹوں میں وہاں ان کا دودھ اور موت پیو۔ انھوں نے کہا اچھا۔ پھر وہ نکلے اور اونٹوں کا موت اور دودھ پیا اور اچھے ہوگئے انھوں نے چرواہوں کو قتل کیا اور اونٹ لے لئے یہ خبر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے ان کے پیچھے دوڑ بھیجی وہ گرفتار ہوکر لائے گئے۔ آپ نے حکم کیا ہاتھ پاؤں کاٹے گئے انکھیں سلائی سے پھوڑی گئیں۔ پھر دھوپ میں ڈال دیئے گئے یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا بِمَعْنَى حَدِيثِ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ وَقَالَ وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ :۔ ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے وہ ڈال دیے گئے حرہ میں (حرہ مدینہ منورہ کا ایک میدان ہے) پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہیں ملتا تھا۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا حکم کیا تھا یا اُن کو پانی دینے سے منع کیا تھا۔ قاضی عیاض نے کہا مسلمانوں کا اجماع ہے اس مسئلہ پر کہ جس کے لئے قتل کا حکم ہو اور وہ پانی مانگے تو اس کو پانی دیا جائے اور اس کو دو طرح کے عذاب نہ دیں گے ایک پیاس کا اور دوسرے گردن مارنے کا میں کہتا ہوں کہ صحیح روایت میں یہ ہے کہ انھوں نے چرایا ہوں کہ مار ڈالا اور اسلام سے پھر گئے اب ان کی کوئی خاطر نہ رہی نہ پانی پلانے کی نہ اور کسی بات کی اور ہمارے اصحاب نے یہ کہا ہے کہ جس کے ساتھ پانی ہو بقدر طہارت کے وہ اس مرتد کو نہ دے جو پیاس سے مر رہا ہو۔ البتہ اگر ذمی کافر یا جانور ہو تو اس کو پانی پلانا واجب ہے اور وضو کرنا ایسے وقت میں درست نہیں نووی۔

عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَا تَقُوْلُوْنَ فِي الْقَسَامَةِ فَقَالَ عَنْبَسَةُ قَدْ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ اِيَّايَ حَدَّثَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ وَحَجَّاجٍ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ عَنْبَسَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ فَقُلْتُ اَتَتَّهِمُنِیْ يَا عَنْبَسَةُ قَالَ لَا هٰكَذَا حَدَّثَنَا اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ :- حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے بیٹھا تھا۔ انھوں نے لوگوں سے کہا قسامت میں کیا کہتے ہو عنبسہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی ایسی ایسی میں نے کہا مجھ سے انس نے حدیث بیان کی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگ آئے اخیر تک اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری۔ ابو قلابہ نے کہا جب میں نے حدیث کو تمام کیا تو عنبسہ نے سبحان اللہ

لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ يَا أَهْلَ الشَّامِ مَا دَامَ فِيكُمْ هٰذَا أَوْ مِثْلُ هٰذَا۔

کہا میں نے کہا کیا میرے اوپر تہمت کرتے ہو (جھوٹ کی) تو عنبسہ نے کہا نہیں

ہم سے بھی انس نے ایسی ہی حدیث بیان کی۔ اے ملک شام والو۔ تم ہمیشہ بھلائی سے رہو گے جب تک تم میں ایسا شخص رہے (یعنے ابو قلابہ کے حفظ اور یاد کی تعریف کی)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِنْ عُكْلٍ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ :۔

ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے ان کو داغ نہیں دیا۔ (کیونکہ داغ زخم بند کرنے کے لئے دیتے ہیں اور وہاں اس کی ضرورت نہ تھی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُرَيْنَةَ فَأَسْلَمُوا وَبَايَعُوهُ وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِينَةِ الْمُومُ وَهُوَ الْبِرْسَامُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ وَعِنْدَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَرِيبٌ مِنْ عِشْرِينَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَائِفًا يَقْتَصُّ أَثَرَهُمْ :۔

ترجمہ :۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرینہ سے چند لوگ آئے وہ مسلمان ہو گئے۔ انھوں نے بیعت کی آپ سے مدینہ میں اس وقت موم یعنے برسام کی بیماری پھیلی۔ (نووی نے کہا برسام عقل کا فتور ہے یا ورم سر کا یا ورم سینہ کا بحرالجواہر میں ہے برسام ورم ہے اس پردے کا جو جگر اور معدے کے بیچ میں ہے) پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح اتنا زیادہ کیا کہ آپ انصار کے بیس نوجوانوں کے قریب تھے آپ نے ان کو ان کے پیچھے دوڑایا اور ایک پہچاننے والے کو بھی ساتھ کیا۔ جو ان کے قدموں کے نشان پہچانے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ حَدِیْثِ ھَمَّامٍ قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَھْطٌ مِّنْ عُرَیْنَۃَ بِنَحْوِ حَدِیْثِھِمْ :۔ ترجمہ۔ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْیُنَ اُولٰٓئِکَ لِاَنَّھُمْ سَمَلُوْا اَعْیُنَ الرِّعَآءِ :۔

ترجمہ :۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں اس لئے کہ انھوں نے بھی چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں۔

فائدہ :۔ پس یہ سزا سختی اور بے رحمی نہیں بلکہ عین عدل اور انصاف ہے۔ اگر بدمعاشوں اور ڈاکوؤں پر کوئی رحم کرے تو وہ بے رحمی ہے اور خلق اللہ پر

نکوئی با بداں کردن چناں ست ۔ کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

بَابُ ثُبُوْتِ الْقِصَاصِ فِی الْقَتْلِ بِالْحَجَرِ وَغَیْرِہٖ مِنَ الْمُحَدَّدَاتِ وَالْمُثَقَّلَاتِ وَقَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَۃِ :۔

پتھر وغیرہ بھاری چیز سے قتل کرنے میں قصاص لازم ہوگا۔ اسی طرح مرد کو عورت کے بدلے قتل کریں گے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ یَھُوْدِیًّا قَتَلَ جَارِیَۃً عَلٰی اَوْضَاحٍ لَّھَا فَقَتَلَھَا بِحَجَرٍ قَالَ فَجِیْءَ بِھَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِھَا رَمَقٌ فَقَالَ

ترجمہ :۔ انس بن مالک سے روایت ہے ایک یہودی نے ایک لڑکی کو مارا چند چاندی کے ٹکڑوں کے لئے تو پتھر سے اس کو مارا وہ لائی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَهَا اَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَا ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةَ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَا ثُمَّ سَاَلَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا فَقَتَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ:-

کے پاس اُس میں کچھ جان باقی تھی آپ نے اُس سے پوچھا تجھ کو فلاں نے مارا ہے اُس نے اشارہ کیا سر سے نہیں۔ پھر فرمایا دوبارہ فلانے نے مارا ہے اس نے اشارہ کیا سر سے نہیں پھر تیسری بار پوچھا تو اس نے کہا ہاں اور اشارہ کیا اپنے سر سے (آپ نے اس یہودی کو بلایا اس نے اقرار کیا) تب آپ نے اس کو قتل کیا دو پتھروں سے کچل کر۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اِدْرِيْسَ فَرَضَخَ رَاْسَهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ:-

ترجمہ:- وہی جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ نے اُس کا سر کچلا دو پتھروں کے بیچ میں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَهَا ثُمَّ اَلْقَاهَا فِي الْقَلِيْبِ وَرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاُخِذَ فَاُتِيَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُّرْجَمَ حَتّٰى يَمُوْتَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ:-

ترجمہ:- انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نے انصار کی ایک چھوکری کو قتل کیا کچھ زیور کے لئے جو وہ پہنے تھی پھر اس کو کنوئیں میں ڈال دیا۔ اور اُس کا سر پتھر سے کچل دیا بعد اس کے وہ پکڑا گیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے حکم کیا اس کو پتھر مارنے کا مرنے تک وہ پتھروں سے مارا گیا یہاں تک کہ مر گیا۔

عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ جَارِیَۃً وُجِدَ رَاْسُھَا قَدْ رُضَّ بَیْنَ حَجَرَیْنِ فَسَاَلُوْھَا مَنْ صَنَعَ ھٰذَا بِکِ فُلَانٌ فُلَانٌ حَتّٰی ذَکَرُوْا یَھُوْدِیًّا فَاَوْمَتْ بِرَاْسِھَا فَاُخِذَ الْیَھُوْدِیُّ فَاَقَرَّ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّرَضَّ رَاْسُہٗ بِالْحِجَارَۃِ :-

ترجمہ :- انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک لونڈی کا سر کچلا ہوا ملا دو پتھروں میں اُس سے پوچھا کسی نے تجھے کچلا فلاں نے یا فلان نے یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا۔ اس نے اشارہ کیا اپنے سر سے وہ یہودی پکڑا گیا۔ اس نے اقرار کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اُس کا سر کچلنے کیلئے پتھر سے

فائدہ :- امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو یہ کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ اور اس پر اجماع ہے۔ دوسری یہ کہ عمداً جو قتل کرے اس کو اسی طرح ماریں گے۔ جس طرح اس نے مارا ہے اگر تلوار سے مارا ہے تو تلوار سے ماریں گے۔ اور جو لکڑی یا پتھر سے مارا ہے تو لکڑی یا پتھر سے ماریں گے۔ اس میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا خلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قصاص صرف تلوار سے لیا جائے گا۔ تیسری یہ کہ بھاری چیز سے مارنا بھی قتل عمد ہے جیسے پتھر یا موٹی لکڑی سے اور اس میں قصاص ہے۔ شافعی اور احمد اور مالک اور جمہور علما کا یہی قول ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قصاص اسی صورت میں ہے۔ جب دھار دار چیز سے مارے لوہا ہو یا پتھر یا لکڑی یا اس آلہ سے جو قتل کے لئے بنا ہے جیسے گوپھن وغیرہ یا انگار میں ڈالنے سے اور اگر اُس آلہ سے قتل کرے جو قتل کے لئے نہیں بنا ہے جیسے چھوٹی لکڑی یا کوڑا یا طمانچہ یا غلیل وغیرہ سے لیکن عمداً مارے تو وہ بھی قتل عمد ہے اور مالک اور لیث کے نزدیک اس میں قصاص واجب ہوگا۔ اور شافعی اور ابوحنیفہ اور اوزاعی اور ثوری اور احمد اور اسحاق اور ابو ثور کے نزدیک اُس میں قصاص نہ ہوگا۔ چوتھی یہ کہ مسلمان کو جو مارے اس پر قصاص ہے۔ پانچویں یہ کہ مجروح کا بیان سننا اور اس سے پوچھنا تاکہ قاتل کا پتہ

معلوم ہوا اور اس کی گرفتاری کی جائے پھر اگر وہ اقرار کرے تو قتل ثابت ہو گیا اور جو انکار کرے تو اس کو قسم کھلائی جائے۔ اگر قسم کھائے تو بری ہو جائیگا۔ اور صرف مجروح کے کہنے سے اس پر خون ثابت نہ ہوگا یہی اکثر علماء کا قول ہے اور مالک کے نزدیک ثابت ہو جائے گا۔ اس حدیث کی دلیل سے اور یہ دلیل صحیح نہیں ہے کیونکہ اسی حدیث میں دوسری روایت میں ہے کہ اس یہودی نے اقرار کیا تھا۔ (انتہے ما قول النووی)۔

بَابُ الصَّائِلِ عَلٰی نَفْسِ الْاِنْسَانِ اَوْ عُضْوِهٖ اِذَا دَفَعَهُ الْمَصُوْلُ عَلَيْهِ فَاَتْلَفَ نَفْسَهٗ اَوْ عُضْوَهٗ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ:۔

جب کوئی دوسرے کی جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اس کو دفع کرے اور دفع کرنے میں حملہ کرنے والے کی جان یا عضو کو نقصان پہنچے تو اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا (یعنی حفاظت خود اختیاری جرم نہیں ہے)

عَنْ عُمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَاتَلَ يَعْلَی بْنُ مُنْيَةَ اَوِابْنُ اُمَيَّةَ رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ مِنْ فَمِهٖ فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ وَقَالَ ابْنُ مُثَنّٰی ثَنِيَّتَيْهِ فَاخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَعَضُّ اَحَدُكُمْ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهٗ:۔

ترجمہ:۔ عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یعلے بن منیہ یا یعلی بن امیہ ایک شخص سے لڑے پھر ایک نے دوسرے کے ہاتھ کو دانت سے دبایا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا اس کے منہ سے اس کے دانت نکل پڑے پھر دونوں لڑتے جھگڑتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم اس طرح کاٹتے ہو جیسے اونٹ کاٹتا ہے دیت نہیں ملے گی۔

فائدہ :- جس کے دانت نکل پڑے وہ یعلی تھا یا اس کا نوکر بہر حال اس نے دیت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت نہیں دلائی کیوں کہ دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ کھینچا اپنے حق کی از روئے حفاظت خود اختیاری اس کو حاصل تھا پھر اس حق کے حاصل ہونے پر دوسرے کے نقصان کا تاوان لازم نہ آئے گا۔

عَنْ يَعْلَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

ترجمہ :- دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَجَذَبَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهُ وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَأْكُلَ لَحْمَهُ۔

ترجمہ :- عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے ہاتھ کھینچا دوسرے کے دانت نکل پڑے پھر یہ مقدمہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے اس کو لغو کر دیا اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اس کا گوشت کھالے

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى أَنَّ أَجِيرًا لِيَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَضَّ رَجُلٌ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ۔

ترجمہ :- صفوان بن یعلی سے روایت ہے یعلے بن منیہ کے ایک نوکر نے (جھگڑا کیا ایک شخص سے) دوسرے نے اس کا ہاتھ دانت سے کاٹا اس نے اپنا ہاتھ گھسیٹا تو دوسرے کے دانت گر پڑے پھر یہ مقدمہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے اس کو لغو کر دیا اور فرمایا۔ تو چاہتا تھا کہ اس کا ہاتھ چبا ڈالے جیسے اونٹ چبا لیتا ہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ أَوْ ثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدَى رَسُولَ اللّٰهِ

ترجمہ :- عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا اس کے دانت نکل پڑے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَأْمُرُنِيْ تَأْمُرُنِيْ اَنْ اٰمُرَهٗ اَنْ يَّدَعَ يَدَهٗ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ اِدْفَعْ يَدَكَ حَتّٰى يَعَضَّهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا۔

جس کے دانت نکل آئے تھے اس نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی آپ نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے کیا یہ چاہتا ہے میں اس کو حکم دوں وہ اپنا ہاتھ تیرے موہنہ میں دے پھر تو اس کو چبا ڈالے اس طرح جیسے اونٹ چباتا ہے اچھا تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے پھر گھسیٹ لیجئے اگر تیرا جی چاہے تو اس طرح قصاص ہو سکتا ہے کہ تو بھی اپنا ہاتھ اس کے موہنہ میں دے پھر کھینچ لے۔ یا تو اس کے دانت بھی ٹوٹ جائیں گے یا تیرا ہاتھ زخمی ہوگا۔)

عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَّقَدْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ يَعْنِي الَّذِيْ عَضَّهٗ قَالَ فَاَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَرَدْتَّ اَنْ تَقْضَمَهٗ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ: ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ قَالَ وَكَانَ يَعْلٰى يَقُوْلُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ اَوْثَقُ عَمَلِيْ عِنْدِيْ فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلٰى كَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ

ترجمہ:۔ یعلی بن امیہ سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک میں اور وہ سب سے زیادہ بھروسے کا عمل ہے۔ میرا تو میرا ایک نوکر تھا وہ ایک شخص سے لڑا۔ اور دونوں میں سے

اَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ قَالَ لَقَدْ اَخْبَرَنِيْ صُفْوَانُ اَيُّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهٗ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ اِحْدٰى ثَنِيَّتَيْهِ فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ ؎۔

ایک نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا عطا نے کہا مجھ سے صفوان بن یعلی نے بیان کیا تھا۔ کس نے کس کا ہاتھ کاٹا تھا۔ پھر جس کا ہاتھ کاٹا تھا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا کاٹنے والے کے منہ سے اس کا ایک دانت گر پڑا وہ دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اس کے دانت کو لغو کر دیا (یعنے اس کی دیت نہیں دلائی)

عَنْ اِبْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ؎۔

ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گذرا ہے۔

بَابُ اِثْبَاتِ الْقِصَاصِ فِي الْاَسْنَانِ وَمَا فِيْ مَعْنَاهَا

دانتوں میں قصاص کا بیان

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اُخْتَ الرُّبَيِّعِ اُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ اِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقِصَاصَ اَلْقِصَاصَ فَقَالَتْ اُمُّ الرَّبِيْعِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةٍ وَاللّٰهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا

ترجمہ :۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اُمّ حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ربیع کی بہن نے (جو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی تھیں) ایک آدمی کو زخمی کیا۔ (اس کا دانت توڑ ڈالا) پھر انھوں نے جھگڑا کیا۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قصاص

أُمَّ الرَّبِيعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللهِ قَالَتْ لَا وَاللهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا قَالَ فَمَا زَالَتْ حَتّٰى قَبِلُوا الدِّيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ.

لیا جائے گا۔ قصاص لیا جائیگا۔ ام ربیع نے کہا یا رسول اللہ کیا فلانے سے قصاص لیا جائے گا۔ (یعنے ام حارثہ سے) قسم خدا کی اس سے قصاص نہ لیا جائے گا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ اے ام ربیع اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے قصاص کا ام ربیع نے کہا نہیں قسم خدا کی اس سے کبھی قصاص نہیں لیا جائیگا۔ پھر ام ربیع یہی کہتی رہی۔ یہاں تک کہ جس کا دانت ٹوٹا تھا اس کے کنبے والے دیت لینے پر راضی ہو گئے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض بندے اللہ تعالیٰ کے ایسے ہیں کہ اگر اس کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کو سچا کرے گا۔

فائدہ:۔ بخاری میں ہے کہ زخمی کرنے والی خود ربیع تھی اور قسم انس بن النضر نے کھائی تھی اور ام ربیع نے جو قسم کھائی اس سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا رد منظور نہ تھا بلکہ مقصود یہ تھا کہ آپ سفارش کریں مجروح کے کنبے والوں سے اور ان کو دیت پر راضی کریں اور قسم کھائی اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو سچا کر دیا اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت اور مرد میں قصاص لیا جائے گا۔ نفس اور مادون النفس دونوں میں اور جمہور کا بھی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نفس میں قصاص ہوگا۔ اور مادون النفس میں نہ ہوگا۔ اور بعضوں کے نزدیک مطلق قصاص نہ ہوگا۔ (نووی مختصراً)

بَابُ مَا يُبَاحُ بِهٖ دَمُ الْمُسْلِمِ

مسلمانوں کا قتل کب درست ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ :-

ترجمہ :- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو جو گواہی دیتا ہے کہ سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی سچا معبود نہیں ہے اور میں اُس کا پیغمبر ہوں مارنا درست نہیں۔ مگر تین میں سے کسی ایک بات پر یا تو اس کا نکاح ہو چکا ہو۔ اور وہ زنا کرے۔ یا تو جان کے بدلے جان (یعنی کسی کا خون کرے) یا جو اپنے دین سے پھر جائے مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے۔

فائدہ :- نووی نے کہا اس حدیث سے حنفیوں نے استدلال کیا ہے۔ مسلمان ذمی کافر کے بدلے مارا جائے گا اور آزاد غلام کے بدلے۔ مگر جمہور علماء اس کے خلاف ہیں۔ جیسے مالک اور شافعی اور احمد اور لیث اور یہ جو آپ نے فرمایا اپنے دین سے پھر جائے تو شامل ہے ہر ایک مرتد کو۔ پھر وہ قتل کیا جائے گا۔ اگر توبہ نہ کرے اور شامل ہے اس کو جو بدعت یا بغاوت اختیار کرکے مسلمانوں کی جماعت سے نکل جائے جیسے خوارج وغیرہ واللہ اعلم۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ :-

ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ لَا یَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ یَّشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا ثَلَاثَۃُ نَفَرٍ اَلتَّارِکُ لِلْاِسْلَامِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَۃِ اَوِ الْجَمَاعَۃَ شَکٌّ فِیْہِ اَحْمَدُ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ:۔

ترجمہ :۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا قسم ہے اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ مسلمان کا خون کرنا درست نہیں جو گواہی دیتا ہو اس امر کی سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے۔ اور میں اس کا بھیجا ہوا ہوں مگر تین شخصوں کا۔ ایک تو وہ جو دین اسلام کو چھوڑ دے اور جماعت سے الگ ہو جائے۔ دوسری یہ کہ جس کا نکاح ہو چکا ہو اور وہ زنا کرے۔ تیسری جان بدلے جان کے۔

بَابُ بَیَانِ اِثْمِ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ !

جس نے پہلے خون کی بنا ڈالی اس کے گناہ کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِّنْ دَمِہَا لِاَنَّہٗ کَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ:۔

ترجمہ :۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی خون ظلم کسے ہوتا ہے تو آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر ایک حصہ اس کے خون کا پڑتا ہے (یعنی گناہ کا) کیونکہ اس نے اول قتل کی راہ نکالی۔

فائدہ :۔ ہابیل نے اپنے بھائی کو ناحق مارا۔ نووی نے کہا یہ حدیث ایک قاعدہ ہے اسلام کے قواعد میں سے یعنے جو کوئی بری بات نکالے اُس کو قیامت تک گناہ ہوتا جائے گا۔ اور جو اس کی پیروی کرے گا اس کے گناہ کا ایک حصہ نکالنے والے پر پڑے گا اسی طرح جو کوئی نیکی کی بنا ڈالے اس کو قیامت تک ثواب ہوتا رہے گا اور جو اس کی پیروی کرے گا نیکی نکالنے والے کو بھی ثواب ملے گا اور یہ مضمون دوسری حدیث صحیح میں موجود ہے (انتہے)

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَعِیْسٰی ابْنِ یُوْنُسَ لِاَنَّهٗ سَنَّ الْقَتْلَ وَلَمْ یَذْکُرَا اَوَّلَ :۔ ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ الْمُجَازَاةِ بِالدِّمَاءِ فِی الْاٰخِرَةِ وَاَنَّهَا اَوَّلُ مَا یُقْضٰی فِیْهِ بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ :۔

قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِی الدِّمَاءِ۔

ترجمہ :۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔

فائدہ :۔ کیونکہ خون کا مقدمہ نہایت سنگین ہے اور یہ خلاف نہیں ہے اس حدیث کے کہ سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا کیونکہ نماز حقوق اللہ میں سب سے پہلے رہے گی اور خون حقوق العباد میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ اَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ یُقْضٰی وَبَعْضَهُمْ قَالَ یُحْکَمُ بَیْنَ النَّاسِ :۔ ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ وَالْأَعْرَاضِ وَالْأَمْوَالِ

خون اور عزت اور مال کا حق کیسا سخت ہے

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ شَهْرُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہوگیا جیسا اس دن تھا۔ جب خدائے تعالیٰ نے زمین آسمان بنائے تھے برس بارہ مہینے کا ہے ان میں چار مہینے حرام ہیں۔ (یعنی ان میں لڑنا بھڑنا درست نہیں) تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہیں ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور چوتھا رجب مضر کا مہینہ جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ میں ہے۔ بعد اس کے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول خوب جانتے ہیں۔ پھر آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ اس مہینہ کا کچھ اور نام رکھیں گے۔

أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ يَكُوْنُ أَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ حَبِيْبٍ فِيْ رِوَايَتِهِ وَرَجَبُ مُضَرَ وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ بَكْرٍ فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ :۔

پھر آپ نے فرمایا کیا یہ مہینہ ذی الحجہ کا نہیں ہم نے عرض کیا ذی الحجہ کا مہینہ ہے آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ پھر چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ اس شہر کا کچھ اور نام رکھیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ شہر نہیں ہے (یعنے مکہ کا شہر) ہم نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا یہ یہ کون سا دن ہے ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھے کہ آپ اس دن کا اور کوئی نام رکھیں گے آپ نے فرمایا یہ یوم النحر نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ بے شک یہ یوم النحر ہے۔ آپ نے فرمایا تو تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں (عزتیں) حرام ہیں تم پر جیسے یہ دن حرام ہے اس شہر میں اس مہینے میں (جس کی حرمت میں کسی کو شک نہیں ایسے ہی مسلمان کی جان عزت دولت بھی حرام ہے اس کا لینا بلا وجہ شرعی درست نہیں) اور قریب تم ملوگے اپنے پروردگار سے وہ پوچھے گا تمہارے عملوں کو پھر مت ہو جانا میرے بعد گمراہ کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو (یعنے آپس میں لڑو اور ایک دوسرے کو مارو (یہ حضرت صلعم کی آخری

نصیحت اور بہت بڑی اور عمدہ نصیحت تھی افسوس ہے کہ مسلمانوں نے بہت تھوڑے دنوں تک اس پر عمل کیا آخر آفت میں گرفتار ہوئے اور عقبیٰ جدا تباہ کیا) جو حاضر ہے وہ یہ حکم غائب کو پہونچا دے کیونکہ بعض وہ شخص جس کو پہونچائے گا زیادہ یاد رکھنے والا ہوگا۔ اس وقت سننے والے سے پھر فرمایا دیکھو میں نے اللہ کا حکم پہونچا دیا۔

فائدہ :- ان چار مہینوں کی حرمت مدت سے چلی آتی ہے۔ سو مکے کے کافروں کا دستور تھا کہ جب ان کو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینوں کو بدل ڈالتے جیسے محرم میں لڑتے تو صفر کو محرم کر دیتے اس طرح ان کمبختوں نے مہینوں کو گول مال کر ڈالا تھا کوئی مہینہ ٹھیک معلوم نہیں ہوتا تھا۔ جس سال جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اخیر عمر میں حجۃ الوداع کیا تو ذیحجہ کا مہینہ دونوں حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب سے بھی۔ تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موسم میں عرفے کے دن ہزاروں آدمیوں کے روبرو یہ حدیث فرمائی یعنے اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے۔ اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے اور یہ جو فرمایا مضر کا رجب تو مضر ایک قوم ہے عرب میں ان کا رجب بھی تھا۔ جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان ہوتا ہے ان کے مقابل دوسری قوم تھی ربیعہ وہ ماہ رمضان کو رجب کہتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ رجب وہی صحیح ہے جس کو مضر رجب کہتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا مضر بہ نسبت اور قوموں کے رجب کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ اس لئے رجب ان کی طرف منسوب ہو گیا۔ واللہ اعلم ا۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا کَانَ ذٰلِکَ الْیَوْمُ قَعَدَ عَلٰی بَعِیْرِہٖ فَاَخَذَ اِنْسَانٌ بِخِطَامِہٖ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیَّ یَوْمٍ ھٰذَا قَالُوْا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ سِوٰی اِسْمِہٖ فَقَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ

ترجمہ :- ابی بکرہ سے روایت ہے جب یوم النحر ہوا تو آپ بھی اونٹ پر بیٹھے اور ایک شخص نے اس کی نکیل تھامی۔ آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے۔ انھوں نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں۔ یہاں تک کہ

قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
قَالَ فَاَیُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا
اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ
اَلَیْسَ بِذِی الْحِجَّةِ قُلْنَا
بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاَیُّ
بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ
وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ
کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ
هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا
فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا فَلْیُبَلِّغِ
الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قَالَ
ثُمَّ انْکَفَاَ اِلٰی کَبْشَیْنِ
اَمْلَحَیْنِ فَذَبَحَهُمَا وَاِلٰی
جُزَیْعَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا
بَیْنَنَا۔

ہم سمجھے کہ آپ اس دن کا کوئی
اور نام لیں گے۔ پھر آپ
نے فرمایا۔ کیا یہ یوم النحر
نہیں ہے۔ ہم نے کہا
بے شک یہ یوم النحر ہے۔
یا رسول اللہ۔ آپ نے
فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے
ہم نے کہا۔ اللہ اور رسول
خوب جانتے ہیں۔ آپ نے
فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں
ہے۔؟ ہم نے کہا بیشک
یہ ذی الحجہ ہے یا رسول
اللہ۔ آپ نے فرمایا یہ کونسا
شہر ہے۔ ہم نے کہا اللہ
اور رسول خوب جانتے
ہیں۔ یہاں تک کہ ہم سمجھے
آپ اس کا اور کوئی نام لیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا یہ شہر نہیں ہے۔
(یعنی مکہ عرب کے لوگ شہر مکہ ہی کو بولتے تھے) ہم نے عرض کیا بیشک
شہر ہے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا۔ تو تمہاری جانیں اور تمہارے
مال۔ اور تمہاری عزتیں حرام ہیں۔ جیسے اس دن۔ اس مہینہ میں اس
شہر میں حرام ہے جو حاضر ہے وہ غائب کو یہ بات پہنچا دے پھر آپ
متوجہ ہوئے دو مینڈھوں کی طرف جو چت کبرے تھے۔ اور ذبح کیا
ان کو اور ایک گلہ کی کیطرف بکریوں کے وہ ہم لوگوں کو بانٹ دیں۔

ف: اللہ ورسولہ اعلم قال حتی ظننا انہ سیسمیہ سوی اسمہ قال الیس بالبلدۃ قلنا -

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَمَّا
کَانَ ذٰلِکَ الْیَوْمُ جَلَسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَعِیْرٍ قَالَ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ
بِزِمَامِہٖ اَوْ قَالَ بِخِطَامِہٖ فَذَکَرَ
نَحْوَ حَدِیْثِ یَزِیْدَ ابْنِ زُرَیْعٍ۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا وَسَاقُوا الْحَدِیْثَ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ عَوْنٍ غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یَذْکُرُ وَاَعْرَاضَکُمْ وَلَا یَذْکُرُ ثُمَّ انْکَفَاءَ اِلٰی کَبْشَیْنِ وَمَا بَعْدَہٗ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ :-

ترجمہ :- حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا یوم النحر کو تو فرمایا۔ یہ کون سا دن ہے اور بیان کیا اسی حدیث کو جیسا اوپر گذرا۔ مگر اس میں عزتوں کا ذکر نہیں ہے نہ دو مینڈھوں کے کاٹنے کا اور اس کے بعد کا مضمون اس روایت میں یہ ہے جیسے تمہارے اس دن کی حرمت اس مہینے اس شہر میں اس دن تک جب ملوگے اپنے پروردگار سے آگاہ رہو میں نے پہونچا دیا۔ صحابہؓ نے کہا ہاں پہنچا دیا۔ (اللہ تعالیٰ کے حکم کو۔) آپ نے فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ۔

بَابُ صِحَّۃِ الْاِقْرَارِ بِالْقَتْلِ وَتَمْکِیْنِ وَلِیِّ الْقَتِیْلِ مِنَ الْقِصَاصِ وَاسْتِحْبَابِ طَلَبِ الْعَفْوِ مِنْہُ

قتل کا اقرار صحیح ہے اور قاتل کو مقتول کے حوالہ کر دیں گے اور اس سے معافی کی درخواست کرنا مستحب ہے

عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَائِلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَدَّثَہٗ

ترجمہ :- علقمہ بن وائل سے روایت ہے اُن کے باپ

قَالَ اِنِّیْ لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ یَقُوْدُ اٰخَرَ بِنِسْعَۃٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا قَتَلَ اَخِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَتَلْتَہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ لَوْ لَمْ یَعْتَرِفْ اَقَمْتُ عَلَیْہِ الْبَیِّنَۃَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُہٗ قَالَ کَیْفَ قَتَلْتَہٗ قَالَ کُنْتُ اَنَا وَھُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَۃٍ فَسَبَّنِیْ فَاَغْضَبَنِیْ فَضَرَبْتُہٗ بِالْفَاْسِ عَلٰی قَرْنِہٖ فَقَتَلْتُہٗ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ لَّکَ مِنْ شَیْءٍ تُؤَدِّیْہِ عَنْ نَّفْسِکَ قَالَ مَا لِیْ مَالٌ اِلَّا کِسَائِیْ وَفَاْسِیْ قَالَ فَتَرٰی قَوْمَکَ یَشْتَرُوْنَکَ قَالَ اَنَا اَھْوَنُ عَلٰی قَوْمِیْ مِنْ ذَاکَ فَرَمٰی اِلَیْہِ بِنِسْعَتِہٖ وَقَالَ دُوْنَکَ صَاحِبَکَ فَانْطَلَقَ بِہِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ قَتَلَہٗ فَھُوَ مِثْلُہٗ فَرَجَعَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ

نے کہا میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا دوسرے کو کھینچتا ہوا۔ تسمہ سے اور کہنے لگا اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تو نے اس کو قتل کر دیا ہے۔ بولا اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں اس پر گواہ لاتا۔ تب وہ شخص بولا۔ بیشک میں نے اس کو قتل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تو نے کیونکر قتل کیا۔ وہ بولا میں اور وہ دونوں درخت کے پتے جھاڑ رہے تھے اتنے میں اس نے مجھ کو گالی دی۔ مجھے غصہ آیا میں نے کلہاڑی اس کے سر پر ماری وہ مر گیا۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرے پاس کچھ مال ہے جو اپنی جان کے بدلے میں دے وہ بولا میرے پاس کچھ نہیں سوا اس کملی اور کلہاڑی کے

قُلْتَ اِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَاَخَذَهُ بِاَمْرِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تُرِيْدُ اَنْ يَبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَعَلَّهُ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنَّ ذَالِكَ كَذَالِكَ قَالَ فَرَمٰى بِنِسْعَتِهِ وَخَلّٰى سَبِيْلَهُ۔

آپ نے فرمایا۔ تیری قوم کے لوگ تجھے چھڑائیں گے! اُس نے کہا میری اتنی قدر نہیں ہے ان کے پاس تب وہ تسمہ مقتول کے وارث کے طرف پھینک دیا وہ لے کر چلا۔ جب پیٹھ موڑی تو آپ نے فرمایا اگر وہ اُس کو قتل کرے گا تو اُس کے برابر ہی رہے گا۔ (یعنے نہ اُس کو کوئی درجہ ملے گا۔ نہ اُس کو کوئی مرتبہ حاصل ہوگا۔ کیونکہ اس نے اپنا حق دینا ہے یہیں وصول کر لیا) یہ سن کر وہ لوٹا اور کہنے لگا۔ یارسول اللہ مجھے خبر پہنچی کہ آپ نے فرمایا اگر میں اُس کو قتل کروں گا تو اس کے برابر ہوں گا اور میں نے تو اس کو آپ کے حکم سے پکڑا ہے۔ آپ نے فرمایا تو یہ نہیں چاہتا کہ وہ تیرا اور تیرے بھائی کا گناہ سمیٹ لے۔ وہ بولا ایسا ہوگا۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا اگر ایسا ہے تو خیر اور اُس کا تسمہ پھینک دیا اور اس کو چھوڑ دیا۔

فائدہ :۔ نووی نے کہا اس حدیث سے اتنی باتیں نکلتی ہیں مجرموں کو باندھنا ان کو حاضر کرنا حاکم کے سامنے۔ مدعی مدعا علیہ سے پہلے جواب دعویٰ لینا اگر وہ اقرار کرے تو گواہوں کی ضرورت نہ ہوگی۔ حاکم کا درخواست کرنا مقتول کے وارث سے معافی کے لئے معافی کا درست ہونا۔ مقدمہ رجوع ہونے کے بعد بھی دیت کا جائز ہونا قتل عمد میں اقرار کا صحیح ہونا قتل میں انتہی قاتل کو قصاص کے لئے مقتول کے وارث کے سپرد کرنا۔

عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا فَاَقَادَ وَلِيَّ

ترجمہ :۔ علقمہ بن وائل سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا۔

الْمَقْتُولُ مِنْهُ فَانْطَلَقَ بِهِ وَفِي عُنُقِهِ نِسْعَةٌ يَجُرُّهَا فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاتِلُ (والمقتول) فِي النَّارِ قَالَ فَأَتَى رَجُلٌ الرَّجُلَ فَقَالَ لَهُ مَقَالَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَّى عَنْهُ قَالَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَأَلَهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ فَأَبٰى۔

جس نے مار ڈالا تھا۔ ایک شخص کو۔ آپ نے اجازت دی مقتول کے وارث کو اس سے قصاص لینے کی۔ اور اس کے گلے میں ایک تسمہ تھا۔ جس کو وہ کھینچ رہا تھا جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ ایک شخص اس سے جا کر ملا۔ اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا وہ بیان کیا۔ اس نے قاتل کو چھوڑ دیا۔ اسمٰعیل بن سالم نے کہا میں نے یہ حبیب بن ثابت سے بیان کیا انھوں نے کہا مجھ سے ابن اشوع نے کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تھا معاف کرنے کو لیکن اس نے انکار کیا۔

فائدہ:۔ مراد یہ قاتل اور مقتول نہیں ہیں بلکہ وہ مسلمان ہیں جو آپس میں ہتیار لے کر ایک دوسرے کو مارنے کے لئے اٹھیں اور اس موقعہ پر اس جملہ کو فرمانے سے یہ غرض تھی کہ مقتول کا وارث اپنے تئیں بھی اس میں داخل سمجھے اور معاف کر دینے پر راضی ہو جائے جیسے پہلی حدیث میں فرمایا کہ اگر قتل کرے گا تو وہ اس کے مثل ہو گا۔ جس کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتی ہیں کہ وہ بھی اس کی طرح جہنم میں جائیگا حالانکہ یہ مقصود نہیں کیونکہ وہ تو آپ کے حکم سے اپنے حق کے لئے مارتا تھا۔ عربی میں ایسے کلام کو تعریض کہتے ہیں۔ اور یہ جائز ہے کسی مصلحت سے۔ بشرطیکہ صدق ہو۔ کیونکہ انبیاء پر کذب محال ہے بلکہ علماء نے

کہا ہے کہ مصلحت کے لحاظ سے تعریض مستحب ہے۔ مثلاً خون کرنے والا ہو اور یہ مسئلہ پوچھے کہ خونی کی توبہ درست ہے وہ اُس کے جواب میں یوں کہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہ صحت منقول ہے کہ قاتل کی توبہ درست نہیں اگرچہ مفتی کے نزدیک ابن عباس کا رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ قول صحیح نہ ہو (مختصراً نووی)

بَابُ دِيَةِ الْجَنِيْنِ وَوُجُوْبِ الدِّيَةِ فِيْ قَتْلِ الْخَطَاءِ وَشِبْهِ الْعَمَلِ عَلٰى عَاقِلَةِ الْجَانِيْ

پیٹ کے بچّے کی دیت اور قتل خطا اور شبہ عمد کی دیت کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ :-

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہذیل کی دو عورتیں لڑیں اور ایک نے دوسری کو مارا اس کا بچہ گر پڑا تب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ نے حکم کیا۔ ایک غلام یا لونڈی دینے کا۔

فائدہ :- خواہ بچہ ہو یا بچی۔ نووی علیہ الرحمتہ نے کہا یہ اس صورت میں ہے جب بچہ مردہ نکلے اور اگر زندہ نکلے پھر مرجائے تو اس میں پوری دیت واجب ہوگی یعنے سو اونٹ مرد کے لئے اور پچاس عورت کے لئے اور یہ دیت عاقلہ پر ہوگی۔ نہ مجرم کی ذات پر۔ یہی قول ہے شافعی اور ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کا۔ اور کہا مالک اور اہل بصرہ کے نزدیک مجرم کی ذات پر ہوگی۔ اور شافعی کے نزدیک مجرم پر کفارہ بھی ہوگا۔ اور مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک کفارہ نہ ہوگا۔ (انتہی نووی)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنِیْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِیْ لِحْیَانَ سَقَطَ مَیِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّیَتْ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِیْرَاثَهَا لِبَنِیْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰی عَصَبَتِهَا ؁

ترجمہ :۔ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی عورت کے پیٹ کے بچے میں ۔ ایک غلام یا ایک لونڈی کا حکم کیا پھر جس عورت کے لئے بردہ دینے کا حکم ہوا وہ مرگئی آپ نے فرمایا کہ اس کا ترکہ اس کے بیٹوں اور خاوند کو ملے گا ۔ اور دیت مارنے والے کے کنبے والوں پر ہے ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَیْلٍ فَرَمَتْ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰی بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِیْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْٓا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ دِیَةَ جَنِیْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِیْدَةٌ وَقَضٰی بِدِیَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰی عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ

ترجمہ :۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دو عورتیں ہذیل (ایک قبیلہ ہے) کی لڑیں ایک نے دوسری کو پتھر سے مارا ۔ وہ بھی مرگئی اور اس کا بچہ بھی مرگیا ۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اس کے بچے کی دیت ایک غلام ہے یا ایک لونڈی ۔ اور عورت کی دیت مارنے والی کے کنبے والے دیں اور اس عورت کا وارث اس کا لڑکا ہوگا ۔ اور

مَّعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَالِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ :۔

جو وارث اس کے ساتھ ہوں۔ حمل بن نابغہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کیونکر تاوان دیں اس کا جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ تو گیا آیا (یعنے لغو ہے) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ کاہنوں کا بھائی ہے ایسے قافیہ دار عبارت بولنے کی وجہ سے

فائدہ :۔ یعنے پیٹ کا بچہ :۔ دوسری روایت میں ہے کہ ڈیرے کی لکڑی سے مارا نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مراد چھوٹا پتھر اور چھوٹی لکڑی ہے جس سے اکثر آدمی نہیں مرتا وہی شبہ عمد ہے۔ اس میں کنبے والوں پر دیت لازم آتی ہے۔ اور مجرم پر قصاص نہیں ہوتا نہ اس کی ذات پر دیت آتی ہے۔ امام شافعی اور جمہور علما کا یہی قول ہے۔

علما نے کہا آپ نے اس کی برائی کی دو وجہوں سے ایک تو یہ کہ اس نے حکم شرع کے باطل کرنے کے لئے ایسی تقریر کی دوسری یہ کہ تقریر میں تکلف کیا اور بناوٹ کی اور اس قسم کا سجع مذموم ہے نہ وہ سجع جو احادیث میں وارد ہوا ہے اور خلاف شرع نہ ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ وَقَالَ فَقَالَ قَائِلٌ كَيْفَ نَعْقِلُ وَلَمْ يُسَمِّ حَمَلَ بْنَ مَالِكٍ :۔

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے۔ مگر اس اس میں یہ نہیں ہے اس عورت کا وارث اس کا لڑکا ہوگا اور جو وارث اس کے ساتھ ہوں اور نہ نام ہے حمل بن مالک بن نابغہ کا بلکہ یہ ہے کسی نے کہا ہم کیونکر دیت دیں ایسے کی جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ تو گیا آیا۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتْ اِمْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَاِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِيْ بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ اَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ قَالَ وَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ :-

ترجمہ :- مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنے سوت کو ڈیرے کی لکڑی سے مارا۔ وہ حاملہ تھی مرگئی ان میں سے ایک بنی لحیان کی عورت تھی۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے کنبے والوں سے دلائی۔ اور پیٹ کے بچے کی دیت ایک بردہ مقرر کی ایک شخص جو قاتلہ کی قوم سے بولا۔ ہم کیونکر تاوان دیں اس کا جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ چلایا۔ ایسا گیا آیا۔ آپ نے فرمایا بدویوں کی طرح قافیہ دار عبادت بولتا ہے۔ اور واجب کیا ان پر دیت کو۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً قَتَلَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاُتِيَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى عَلٰى عَاقِلَتِهَا بِالدِّيَةِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَقَضٰى فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ فَقَالَ بَعْضُ عَصَبَتِهَا

ترجمہ :- مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا پھر یہ مقدمہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ قاتلہ کے کنبے والے دیت دیں گے۔

اَنَدِیْ مَنْ لَّا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذَالِكَ يُطَلُّ فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ

مقتولہ پیٹ سے تھی آپ نے پیٹ کے بچے کی دیت ایک بردہ دلایا۔ قاتلہ کے کنبے والوں میں سے ایک شخص بولا ہم کیونکر دیت دیں۔ اُس کی جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ رویا نہ چلایا یہ تو گیا آیا آپ نے فرمایا گنواروں کی طرح مسجع اور مقفی بولتا ہے

عَنْ مَّنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَمُفَضَّلٍ :- ترجمہ - وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِهِمُ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْهِ فَاَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذَالِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى فِيْهِ بِغُرَّةٍ وَّجَعَلَهٗ عَلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَرْاَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِى الْحَدِيْثِ دِيَةَ الْمَرْاَةِ :- ترجمہ :- دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ النَّاسَ فِىْ مِلَاصِ الْمَرْاَةِ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ائْتِنِىْ بِمَنْ يَّشْهَدُ مَعَكَ قَالَ فَشَهِدَ لَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ :-

ترجمہ :- مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشورہ لیا لوگوں سے پیٹ کے بچے کی دیت کے باب میں مغیرہ بن شعبہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس میں ایک بردے کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے کہا مغیرہ سے اور کسی شخص کو لا جو تیرے ساتھ گواہی دے پھر محمد بن مسلمہ نے نے مغیرہ کے موافق بیان کیا۔

فائدہ :- ہر چند مغیرہ صادق تھے مگر حضرت عمر نے احتیاطاً اور ایک گواہی طلب کی۔

کِتَابُ الحُدُودِ

حدود کے مسائل

بَابُ حَدِّ السَّرِقَةِ وَنِصَابِهَا۔

چوری کی حد اور اس کے نصاب کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ السَّارِقَ فِي رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چور کا ہاتھ پاؤ دینار یا زیادہ کے مال میں کاٹتے۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا چور کا ہاتھ بالاجماع کاٹا جائے گا۔ لیکن چوری کے نصاب میں علماء کا اختلاف ہے۔ اہل ظاہر کے نزدیک کچھ نصاب کی شرط نہیں بلکہ قلیل کثیر ہر چیز کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائیگا اور یہی قول ہے ابن بنت شافعی کا اور یہی منقول ہے حسن بصری اور خوارج سے اور جمہور علماء کے نزدیک نصاب شرط ہے۔ اب اختلاف ہے اس کے مقدار میں تو امام شافعی کے نزدیک نصاب ربع دینار ہے سونے کا یا اس قدر مالیت کی اور کوئی چیز اور مالک اور احمد اور اسحاق کے نزدیک ربع دینار یا تین درم اور ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلی کے نزدیک پانچ درم اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دس درم اور

صحیح شافعی کا قول ہے اور باقی اقوال مردود ہیں اور مخالف ہیں حدیث صریح کے (مختصر)

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ:۔

ترجمہ:۔ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا:۔

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ کی چوری میں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ:۔

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ انھوں نے سنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا مگر چوتھائی دینار یا زیادہ میں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْطَعُ يَدُ سَارِقٍ إِلَّا فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ:۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ حَجَفَةٍ

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ چور کا ہاتھ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے

اَوْ تُرْسٍ وَكِلَا هُمَا ذُوْ ثَمَنٍ :- میں نہیں کٹتا۔ ڈھال سے کم قیمت میں حجفہ ہو یا ترس

یہ دونوں قیمت دار ہیں حجفہ بتقدیم حائے مہملہ مفتوحہ پھر جیم مفتوحہ اور ترس دونوں ڈھال کو کہتے ہیں۔ اسی طرح مجن اس کو کہتے ہیں جس سے آڑ کی جائے۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدِ الرُّوَاسِيِّ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ وَاَبِيْ اُسَامَةَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ذُوْ ثَمَنٍ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ سَارِقًا فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهٗ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ۔

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا سپر کی چوری میں جس کی قیمت تین درم تھی۔

فائدہ :- یہ حدیث دلیل ہے مالک اور احمد اور اسحاق کی اور شافعی نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ اس وقت میں تین درم چوتھائی دینار کے ہونگے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ قِيْمَتُهٗ وَبَعْضُهُمْ قَالَ ثَمَنُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ :-

ترجمہ :- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ تعالیٰ چور پر چوراتا ہے انڈے کو پھر کاٹا جاتا ہے

ہاتھ اُس کا اور چور اتا ہے رسی کو پھر کاٹا جاتا ہے ہاتھ اس کا۔

فائدہ:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر معین پر لعنت کرنا درست ہے جیسے کوئی کہے لعنت ہے ظالم پر۔ یا کاذب پر یا بے ایمان پر اور کسی کا نام نہ لے اور بعضوں نے معین پر بھی لعنت کو درست رکھا ہے جب تک اس پر حد نہ پڑے اور جب حد پڑ جائے تو درست نہیں کیونکہ حد سے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ إِنْ سَرَقَ حَبْلًا وَإِنْ سَرَقَ بَيْضَةً **ترجمہ**۔ وہی جو اوپر گذرا ہے۔

بَابُ قَطْعِ السَّارِقِ الشَّرِيفِ وَغَيْرِهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

چور اگرچہ شریف ہو اُس کا ہاتھ کاٹنا۔ اور حدوں میں سفارش نہ کرنا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ قریش کو فکر پیدا ہوئی مخزومی عورت کی چوری کرنے سے (کیونکہ وہ قوم کی شریف تھی) انھوں نے کہا کون کہہ سکتا ہے۔ اس باب میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے کہا اتنی جرأت

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ
اللّٰہِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ
فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا
اَھْلَکَ الَّذِیْنَ قَبْلَکُمْ
اَنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ
فِیْھِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْہُ
وَاِذَا سَرَقَ فِیْھِمُ
الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْہِ
الْحَدَّ وَایْمُ اللّٰہِ لَوْ اَنَّ
فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْھَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ
لَقَطَعْتُ یَدَھَا وَفِیْ
حَدِیْثِ ابْنِ رُمْحٍ اِنَّمَا
ھَلَکَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ

تو کسی میں نہیں البتہ اسامہ
جو جناب رسول خدا صلی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
چہیتا ہے وہ کہے تو کہے
(کیونکہ اسامہ زید کے
بیٹے تھے اور زید جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے لے پالک بیٹے
تھے) آخر اسامہ نے
جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ آپ
نے فرمایا۔ اے اسامہ
تو سفارش کرتا ہے اللہ
تعالیٰ کی حد میں (جب
امام تک حد کا مقدمہ
پہنچ جائے تو سفارش
کرنا درست نہیں البتہ
اس سے قبل بعضوں کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ مجرم شریر نہ ہو)
پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ سنایا اور فرمایا اے لوگو تم سے پہلے لوگ
اسی کرتوتوں سے تباہ ہوئے۔ جب کوئی اچھا شریف آدمی ان
میں کا چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی نا تواں۔
(بے وسیلہ) ایسا کرتا تو اس پر حد قائم کرتے قسم خدا کی اگر
فاطمہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی چوری کرے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں گا۔

فائدہ:۔ کیونکہ جو قاعدہ اور قانون بنایا جائے وہ سب پر بلا لحاظ چلنا
چاہیے ورنہ ملک برباد ہو گا۔ حکومت تباہ ہو جائے گی افسوس ہے کہ مسلمان
جو سب سے زیادہ ایک زمانے میں قانون کے خصوصاً قانون الٰہی کے پابند
تھے۔ اب سب قوموں سے بڑھ کر بے قانون اور بے قاعدہ ہو رہے ہیں۔
ان لوگوں میں نہ مذہبی قانون باقی رہا ہے نہ ملکی۔ ہر شخص شتر بے مہار
ہے۔ اور بعض بے وقوف اس کو آزادی اور حریت خیال کرتے ہیں حالانکہ

حریت یہی ہے کہ انسان قانون کا پابند ہو کر اپنے منافع کے حاصل کرنے میں بلا خوف و خطر مشغول رہیں اور زبردست اور زیردست سب مطیع اور منقاد اور وابستہ قانون ہوں۔ یہ حدیث بھی عقلمندوں کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی کھلی دلیل ہے۔ اتنا عدل اور انصاف اور ایسی خالص خدا پرستی اور راستبازی ایسی ناتربیت یافتہ قوم میں جیسے اس زمانے میں عرب تھے بغیر خداوند کریم کی تعلیم اور امداد کے سمجھ میں نہیں آتی۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيْهَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ جو بی بی تھیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قریش کو فکر پیدا ہوئی اس عورت کی جس نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جب مکہ فتح ہوا چوری کی۔ لوگوں نے کہا۔ کون کہے گا اس باب میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے کہا اتنی جرأت کون کر سکتا ہے آپ کے سامنے سوا اسامہ بن زید کے جو چہیتا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر وہ عورت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور

الْحَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَطَبَ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَإِنِّيْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَ يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدُ وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اسامہ نے سفارش کی آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ (غصے سے) اور فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی حد میں سفارش کرتا ہے۔ اسامہ نے کہا۔ یا رسول اللہ آپ میرے لئے دعا کیجئے معافی کی جب شام ہوئی تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسے اس کو شایان ہے۔ پھر فرمایا بعد اس کے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کیا اسی بات نے جب ان میں عزت دار آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب غریب ناتوان کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اور میں تو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا (ہاتھ کاٹنے کے) بعد وہ چور عورت اچھی ہو گئی اور اس نے نکاح کر لیا وہ میرے پاس آتی۔ میں اس کے مطلب کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیتی۔

حاشیہ: إذا سرق فيهم

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا فَأَتَى أَهْلُهَا أُسَامَةَ فَكَلَّمُوهُ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ :-

ترجمہ :- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ ایک عورت مخزومی اسباب مانگ کر لیتی پھر مکر جاتی۔ تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اُس کا ہاتھ کاٹنے کے لئے۔ اُس کے لوگوں نے اسامہ سے سفارش کی۔ اسامہ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا۔ پھر اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا۔

فائدہ :- یعنی یہ بھی اس کی عادت تھی۔ نہ یہ کر ہاتھ اُسی جرم میں کٹا۔ کیونکہ لے کر مکر جانا سرقہ نہیں ہے۔ بلکہ خیانت ہے۔ اکثر ائمہ کا بھی یہی قول ہے۔ اور احمد اور اسحاق کے نزدیک اس میں بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَاذَتْ بِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقُطِعَتْ :-

ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اس نے پناہ لی ام المومنین ام سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی۔

بَابُ حَدِّ الزِّنَا

زنا کی حد کا بیان

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ خُذُوْا عَنِّيْ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ :-

ترجمہ :- عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ سے سیکھ لو سیکھ لو سیکھ لو مجھ سے (شرع کی باتیں) اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے ایک راہ نکالی۔ جب بکر زنا کرے بکر سے تو سو کوڑے لگاؤ۔ اور ایک سال کے لئے ملک سے باہر کر دو اور ثیب ثیب سے کرے تو سو کوڑے لگاؤ۔ پھر پتھروں سے مار ڈالو۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا۔ بکر جب زنا کرے بکر سے۔ یا ثیبہ سے تو ہر حال میں بکر کو سو کوڑے پڑیں گے۔ اور ایک سال کے لئے جلاوطن ہوگا۔ اور ثیبہ کو رجم کریں گے۔ اسی طرح ثیب اگر زنا کرے باکرہ سے تو ثیب کو رجم کریں گے اور باکرہ کو سو کوڑے لگائیں گے۔ اور ایک برس کے لئے جلاوطن کریں گے۔ اور بکر سے مراد وہ مرد یا عورت ہے۔ جس نے بنکاح صحیح جماع نہ کیا ہو۔ اور وہ آزاد اور عاقل اور بالغ ہو اگرچہ کافر ہو۔ اور علماء نے اجماع کیا ہے کہ بکر زانی کو سو کوڑے لگائینگے اور ثیب کو رجم کریں گے اور اس میں کسی کا خلاف نہیں البتہ خوارج اور بعض معتزلہ سے منقول ہے کہ انھوں نے رجم کا انکار کیا ہے۔ اور ثیب کو پہلے کوڑے لگائے جائیں گے۔ پھر رجم کریں گے۔ اسحاق اور داؤد اور اہل ظاہر اور بعض شافعیہ کا یہی قول ہے اور جمہور علماء کے نزدیک صرف رجم

کافی ہے۔ اور بکر کو ایک سال کے لئے جلاوطن کریں گے مرد ہو یا عورت امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور حسن کے نزدیک نفی واجب نہیں ہے۔ اور مالک اور اوزاعی نے کہا کہ عورتوں پر نفی نہیں ہے (انتہی مختصراً)

عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

ترجمہ:۔ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ نَبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ لَهٗ وَجْهُهٗ قَالَ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلُقِيَ كَذٰلِكَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ اَلثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ۔

ترجمہ:۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ کو سختی معلوم ہوتی۔ اور چہرہ مبارک پر مٹی کا رنگ آجاتا۔ ایک دن آپ پر وحی اتری آپ کو ایسی ہی سختی معلوم ہوئی جب وحی موقوف ہوگئی تو آپ نے فرمایا سیکھ لو مجھ سے۔ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے راستہ کردیا۔ اگر ثیب ثیب سے زنا کرے اور بکر بکر سے تو ثیب کو سو کوڑے لگا کر سنگسار کریں گے۔ اور بکر کو سو کوڑے لگا کر وطن سے باہر کردیں گے ایک سال تک۔

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمَا اَلْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفٰى وَالثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ لَا يَذْكُرَانِ سَنَةً وَّلَا مِائَةً۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔ اس میں ایک سال کی مدت اور کوڑوں کا شمار نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَیْهِ الْکِتَابَ فَکَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْهِ اٰیَةُ الرَّجْمِ قَرَاْنَاهَا وَوَعَیْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ فَاَخْشٰی اِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ اَنْ یَّقُوْلَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَیَضِلُّوْا بِتَرْکِ فَرِیْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَاِنَّ الرَّجْمَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰی مَنْ زَنٰی اِذَا اُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَیِّنَةُ اَوْ کَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے تھے۔ انھوں نے کہا اللہ جل شانہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا حق کے ساتھ اور ان پر کتاب اتاری اسی کتاب میں رجم کی آیت تھی (اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَةُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْهُمَا۔ لیکن اس کی تلاوت موقوف ہوگئی۔ اور حکم باقی ہے) ہم نے اس آیۃ کو پڑھا اور یاد رکھا اور سمجھا تو رجم کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا۔ میں ڈرتا ہوں جب زیادہ مدت گذرے تو کوئی یہ نہ کہنے لگے ہم کو اللہ کی کتاب میں رجم نہیں ملتا۔ پھر گمراہ ہو جائے

اس فرض کو چھوڑ کر جس کو اللہ تعالیٰ نے اوتارا (یہ کہنا حضرت عمر کا صحیح ہوا اور خوارج نے یہی کہا اور گمراہ ہوئے) بیشک رجم حق ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس شخص پر جو محصن ہو کر زنا کرے مرد ہو یا عورت جب گواہ قائم ہوں زنا پر یا حمل نمود ہو یا خود اقرار کرے۔

فائدہ :- نووی نے کہا یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے کہ عورت کا جب خاوند اور مولیٰ نہ ہو پھر حمل نمود ہو تو اس کو زنا کی حد لگا دینگے اور مالک کا بھی یہی قول ہے۔ بشرطیکہ جبراً جماع کرنا ثابت نہ ہو اور وہ عورت پردیسی نہ ہو جو یہ کہے کہ حمل خاوند سے ہے یا مولیٰ سے ہے اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک صرف حمل کے نمود ہونے سے حد نہ پڑے گی جب تک زنا کے گواہ نہ ہوں یا زنا کا اقرار نہ کرے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحّٰى تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَقَالَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى ثَنٰى ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ

ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا۔

ترجمہ :- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص مسلمانوں میں سے آیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں اور پکارا آپ کو۔ کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میں نے زنا کیا۔ آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا وہ دوسری طرف سے آیا۔ اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میں نے زنا کی آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ چار بار اس نے اقرار کیا۔

۷قَالَ فَهَلْ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ فَكُنْتُ فِیْمَنْ رَجَمَهٗ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰی فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَاَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ قَالَ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ اللَّیْثُ اَیْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ:-

جب چار بار اقرار کر چکا تو آپ نے اس کو بلایا۔ اور پوچھا تو دیوانہ تو نہیں ہے؟۔ وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا تو محصن ہے (یعنے ثیب ہے اس کے بیٹنے او پر گذرے) وہ بولا ہاں تب آپ نے صحابہ سے فرمایا اس کو لے جاؤ اور سنگسار کرو (اس سے معلوم ہوا کہ امام کا خود شریک ہونا ضروری نہیں) جابر نے کہا ہم نے اس کو رجم کیا عید گاہ میں۔ (یا جنازہ کا مصلے۔ نووی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ عید اور جنازہ کی نماز کے لئے جو میدان ہو۔ اس کا حکم مسجد کا نہیں ہے) جب پتھروں کی تیزی اس کو معلوم ہوئی تو بھاگا پھر ہم نے اس کو حرہ میں پایا وہاں پتھروں سے مار ڈالا۔

فائدہ:۔ ابو حنیفہ اور اہل کوفہ اور احمد کا یہی قول ہے۔ کہ زنا ثابت نہیں ہوتا جب تک چار بار اقرار نہ کرے۔ اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک ایک بار اقرار کافی ہے بدلیل دوسری حدیث کے اور ابن ابی لیلے کے نزدیک چار مجلسوں میں چار بار اقرار کرنا چاہیے۔ اس لئے کہ شاید اب بھی اپنے قول سے پھر جائے اور مسلمان کی جان سلامت رہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس کی قوم والوں سے اس کا حال پوچھا۔ انھوں نے کہا وہ خاصا ہوشیار آدمی ہے۔ اس سے یہ نکلا کہ مجنون کا اقرار صحیح نہیں اور نہ اس پر حد واجب ہے۔ اور اس پر اجماع ہے۔ (نووی)

نووی نے کہا شافعی اور احمد کے نزدیک جس نے زنا کا اقرار کیا ہو اور وہ پتھر مارتے وقت بھاگے تو اُس کو چھوڑ دینا چاہیے۔ پھر اگر وہ اقرار سے پھر جائے تو اُس کو چھوڑ دیں گے۔ ورنہ رجم کریں گے۔ اور مالک کے نزدیک اس کا پیچھا کر کے مار ڈالنا چاہیے۔ اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل وہ ہے جو ابوداؤد کی روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا۔ شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا۔ (انتہے مختصراً)

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ اَيْضًا وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا جَمِيْعًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَمَا ذَكَرَ عُقَيْلٌ۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ :- ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گذرا:۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ جِيْءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَصِيْرٌ اَعْضَلُ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اَنَّهٗ زَنٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّكَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ زَنَى الْاٰخِرُ قَالَ فَرَجَمَهٗ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ اَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے ماعز بن مالک کو دیکھا جب وہ لائے گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ ایک شخص تھے۔ ٹھنگنے۔ تنگے ان پر چادر نہ تھی۔ (یعنے اس وقت ان کا بدن ننگا تھا۔) انھوں نے چار بار زنا کا اقرار کیا۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شاید تو نے (بوسہ لیا ہوگا یا مساس کیا ہوگا۔) ماعز بولا

خَلَفَ اَحَدُهُمْ لَهٗ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ اَحَدُهُمُ الْكُثْبَةَ اَمَا وَ اللّٰهِ اِنْ يُّمَكِّنِّيْ مِنْ اَحَدِهِمْ لَاُنَكِّلَنَّهٗ عَنْهُ :-

نہیں۔ قسم خدا کی اس نالائق نے زنا کی۔ جب آپ نے اُن کو رجم کیا۔ پھر فرمایا۔ جب ہم نکلتے ہیں جہاد کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو کوئی پیچھے رہ جاتا ہے - اور آواز کرتا ہے بکری کی سی آواز (جیسے بکری جماع کے وقت چلاتی ہے۔) اور دیتا ہے کسی کو تھوڑا دودھ (یعنے جماع کرتا ہے دودھ سے مراد منی ہے) قسم خدا کی اگر اللہ مجھ کو قدرت دے گا ایسے کسی پر تو میں اس کو سزا دوں گا۔ (تاکہ دوسروں کو عبرت ہو)

فائدہ :- بوسہ لیا ہوگا۔ یا مساس کیا ہوگا۔ مقصود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ وہ اپنے اقرار سے پھر جائیں اور ان کی جان بچ جائے اس حدیث سے یہ نکلا جو زنا کا اقرار کرے امام اس کو اس طرح سے تعلیم دے۔ اور اگر وہ پھر جائے تو اس سے مواخذہ نہ کرے۔ اور یہ تعلیم حقوق العباد میں درست نہیں نہ پھرنا ان میں صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَصِيْرٍ اَشْعَثَ ذِيْ عَضَلَاتٍ عَلَيْهِ اِزَارٌ وَقَدْ زَنٰى فَرَدَّهٗ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ اَحَدُكُمْ يَنِبُّ نَبِيْبَ التَّيْسِ يَمْنَحُ

ترجمہ :- جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ٹھنگنا شخص گھیٹلا۔ مضبوط ازار باندھے ہوئے آیا۔ اس نے زنا کی تھی آپ نے دوبار اس کی بات کو ٹالا۔ پھر حکم کیا وہ سنگسار کیا گیا بعد اس کے آپ نے فرمایا جب ہم نکلتے ہیں خدا کی راہ میں جہاد کے لئے

أَخَذَ بِهِنَّ الْكُثْبَةَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُمَكِّنِّي مِنْ أَحَدٍ مِّنْهُمْ إِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا أَوْ نَكَّلْتُهُ قَالَ نَحَدَّثْتُهُ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ :۔

تو کوئی نہ کوئی تم میں سے پیچھے رہ جاتا ہے۔ اور بکری کی طرح آواز کرتا ہے۔ کسی عورت کو تھوڑا دودھ دیتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ جب میرے قابو میں ایسے شخص کو دے گا۔ میں اس کو ایسی سزا دوں گا جو نصیحت ہو دوسروں کے لئے۔ راوی نے کہا میں نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے بیان کی انھوں نے کہا آپ نے چار بار اس کی بات کو ٹالا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَّوَافَقَهُ شَبَابَةُ عَلٰى قَوْلِهِ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَامِرٍ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا۔

ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَحَقٌّ مَّا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ :۔

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک سے پوچھا جو خبر میں نے تیری سنی ہے وہ سچ ہے ماعز نے کہا وہ کیا خبر ہے آپ نے فرمایا۔ تو نے جماع کیا فلاں لوگوں کی لونڈی سے۔ ماعز نے کہا ہاں سچ ہے۔ پھر اس نے چار بار اقرار کیا آپ نے حکم کیا پتھروں سے مارا گیا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ یُقَالُ لَہٗ مَاعِزُ ابْنُ مَالِكٍ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَصَبْتُ فَاحِشَۃً فَاَقِمْہُ عَلَیَّ فَرَدَّہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ سَاَلَ قَوْمَہٗ فَقَالُوْا مَا نَعْلَمُ بِہٖ بَاْسًا اِلَّا اَنَّہٗ اَصَابَ شَیْئًا یُرٰی اَنَّہٗ لَا یُخْرِجُہٗ مِنْہُ اِلَّا اَنْ یُقَامَ فِیْہِ الْحَدُّ فَرَجَعَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنَا اَنْ نَرْجُمَہٗ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِہٖ اِلٰی بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ قَالَ فَمَا اَوْثَقْنَاہُ وَلَا حَفَرْنَا لَہٗ فَرَمَیْنَاہُ بِالْعِظَامِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ قَالَ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَہٗ حَتّٰی اَتٰی عُرْضَ الْحَرَّۃِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَیْنَاہُ بِجَلَامِیْدِ الْحَرَّۃِ یَعْنِی الْحِجَارَۃَ حَتّٰی سَکَتَ قَالَ ثُمَّ

ترجمہ :- ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص قبیلہ اسلم کا جس کا نام ماعز بن مالک تھا۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ مجھ سے گناہ ہوا ہے۔ تو سزا دیجئے مجھ کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار اس کی بات کو ٹال دیا۔ پھر آپ نے اس کی قوم سے پوچھا اس کا حال۔ (کہیں مجنون تو نہیں ہے) انھوں نے کہا اس کو کوئی بیماری نہیں مگر اس سے ایسا کام ہوگیا ہے۔ وہ سمجھتا ہے اس کا کوئی علاج نہیں سوا حد قائم کرنے کے پھر وہ لوٹ کر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ اور آپ نے حکم کیا ہم کو اس کے رجم کرنے کا ہم اس کو لے کو چلے بقیع الغرقد (مدینہ کا قبرستان ہے۔ یا اللہ میرا

قَامَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا مِّنَ الْعَشِیِّ قَالَ اَوَ کُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَخْلُفُ رَجُلٌ فِیْ عِیَالِنَا لَہٗ نَبِیْبٌ کَنَبِیْبِ التَّیْسِ عَلَیَّ اَنْ لَّا اُوْتٰی بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِکَ اِلَّا نَکَّلْتُ بِہٖ قَالَ فَمَا اسْتَغْفَرَ لَہٗ وَلَا سَبَّہٗ ؛۔

مدفن بقیع کو کرشے) کی طرف نہ ہم نے اس کو باندھا نہ اُس کے لئے گڑھا کھودا۔ ہم نے اس کو مارا۔ ہڈیوں اور ڈھیلوں اور ٹھیکروں سے وہ دوڑ کر بھاگا۔ ہم بھی اس کے پیچھے بھاگے۔ یہاں تک کہ حرہ میں آیا۔ وہاں نمود ہوا تو ہم نے حرہ کے پتھروں سے مارا۔ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر شام کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ جب ہم چلتے ہیں اللہ کی راہ میں جہاد کو کوئی نہ کوئی ہمارے زنانے میں رہ کر بکری کی آواز کرتا ہے۔ مجھ پر ضروری ہے جو کوئی شخص ایسا کرے میرے پاس لایا جائے تو میں اس کو سزا دوں پھر نہ آپ نے دعا کی اس کے لئے نہ اس کو برا کہا (دعا اس لئے نہ کی کہ اور کوئی اس طرح سے یہ کام نہ کر بیٹھے اور بُرا اس لئے نہیں کہا کہ اس کے گناہ کا تدارک ہو گیا اور اس کی توبہ قبول ہو گئی)

فائدہ :۔ باندھنا تو کسی کے نزدیک ضروری نہیں۔ گڑھا کھودنے میں علما کا اختلاف ہے مالک اور ابوحنیفہ اور احمد کے نزدیک مرد یا عورت کسی کے لئے گڑھا نہ کھودنا چاہیے اور قتادہ اور ابو ثور اور ابو یوسف کے نزدیک دونوں کے لئے گڑھا کھودنا چاہیے۔ اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایک روایت یہی ہے اور مالکیہ کے نزدیک جس کا رجم شہادت سے ہو اس کے لئے گڑھا کھودیں اور جس کا اقرار سے ہو اس کے لئے نہ کھودیں۔ اور شافعیہ کے نزدیک مرد کے لئے نہ کھودیں لیکن عورت کے باب میں تین قول ہیں ایک یہ کہ سینہ تک گڑھا کھودنا مستحب ہے تاکہ اس کا ستر نہ کھلے دوسرے نہ مستحب ہے نہ مکروہ بلکہ حاکم کی رائے پر ہے۔ تیسرے یہ کہ گواہی کی صورت میں

مستحب ہے اور اقرار کی صورت میں مستحب نہیں۔ تاکہ اس کو بھاگنے کا موقع ملے (نووی مختصراً)

عَنْ دَاوُدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ إِذَا غَزَوْنَا يَتَخَلَّفُ أَحَدُهُمْ عَنَّا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ وَلَمْ يَقُلْ فِي عِيَالِنَا۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ شام کو خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کی پھر فرمایا بعد اس کے۔ کیا حال ہے لوگوں کا جب ہم جہاد کو جاتے ہیں۔ تو ان میں سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور ایسی آواز نکالتا ہے۔ جیسے بکری۔ اخیر تک

عَنْ دَاوُدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ:۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ اس نے زنا کا اقرار کیا تین بار۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ماعز بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ پاک کیجیے مجھ کو۔ آپ نے فرمایا ارے چل اللہ تعالے سے بخشش مانگ اور توبہ کر تھوڑی دور وہ لوٹ کر گیا۔ پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ

مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَ اُطَهِّرُكَ فَقَالَ مِنَ الزِّنَا فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِهٖ جُنُوْنٌ فَاُخْبِرَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ اَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزَنَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيْهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلٌ يَقُوْلُ لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْئَتُهٗ وَقَائِلٌ يَقُوْلُ مَا تَوْبَةٌ اَفْضَلَ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اقْتُلْنِيْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَلَبِثُوْا بِذٰلِكَ يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً

پاک کیجیے۔ مجھ کو آپ نے ایسا ہی فرمایا۔ جب چوتھی مرتبہ ہوا تو آپ نے فرمایا۔ میں کاہے سے پاک کروں تجھ کو ماعز نے کہا۔ زنا سے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) پوچھا کیا اس کو جنون ہے؟ معلوم ہوا جنون نہیں ہے۔ پھر فرمایا۔ کیا اس نے شراب پی ہے ایک شخص کھڑا ہوا۔ اور اس کا منہ سونگھا تو شراب کی بو نہیں پائی پھر آپ نے فرمایا (ماعز سے) کیا تو نے زنا کی۔ وہ بولا ہاں آپ نے حکم کیا وہ پتھروں سے مارا گیا۔ اب اس کے باب میں لوگ دو فریق ہو گئے۔ ایک تو یہ کہتا ماعز تباہ ہوا گناہ نے اس کو گھیر لیا دوسرا یہ کہتا کہ ماعز کی توبہ سے بہتر کوئی توبہ نہیں۔ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللّٰہِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جُلُوسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ فَقَالُوا غَفَرَ اللّٰہُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ قَالَ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰہِ طَهِّرْنِي فَقَالَ وَيْحَكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللّٰہَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ أَرَاكَ تُرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ إِنَّهَا حُبْلَى مِنَ الزِّنَا فَقَالَ آنْتِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ لَهَا حَتَّى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ

کے پاس آیا اور اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ اور کہنے لگا مجھ کو پتھروں سے مار ڈالئے دو تین دن تک لوگ یہی کہتے رہے۔ بعد اس کے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور صحابہ بیٹھے تھے۔ آپ نے سلام کیا۔ پھر بیٹھے فرمایا دعا مانگو ماعز کے لئے۔ صحابہ نے کہا۔ اللہ بخشے ماعز بن مالک کو۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ۔ اگر وہ توبہ ایک امت کے لوگوں میں بانٹی جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔ بعد اس کے آپ کے پاس ایک عورت آئی غامد کی (جو ایک شاخ ہے) ازد کی (ازد ایک قبیلہ ہے مشہور) اور کہنے لگی۔ یا رسول اللہ پاک کرو مجھے مجھ کو آپ نے فرمایا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ
فَقَالَ إِذًا لَا نَرْجُمُهَا
وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا
لَيْسَ مَنْ يُرْضِعُهُ فَقَامَ
رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَقَالَ إِلَيَّ رَضَاعُهُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
فَرَجَمَهَا۔

اری چل اور دعا مانگ
اللہ سے بخشش کی اور
توبہ کر اس کی درگاہ میں
عورت نے کہا آپ مجھ
کو لوٹانا چاہتے ہیں جیسے
ماعز کو لوٹایا تھا۔ آپ
نے فرمایا تجھے کیا ہوا وہ
بولی میں پیٹ سے ہوں
زنا سے آپ نے فرمایا
تو خود۔ اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اچھا ٹھیر۔ جب تک تو جنے۔
(کیونکہ حاملہ کا رجم نہیں ہو سکتا اور اس پر اجماع ہے اسی طرح
کوڑے لگانا یہاں تک کہ وہ جنے) پھر ایک انصاری شخص نے
اس کی خبرگیری اپنے ذمہ لی جب وہ جنی تو انصاری جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا غامدیہ جن چکی
ہے۔ آپ نے فرمایا ابھی تو ہم اس کو رجم نہیں کریں گے۔ اور اس
کے بچے کو بے دودھ کے نہ چھوڑیں گے ایک شخص انصاری بولا یا رسول
اللہ میں بچے کو دودھ پلوالوں گا تب آپ نے اس کو رجم کیا۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ
حد سے گناہ مٹ جاتا ہے اور یہ صراحتہً موجود ہے عبادہ بن صامت کی
روایت میں ہے کہ جس نے ایسا کوئی گناہ کیا پھر دنیا میں اس کی سزا ملی
تو وہی کفارہ ہو گیا اور ہم نہیں جانتے کسی کا اختلاف اس میں اور یہ بھی
ثابت ہوا کہ کبیرہ گناہ بھی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے اور اس پر اجماع
ہے مسلمانوں کا اور قتل میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خلاف ہے۔
سبحان اللہ یہ غامدیہ عورت ہمت اور جرأت میں مردوں سے زیادہ
تھی اللہ تعالیٰ اس کو بخشے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ مَاعِزَ
بْنَ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيَّ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَتَى

ترجمہ:۔ حضرت بریدہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے ماعز بن
مالک اسلمی آئے۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ
وَزَنَيْتُ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ
تُطَهِّرَنِيْ فَرَدَّهٗ فَلَمَّا كَانَ
مِنَ الْغَدِ اَتَاهُ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ
فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ فَاَرْسَلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ
اَتَعْلَمُوْنَ بِعَقْلِهٖ بَاْسًا
تُنْكِرُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا
فَقَالُوْا مَا نَعْلَمُهٗ اِلَّا وَ
فِيُّ الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِيْنَا
فِيْمَا نُرٰى فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ
فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ اَيْضًا
فَسَاَلَ عَنْهُ فَاَخْبَرُوْهُ
اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِهٖ وَلَا
بِعَقْلِهٖ فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ
حَفَرَ لَهٗ حُفْرَةً ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ
فَرُجِمَ قَالَ فَجَاءَتِ
الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ
فَطَهِّرْنِيْ وَاِنَّهٗ رَدَّهَا
فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ تَرُدُّنِيْ
لَعَلَّكَ اَنْ تَرُدَّنِيْ كَمَا
رَدَدْتَ مَاعِزًا فَوَاللّٰهِ
اِنِّيْ لَحُبْلٰى قَالَ اِمَّا لَا

جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور کہنے لگے یا رسول
اللہ میں نے ظلم کیا
اپنی جان پر اور زنا
کی میں چاہتا ہوں آپ
مجھ کو پاک کریں۔ آپ
نے ان کو پھیر دیا۔ جب
دوسرا دن ہوا تو۔ وہ
پھر آئے اور کہنے لگے
یا رسول اللہ میں نے
زنا کی۔ آپ نے ان
کو پھیر دیا۔ بعد اس کے
ان کی قوم کے پاس
کسی کو بھیجا۔ اور
دریافت کرایا۔ ان
کی عقل میں کچھ فتور
ہے اور تم نے کوئی بات
دیکھی انھوں نے کہا
ہم تو کچھ فتور نہیں جانتے
اور ان کی عقل اچھی ہے
جہاں تک ہم سمجھتے ہیں۔
پھر تیسری بار ماعز آئے
آپ نے ان کی قوم کے
پاس پھر بھیجا (اور یہی
دریافت کرایا)۔ انھوں
نے کہا ان کو کوئی بیماری
نہیں نہ ان کی عقل
میں کچھ فتور ہے۔ جب

فَاذْهَبِي حَتّٰى تَلِدِيْ
قَالَ فَلَمَّا وَلَدَتْ اَتَتْهُ
بِالصَّبِيِّ فِيْ خِرْقَةٍ
قَالَتْ هٰذَا قَدْ وَلَدْتُهُ
قَالَ اذْهَبِيْ فَارْضِعِيْهِ
حَتّٰى تَفْطِمِيْهِ فَلَمَّا
فَطَمَتْهُ اَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ
فِيْ يَدِهٖ كِسْرَةُ خُبْزٍ
فَقَالَتْ هٰذَا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ
اَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ
الصَّبِيَّ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ
الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا
فَحُفِرَ لَهَا اِلٰى صَدْرِهَا
وَاَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوْهَا
فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ
بِحَجَرٍ فَرَمٰى رَأْسَهَا
فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ
خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَبَّهُ اِيَّاهَا
فَقَالَ مَهْلًا يَا خَالِدُ
فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ
لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ
تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ
لَغُفِرَ لَهٗ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا
فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ۔

چوتھی بار وہ آئے (اور
انھوں نے یہی کہا میں نے
زنا کی ہے مجھ کو پاک
کیجئے۔ حالانکہ توبہ سے
بھی پاکی ہو سکتی تھی۔
مگر ماعز کو یہ شک
ہوا کہ شاید توبہ قبول
نہ ہو) تو آپ نے
ایک گڑھا ان کے لئے
کھدوایا پھر حکم دیا وہ
رجم کیے گئے۔ اس کے
بعد غامد کی عورت آئی
اور کہنے لگی یا رسول
اللہ میں نے زنا کی
مجھ کو پاک کیجئے آپ
نے اس کو پھیر دیا جب
دوسرا دن ہوا اس نے
کہا یا رسول اللہ آپ
مجھے کیوں لوٹاتے ہیں
شاید آپ ایسے پھرانا
چاہتے ہیں جیسے ماعز
کو پھرایا تھا۔ قسم خدا
کی میں تو حاملہ ہوں
(تو اب زنا میں کیا
شک ہے) آپ نے
فرمایا۔ اچھا اگر تو نہیں
لوٹتی۔ (اور توبہ کرکے
پاک ہونا نہیں چاہتی بلکہ دنیا کی سزا ہی چاہتی ہے) تو جا جننے کے
بعد آ۔ جب وہ جنی تو بچہ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر لائی۔

آپ نے فرمایا اسی کو تونے جنا جا اس کو دودھ پلا جب اس کا
دودھ چھٹے تو آ (شافعی اور احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے کہ
عورت کو رجم نہ کریں گے جننے کے بعد بھی جب تک دودھ کا بندوبست
نہ ہو ورنہ دودھ چھٹنے تک انتظار کریں گے اور امام ابو حنیفہ اور
مالک کے نزدیک جنتے ہی رجم کریں گے) جب اس کا دودھ چھٹا
تو وہ بچے کو لے کر آئی اس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا۔
اور عرض کرنے لگی اے نبی اللہ تعالیٰ کے میں نے اس کا دودھ
چھڑا دیا۔ اور یہ کھانا کھانے لگا ہے آپ نے وہ بچہ ایک مسلمان
کو دیدیا پرورش کے لئے۔ پھر حکم دیا اور ایک گڑھا کھودا گیا۔ اس
کے سینے تک اور لوگوں کو حکم دیا اس کے سنگسار کرنے کا۔ خالد
بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر لے کر آئے اور اس کے
سر پر مارا تو خون اڑ کر خالد کے منہ پر گرا خالد نے اس کو برا کہا
یہ برا کہنا اس کا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا
آپ نے فرمایا۔ خبردار اے خالد (ایسا مت کہو) قسم اس کی جس
کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ناجائز
محصول لینے والا۔ (جو لوگوں پر ظلم کرتا ہے اور حقوق العباد میں گرفتار
ہوتا ہے۔ اور مسکینوں کو ستاتا ہے۔) ایسی توبہ کرے تو اس کا گناہ
بھی بخش دیا جائے (حالانکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ایسا شخص
جنت میں نہ جائے گا۔) پھر حکم کیا آپ نے اس پر نماز پڑھی گئی اور
وہ دفن کی گئی۔

فائدہ: نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوا
کہ زانی کی توبہ سے حد ساقط نہ ہوگی۔ اور ایسا ہی چور اور شرابی کی توبہ
سے۔ اور یہی صحیح قول ہے ہمارے (اور ایک قول) مذہب کا۔ اور مالک کا مذہب
یہ ہے کہ توبہ سے حد ساقط ہو جائے گی اور ڈاکو اگر ماخوذی سے پہلے
توبہ کرے تو سب کے نزدیک حد ساقط ہو جائے گی اور ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ساقط نہ ہوگی۔ دوسری روایت میں ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس عورت پر نماز پڑھی حضرت عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اور وہ زانیہ تھی
اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس باب میں مالک اور احمد کے نزدیک

امام اور بزرگ لوگ نماز نہ پڑھیں مرحوم پر اور باقی لوگ پڑھ لیں۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سب لوگ پڑھیں اور زہری کے نزدیک کوئی نہ پڑھے اور قتادہ کے نزدیک ولد الزنا پر نماز نہ پڑھیں لیکن جمہور کا قول یہ ہے کہ سب پر نماز پڑھیں۔ یہاں تک کہ فساق اور فجار اور اہل حدود وغیرہ پر بھی اور اس عورت نے تو ایسا کام کیا تھا کہ مردوں سے بھی دشوار ہے اور میرے نزدیک تو اس عورت کا درجہ اور مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طفیل سے اس زمانے کے اولیاء اور صالحات سے بھی بڑھ کر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ اَتَتْ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِيْ بِهَا فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تُصَلِّيْ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ زَنَتْ قَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ

ترجمہ:۔ عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک عورت جہینہ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور وہ حاملہ تھی زنا سے اس نے کہا اے نبی اللہ کے میں نے حد کا کام کیا ہے۔ تو مجھ کو حد لگائیے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلایا اور فرمایا اس کو اچھی طرح رکھ جب وہ جنے تو میرے پاس لے کر آ اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو حکم دیا۔ اس کے کپڑے مضبوط باندھے گئے (تاکہ ستر نہ کھلے

مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالَى :-

نووی نے کہا عورت کو بٹھا کر رجم کریں گے۔ اور مرد کو کھڑا کر کے جمہور کا یہی قول ہے اور مالک کے نزدیک مرد کو بھی بٹھائیں گے اور بعضوں نے کہا امام کو اختیار ہے) پھر حکم دیا وہ رجم کی گئی بعد اس کے اس پر نماز پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ یا رسول اللہ آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں۔ اس نے تو زنا کیا تھا۔ آپ نے فرمایا اُس نے توبہ بھی تو کی اور ایسی توبہ کی کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو کافی ہو جائے سبھوں کو اور تو نے اس سے بہتر توبہ کون سی دیکھی کہ اس نے اپنی جان خدا کے واسطے دیدی :۔

فائدہ :۔ سبحان اللہ ایسی عورت کا کیا کہنا اللہ تعالیٰ اس کو بخشے اور اُس کے درجہ بلند کرے اور اپنی رحمت کے طفیل میں ہم گنہگار روسیاہوں کی بھی مغفرت کرے جو کام اس عورت نے کیا ہے وہ اس وقت میں اچھے اچھے بزرگوں اور عالموں اور درویشوں سے بھی دشوار ہے جان دینا تو بہت بڑا کام ہے۔ ذرا سی بےعزتی یا دنیا کی تکلیف اور سختی بھی دین کے کام کے لئے گوارا نہیں کرتے اور دنیا داروں کی خوشامد اور چاپلوسی میں ایسے غرق ہیں کہ دین کو بالائے طاق رکھ دیا ہے

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْشُدُكَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ

ترجمہ :۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زید بن خالد جہنی سے روایت ہے ایک شخص جنگلی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے دوسرا

فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَأْذَنْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي إِنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ وَّأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَّعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيبُ عَامٍ اغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ۔

اس کا حریف وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا بولا بہت اچھا آپ اللہ کی کتاب کے موافق حکم کیجئے اور اذن دیجئے مجھ کو بات کرنے کا آپ نے فرمایا کہہ۔ اس نے کہا میرا بیٹا اس کے گھر نوکر تھا۔ اس نے زنا کی اس کی بی بی سے مجھ سے لوگوں نے کہا تیرے بیٹے پر رجم ہے میں نے اس کا بدل دیا سو بکریاں اور ایک لونڈی۔ پھر میں نے عالموں سے پوچھا۔ انھوں نے کہا تیرے بیٹے کو سو کوڑے پڑنا چاہئے۔ اور ایک برس تک جلاوطن اور اس کی بی بی پر رجم ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تو پھیرے اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے۔ اور ایک برس تک جلاوطن رہے اور اے انیس (ابن ضحاک

اسلمی جو صحابی ہیں) صبح کو تو اس کی عورت کے پاس جا۔ اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو اس کو رجم کر۔ وہ صبح کو اس کے پاس گئے اس نے اقرار کیا۔ آپ نے حکم دیا وہ رجم کی گئی۔

فائدہ: نووی علیہ الرحمۃ نے کہا انیس کو اس لئے بھیجا کہ وہ عورت کو مطلع کرے کہ اس شخص نے اپنے بیٹے سے تجھ پر زنا کی تہمت کی ہے۔ اور تو اس کو حد قذف لگوا سکتی ہے۔ مگر جب زنا کا اقرار کرے تو حد قذف واجب نہ ہو گی بلکہ عورت پر زنا کی حد ہو گی اور یہ تاویل ضروری کس لئے کہ زنا کی حد کے لئے انیس کا بھیجنا ضروری نہ تھا بلکہ اگر زانی اقرار کرے تب بھی اس کی تعلیم وغیرہ مستحب ہے۔ جیسے اوپر گذر چکا۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

ترجمہ: وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِيَهُوْدِيٍّ وَّيَهُوْدِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَآءَ يَهُوْدَ فَقَالَ مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ عَلٰى مَنْ زَنٰى قَالُوْا نُسَوِّدُ وُجُوْهَهُمَا وَنُحَمِّلُهُمَا وَنُخَالِفُ بَيْنَ وُجُوْهِهِمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ فَأْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَجَآءُوْا بِهَا فَقَرَءُوْهَا حَتّٰى اِذَا مَرُّوْا بِاٰيَةِ الرَّجْمِ وَضَعَ الْفَتَى الَّذِيْ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی مرد آیا۔ اور ایک یہودی عورت آئی دونوں نے زنا کی تھی۔ تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ یہود کے پاس اور پوچھا تورات میں زنا کی کیا سزا ہے۔ انھوں نے کہا ہم دونوں کا منہ کالا کرتے ہیں۔ اور ان کو سوار کرتے ہیں (اونٹ پر) ایک کا منہ ادھر اور ایک کا منہ ادھر (یعنے دونوں کی

يَقْرَأُ أُيَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَقَرَأَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَاءَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ فَرَفَعَهَا فَإِذَا تَحْتَهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُمَا فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَقِيهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهِ

پیٹھ ملی رہتی ہے۔ تاکہ لوگ دونوں کا منہ دیکھیں) پھر ان کو پھراتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا توراۃ لاؤ اگر تم سچ کہتے ہو۔ وہ لیکر آئے۔ اور پڑھنے لگے جب رجم کی آیۃ آئی تو جو شخص پڑھ رہا تھا۔ اس نے اپنا ہاتھ اس آیۃ پر رکھدیا۔ اور آگے اور پیچھے کا مضمون پڑھا عبداللہ بن سلام (یہودی کے عالم جو مسلمان ہوگئے تھے) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انھوں نے کہا۔ آپ اس شخص سے کہئے اپنا ہاتھ اٹھائے۔ اس نے ہاتھ اٹھایا۔ تو رجم کی آیۃ ہاتھ کے نیچے نکلی پھر آپ نے حکم دیا۔ وہ دونوں۔ رجم کئے گئے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ میں ان لوگوں میں سے تھا۔ جنہوں نے ان کو رجم کیا۔ میں نے دیکھا مرد عورت کو بچاتا تھا پتھروں سے اپنی آڑ کر کے۔ یعنے پتھر اپنے اوپر لیتا محبت سے۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا۔ اس حدیث سے یہ نکلا۔ کہ کافر پر زنا کی حد واجب ہے اور اس سے نکاح صحیح ہے۔ ورنہ محصن کیسے ہوگا۔ اور کافروں پر فروع دین کا بھی حکم ہے۔ اور کفار کا مقدمہ جب مسلمان قاضی کے پاس آئے تو شرع کے موافق حکم دینا چاہیے۔ اور آپ نے یہودیوں سے دریافت کیا ان کو الزام دینے کے لئے نہ اس وجہ سے کہ ان کی تقلید منظور تھی۔

(انتہی مختصراً)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ فِي الزِّنَا يَهُوْدِيَّيْنِ رَجُلًا وَّامْرَأَةً زَنَيَا فَاَتَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَسَاقُوا الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ :۔

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا میں دو یہودیوں کو رجم کیا ایک مرد تھا اور ایک عورت تھی۔ تو یہود جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ الْيَهُوْدَ جَاؤُا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِّنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ :

ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُوْدِيٍّ مُّحَمَّمًا مَّجْلُوْدًا فَدَعَاهُمْ فَقَالَ هٰكَذَا تَجِدُوْنَ حَدَّ الزَّانِيْ فِيْ كِتَابِكُمْ قَالُوا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِّنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَهٰكَذَا تَجِدُوْنَ حَدَّ الزَّانِيْ فِيْ

ترجمہ :۔ براء بن عازب سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک یہودی نکلا کوئلے سے کالا کیا ہوا۔ اور کوڑے کھایا ہوا آپ نے یہودیوں کو بلایا۔ اور فرمایا۔ کیا تم زانی کی یہی سزا پاتے ہو اپنی کتاب میں انہوں نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے ان کے عالموں میں سے ایک شخص کو بلایا۔ اور

كِتَابِكُمْ قَالَ لَا وَلَوْلَا
أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهٰذَا
لَمْ أُخْبِرْكَ نَجِدُهُ الرَّجْمَ
وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا
فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيفَ
تَرَكْنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا
الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ
الْحَدَّ قُلْنَا تَعَالَوْا
فَلْنَجْتَمِعْ عَلَى شَيْءٍ
نُقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ
وَالْوَضِيعِ فَجَعَلْنَا التَّحْمِيمَ
وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ
إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ
إِذْ أَمَاتُوهُ فَأَمَرَ بِهِ
فَرُجِمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا
الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ
يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِلَى
قَوْلِهِ إِنْ أُوتِيتُمْ هٰذَا
فَخُذُوهُ يَقُولُ ائْتُوا مُحَمَّدًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِنْ أَمَرَكُمْ بِالتَّحْمِيمِ
وَالْجَلْدِ فَخُذُوهُ وَإِنْ
أَفْتَاكُمْ بِالرَّجْمِ
فَاحْذَرُوا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ
تَعَالَى وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ
بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ

فرمایا میں تجھ کو قسم دیتا
ہوں خدا کی جس نے اتارا
توراۃ کو حضرت موسیٰ
علیہ الصلوٰۃ والسلام پر
کیا تمہاری کتاب میں زنا
کی یہی حد ہے۔ وہ بولا
نہیں۔ اور جو تم مجھ کو یہ
قسم نہ دیتے تو میں
نہ کہتا۔ ہماری کتاب میں
تو زنا کی حد رجم ہے۔
لیکن ہم میں کے عزت
دار لوگ بہت زنا کرنے
لگے تو جب ہم کسی بڑے
آدمی کو زنا میں پکڑتے
تو اس کو چھوڑ دیتے اور
جب غریب آدمی کو پکڑتے
تو اس پر حد جاری کرتے
آخر ہم نے کہا سب جمع
ہوں اور ایک سزا ٹھہرائیں
جو شریف رذیل سب کو
دیا کریں۔ پھر ہم نے
منہ کالا کرنا کوئلے سے اور
کوڑے لگانا رجم کے بدلے
مقرر کیا تب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ اللہ میں سب
سے پہلے تیرے حکم کو
زندہ کرتا ہوں۔ جب
ان لوگوں نے اس کو مار ڈالا

هُمُ الْكَافِرُوْنَ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ فِى الْكُفَّارِ كُلِّهَا۔

پھر آپ نے حکم کیا۔ وہ یہودی رجم کیے گئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ یہاں تک کہ فرمایا اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ یعنی یہود یہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو۔ اگر آپ کالا کرنے اور کوڑے لگانے کا حکم دیں تو اس پر عمل کرو اور جو رجم کا فتوی دیں تو بچے رہو یعنے نہ مانو پھر اللہ نے یہ آیتیں اتاریں جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ فاسق ہیں یہ سب آیتیں کافروں کے حق میں اتریں

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ مِنْ نُزُوْلِ الْاٰيَةِ۔ ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ وَرَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ وَامْرَاَتَهٗ :۔

ترجمہ :۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم کے ایک شخص کو رجم کیا اور یہود میں سے ایک مرد اور ایک عورت کو۔

فائدہ :۔ اور غامدیہ ایک عورت کو جو ازد میں سے تھی۔

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَامْرَاَةً ۔ ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گذرا :۔

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ھَلْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ مَا اُنْزِلَتْ سُوْرَۃُ النُّوْرِ اَمْ قَبْلَھَا قَالَ لَا اَدْرِیْ

ترجمہ:۔ ابواسحاق شیبانی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ہے؟ انھوں نے کہا ہاں میں نے کہا سورہ نور اترنے کے بعد یا اس سے پہلے؟ انھوں نے کہا یہ میں نہیں جانتا:۔

فائدہ:۔ ابواسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اس لئے پوچھا کہ سورۂ نور میں زنا کی حد سو کوڑے مذکور ہیں۔ مگر مراد اس سے وہی زانی اور زانیہ ہیں جو محصن نہ ہوں ورنہ رجم کئے جائیں گے۔ اور اس پر اجماع ہے علماء کا جیسے اوپر گذرا:۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَۃُ اَحَدِکُمْ فَتَبَیَّنَ زِنَاھَا فَلْیَجْلِدْھَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْھَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْیَجْلِدْھَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْھَا ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَۃَ فَتَبَیَّنَ زِنَاھَا فَلْیَبِعْھَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ:۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرائے اور اس کی زنا ثابت ہو جائے (گواہوں سے یا اقرار سے) تو اس کو حد کے کوڑے لگائے (اگرچہ اس کا نکاح ہو چکا ہو۔ کیونکہ لونڈی اور غلام پر رجم نہیں ہے اور نہ جھڑکے اس کو پھر اگر وہ زنا کرائے تو پھر حد کے کوڑے لگائے اور نہ جھڑکے اس کو پھر اگر تیسری بار زنا کرائے

اور اُس کا زنا ثابت ہو جائے تو اس کو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی ہی اس کی قیمت آئے۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مالک اپنی لونڈی غلام کو حد لگا سکتا ہے۔ شافعی اور مالک اور احمد اور جمہور علما کا بھی یہی قول ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک یہ حاکم کا کام ہے اور تیسرے بار کی زنا میں بھی حد لگانا چاہئے۔ اگر کئی بار زنا کی لیکن حد نہ لگی تو سب بار کے لئے ایک ہی حد کافی ہے اور بیچنے کا حکم استحباباً ہے جمہور کے نزدیک اور داؤد اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے۔ انتہی مختصراً۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَلْدِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ ثَلَاثًا ثُمَّ لِیَبِعْهَا فِی الرَّابِعَةِ۔ **ترجمہ:۔** وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ چوتھی بار میں بیچ ڈالے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ (اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ) بِیْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِیْرٍ قَالَ بْنُ شِهَابٍ لَا اَدْرِیْ اَبَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ وَقَالَ الْقَعْنَبِیُّ فِیْ رِوَایَتِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالضَّفِیْرُ الْحَبْلُ:۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ لونڈی جو محصنہ نہیں وہ زنا کرے تو کیا سزا ہو گی۔ آپ نے فرمایا اس کو کوڑے لگاؤ۔ پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ۔ تو پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ۔ پھر اس کو بیچ ڈالو اگرچہ ایک رسی قیمت کی آئے۔ ابن شہاب کو شک ہے کہ بیچنے کا حکم تیسری بار کے بعد دیا یا چوتھی بار کے بعد:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ بِمِثْلِ حَدِیْثِهِمَا وَلَمْ یَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ وَالضَّفِیْرُ الْحَبْلُ ۔ ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گزرا ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكٍ وَ الشَّكُّ فِیْ حَدِیْثِهِمَا جَمِیْعًا فِیْ بَیْعِهَا فِی الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ ۔ ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گزرا ۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ خَطَبَ عَلِیٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَقِیْمُوْا عَلٰی اَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ یُحْصِنْ فَاِنَّ اَمَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاِذَا هِیَ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِیْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُّهَا اَنْ اَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ ۔

ترجمہ :۔ ابو عبدالرحمٰن سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا۔ اے لوگو اپنی لونڈی غلاموں کو حد لگاؤ۔ خواہ وہ محصن ہوں یا نہ ہوں کیونکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کی آپ نے مجھ کو حکم کیا اسے حد لگانے کا۔ دیکھا تو وہ ابھی جنی تھی۔ میں ڈرا کہیں اس کو کوڑے ماروں وہ مر جائے میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اچھا کیا (جو ابھی کوڑے لگانا موقوف رکھا)

عَنِ السُّدِّيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْ اُحْصِنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ اَتْرُكُهَا حَتّٰى تَمَاثَلَ۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں جب تک وہ اچھی ہو (یعنے نفاس سے صاف ہو یہی حکم ہے مریضہ کا اس کو بھی حد نہ ماریں گے جب تک تندرست نہ ہو)

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

شراب کی حد کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهٗ بِجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوَ اَرْبَعِيْنَ قَالَ وَفَعَلَهٗ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخَفُّ الْحُدُوْدِ ثَمَانُوْنَ فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے اس کو دو چھڑیوں سے چالیس مار ماریں اور ایسا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ ہوا تو انھوں نے لوگوں سے مشورہ لیا۔ عبدالرحمن بن عوف نے کہا سب حدوں میں ہلکی اسی کوڑے ہیں (یعنے حد قذف جو قرآن میں وارد ہے)

پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسّی کوڑوں کا حکم دیا۔ (شرابی کے لئے)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ۔ ترجمہ:-

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِی الْخَمْرِ بِالْجَرِیْدِ وَالنِّعَالِ ثُمَّ جَلَدَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَرْبَعِیْنَ فَلَمَّا کَانَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَدَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّیْفِ وَالْقُرٰی قَالَ مَا تَرَوْنَ فِیْ جَلْدِ الْخَمْرِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَھَا کَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ قَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِیْنَ:-

ترجمہ:- انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے میں مارا شاخوں اور جوتوں سے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔ جب حضرت عمر کا زمانہ ہوا اور لوگ نزدیک ہوگئے چراگاہوں سے اور گاؤں سے تو انھوں نے کہا تمہاری کیا رائے ہے شراب کی حد میں۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا میری رائے تو یہ ہے کہ آپ اس کو سب سے ہلکی حد کے برابر رکھئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسّی کوڑے لگائے

عَنْ ھِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ:-

ترجمہ:- وہی ہے جو اوپر گزرا:-

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ

ترجمہ:- انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ
بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ أَرْبَعِينَ
ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا
وَلَمْ يَذْكُرِ الرِّيفَ وَالْقُرَى

عَنْ حُضَيْنِ بْنِ
الْمُنْذِرِ وَأَبُو سَاسَانَ قَالَ
شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
أُتِيَ بِالْوَلِيدِ قَدْ صَلَّى
الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
قَالَ أَزِيدُكُمْ فَشَهِدَ
عَلَيْهِ رَجُلَانِ أَحَدُ
هُمَا حُمْرَانُ أَنَّهُ
شَرِبَ الْخَمْرَ وَشَهِدَ
آخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ
فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ لَمْ
يَتَقَيَّأْ حَتَّى شَرِبَهَا
فَقَالَ يَا عَلِيُّ قُمْ
فَاجْلِدْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى قُمْ
يَا حَسَنُ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ
الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ
تَوَلَّى قَارَّهَا فَكَأَنَّهُ
وَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا
عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ
قُمْ فَاجْلِدْهُ فَجَلَدَهُ
وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ يَعُدُّ حَتَّى بَلَغَ

جناب رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم شراب
میں چالیس مار مارتے
تھے ٹہنیوں سے اور
جوتوں سے۔ اخیر تک۔

ترجمہ:۔ حصین بن منذر
سے روایت ہے۔ میں
عثمان بن عفان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے پاس موجود
تھا ولید بن عقبہ کو لے
کر آئے انھوں نے صبح
کی دو رکعتیں پڑھی تھیں
پھر کہا میں زیادہ کرتا
ہوں تمہارے لئے تو
دو آدمیوں نے ولید پر
گواہی دی۔ ایک تو
حمران نے کہ اس نے
شراب پی ہے دوسرے
نے یہ گواہی دی کہ وہ
میرے سامنے قے کر رہا
تھا۔ شراب کی۔ حضرت
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے کہا۔ اگر اس نے
شراب نہ پی ہوتی تو قے
کاہے کو کرتا شراب کی۔
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ
عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے کہا۔ اٹھو اس کو
حد لگاؤ (یہ حضرت عثمان نے

اَرْبَعِیْنَ فَقَالَ اَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ جَلَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِیْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَرْبَعِیْنَ وَعُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ثَمَانِیْنَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهٰذَا اَحَبُّ اِلَیَّ زَادَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ فِیْ رِوَایَتِهٖ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ وَقَدْ سَمِعْتُ حَدِیْثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عزت اور عظمت بڑھانے کے لئے حکم دیا۔ اور امام کو یہ امر جائز ہے) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا! اے حسن اٹھ اور اس کو کوڑے لگا۔ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ عثمان خلافت کا سرد لے چکے ہیں تو گرم بھی انہی پر رکھو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات پر غصہ ہوئے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر۔ اور کہا اے عبداللہ بن جعفر اٹھ اور کوڑے لگا ولید کو وہ اٹھے اور ولید کو کوڑے لگائے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ گنتے جاتے تھے۔ جب چالیس کوڑے لگا چکے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا بس ٹھہر جا۔ پھر کہا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی چالیس لگائے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی لگائے اور سب سنت ہیں۔ اور میرے نزدیک چالیس لگانا بہتر ہے۔

فائدہ:۔ پس شراب کی قے پر گواہی دینا گویا شراب پینے پر گواہی دینا ہے تو دو گواہ شراب پینے کے ہوئے۔ نووی نے کہا اس میں دلیل ہے امام مالک کی کہ جو شخص نے کرے شراب کی اس کو حد ماری جائے گی۔ اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ صرف قے سے حد نہ پڑے گی۔ کیونکہ احتمال ہے کہ اس نے نادانستہ پیا ہو۔ یا زبردستی سے پیا ہو اور دلیل امام مالک کی قوی ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام نے اتفاق کیا ولید کو حد لگانے کے لئے۔

یعنے خلافت کے مزے انھوں نے لوٹے اب اس میں جو تکلیف کی باتیں ہیں وہ بھی انھی کو کرنے دو یہ امام حسن علیہ السلام نے صلاح اور مشورہ کے طور پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ہم کو کیا ضرورت ہے۔ کہ کوڑے تو ہم لگائیں اور لوگوں سے دشمنی ہم کریں اور خلافت کی لذت، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھائیں۔

نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے احکام کی عظمت کرتے تھے۔ اور اُن کے حکم اور قول کو سنت جانتے تھے اسی طرح حضرت ابوبکر کے اور رد ہو گیا شیعہ کا جو اس کے برخلاف سمجھتے ہیں۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ خلفاء راشدین کا فعل اور قول دین کی باتوں میں سنت ہے گو ہم کو اس کی دلیل معلوم نہ ہو اور دوسرے حدیث میں صاف وارد ہے کہ میری سنت پر عمل کرو اور خلفائے راشدین کی سنت پر۔ اور مسلم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ولید کو چالیس کوڑے لگائے لیکن صحیح بخاری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی کوڑے لگائے۔ حالانکہ یہ واقعہ ایک ہی ہے۔ قاضی عیاض نے کہا مشہور مذہب حضرت علی کا یہ ہے کہ شراب کی حد اسی کوڑے ہیں۔ اور انھوں نے کہا کہ شراب تھوڑا پیا جائے یا بہت، اس میں اسی کوڑے ہیں۔ اور ان سے منقول ہے۔ نجاشی کو اسی کوڑے لگانا اور یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نے حضرت عمر کو شراب میں اسی کوڑے لگانے کی صلاح دی۔ اور ان باتوں سے بخاری کی روایت کو ترجیح ہوتی ہے اور یہ اختلاف اس طرح رفع ہو سکتا ہے کہ اس کوڑے کے دو سر ہوں گے۔ تو چالیس کے اسی ہو گئے اور احتمال ہے کہ ہٰذَا اَحَبُّ اِلَیَّ جو حدیث میں ہے اس سے مراد اسی کوڑے ہوں مگر اس صورت میں چالیس کے بعد تھم جانے کا کیوں حکم دیتے واللہ اعلم انتہے مع زیادہ۔

امام نووی علیہ الرحمتہ نے کہا کہ مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے شراب کی حرمت پر اور اس کے پینے والے پر حد لگانے پر خواہ تھوڑا پیے یا بہت اور اجماع کیا ہے کہ شراب پینے والے کو قتل نہ کریں گے۔ اگرچہ بار بار پیتا جائے اور قاضی عیاض نے ایک طائفہ شاذہ سے نقل کیا ہے کہ چار بار کوڑے لگائیں گے پھر پانچویں بار میں مار ڈالیں گے بوجہ اس حدیث کے جس میں فَاقْتُلُوْہُ کا لفظ ہے اور یہ حدیث منسوخ ہے کہ ناسخ اس کی

وہ حدیث ہے جو اوپر گذری۔ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِیٍٔ مُسْلِمٍ
اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ :۔ اخیر تک اور دلالت کرتا ہے نسخ پر اس کے خلاف
پر اجماع ہونا۔ اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ خمر کی حد کتنے کوڑے ہیں تو
شافعی اور ابو ثور اور داؤد اور اہل ظاہر کے نزدیک چالیس کوڑے ہیں اور
مالک اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور ثوری اور احمد اور اسحاق کے نزدیک اسی
کوڑے ہیں اور اجماع کیا ہے علماء نے کہ یہ چالیس یا اسی مار خواہ کوڑے سے
ماریں۔ خواہ جوتی سے خواہ چھڑی سے خواہ کپڑے سے اور بعضوں نے سوا
کوڑے کے اور چیزوں سے جائز نہیں رکھا اور یہ غلط فاحش ہے کیونکہ
خلاف ہے احادیث صحیحہ کے انتہٰی مختصراً۔

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا کُنْتُ اُقِیْمُ عَلٰی اَحَدٍ حَدًّا فَیَمُوْتَ فِیْہِ فَاَجِدُ مِنْہُ فِیْ نَفْسِیْ اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ لِاَنَّہٗ اِنْ مَاتَ وَدَیْتُہٗ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسُنَّہٗ :۔

ترجمہ :۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں اگر کسی پر حد قائم کروں تو وہ مرجائے تو مجھے کچھ خیال نہ ہوگا۔ مگر شراب کی حد میں اگر کوئی مرجائے تو اس کی دیت دلاؤں گا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بیان نہیں فرمایا۔

فائدہ :۔ یعنے اس میں کوئی حد معین نہیں کی نووی نے کہا علماء نے
اجماع کیا ہے کہ جس پر شرع کی حد واجب ہو۔ پھر امام یا اس کا جلاد اس کو حد
لگائے اور وہ مرجائے تو نہ دیت ہے نہ کفارہ نہ امام پر نہ جلاد پر
نہ بیت المال پر اور جو تعزیر سے مرجائے تو اس میں دیت اور کفارہ
ہے۔ لیکن دیت امام کی عاقلہ پر ہوگی نہ کفارہ خاص اس کے مال سے
دیا جائے گا۔ اور بعضوں کے نزدیک دیت بیت المال سے دی جائے گی
اور کفارہ بھی بیت المال سے دیا جائے گا۔ اور بعضوں کے نزدیک تعزیر
میں بھی کوئی تاوان نہ ہوگا نہ امام پر نہ اس کے عاقلہ پر نہ بیت المال پر انتہی

عَنْ سُفْیَانَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ :۔

ترجمہ :۔ وہی ہے جو اوپر گذرا :۔

بَابُ قَدْرِ اَسْوَاطِ التَّعْزِيْرِ !

تعزیر میں کتنے کوڑے تک لگانا جائز ہے

عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُجْلَدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشَرَةِ اَسْوَاطٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ۔

ترجمہ :- ابو بردہ سے روایت ہے انھوں نے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے کوئی نہ مارا جائے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد میں اللہ کی حدوں میں سے۔

فائدہ :- امام احمد کا یہی مذہب ہے اور جمہور علماء کے نزدیک دس سے زیادہ بھی درست ہیں لیکن مالک کے نزدیک ان کی کوئی حد نہیں یہاں تک کہ امام مناسب سمجھے اگرچہ حد سے بھی زیادہ ہوں۔ کیونکہ حضرت عمر نے ایسا کیا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک چالیس سے زیادہ لگانا درست نہیں اور شافعی کے نزدیک آزاد کو چالیس سے اور غلام کو بیس سے زیادہ لگانا درست نہیں اور صحیح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔

بَابُ الْحُدُوْدُ كَفَّارَاتٌ لِاَهْلِهَا

حد لگانے سے گنا مٹ جاتا ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ :- عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ مَجْلِسٍ فَقَالَ تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَسَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔

آپ نے فرمایا بیعت کرو مجھ سے اس اقرار پر کہ اللہ تعالیٰ کا شریک کسی کو نہیں کرنے کے اور زنا اور چوری اور ناحق خون جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا۔ نہیں کرینگے پھر جو کوئی اپنے اقرار کو پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہوگا۔ اور جو کوئی کام ان ان میں سے کر بیٹھے گا پھر اس کو دنیا میں اس کی سزا ملے گی (یعنے حد لگے گی) تو وہی اس کے گناہ کا کفارہ ہے اور جو دنیا میں اللہ تعالیٰ اس کے کام کو چھپالے تو (عاقبت میں) اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اس کو معاف کردے چاہے عذاب کرے۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا جو کوئی کام ان میں سے کر بیٹھے مراد اس سے وہ گناہ ہیں جو سوا شرک کے مذکور ہوئے کیونکہ شرک کی بخشش نہیں نہ اس کا کچھ کفارہ ہے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ فَتَلَا عَلَيْنَا آيَةَ النِّسَاءِ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا الْآيَةَ۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے عورتوں کی یہ آیۃ پڑھی۔ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا۔ آخر تک

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَخَذَ

ترجمہ:۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول

عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا وَلَا يَعْضَهَ بَعْضُنَا بَعْضًا فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَتَى مِنْكُمْ حَدًّا فَأُقِيمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ۔

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مردوں سے بھی ویسی ہی بیعت لی جیسے عورتوں سے لی، ان باتوں پر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کرینگے کسی کو نہ چوری کریں گے نہ زنا کریں گے نہ اپنی اولاد کو ماریں گے نہ ایک دوسرے پر طوفان جوڑیں گے (یا جادو کرینگے)۔ پھر جو کوئی پورا کرے تم میں سے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جو تم میں سے کوئی حد کا کام کرے تو اس کو حد پڑے تو وہی گناہ کا کفارہ ہے اور جو اللہ تعالیٰ ڈھانپ دے اس کے گناہ کو (تو قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اس کو عذاب کرے چاہے بخشدے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَقْتُلَ

ترجمہ:- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ میں ان سرداروں میں سے ہوں جنہوں نے بیعت کی تھی۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ انھوں نے کہا ہم نے بیعت کی آپ سے ان شرطوں پر کہ

النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ فَالْجَنَّةُ اِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَاِنْ غَشِيْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ قَضَاءُهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے نہ زنا کریں گے نہ چوری نہ خون ناحق جس کو اللہ تعالیٰ اسنے حرام کیا، مگر حق کے بدلے (یعنے قصاص یا حد میں) نہ لوٹیں گے نہ نافرمانی کریں گے۔ (خدا کی اس میں سب گناہ آگئے) اگر ہم ایسا کریں تو ہمارے لئے جنت ہے اور اگر ان کاموں میں سے کوئی کام ہو جائے تو اس کا فیصلہ خدا کی طرف ہے (چاہے معاف کرے چاہے عذاب دے)۔

بَابُ جُرْحِ الْعَجْمَاءِ وَالْمَعْدِنِ وَالْبِئْرِ جُبَارٌ اَیْ هَدَرٌ

جانور کسی کو مارے یا کان یا کنوے میں کوئی گر پڑے تو اس کی دیت لازم نہ آئے گی

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جانور کا زخمی کرنا لغو ہے۔ (یعنے اس کا تاوان کسی پر نہ ہوگا) اور کنواں لغو ہے اور کان لغو ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جانور اگر نقصان کرے

دن کو یا رات کو لیکن اس کے مالک کا کوئی قصور نہ ہو یا مالک اس کے ساتھ نہ ہو تو کچھ تاوان نہ ہوگا لیکن اگر جانور کے ساتھ ہانکنے والا ہو یا کھینچنے والا یا سوار اور وہ ہاتھ یا پاؤں سے کچھ نقصان کرے تو تاوان ہوگا اور داؤد اور اہل ظاہر کے نزدیک کسی حال میں تاوان نہ ہوگا مگر جس صورت میں مالک خود جانوروں کو بھڑکائے (جیسے کتے کو کسی پر اکسائے) اور امام مالک کے نزدیک مالک پر تاوان ہے۔ اور شافعیہ نے بھی کہا ہے کہ جس جانور کی نقصان رسانی مشہور ہو جائے اس میں تاوان ہوگا۔ کیونکہ مالک پر اس کا باندھنا ضروری تھا۔ اور رات کو نقصان پہونچائے تو امام مالک کے نزدیک تاوان ہے اور شافعی کے نزدیک اس صورت میں ہے جب مالک اس کی حفاظت میں کوتاہی کرے ورنہ نہ ہوگا۔ اور ابو حنیفہ کے نزدیک جانوروں کے نقصان کا کسی حال میں تاوان نہیں۔ خواہ رات کو ہو خواہ دن کو اور جمہور کے نزدیک دن میں چرجانے کا ضمان نہیں اور لیث اور سحنون کے نزدیک ضمان ہے۔ اور کان کو جو فرمایا لغو ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی اپنی ملکی زمین میں کان کھودے یا بنجر زمین میں۔ پھر کوئی راہ چلنے والا اس میں گر کر مر جائے۔ یا مزدور مزدوری کرنے میں وہاں ہلاک ہو یا کنواں کھودنے والا مزدور ہلاک ہو تو اس میں تاوان نہیں ہے البتہ اگر راہ میں کنواں کھودے یا غیر کے ملک میں بغیر اس کی اجازت کے اور اس سے کوئی ہلاک ہو تو تاوان ہوگا۔ اور یہ جو فرمایا۔ رکاز میں پانچواں حصہ ہے تو رکاز کہتے ہیں جاہلیت کے زمانے کے دفینوں کو ہمارا اور اہل حجاز کا یہی مذہب ہے اور جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے۔ اور ابو حنیفہ اور اہل عراق نے کہا۔ کہ رکاز سے مراد کان ہے اور اس حدیث سے ان کا رد ہوتا ہے۔ کیونکہ رکاز کو کان سے علیٰحدہ بیان کیا۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ مِثْلَ حَدِيثِهِ:۔

ترجمہ:۔ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ بِمِثْلِہٖ :- ترجمہ: وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ الْبِئْرُ جُرْحُھَا جُبَارٌ وَ الْمَعْدِنُ جُرْحُہٗ جُبَارٌ وَ الْعَجْمَآءُ جُرْحُھَا جُبَارٌ وَ فِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ :-

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ کنوے کا زخم لغو ہے اور کان کا زخم لغو ہے اور جانور کا زخم لغو ہے۔ اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گذرا۔

كِتَابُ الْأَقْضِيَةِ

حکموں اور فیصلوں کے مسائل

بَابُ الْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

مدعی علیہ پر قسم ہوتی ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ :۔

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر لوگوں کو دلا دیا جائے جو دعوی کریں تو بعضے دوسروں کی جان اور مال لے لیں گے۔ لیکن مدعی علیہ کو قسم کھانا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ :۔

ترجمہ :۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا قسم کا مدعی علیہ کو۔

فائدہ :- دوسری روایت میں ہے کہ گواہ مدعی پر ہیں یہ حدیث ایک بڑا قاعدہ ہے۔ جس سے ہزاروں جھگڑوں کا فیصلہ کرنا معلوم ہوگیا جب کوئی دعویٰ کرے اور مدعی علیہ منکر ہو تو مدعی سے گواہ مانگیں گے اگر وہ گواہ نہ لا سکے تو مدعی علیہ سے قسم لیں گے پھر اگر وہ قسم کھائے تو دعویٰ سے پاک ہوا اور جو قسم نہ کھائے تو دعوے ثابت ہوگیا۔ اور اس حدیث سے شافعی اور جمہور علماء کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ ہر مدعی علیہ سے قسم لی جائے گی خواہ مدعی سے اور اس سے تعلق اور اختلاط ہو یا نہ ہو۔ اور امام مالک اور فقہائے سبعہ مدینہ کا یہ قول ہے کہ مدعی علیہ سے اس وقت قسم لیں گے جب اس سے اور مدعی سے کوئی معاملہ یا کاروبار یا تعلق ہو ورنہ ہر ایک کمینہ اور پاجی شریف اور بڑے آدمیوں سے بار بار قسم لے گا۔ مگر اس قول کی کوئی دلیل کتاب یا سنت یا اجماع سے نہیں ہے (نووی)

بَابُ وُجُوبِ الْحُكْمِ بِشَاهِدٍ وَّيَمِينٍ

ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَّشَاهِدٍ۔

ترجمہ :- عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ایک قسم اور ایک گواہ پر۔

فائدہ :- جمہور علماء جیسے مالک اور شافعی اور احمد کا یہی قول ہے کہ جب مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو قاضی اس سے قسم لے کر اس کے موافق فیصلہ کر دے اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور لیث کے نزدیک ایک گواہ اور ایک قسم سے دعویٰ ثابت نہ ہوگا۔ لیکن ان کا قول مخالف ہے اس حدیث کے اور یہ حدیث مروی ہے حضرت علی اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور جابر اور ابی ہریرہ اور عمارہ بن حزم اور سعد بن عبادہ اور عبداللہ بن عمرو بن العاص اور مغیرہ بن شعبہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اور سب سے زیادہ صحیح ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے اور اس کی صحت پر اتفاق ہے محدثین کا پس امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو ترک کرنا اور حدیث پر عمل کرنا ضروری ہے۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ حُكْمَ الْحَاكِمِ لَا يُغَيِّرُ الْبَاطِنَ

حاکم کے فیصلہ سے امر واقعی غلط نہ ہوگا۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوٍ مِّمَّا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ بِهٖ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ:۔

ترجمہ:۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میرے پاس مقدمہ لاتے ہو۔ اور تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ اپنی بات کو ثابت کرتا ہے اور میں اس کے موافق حکم دیتا ہوں پھر جس کو میں اس کے بھائی کا کچھ حق دلاؤں (اور نفس الامر میں وہ اس کا حق نہ ہو) تو اس کو نہ لے۔ کیونکہ میں ایک جہنم کا ٹکڑا اسے دلا رہا ہوں۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ:۔

ترجمہ:۔ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ:۔ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ جَلَبَۃَ خَصْمٍ بِبَابِ حُجْرَتِہٖ فَخَرَجَ اِلَیْہِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّہٗ یَاْتِیْنِیْ الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَہُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّہٗ صَادِقٌ فَاَقْضِیْ لَہٗ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا ھِیَ قِطْعَۃٌ مِّنَ النَّارِ فَلْیَحْمِلْھَا اَوْ یَذَرْھَا۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑنے والے کا غل سنا اپنے حجرے کے دروازے پر تو باہر نکلے اور فرمایا میں آدمی ہوں اور میرے پاس کوئی مقدمہ والا آتا ہے اور ایک دوسرے سے بہتر بات کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سچا ہے اور اس کے موافق فیصلہ کر دیتا ہوں تو جس کو میں کسی مسلمان کا حق دلادوں وہ انگار کا ایک ٹکڑا ہے اس کو لے یا چھوڑ دے۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں آدمی ہوں اس سے یہ غرض ہے کہ آپ کی حالت بھی اور آدمیوں کی سی تھی اور آپ غیب کو نہیں جانتے تھے مگر جو بات اللہ تعالیٰ آپ کو بتلا دیتا وہ معلوم ہو جاتی اور یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ احکام اور فیصلوں میں جو امر اوروں سے ہوتا ہے وہ آپ سے بھی ہوسکتا ہے اور آپ ظاہر پر حکم کرتے تھے اور چھپی بات اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے تو آپ بھی گواہ اور قسم پر فیصلہ کرتے اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہر مقدمہ میں آپ کو اصلی امر بتلا دیتا۔ مگر منظور یہ تھا کہ آپ بھی امت کی طرح ظاہر حال پر حکم کریں تاکہ امت بھی آپ کی پیروی کرے اور جن لوگوں نے آپ سے اجتہاد میں خطا جائز رکھی ہے۔ وہ بھی یہ کہتے ہیں۔ کہ آپ خطا پر قائم نہیں رہ سکتے تھے پر ایسا حکم جو دلیل کے موافق ہو اگرچہ واقعہ کے خلاف ہو خطا نہیں ہے بلکہ وہ حکم صحیح ہے۔ اور اس حدیث سے جمہور علما جیسے مالک اور شافعی اور احمد کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ حاکم کے حکم سے باطن پر کوئی اثر نہیں پڑتا

اور کوئی حرام حاکم کے فیصلہ سے حلال نہیں ہوتا اور ابو حنیفہ کے نزدیک فرج حلال ہو جاتی ہے لیکن مال حلال نہیں ہوتا۔ اور یہ مخالف ہے حدیث صحیح اور اجماع کے (انتہے مختصراً)

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَفِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ اُمِّ سَلَمَةَ

ترجمہ:۔ اس میں یہ ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑنے والے کی پکار سنی۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے پر پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری۔

بَابُ قَضِيَّةِ هِنْدٍ

ہند ابو سفیان کی بی بی کا فیصلہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ هِنْدٌ عُتْبَةَ امْرَأَةُ اَبِيْ سُفْيَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ لَا يُعْطِيْنِيْ مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِيْنِيْ وَيَكْفِيْ بَنِيَّ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمِهٖ فَهَلْ عَلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ جُنَاحٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ ہند بیٹی عتبہ کی ابو سفیان کی بی بی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی یا رسول اللہ ابو سفیان بخیل ہے مجھ کو اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھ کو اور میرے بچوں کو کافی ہو۔ مگر میں اس کے مال میں سے لیتی ہوں اور اس کو خبر نہیں

خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي بَنِيكِ :۔

ہوتی تو کیا اس کا گناہ ہوگا مجھ پر۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کے مال میں سے لے لے دستور کے موافق جتنا تجھ کو اور تیرے بچوں کو کافی ہو۔

فائدہ :۔ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کا دوسرے پر کچھ حق ہو اور وہ نہ دے یا یہ اس کو خبر کرکے نہ لے سکے تو اس کے مال میں سے بغیر اجازت کے اپنے حق کی موافق لے لینا درست ہے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے اور ابو حنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو ناجائز کہا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کی بات سننا بضرورت فیصلہ یا حکم یا اور کسی کام کے درست ہے اور عورت کا نکلنا گھر سے بغیر اجازت خاوند کے درست ہے جب یہ معلوم ہو کہ خاوند برا نہ مانے گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قضا علی الغائب درست ہے اس میں علما کا اختلاف ہے ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک جائز نہیں اور شافعی اور جمہور علما کے نزدیک حقوق الناس میں جائز ہے نہ حقوق اللہ میں انتہے مختصراً۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گزرا :۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُذِلَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يُعِزَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ

ترجمہ :۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہند زوجہ ابو سفیان کی (جو عتبہ کی بیٹی تھی اور بڑی دشمن تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کا باپ اور چچا جنگ بدر میں امیر حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور اس عداوت سے اس نے احد کی جنگ میں جناب امیر

خِبَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُمْسِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى عِيَالِهٖ مِنْ مَالِهٖ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تُنْفِقِي عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوْفِ:-

کا کلیجہ چپا ڈالا پھر مسلمان ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت کی)۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ساری زمین پر کوئی ڈیرہ کے لوگ ایسے نہ تھے جن کو میں یہ چاہتی ہوتی کہ خدا ان کو تباہ کرے آپ کے ڈیرے والوں سے زیادہ۔ اور اب ساری زمین پر کوئی ڈیرے والے ایسے نہیں ہیں۔ جن کو میں یہ چاہتی ہوں کہ خدا ان کو عزت دے آپ کے ڈیرے والوں سے زیادہ (مطلب یہ ہے کہ پہلے آپ اور آپ کی آل سے زیادہ میرا کوئی دشمن نہ تھا۔ اور اب سب سے زیادہ آپ اور آپ کی آل مجھ کو محبوب ہے) جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابھی اور زیادہ تجھ کو محبت ہوگی۔ (جب اسلام کا نور تیرے دل میں سمائے گا) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ پھر ہند نے کہا یا رسول اللہ ابو سفیان بخیل ہے تو کیا مجھے گناہ ہوگا۔ اگر میں اس کا روپیہ اس کے بال بچوں پر صرف کروں بغیر اس کی اجازت کے آپ نے فرمایا۔ تیرے اوپر کچھ گناہ نہیں اگر دستور کے موافق خرچ کرے (یہ نہیں کہ اس کا مال لٹا دے اور بے جا خرچ کرے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ خِبَاءٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ يَذِلُّوْا مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ

ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مَسِيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ مِنْ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِيْ لَهٗ عِيَالَنَا قَالَ لَهَا لَا اِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَثْرَةِ السُّوَالِ وَاِضَاعَةِ الْمَالِ

بہت پوچھنے سے اور مال کو تباہ کرنے سے ممانعت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلٰثًا وَّيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلٰثًا فَيَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّوَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے تمہاری تین باتوں سے اور ناخوش ہوتا ہے تین باتوں سے خوش ہوتا ہے اس سے کہ تم پوجو اس کو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اُس کی رسی سب ملکر پکڑے رہو۔ (یعنے قرآن پر عمل کرتے رہو۔) اور پھوٹ مت ڈالو۔ اور ناخوش ہوتا ہے بے فائدہ بک بک کرنے سے اور بہت پوچھنے سے (یعنے ان مسائل کا پوچھنا جن کی ضرورت نہ ہو یا ان باتوں کا جن کی حاجت نہ ہو۔ اور جن کا پوچھنا دوسرے کو ناگوار گذرے) اور مال کے تباہ کرنے سے (یعنے بے فائدہ اٹھانے سے جو نہ دنیا میں کام آئے نہ عقبیٰ میں جیسے پتنگ بازی آتشبازی میں)

عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَا تَفَرَّقُوْا

ترجمہ:- وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ تین باتوں سے غصہ ہوتا ہے اور پھوٹ کا بیان نہیں کیا

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَادَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَّهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ۔

ترجمہ:- مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ عزت اور بزرگی والے نے حرام کیا ہے تم پر نافرمانی ماؤں کی اور زندہ گاڑ دینا لڑکیوں کا (جیسے کفار کیا کرتے تھے) اور نہ دینا (اس کو جس کا دینا ہے مال ہوتے ہوئے) اور مانگنا (اس چیز کا جس کے مانگنے کا حق نہیں) اور برا جانتا ہے تین باتوں کو (گو اتنا گناہ نہیں جتنا پہلے تین باتوں میں ہے) بے فائدہ بک بک اور بہت پوچھنا اور مال کو برباد کرنا:-

عَنْ مَّنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ۔

ترجمہ:- وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا تمہارے اوپر اور یہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ كَاتِبُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ترجمہ:- شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ مجھ سے مغیرہ بن شعبہ کے منشی نے بیان کیا کہ معاویہ نے

اُكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ

مغیرہ کو لکھا مجھے ایسی بات لکھو جو تم نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ مغیرہ نے لکھا میں نے سنا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے تمہارے لئے تین باتوں کو ایک بے فائدہ گفتگو (فلاں ایسے تھے فلاں ایسے ہیں سلیم شاہ کی ڈاڑھی بڑی تھی شیر شاہ کی چھوٹی) دوسرے مال کو تباہ کرنا (بیجا خرچ کرنا) تیسرے بہت پوچھنا۔

عَنْ وَرَّادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ حَرَّمَ عُقُوقَ الْوَالِدِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَلَا وَهَاتِ وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ ؛-

ترجمہ:- وراد سے روایت ہے۔ مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاویہ کو لکھا سلام ہو تم پر بعد اس کے معلوم ہو کہ میں نے سنا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے۔ اللہ نے حرام کیا ہے تین باتوں کو اور منع کیا ہے تین باتوں سے۔ حرام کیا ہے۔ باپ کی نافرمانی کو اور جیتی لڑکیوں کو گاڑ دینا۔ اور نہ دینا جس کو دینا ہے اور مانگنا جس سے نہ مانگنا چاہیے اور منع کیا ہے بے فائدہ بک بک سے اور بہت پوچھ پاچھ کرنے سے اور مال کو تباہ کرنے سے۔

بَابُ بَيَانِ اَجْرِ الْحَاكِمِ اِذَا اجْتَهَدَ فَاَصَابَ اَوْ اَخْطَاءَ

جب حاکم فیصلہ کرے اگرچہ غلط ہو اُس کا ثواب

عَنْ اَبِیْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ۔

ترجمہ ۱۔ ابو قیس سے روایت ہے جو مولیٰ تھے عمرو بن عاص کے انھوں نے سنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ جب حاکم سوچ کر حکم دے پھر صحیح کرے تو اس کو دو اجر ہیں اور جو سوچ کر حکم دے اور غلطی کرے تو اُس کو ایک اجر ہے۔

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مراد وہ حاکم ہے جو عالم ہو حکم کے لائق اور جاہل کو حکم دینا درست نہیں۔ اگر وہ حکم کرے تو گنہگار ہوگا۔ اگرچہ اُس کا حکم اتفاقاً حق ہو جائے اور یہی حکم ہے مجتہد کا لیکن اختلاف ہے کہ ہر مجتہد مصیب ہے اور باقی مخطی ایک ثواب اور اجر ہے اس لیئے کہ اس نے کوشش کی اور محنت کی حق کے حاصل کرنے میں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں جتنے علماء مجتہدین گذرے ہیں۔ جیسے امام شافعی، امام مالک امام اعظم ابو حنیفہ کوفی، امام اجل احمد بن حنبل، امام داؤد ظاہری، امام سفیان ثوری، امام اوزاعی، امام اسحاق بن راہویہ، امام بخاری امام اشہب، امام سحنون، امام ابن المبارک، امام ابن شبرمہ، امام ابن ابی لیلے، امام وکیع، امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر، امام مزنی، امام طحاوی، امام ابو ثور، امام ابن منذر، امام لیث بن سعد امام ابن تیمیہ، امام ابن جریر طبری، امام شوکانی ان سب لوگوں کے لیے

ہر ایک مسئلہ اختلافی میں اجر اور ثواب ہوا ہے گو اُن سے خطا اور غلطی ہوئی ہو اور اس وجہ سے ہر ایک مجتہد اور امام کا احسان ماننا چاہیے کہ انھوں نے خدا کے واسطے دین میں کوشش کی اور ان کی برائی یا بدگوئی سے باز رہنا چاہیے راضی ہو اللہ ان سب بزرگواروں سے آمین یارب العلمین :۔

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ ابْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا :۔ ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گذرا :۔

بَابُ كَرَاهَةِ قَضَاءِ الْقَاضِيْ وَهُوَ غَضْبَانُ

غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا مکروہ ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَتَبَ اَبِيْ وَكَتَبْتُ لَهٗ اِلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِيْ سَجِسْتَانَ اَنْ لَا تَحْكُمْ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْكُمْ اَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ :۔

ترجمہ :۔ عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے روایت ہے۔ میرے باپ نے لکھوایا اور میں نے لکھا عبیداللہ بن ابی بکرہ کو اور وہ قاضی تھے سجستان کے مت حکم کر۔ دو آدمیوں میں جب تو غصے میں ہو کیوں کہ میں نے سنا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے نہ فیصلہ کرے کوئی دو شخصوں میں جب وہ غصہ میں ہو۔

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمتہ نے کہا اور یہ بھی حکم ہے جب بھوکا ہو یا پیاسا شدت سے یا بہت پیٹ بھرا ہو یا رنج بہت ہو یا خوشی بہت ہو۔ کیونکہ ان حالتوں میں فہم درست نہیں ہوتی اور دل اور طرف متوجہ ہوتا ہے اس پر بھی اگر فیصلہ کرے تو وہ فیصلہ درست ہوگا۔ کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حرہ کی نہر کا فیصلہ کیا تھا۔ غصہ کی حالت میں۔ انتہیٰ۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ عَوَانَۃَ :۔ ترجمہ :۔ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ نَقْضِ الْاَحْکَامِ الْبَاطِلَۃِ وَرَدِّ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ

غلط باتوں اور نئی باتوں کے ابطال کا رد جو دین میں نکالی جائیں

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ :۔

ترجمہ :۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ہمارے دین میں وہ بات نکالے جو اس میں نہ ہو (یعنی بغیر دلیل کے) وہ رد ہے۔

فائدہ :۔ یعنی لغو ہے اور مردود ہے اس سے بچنا چاہئے اور اس پر عمل نہ کرنا چاہئے۔ یہ حدیث جامع ہے تمام بدعات اور مخترعات کو جو لوگوں نے دین میں داخل کی ہیں۔ اور دوسری حدیث میں اس سے بھی زیادہ صاف ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

ترجمہ :۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ ‏۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسا کام کرے جس کے لئے ہمارا حکم نہ ہو (یعنے دین میں ایسا عمل نکالے) تو وہ مردود ہے۔

فائدہ:۔ یعنے وہ عمل لغو ہے اس میں کچھ ثواب نہیں بلکہ عذاب ہے۔ ثواب اسی عمل میں ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول نے بتایا اور بندوں کو اس کے کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث سے بدعتیوں کا سارا ڈھانچہ ٹوٹ گیا اور ان کا گھر اجڑ گیا۔ کیونکہ اگر انھوں نے خود بعض کام نہیں نکالے تو کیا ہوتا ہے ان کے اگلوں نے نکالے ہیں۔ اور حدیث توسب پر رد کرتی ہے

بَابُ بَيَانِ خَيْرِ الشُّهُودِ

اچھے گواہوں کا بیان

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا ‏۔

ترجمہ:۔ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بتلاؤں بہتر گواہ کون ہے جو اپنی گواہی ادا کرے پوچھنے سے پہلے

فائدہ:۔ یعنے جب کسی کا حق ڈوبتا ہو یا خون تلف ہوتا ہو اور حق والے کو اس کی گواہی معلوم نہ ہو تو بن بلائے گواہی دینا چاہیے۔ اور یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں آیا ہے کہ قیامت کے قریب ایسے لوگ پیدا ہوں گے۔ جن کی گواہی نہ چاہی جائے گی اور وہ گواہی دیں گے۔ کیونکہ وہاں مراد وہ گواہی ہے۔ جو بے ضرورت ہو یا جھوٹی ہو یا جو لائق نہ ہو گواہی دے

واللہ اعلم بالصواب

بَابُ اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِيْنَ

مجتہدوں کا اختلاف

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ اَنْتِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ قَطُّ اِلَّا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُوْلُ اِلَّا الْمُدْيَةَ ؛

ترجمہ:- ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو عورتیں جا رہی تھیں اپنا اپنا بچہ لئے ہوئے اتنے میں بھیڑیا آیا۔ اور ایک کا بچہ لے گیا ایک نے دوسرے سے کہا تیرا بیٹا لے گیا وہ کہنے لگی تیرا بیٹا لے گیا آخر دونوں اپنا فیصلہ کرانے کو حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں انھوں نے بچہ بڑی عورت کو دلا دیا۔ (اس وجہ سے کہ بچہ اس کے مشابہ ہوگا. یا ان کی شریعت میں ایسی صورت میں بڑے کو ترجیح ہو گی یا بچہ اس کے ہاتھ میں ہو گا۔) پھر وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے سب حال بیان کیا۔ انھوں نے کہا چھری لاؤ۔

ہم بچے کے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں کو دیدیں گے (اس سے بچے کا کاٹنا مقصود نہ تھا بلکہ حقیقی ماں کا دریافت کرنا منظور تھا) چھوٹی نے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے مت کاٹ بچے کو وہ بڑی کا بیٹا ہے۔ حضرت سلیمان نے وہ بچہ چھوٹی کو دلا دیا (تو حضرت سلیمان نے حضرت داؤد کے خلاف حکم دیا۔ اس لئے کہ دونوں مجتہد تھے اور پیغمبر بھی تھے۔ اور مجتہد کو دوسرے مجتہد کا خلاف درست ہے مسائل اجتہادی میں گو حکم توڑنا درست نہیں مگر شاید حضرت داؤد نے اس فیصلہ کو قطع نہ کیا ہوگا۔ یا صرف بطور فتوی کے ہوگا) ابوہریرہ نے کہا اس حدیث میں میں نے سکین کا لفظ سنا ہے جو چھری کو کہتے ہیں ہم تو مدیہ کہا کرتے تھے۔

عَنْ اَبِی الزِّنَادِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰی حَدِیْثِ وَرْقَاءَ۔ ترجمہ۔ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اِسْتِحْبَابِ اِصْلَاحِ الْحَاکِمِ بَیْنَ الْخَصْمَیْنِ

حاکم کو دونوں فریق میں صلح کرا دینا بہتر ہے۔

عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَہٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ

ترجمہ:۔ ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثیں ہیں۔ جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیں ہم سے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر۔ پھر بیان کیں کئی حدیثیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ کہ

الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ فِی عَقَارِهِ جَرَّةً فِیهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّی اِنَّمَا اشْتَرَیْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِی بَاعَ الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِیهَا قَالَ فَتَحَاكَمَا اِلَی رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِی تَحَاكَمَا اِلَیْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِی غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِی جَارِیَةٌ قَالَ اَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِیَةَ وَاَنْفِقُوا عَلَی اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے دوسرے شخص سے زمین خریدی پھر جس نے زمین خریدی اس نے ایک گھڑیا سونے کی اس میں پائی جس نے خریدی تھی وہ کہنے لگا (بیچنے والے سے) تو اپنا سونا لے میں نے تجھ سے زمین خریدی تھی سونا نہیں خریدا تھا جس نے زمین بیچی تھی اس نے کہا۔ میں نے تیرے ہاتھ زمین بیچی اور جو کچھ اس میں تھا۔ (تو سونا بھی تیرا ہے سبحان اللہ بائع اور مشتری دونوں کیسے خوش نیت اور ایماندار تھے) پھر دونوں نے فیصلہ چاہا ایک شخص سے وہ بولا تمہاری اولاد ہے ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا۔ میری ایک لڑکی ہے۔ اس نے کہا اچھا اس کے لڑکے کا نکاح اس لڑکی سے کر دو۔ اور اس سونے کو دونوں پہ خرچ کرو اور خدا تعالیٰ کی راہ میں بھی دو (غرض صلح کرا دی اور یہ مستحب ہے۔ تاکہ دونوں خوش رہیں۔)

" " " ،

كِتَابُ اللُّقَطَةِ

پڑی ہوئی چیز ملنے کے مسائل

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنُكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ يَحْيَى أَحْسِبُ قَرَأْتُ عِفَاصَهَا۔

ترجمہ:۔ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے ایک شخص جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس آیا اور پوچھنے لگا لقطہ کو آپ نے فرمایا۔ بتلا اس کی تھیلی اور اس کا ڈھکن ایک سال تک۔ پھر اگر اس کا مالک آئے تو دیدے نہیں تو تجھے اختیار ہے (چاہے تو اپنے صرف میں لا) پھر اس نے پوچھا۔ بھولی بھٹکی بکری کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا وہ تو تیری ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بھیڑیئے کی ہے پھر

اس نے پوچھا بھولے بھٹکے اونٹ کا کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا اُس سے تجھے کیا مطلب ہے اس کے ساتھ اس کی مشک ہے۔ (پیٹ میں جس میں کئی دن کا پانی بھر لیتا ہے) اور اُس کا جوتہ بھی اس کے پاس ہے۔ پانی پیتا ہے۔ درخت کھاتا ہے یہاں تک کہ اُس کا مالک اس کو پا لیتا ہے۔

فائدہ:- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا لقطہ یعنے پڑی ہوئی چیز کا اٹھانا واجب ہے یا مستحب ہے اس میں علماء کا اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ مستحب ہے واجب نہیں ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ واجب ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ اگر وہ جائے ایسی ہو جہاں امن ہو تو اٹھا لینا مستحب ہے ورنہ واجب ہے تاکہ مسلمان کا مال تلف نہ ہو اور ایک سال تک اس کو بتلانا اور شناخت کرانا واجب ہے بالاتفاق اگر وہ حقیر شے نہ ہو اور یہ جب ہے کہ اٹھانے والے کی نیت اس کے مالک ہونے کی ہو۔ اور جو صرف حفاظت کی نیت ہو اس کے مالک پیدا ہوئے تک تو شناخت واجب نہیں ہے اور صحیح یہ ہے کہ اس صورت میں بھی واجب ہے تاکہ اس کا مالک پیدا ہو۔ اور حقیر شے کو اتنے دنوں تک بتلانا کافی ہے کہ یقین ہو جائے کہ اب اس کا مالک نہ آئے گا۔ اور بتلانے کی صورت یہ ہے کہ جہاں وہ چیز ملے وہاں اور بازاروں اور مسجدوں اور مجمعوں میں پکارے کہ جس کی کوئی چیز کھو گئی ہو وہ میرے پاس آئے پھر اگر مدت کے اندر اس کا مالک آجائے اور اپنی سے پہچان دے تو وہ شے اس کے حوالہ کی جائے گی اسی طرح اگر مدت کے بعد آئے مگر پانے والے سے اپنے ملک میں داخل کرنے سے پہلے گو اس میں زیادتی ہو گئی ہو جیسے موٹا پایا اولاد وغیرہ اور اگر کوئی شخص آئے اور اپنے دعوی کو ثابت نہ کرے اور پانے والا اگر تصدیق نہ کرے تو دینا درست نہیں اور جو تصدیق کرے تو دینا درست ہے اور جب تک گواہ قائم نہ ہوں اس وقت تک پانے والا دینے کے لئے مجبور نہ کیا جائے گا یہ سب جب تک ہے کہ پانے والا اس کا مالک نہ ہو جائے۔ لیکن اگر سال بھر تک بتلائے اور مالک نہ ملے تو پانے والے کو اختیار ہے۔ خواہ اس کو اپنی حفاظت میں ہمیشہ رکھے یا اس کا مالک بن جائے امیر ہو یا غریب

اور مالک بننے کی یہ شکل ہے کہ زبان سے کہے میں اس کا مالک ہو گیا یا اس میں تصرف کرے یا صرف نیت ملک کی کر لے اب اس کے بعد اگر مالک آئے تو وہ اپنے سے مع زیادت کے لے لیگا۔ اور جو بعد مالک ہونے کے وہ شئے پانے والے کے پاس تلف ہو جائے تو اس کا تاوان لازم ہو گا۔ اور داؤد کے نزدیک لازم نہ ہو گا۔ اور بکری اور اونٹ میں آپ نے فرق کیا۔ کس لئے کہ بکری حفاظت کی محتاج ہے اور اونٹ محتاج نہیں۔ پھر اگر بکری لے اور سال بھر تک تبلائے بعد اس کے کاٹ کر کھا گیا۔ اب مالک آیا تو تاوان دینا ہو گا۔ ابو حنیفہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک تاوان نہ ہو گا (انتہی مختصراً)

عَنْ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

ترجمہ:۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا لقطہ کو آپ نے فرمایا۔ ایک سال تک اس کو بتلا پھر پہچان رکھ اس کا ڈھکنا اور اس کی تھیلی (یہ دوسری پہچان ہے ایک سال کے بعد تاکہ اگر مالک آئے تو اس کو پہچان کر تاوان دے سکے اور ایک پہچان پانے کے بعد ہے مالک کی تلاش کے لئے) پھر خرچ کر ڈال اس کو اب اگر مالک آئے تو ادا کر دے اس کو ایک شخص

بولا یارسول اللہ بھولی بھٹکی بکری کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا
اس کو پکڑ لے وہ تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیئے کی
ایک شخص بولا یارسول اللہ بھولے بھٹکے اونٹ کا کیا حکم ہے یہ
سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آیا یہاں تک کہ آپ
کے رخسارے سرخ ہوگئے یا چہرہ سرخ ہوگیا۔ بعد اس کے آپ
نے فرمایا اونٹ سے تجھے کیا کام اس کے ساتھ اس کا جوتا ہے
مشک یہاں تک کہ اس کا مالک اسے ملے :۔

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ وَقَالَ عَمْرٌو فِي الْحَدِيْثِ فَإِذَا لَمْ يَأْتِ لَهَا طَالِبٌ فَاسْتَنْفِقْهَا :۔ **ترجمہ** :۔ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جب کوئی اس کا مانگنے والا نہ آئے تو اس کو خرچ کر ڈال۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ يَقُولُ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاحْمَارَّ وَجْهُهُ وَجَبِيْنُهُ وَغَضِبَ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ يَجِئْ صَاحِبُهَا كَانَتْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ :۔

ترجمہ :- وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ کا منہ اور پیشانی سرخ ہوگئی اور آپ غصے ہوئے اور زیادہ کیا اس کے بعد کہ ایک سال تک بتلا۔ پھر اگر اس کا مالک نہ آئے تو وہ تیرے پاس امانت رہے گا۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ صَاحِبِ

ترجمہ :- زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ اللُّقَطَةِ الذَّهَبِ
اَوِ الْوَرِقِ فَقَالَ اعْرِفْ
وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا
ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ
لَّمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا
وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ
فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا
يَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ
فَاَدِّهَا اِلَيْهِ وَسَاَلَهُ
عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ فَقَالَ
مَالَكَ وَلَهَا دَعْهَا
فَاِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا
وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ
وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى
يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَاَلَهُ
عَنِ الشَّاةِ فَقَالَ خُذْهَا
فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ
اَوْ لِلذِّئْبِ :-

صحابی تھے۔ جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا سونا یا چاندی
کے لقطہ کو۔ آپ نے
فرمایا اس کا بندھن اور
اس کی تھیلی پہچان رکھ
پھر سال بھر تک لوگوں
سے دریافت کر اگر
کوئی نہ پہچانے تو اس
کو خرچ کر ڈال لیکن وہ
امانت رہے گا تیرے
پاس (اور صرف کرنے
سے پیچھے جب مالک
آئے تو تاوان دینا
ہوگا) پھر جب اس کا
مالک کسی دن بھی آئے
تو اس کو ادا کر۔ اور
پوچھا آپ سے اونٹ
کو جو بھولا بھٹکا ہو آپ
نے فرمایا۔ اس سے
تجھے کیا کام اس کے ساتھ اس کا جوتا ہے مشکیزہ ہے پانی پیتا
ہے درخت کے پتے کھاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا مالک
پائے اس کو اور پوچھا آپ سے بکری کو آپ نے فرمایا اس کو
لے لے کیونکہ بکری تیری ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بھیڑیے
کی ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ
الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر
گزرا اس میں اتنا زیادہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ زَادَ رَبِيعَةُ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ۔

ہے کہ جب اس کا مالک آئے تو پوچھ اس سے تھیلی کو (وہ کیسی ہے) اور گنتی کو (کتنے روپے ہیں) اور بندھن کو (وہ کیسا ہے) پھر اگر وہ بیان کرے تو دے دے اس کو ورنہ وہ تیرا ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تُعْتَرَفْ فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ۔

ترجمہ:۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا لقطہ کو۔ آپ نے فرمایا ایک سال تک دریافت کر۔ پھر اگر کوئی نہ پہچانے تو اس کا تھیلہ اور بندھن یاد رکھ لے اور کھا ڈال (خرچ کرکے) جب اس کا مالک آئے تو ادا کر۔

عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَإِنِ اعْتُرِفَتْ فَأَدِّهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِعَاءَهَا وَعَدَدَهَا۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی پہچانے تو دیدے اس کو نہیں تو یاد رکھ اس کا بندھن اور اس کا تسمہ اور اس کا تھیلہ اور اس کا شمار

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ
قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ
غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ
اَنَا وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ
وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ
غَازِيْنَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا
فَاَخَذْتُهُ فَقَالَا لِيْ
دَعْهُ فَقُلْتُ لَا وَلٰكِنِّيْ
اُعَرِّفُهُ فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهُ
وَاِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهٖ قَالَ
فَاَبَيْتُ عَلَيْهِمَا
فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَاتِنَا
قُضِيَ لِيْ اَنِّيْ حَجَجْتُ فَاَتَيْتُ
الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ اُبَيَّ
بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ فَاَخْبَرْتُهُ
بِشَاْنِ السَّوْطِ وَبِقَوْلِهِمَا
فَقَالَ اِنِّيْ وَجَدْتُ صُرَّةً
فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ عَلٰى
عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَتَيْتُ بِهَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا
حَوْلًا قَالَ فَعَرَّفْتُهَا
فَلَمْ اَجِدْ مَنْ يَّعْرِفُهَا
ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ
عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا

ترجمہ: حضرت سلمہ بن
کہیل رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے
میں نے سوید بن غفلہ
سے سنا۔ وہ کہتے تھے
میں اور زید بن صوحان
اور سلمان بن ربیعہ
جہاد کو نکلے
میں نے ایک کوڑا
پڑا پایا اس کو اٹھالیا
زید اور سلمان نے
کہا پھینکو میں نے
کہا نہیں پھینکتا۔ بلکہ
میں اس کو دریافت
کروں گا۔ پھر اگر اس
کا مالک آئے گا۔ تو
خیر ورنہ میں اپنے کام
میں رکھوں گا۔ وہ کہے
گئے کہ پھینک۔ پر میں
نے نہ مانا۔ ہم جہاد سے
لوٹے تو اتفاق سے
میں نے حج کیا۔ اور
مدینہ کو گیا۔ وہاں
ابی بن کعب رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے ملا۔
ان سے میں نے کوڑے
کا حال بیان کیا۔ اور جو
زید اور سلمان کہتے
تھے۔ انھوں نے کہا

فَلَمْ اَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا قَالَ فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ اَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَلَقِيْتُهُ بَعْدَ ذَالِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ بِثَلَاثَةِ اَحْوَالٍ اَوْ حَوْلٍ وَّاحِدٍ۔

میں نے ایک تھیلی پائی سو اشرفیوں کی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک میں میں اس کو آپ کے پاس لایا۔ آپ نے فرمایا سال بھر دریافت کر اس کے مالک کو میں نے دریافت کیا۔ کوئی پہچاننے والا نہیں ملا پھر میں آپ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا ایک سال اور دریافت کر میں نے پوچھا کوئی نہ ملا۔ آخر آپ نے فرمایا اس کی گنتی کر اور اسکی تھیلی اور ڈھکن دل میں جما لے پھر اگر اس کا مالک آیا تو خیر ورنہ تو اپنے خرچ میں لا۔ میں نے اس کو خرچ کیا۔ راوی کو شک ہے اس حدیث میں کہ تین سال دریافت کرنے کے لئے فرمایا یا ایک سال کے لئے۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ اَوْ اَخْبَرَ الْقَوْمَ وَاَنَا فِيْهِمْ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَوَجَدْتُ سَوْطًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ اِلٰى قَوْلِهِ فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا قَالَ شُعْبَةُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِيْنَ يَقُوْلُ عَرِّفْهَا عَامًا وَاحِدًا: ترجمہ:- وہی جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ میں سلمہ سے ملا۔ دس برس کے بعد تو وہ کہنے لگے ایک سال تک بتلا۔

فائدہ:- امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ جو بعض روایتوں میں تین سال تک دریافت کرنے کے لئے منقول ہے یہ راوی کی غلطی ہے۔ یا تین سال تک دریافت کرنا افضل ہے۔ مگر علما کا اتفاق ہے اس بات پر کہ ایک سال تک دریافت کرنا کافی ہے۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ إِلَّا حَمَّادَ ابْنَ سَلَمَةَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَزَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعَدَدِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ وَزَادَ سُفْيَانُ فِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ وَإِلَّا فَهِيَ كَسَبِيلِ مَالِكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا:- ترجمہ:- وہی جو اوپر گذرا کچھ لفظوں کا اختلاف ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ:-

ترجمہ:- عبد الرحمن بن عثمان تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز لینے سے۔

فائدہ:- واسطے مالک کے۔ نہ واسطے حفاظت کے (نووی)

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا:-

ترجمہ:- زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے گمی ہوئی چیز رکھ لی وہ گمراہ ہے جب تک اس کے مالک کو دریافت نہ کرے (اس سے معلوم ہوا کہ لقطہ کا پہچوانا اور بتلانا ضروری ہے۔)

بَابُ تَحْرِيمِ حَلْبِ الْمَاشِيَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ مَالِكِهَا

جانور کا دودھ دوھنا بغیر مالک کی اجازت کے حرام ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کے جانور کا دودھ نہ دوھوے مگر اس کی اجازت سے کیا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کی کوٹھری میں کوئی آئے اور اس کا خزانہ توڑ کر اس کے کھانے کا غلہ نکال لے جائے اسی طرح جانوروں کے تھن ان کے خزانے ہیں۔ کھانے کو تو کوئی نہ دوھوے کسی کے جانور کا دودھ بے اس کے اجازت کے (مگر جو مرتا ہو مارے بھوک کے وہ بقدر ضرورت کے دوسرے کا کھانا بے اجازت کے کھا سکتا ہے لیکن اس پر قیمت لازم ہوگی اور بعض سلف اور محدثین کے نزدیک لازم نہ ہوگی۔ اگر مردار بھی موجود ہو تو اس میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک مردار کھائے اور بعضوں کے نزدیک غیر کا کھانا)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَيُنْتَثَلَ إِلَّا اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ كَرِوَايَةِ مَالِكٍ۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ الضِّيَافَةِ

مہمانداری!

عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ اَنَّهُ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنَايَ وَاَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ۔

ترجمہ:۔ ابو شریح عدوی سے روایت ہے میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص یقین رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر اس کو چاہئے کہ خاطر داری کرے اپنے مہمان کی تکلف کے ساتھ لوگوں نے کہا تکلف کب تک یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا۔ تکلف ایک دن رات تک ہے (یعنے ایک دن رات اپنے مقدور کے موافق عمدہ کھانا کھلائے) اور مہمانی تین دن تک ہے (یعنے دو دن معمولی کھانا کھلائے) پھر اس کے بعد جو مہمانی کرے صدقہ ہے۔ اور جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر اس کو چاہئے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے ضیافت کی تاکید نکلتی ہے۔ اور شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ ضیافت سنت ہے واجب نہیں ہے۔ لیکن لیث اور امام احمدؒ کے نزدیک ایک دن رات تک واجب ہے اور امام احمد نے کہا کہ واجب ہے جنگل اور گاؤں کے رہنے والوں پر (جہاں مسافر کو بازار میں کھانا نہیں ملتا) اور شہر والوں پر واجب نہیں ہے۔

یہ حدیث ایسی عمدہ ہے کہ اس پر عمل کرنے سے انسان تمام آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے اور یہ حدیث علم اخلاق کی جڑ ہے علم اخلاق انسان کی روح درست کرنے کے لیے ضروری ہے جیسے علم طب بدنی صحت حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ تمام شرور اور بری باتیں اور آفتیں انسان کی حرکات سے پیدا ہوتی ہیں۔ از ماست کہ بر ماست اور حرکات کی مصدر غالباً تین چیزیں ہیں زبان اور ہاتھ اور پاؤں اور شرمگاہ پھر جس نے ان تینوں کو عقل سلیم اور شرع مستقیم کے قابو میں رکھا۔ وہ مراد کو پہونچ گیا۔ اور تمام اخلاق کا خلاصہ ایک جملہ میں موجود ہے وہ یہ ہے کہ کوئی حرکت لسانی یا یدی بدون فکر اور غور اور مطابقت شرع کی نہ کیجائے جب تک آدمی خاموش ہے تب بے فکر ہے جہاں کوئی بات کرنا چاہے۔ یا کوئی کام تو پہلے سوچنا ضروری ہے کہ اس بات یا کام میں کوئی خرابی حال یا مآل میں تو پیدا نہ ہوگی اگر غور سے یہ امر ثابت ہو تو مضائقہ نہیں بشرطیکہ اس بات یا کام کی ضرورت ہو ورنہ بہرحال خاموشی اور سکون بہتر ہے فقط

عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْخُزَاعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الضِّیَافَۃُ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ وَجَائِزَتُہٗ یَوْمٌ وَّلَیْلَۃٌ وَلَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ یُّقِیْمَ عِنْدَ اَخِیْہِ حَتّٰی یُؤْثِمَہٗ قَالَ یُقِیْمُ عِنْدَہٗ وَلَا شَیْءَ لَہٗ یَقْرِیْہِ بِہٖ :

ترجمہ :- ابو شریح خزاعی سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت تین دن تک ہے اور اس کا تکلف ایک دن رات تک چاہیے اور کسی مسلمان کو درست نہیں کہ اپنے بھائی کے پاس ٹھیرا رہے یہاں تک کہ اس کو گناہ میں ڈالے آپ نے فرمایا۔ اس کے پاس ٹھیرا رہے اور اس کے پاس کچھ نہ ہو کھلانے کے لئے۔

فائدہ :- تو خواہ مخواہ وہ اس کی غیبت کرے گا کہ بڑا ہیچ آدمی ہے۔ یا کہیں سے حرام مال لاکر کھلائے گا۔ ہر حال میں گنہگار ہوگا۔ غرض تین روز سے زیادہ رہنا جائز نہیں البتہ اگر وہ خود درخواست کرے یا یہ یقین ہو کہ اس کے زیادہ رہنے سے وہ ناراض نہ ہوگا تو قباحت نہیں ہے۔ (نووی)

عَنْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ يَقُولُ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَبَصُرَ عَيْنِي وَوَعَاهُ قَلْبِي حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَذَكَرَ فِيهِ وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْثِمَهُ بِمِثْلِ مَا فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ :- ترجمہ :- وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میرے کانوں نے سنا آنکھ نے دیکھا دل نے یاد رکھا جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ :-

ترجمہ :- عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ ہم کو بھیجتے ہیں پھر ہم اترتے ہیں کسی قوم کے پاس وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے آپ نے فرمایا۔ اگر تم اترو کسی قوم کے پاس پھر وہ تمہارے واسطے وہ سامان کردیں جو مہمان کے لئے چاہیے تو تم قبول کرو اگر وہ نہ کریں تو اُن سے مہمانی کا حق جیسا ان کو چاہیے لے لو۔

فائدہ :- امام احمد اور لیث نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور جمہور نے تاویل کی ہے کہ یہ حدیث مضطر کے باب میں ہے جو بھوک کے مارے مرتا ہو۔ اس کی ضیافت واجب ہے اگر لوگ نہ کریں تو وہ اپنی حاجت کے موافق ان کے مال میں بجبر لے یا مراد یہ ہے کہ تم اُن سے یہ حق وصول کرو زبان سے ان کی شکایت بیان کرکے یا یہ حدیث اوائل اسلام میں تھی مہمانداری واجب تھی۔ بعد اس کے منسوخ ہوگئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی تھی کافروں سے اس شرط پر کہ وہ مہمانداری کریں مسلمانوں کی پھر یہ دونوں

تاویلیں ضعیف اور باطل ہیں) کیونکہ نسخ کی کوئی دلیل چاہئے اور صلح اس شرط پر حضرت عمر رضؓ کے زمانہ میں ہوئی نہ رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں (نووی)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمُؤَاسَاتِ بِفُضُوْلِ الْمَالِ

جو مال اپنی حاجت سے فاضل ہو وہ بھائی مسلمان کی خاطرداری میں صرف کرے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ عَلٰی رَاحِلَۃٍ لَہٗ قَالَ فَجَعَلَ یَضْرِبُ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ فَضْلُ ظَہْرٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَّا ظَہْرَ لَہٗ وَمَنْ کَانَ لَہٗ فَضْلٌ مِّنْ زَادٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَّا زَادَ لَہٗ قَالَ فَذَکَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَکَرَ حَتّٰی رَاَیْنَا اَنَّہٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِیْ فَضْلٍ۔

ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم سفر میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں ایک شخص اونٹنی پر سوار آپ کے پاس آیا۔ اور داہنی بائیں دیکھنے لگا۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس کوئی فاضل سواری ہو تو وہ اس کو دیدے جس کے پاس سواری نہیں اور جس کے پاس فاضل توشہ ہو وہ اس کو دیدے جس کے پاس توشہ نہیں پھر آپ نے بہت سی قسم کے مال بیان کئے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھے کہ ہم میں سے کسی کا حق نہیں ہے اس مال میں جو اس کی حاجت سے فاضل ہو۔

فائدہ :- بلکہ وہ اس مسلمان کا حق ہے جس کو اس کی احتیاج ہو اور یہ حکم استحباباً ہے نہ وجوباً کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ مال میں زکوٰۃ کے سوا دوسرا حق نہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ خَلْطِ الْاَزْوَادِ اِذَا قَلَّتْ وَالْمُوَاسَاةِ فِيْهَا

جب توشے کم ہوں تو سب توشے ملا دینا مستحب ہے

عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةٍ فَاَصَابَنَا جَهْدٌ حَتّٰى هَمَمْنَا اَنْ نَنْحَرَ بَعْضَ ظَهْرِنَا فَاَمَرَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعْنَا تَزَوُّدَنَا فَبَسَطْنَا لَهٗ نِطَعًا فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَى النِّطَعِ قَالَ فَتَطَاوَلْتُ لِاَحْزُرَهٗ كَمْ هُوَ فَحَزَرْتُهٗ كَرَبْضَةِ الْعَنْزِ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ فَاَكَلْنَا حَتّٰى شَبِعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ حَشَوْنَا جُرُبَنَا فَقَالَ نَبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ وَضُوْءٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بِاِدَاوَةٍ فِيْهَا نُطْفَةٌ فَاَفْرَغَهَا

ترجمہ :- ایاس بن سلمہ سے روایت ہے۔ انھوں نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے ہم جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ایک لڑائی میں وہاں ہم کو تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) یہاں تک کہ ہم نے قصد کیا سواریوں کے کاٹنے کا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہمنے اپنے توشوں کو جمع اور ایک چمڑا بچھایا اس پر سب لوگوں کے توشے اکھٹے ہوئے۔ سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا میں لمبا ہوا اس کے ناپنے کے لئے تو ناپا اُس کو وہ اتنا تھا جتنی

فِیْ قَدَحٍ فَتَوَضَّأْنَا كُلُّنَا نُدَغْفِقُهُ دَغْفَقَةً أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةٌ فَقَالُوْا هَلْ مِنْ طَهُوْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَغَ الْوَضُوْءُ:-

جگہ میں بکری بیٹھتی ہے اور ہم لوگ (لشکر کے) چودہ سو تھے پھر ہم سب لوگوں نے کھایا خوب پیٹ بھر کر اور اس کے بعد اپنے اپنے توشہ دان کو بھر لیا۔ تب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وضو کا پانی ہے ایک شخص ڈول میں ذرا سا پانی لیکر آیا آپ نے اس کو ایک گڑھے میں ڈال دیا۔ اور ہم سب لوگوں نے اسی پانی سے وضو کیا خوب بہاتے جاتے تھے چودہ سو آدمیوں نے بعد اس کے آٹھ آدمی اور آئے انھوں نے کہا وضو کا پانی ہے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو ہو چکا۔

فائدہ:- امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حدیث میں دو معجزے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک تو کھانا بڑھ جانا دوسرے پانی بڑھ جانا۔ مازری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ معجزہ اس طرح پر تھا کہ جو جزء غذا یا پانی کا صرف ہوتا اللہ تعالیٰ اس کے عوض دوسرا جزء واور پیدا کر دیتا یہاں تک کہ سب لوگ سیر ہو گئے۔ اور آپ کے معجزے دو قسم کے ہیں ایک تو قرآن مجید جو بتواتر ثابت ہے دوسرے جیسے کھانا بڑھنا یا پانی بڑھنا اور مانند اس کے اور یہ اگر متواتر نہیں ہیں پر بمعنیٰ متواتر ہیں۔ جیسے حاتم کی سخاوت یا احنف بن قیس کا علم اور دوسرے یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سکوت۔ ایسے معجزے بیان ہوتے وقت دلیل ہے اس کے صحت کی ؏

(ختم شد)